

قصص الانبياء

الحاج سراج احمد عادل



استدعا

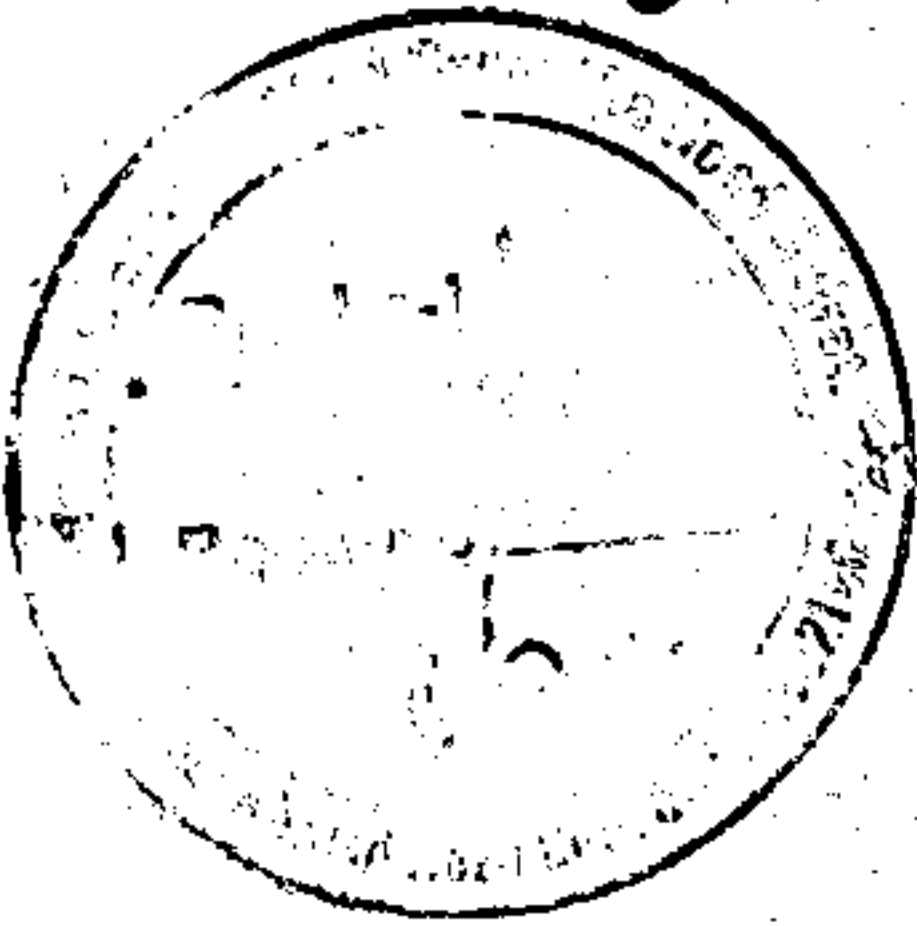
پروردگارِ عالم کے فضل، کرم اور مہربانی سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ، طباعت، تصحیح اور جلا سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازرا کرم مطلع فرمادیں۔ انشاء اللہ! گا ایڈیشن میں ازالہ کیا جائے گا۔ تشاہد ہی کے لیے ہم آپ کے بے حد مشکور ہوں گے۔ (ناشر)

قصص الانبياء

ترتیب و تدوین:

الحاج سراج احمد عادل



سیونٹہ سکاٹی پبلی کیشنز

40-الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

فون: 042-7223584

جملہ حقوق محفوظ ہیں

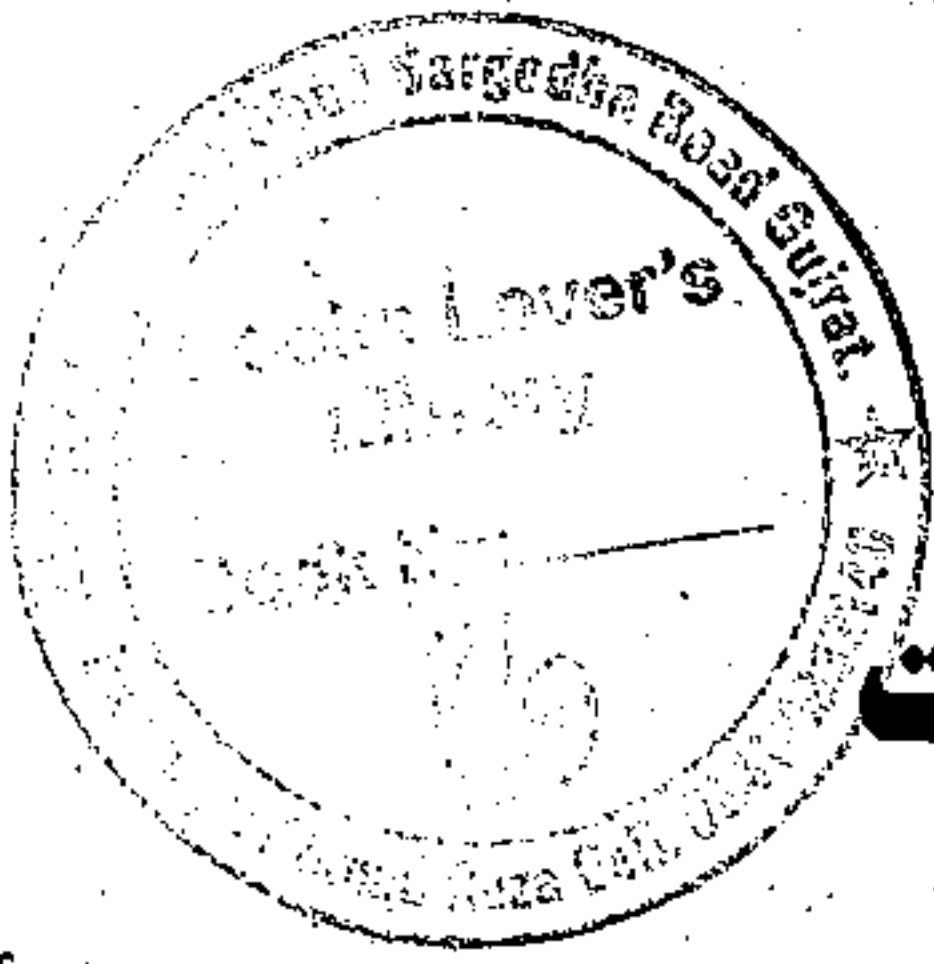
نام کتاب	قصص الانبیاء
ناشر	مسعود مفتی
کمپوزنگ	نعیم حسن
سرورق	نعیم حسن
پرٹرز	تایا سنز پرٹرز
قیمت	₹ 100/-

50% کم

ملنے کا پتہ

علم و عرفان پبلشرز

34- اردو بازار، لاہور: فون: 7352332 - 7232336



فہرست

8	نور محمدی <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> سے تشکیل کائنات	1
16	عزرائیل علیہ اللعینہ	2
31	حضرت آدم کی توبہ کی قبولیت	3
38	حضرت شیث علیہ السلام	4
40	حضرت ادریس علیہ السلام	5
43	حضرت نوح علیہ السلام	6
51	حضرت حفصہ علیہ السلام	7
55	شداد کا قصہ عبرت	8
58	حضرت صالح علیہ السلام	9
61	حضرت ابراہیم علیہ السلام	10
91	حضرت لوط علیہ السلام	11
96	حضرت اسماعیل علیہ السلام	12
97	حضرت اسحاق و یعقوب علیہ السلام	13
101	حضرت یوسف علیہ السلام	14
151	اصحاب کہف کا قصہ	15
157	حضرت شعیب علیہ السلام	16
160	حضرت یونس علیہ السلام	17

166	حضرت ایوب علیہ السلام	18
173	اسکندر ذوالقمرین	19
182	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش	20
244	حضرت طالوت علیہ السلام	21
245	حضرت حزقیل علیہ السلام	22
246	حضرت الباس علیہ السلام	23
248	حضرت حنظلہ علیہ السلام	24
252	حضرت شموئیل علیہ السلام	25
270	حکیم لقمان	26
275	حضرت سلیمان علیہ السلام	27
295	حضرت عزیر علیہ السلام	28
296	حضرت زکریا علیہ السلام	29
300	حضرت جرجیس علیہ السلام	30
306	حضرت شمعون علیہ السلام	31
309	حضرت مریم علیہا السلام	32
323	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	33
330	پیدائش سرور کائنات ﷺ	34
353	ازواج مطہرات حضور ﷺ	35
367	سفر معراج	36
399	وصال حضرت محمد ﷺ	37

نور محمدی ﷺ سے تشکیل کائنات

روایت کرتے ہیں کہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن آزر بخاری حضرت امام جعفر صادق سے اور وہ اپنے باپ حضرت امام محمد باقر سے اور وہ اپنے باپ امام زین العابدین سے اور انہوں نے روایت کی اپنے باپ حضرت امام حسین سے اور انہوں نے سنا اپنے والد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں جناب رسول خدا ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ جابر بن عبد اللہ انصاری نے آ کر رسول خدا ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہذا ک امی و اہسی مجھے خبر دو کہ اول اللہ تعالیٰ نے کس چیز کو پیدا کیا جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ سب کے آگے اللہ تعالیٰ نے نور میرا پیدا کیا تھا۔ ہزار برس تک کہ ایک روز اس جہاں کا ہزار برس کے برابر ہے اس جہاں کے بمصداق اس آیت کے وان یومای عند ربک کالف سنة مما تعدون ترجمہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ایک دن تمہارے رب کے نزدیک ہزار برس کے برابر ہے دنیا کے برسوں سے کہ جو تم گنتے ہو وہ نور میرا قدرت الہی سے عظمت و بزرگی الہی کی مشاہدہ کرتا اور تسبیح و طواف اور سجدہ الہی میں مصروف رہتا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ اس نور محمد مصطفیٰ ﷺ نے بارہ ہزار برس تک عالم تجردی میں خدا کی عبادت کی پھر حق تعالیٰ نے اس نور کو چار قسم کر کے ایک قسم سے عرش کو پیدا کیا دوسری قسم سے قلم کو تیسری قسم سے بہشت کو چوتھی قسم سے عالم ارواح اور ساری مخلوق کو طاق کیا اور ان چار میں سے چار قسم نکال کے تین قسموں سے عقل اور شرم اور عشق پیدا کیا اور قسم اول سے عزیز و مکرم تر میرے تئیں پیدا کیا کہ رسول اس کا ہوں بمصداق لَوْلَاکَ لَمَّا خَلَقْتَ الْاَفْلاکَ ترجمہ اگر نہ پیدا کرتا تجھ کو اے محمد ہر آئینہ نہ پیدا کرتا میں آسمان و زمین اور ساری مخلوق کو اور موافق اس حدیث کے لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ کَلَّمَہُمْ مِنْ سُوْرٰی ترجمہ حضرت ﷺ نے فرمایا میں پیدا ہوا ہوں اللہ کے نور سے اور میرے نور سے ساری مخلوق سے اس کے بعد رب العالمین کا حکم ہوا قَلَمٌ لَّوْکَ طَاقَ عَرْشِہٖ اَوَّلَ اِسْمِہٖ کُلُّہٗ لَکَ لَہِ اللّٰہُ محمد رسول اللہ ترجمہ میں سے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد ﷺ خدا کا بھیجا ہوا ہے

قلم نے چار سو برس لا الہ الا اللہ تک لکھا اور ایک روایت یوں ہے کہ قلم نے جو لا الہ الا اللہ تک لکھا تو عرض کی یارب العالمین تو بے مثل و بے مانند ہے تیرے نام کے ساتھ یہ نام بزرگ کس کا ہے۔ پس جناب باری سے آواز آئی کہ یہ نام میرے حبیب برگزیدہ کا ہے تو لکھ محمد رسول اللہ ﷺ جب یہ حکم ہوا ہیبت خطاب جلسانہ سے قلم کے منہ پر شکاف ہوا تب قلم نے لکھا محمد ﷺ رسول اللہ تب ہی سے قلم کا شکاف مسنون جاری ہوا قیام تک اس کے بعد عرش کے اوپر اٹھارہ ہزار برج پیدا کئے اور ہر برج میں اٹھارہ ہزار ستون کھڑے کیے اور ہر ستون کے اوپر ہزار کنگرے بنائے ایک کنگرے سے دوسرے کنگرے تک سات سو برس کی راہ ہے اور ہر کنگرے پر اٹھارہ ہزار قدمیل میں ہر ایک ایسا بڑا کہ سات طبق زمین و آسمان اور جو کچھ بیچ اس کے ہے اس میں اس طرح سما جائے کہ جیسے ایک انگشتری بیچ میدان کے ڈال رکھی ہے اس کے بعد چار فرشتے پیدا کیے ایک بصورت آدمی اور دوسرا بصورت شیر اور تیسرا گدھ کی صورت اور چوتھا بصورت گائے کے ہے۔ پاؤں ان کے تحت اثری میں پہنچے اور کندھے ان کے نیچے عرش کے لگے ہوئے اور چلنے کے وقت جب قدم اٹھائیں ہر ایک قدم سات ہزار برس کی راہ میں جا پڑے خدا کا حکم ہوا ان پر عرش اٹھانے کو تب ان چاروں نے زور لگایا ہرگز نہ عرش اٹھا سکے اس کے بعد جناب باری سے ارشاد ہوا کہ اے فرشتوں میں نے تم کو ہفت آسمان و زمین اور جو کچھ بیچ اس کے ہے سب کا زور دیا عرش کو اٹھاؤ پھر انھوں نے زور لگایا تو بھی نہ اٹھا سکے عاجز ہو رہے پھر جناب باری سے ارشاد ہوا کہ یہ تسبیح پڑھ کے اٹھاؤ۔ سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزۃ والعظمت والہیبة والقدرة والکمال والجلال والجمال الکبریاء والجبروت سبحان الملک الحی الذی لا ینام ولا یموت سبحان ربنا ورب الملائکة والروح ترجمہ میں تسبیح پڑھتا ہوں اس کی جو بادشاہ اور عالم ملکوت کا صاحب ہے میں تسبیح پڑھتا ہوں اس کی جو صاحب عزت اور صاحب عظمت اور ذیشان اور قدرت والا اور کمال اور جلال اور بزرگی اور بکبری کے لائق ہے۔ میں تسبیح پڑھتا ہوں اس بادشاہ کی جو نہیں سوتا اور نہیں مرتا ہے وہ بہت طاہر اور بہت پاک ہے۔ ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور ارواحوں کا پروردگار ہے۔ جب انھوں نے یہ تسبیح پڑھی خدا کی قدرت سے عرش کو اٹھا لیا اور ایک روایت ہے عبدالنباہن عباس سے کہ جب ان چار فرشتوں نے یہ تسبیح پڑھی۔ سبحان اللہ والحمد لله ولا الہ الا اللہ والہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم ترجمہ میں تسبیح پڑھتا ہوں اور حمد کرتا ہوں واسطے اللہ کے اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے خدا کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں تو ان کی اور قدرت کسی کو سوائے اللہ کے ایسا اللہ کہ بڑا بزرگ ہے

جب یہ پڑھا عرش کو اٹھا لیا اور روایت کی گئی ہے کہ اس تسبیح سے بہشت اور فرشتوں کو پیدا کیا تاکہ چاروں طرف عرش خدا کے تسبیح پڑھیں اور طواف کریں اور مومن بندوں کے لیے مغفرت اور معافی چاہیں وہ یہ ہے قولہ تعالیٰ الذین یحملون العرش ومن حوله یسبحون بحمد ربهم ویؤمنون به ویستغفرون للذین امنوا ربنا وسعت کل شیء رحمة وعلماً فاغفر للذین تابوا واتبوا سبیلک وقیہم عذاب الجحیم ترجمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اٹھا رہے ہیں عرش کو اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی پاکی اور خوبیوں کو بیان کرتے ہیں اور اس پر یقین رکھتے ہیں اور گناہ بخشواتے ہیں ایمان والوں کے اے رب ہمارے ہر چیز سمائی ہے تیری مہر اور علم میں سو معاف کر ان کو جو توبہ کریں اور چلیں تیری راہ اور بچا ان کو آگ کے صدموں سے اور اس کے بعد عرش کے نیچے ایک دانہ مروارید پیدا ہوا اس سے اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ بنایا بلندی اس کی سات سو برس کی راہ اور چوڑائی اس کی تین سو برس کی راہ ہے اور چاروں طرف اس کے یاقوت سرخ جڑا ہوا اور حکم ہوا قلم کو اکتب علمی فی خلقی وما ہو کائن الی یوم القیمة ترجمہ لکھ علم خدا کو موجودات میں خدا کی اور جتنی چیزیں کہ ذرہ ذرہ بیچ موجودات کے ہونے والی ہیں قیامت تک پہلے لوح محفوظ پر یہ لکھا گیا بسمہ اللہ الرحمن الرحیم انا اللہ لا الہ الا انا من استسلم بقضائی و یصبر علی بلائی ویشکر علی نعمائی کتبہ و بعثہ مع الصدیقین یقیناً ومن لم یرض بقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی فلیطلب ربا سو آئی و ینخرج من تحت سمائی ترجمہ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا میں ہوں پروردگار سب کا نہیں ہے کوئی معبود مگر میں ہوں جو راضی ہے میری قضا پر اور صابر ہے میری بلاؤں پر اور شاکر ہے میری نعمتوں پر جو میں نے مقدر کی ہیں پس شامل کروں گا میں ان کو صدیقوں میں اور وہ جو راضی نہ ہو میری قضا پر اور صابر نہ ہو میری بلاؤں پر اور شاکر نہ ہو نعمتوں پر تو لازم ہے اسے کہ طلب کرے دوسرے رب کو سو میرے اور نکل جاوے تحت سما سے میرے بعد اس لکھنے کو لوح محفوظ خود بخود جنبش میں آیا اور کہا کہ مثل میرے ہستی میں کوئی نہیں اس واسطے کہ علم خدائی کا مجھ پر لکھا گیا پس جناب باری کی طرف سے یہ آواز آئی قال اللہ تعالیٰ یرحوا اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الكتاب ترجمہ مٹاتا ہے اللہ اور رکھتا ہے جس بات کو چاہتا ہے اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب خلاصہ یہ ہے اگر چاہوں مٹا دوں یا رکھوں اور اسی کے پاس ام الكتاب ہے اور عبد اللہ ابن عباس سے ایک روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں مقدر کی ہیں ہرگز اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوگا مگر چار چیزیں رزق، موت،

سعادت، شقاوت اور پھر اس مروارید پر حکم ہو اوسع یعنی اے مروارید پھیل جاتے پھیل گیا قولہ
 تعالیٰ وسع کرسیہ السموات والارض ترجمہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کشادہ ہوئی کرسی
 اس کی برابر ساتوں آسمانوں اور زمینوں کے اور نام اس کا کرسی ہو پھر اسی وقت نیچے کرسی کے ایک
 دانہ یا قوت کا پیدا ہوا بعض نے کہا وہ دانہ مروارید کا تھا بلندی اس کی پانچ سو برس کی راہ اور چوڑائی
 بھی اسی قدر تھی جب اس کی طرف دیکھا ایزد جلشانیہ کی بیست سے وہ خود بخود پانی ہو گیا اور اس کے
 بعد صبا و بوز جنوب شمال ان چار باد کو پیدا کر کے حکم کیا کہ تم ہر چہار گوشہ پر اس پانی کے موج مار کر
 کف نکالو تو ویسا ہی کیا اس کے بعد قدرت الہی سے آگ دھواں دھار پیدا ہو کر اس پانی پر گئی اور
 اس سے دھواں نکل کر درمیان کرسی اور پانی کے ہوا پر متعلق ہو رہا اور اسی دھوئیں کو حق تعالیٰ نے
 سات پارے کر کے ایک پارے سے پانی اور ایک پارے سے تانبا اور ایک پارے سے لوہا اور
 ایک پارے سے چاندی اور ایک پارے سے سونا اور ایک پارے سے مروارید اور ایک پارے سے
 یا قوت سرخ پیدا کیا اور پھر اس پانی سے آسمان اول اور پارے سے تانبے کے دوسرا آسمان اور
 پارے سے لوہے کے تیسرا آسمان اور پارے سے چاندی کے چوتھا آسمان اور پارے سونے کے
 پانچواں آسمان اور پارہ مروارید سے چھٹا آسمان اور پارہ یا قوت سرخ سے ساتواں آسمان بنایا اور
 فاصلہ ہر آسمان کا ایک دوسرے سے پانچ سو برس کی راہ ہے پھر اللہ تعالیٰ نے قدرت کاملہ سے اپنی
 اس کف آب سے پشتہ خاک سرخ پیدا کیا اسی جگہ پر کہ جہاں اب خانہ کعبہ ہے اور جبرائیل،
 میکائیل، اسرافیل، عزرائیل کو حکم ہوا کہ چار گوشہ اس پشتہ خاک کے پھیلا دو انھوں نے ویسا ہی کیا
 اور یہ زمین اسی پشتہ خاک سے پیدا ہوئی قولہ تعالیٰ خلق الارض فی یومین ترجمہ بنایا اللہ
 تعالیٰ نے زمین کو دو دن میں اور روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام ایک روز احوال زمین کے دریافت
 کرنے کے واسطے جناب رسول خدا ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے
 اس زمین کو کس چیز سے بنایا۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کف آب سے پھر پوچھا کہ وہ کف کس سے
 پیدا ہوا فرمایا پانی کی موج سے پھر سوال کیا موج کس سے نکلی فرمایا پانی سے پھر پوچھا وہ پانی کس
 سے نکلا ہے فرمایا ایک دانہ مروارید سے کہا کہ مروارید کس سے ہے فرمایا تاریکی سے کہا صدقت
 یا رسول ﷺ اللہ پھر سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ زمین کو قرار کس سے ہے کوہ قاف سے کہا کوہ قاف
 کس سے بنا ہے فرمایا زمر و سبز سے اور آسمان کی یہ سبزی اسی کی پر تو ہے کہا سچ ہے یا رسول
 اللہ ﷺ اور بلندی کوہ قاف کی کس قدر ہے فرمایا پانچ سو برس کی راہ اور گردا گرد اس کے کس قدر
 ہے فرمایا دو ہزار برس کی راہ ہے اور اس پار کوہ قاف کے کیا چیز ہے فرمایا سات زمینیں ہیں مشک

سے بنی ہوئیں اور اس کے بعد کیا ہے فرمایا سات زمینیں ہیں کا نور سے بنی ہوئیں اور اس کے بعد کیا ہے فرمایا سات زمینیں ہیں چاندی کی اور اس کے بعد کیا ہے فرمایا ستر ہزار علم ہیں اور نیچے ہر علم کے ستر ہزار فرشتے ہیں اور آواز کرتے ہیں کہ آدم علیہ السلام اس تسبیح سے پیدا ہوئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا صدقت یا رسول اللہ ﷺ اور اس طرف کیا ہے حضرت نے فرمایا ایک اڑدہ اور ازی اس کی دو ہزار برس کی راہ اور یہ سارے عالم اس کے حلقے میں ہیں کہا صدقت یا رسول اللہ ﷺ ساتویں زمین پر کون ہے فرمایا فرشتے سب اور چھٹی زمین پر شیطان اور فرزند ان شیطان اور پانچویں پر دیوسب اور چوتھی زمین پر سانپ اور تیسری زمین پر جانور ان گزندہ اور دوسری زمین پر پریاں ہیں اور اول زمین پر آدمی سب ہیں کہا صدقت یا رسول اللہ ﷺ اور نیچے ساتوں زمین کے کیا چیز ہے فرمایا ایک گائے ہے ایسی کہ اس کے چار ہزار سینگ ہیں اور اس کے ایک سینگ سے دوسرے سینگ تک فاصلہ پانچ سو برس کی راہ کا ہے اور یہ سات طبق زمین اس کے دو سینگوں کے درمیان ہیں پھر پوچھا وہ گائے کس پر کھڑی ہے حضرت ﷺ نے فرمایا ایک مچھلی کے مہرہ پشت پر اور مچھلی پانی پر ایستادہ ہے اور عمق اور گہراؤ اس پانی کا چالیس برس کی راہ ہے اور وہ پانی ہوا پر معلق ہے اور ہوا تاریکی دوزخ پر اور دوزخ ایک سنگ آسمان پر اور وہ سنگ آسمان سر پر ایک فرشتے کے اور وہ تاریکی پر اور ہوا پر کھڑا ہے اور ہوا قدرت خدا سے معلق ہے اور قدرت اس کی بے پایاں ہے اور ذات و صفات اس کی منزہ ہے نقصان اور زوال سے کہا سچ ہے یا رسول اللہ ﷺ اور روایت کی عبد اللہ ابن عباس نے کہ ہر آسمان پر حق تعالیٰ نے ایک نور پیدا کیا ہے اس نور سے بے شمار فرشتے پیدا ہوئے ہیں اور حکم ان پر تسبیح و تہلیل اور تقدیس و تعظیم کرنے کا ہے اگر اس سے ایک لحظہ غافل رہیں فی الفور جہنم سے خدائے جل شانہ کی جل بھن کر خاک ہو جائیں اور انھیں بغض کی شکل گائے کی ہے اور بعض کی صورت سانپ کی اور بعض کی شکل گدھ کی اور بعض کا نصف بدن اوپر کا برف اور آدھا نیچے کا آگ ہے اور یہ سب کے سب جتنے ہیں اپنے رب کی تسبیح پڑھتے ہیں۔

سبحان من الف بین السجج والنار ترجمہ میں تسبیح پڑھتا ہوں اس خدا کی جس نے ہمیں ترکیب دی ہے برف اور آگ سے نہ برف آگ کو بچھا سکتی ہے نہ آگ برف کو پگھلاتی ہے اور یہ سب کے سب قیام میں ہے اور کوئی رکوع میں اور کوئی سجود میں اور کوئی قعود میں قیامت تک اور قیامت کے دن سب کوئی طرز خواہی کریں گے اور پھر کہیں گے۔ سبحان ما عبدناک حق عبادتک ترجمہ اے پاک پروردگار ہمارے ہم نے نہیں پرستش کی تیری جو حق تیری پرستش کا ہے اور اس کے بعد خالق نے یہ سات دن پیدا کر کے روز یک شنبہ کو عالم ان عرش کو بنایا اور دو شنبہ کو

سات طبق آسمان اور سہ شنبہ کوسات طبق زمین اور چہار شنبہ کو تار کی اور پنج شنبہ کو منفعت زمین اور جو اس میں ہے اور جمعہ کے دن آفتاب اور ماہتاب اور سب ستاروں کو اور ساتوں آسمانوں کو حرکت میں لایا اور ساتویں روز تمام جہاں سے فراغت کی قوله تعالیٰ خلق السموات والارض وما بينهما فی ستة ايام ترجمہ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا بنایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو اور جو پنج اس کے ہے چھ دن میں اور ایسا بڑا وہ دن ہے بمصداق اس آیت کے قوله تعالیٰ وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون ترجمہ جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ایک دن تمہارے رب کے یہاں ہزار برس کے برابر ہے اس دنیا کے برسوں سے کہ جو تم گنتے ہو یعنی ہزار برس کا کام ایک دن میں کر سکتا ہے پس جان لو اللہ تعالیٰ میں قدرت ہے کہ ان چند ہی ہزار عالم مخلوقات کو ایک طرفہ العین میں پیدا کر سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے حکمت کاملہ سے اپنے بندوں کو سمجھایا ہے کہ وہ اپنے کاموں میں جلدی نہ کریں اور صبر کریں بمضمون اس کے الصبر مفتاح الفرج یعنی صبر کنجی ہے کشادگی کی اور اس کے بعد تحت الثریٰ پیدا کیا اور تحت الثریٰ نام ہے زمین گل تر کا اور عبد اللہ ابن عباس نے فرمایا کہ ثریٰ ایک سبز پتھر کا نام ہے اور نیچے ثریٰ کے دوزخ کو بنایا اس میں ایک سردار کہ اس کو مالک کہتے ہیں اور دوزخ اس کے تابع ہیں انیس فرشتے پیدا کر کے ان کو مالک کے زیر حکم کیا۔ قوله تعالیٰ علیہا تسعة عشر ترجمہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دوزخ کے اندر انیس فرشتے ہیں دانے طرف ہر فرشتے کے ستر ہزار ہاتھ ہیں اور بائیں طرف ستر ہزار ہاتھ اور ہر ہاتھ پر ستر ہزار ہتھیلی اور ہتھیلی پر ستر ہزار انگلیاں اور ہر انگلی پر ایک ایک اڑو ہا قائم ہے اور ہر ایک اڑو ہے کے سر پر ایک ایک سانپ درازی اس کی ستر ہزار برس کی راہ ہے اور ہر سانپ کے سر پر ایک بچھو اگر دوزخیوں کو ایک نیش مارے تو ستر ہزار برس تک درد سے اس کے لوٹیں اور فریاد و زاری کریں اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر ایک ایک ستون آتش کا ہے اگر ایک ستون اس کا حشر کے میدان میں ڈالا جائے اور تمامی مخلوقات جن و انس اسے بلانا چاہیں تو ہرگز جگہ سے نہ ہلا سکیں اور ان فرشتوں پر حکم ہوا کہ تم دوزخ کے اندر جاؤ انھوں نے عرض کی خدایا ہم بخوف آتش دوزخ کے نہیں جا سکتے تب رب العالمین کا حکم ہوا جبرائیل علیہ السلام نے ایک خاتم بہشت سے لاکر پیشانی پر انھوں کی مہر کر دی اور اس خاتم پر یہ کلمہ لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تاکہ آتش دوزخ کی آماجگاہ نہ بنے اور ان پر اثر نہ کرے تب وہ انیس فرشتے برکت سے اس کلمہ کی ایک مرتبہ اندر دوزخ کے داخل ہوئے اس زمانے سے قیامت تک دوزخ کے اندر رہیں گے اور جو مومن داغ محمدی ﷺ پیشانی اور دل پر رکھے گا بمصداق اس کے

اولئک کتب فی قلوبہم الایمان ترجمہ وہ لوگ کہ لکھا گیا دلوں میں ان کے ایمان تو ہرگز
 الم آتش دوزخ ان کو نہ پہنچے گا اور دوزخ کے سات دروازے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سبعة
 ابواب لكل باب منهم جزء مقسوم ترجمہ دوزخ کے سات دروازے ہیں ہر دروازے
 کے لیے ان میں سے ایک فرقہ بٹ رہا ہے طبقہ اول جحیم اور دوسرا جہنم اور تیسرا سقر چوتھا سعیر
 پانچواں لظی چٹھا ہادیہ ساتواں حطمہ اور مروی ہے کہ ایک دن جبرائیل علیہ السلام یہ آیت رسول خدا
 کے پاس لائے قوله تعالیٰ مخلف من بعدہم خلف اضاعوا الصلوة واتبعوا
 الشهوات فسوف یلقون عیا ترجمہ پھر ان کی جگہ آئے ناخلف کہ انہوں نے قضا کی نماز اور
 پیچھے پڑے مزدوں کے سوا گے ملے گی گمراہی اور اسی وقت ایک زلزلہ زمین اور پہاڑوں پر آیا اس
 کے ساتھ ایک آواز آئی کہ رنگ چہرہ مبارک کا متغیر ہوا حضرت نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا
 کہ یہ آواز کس کی ہے اور کہاں سے آئی انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ سات ہزار برس کے آگے
 سے آدم کے ایک پتھر ستر ہزار من کا کنارے پر دوزخ کے پڑا ہوا تھا وہ پتھر پندرہ ہزار برس سے
 نیچے کی طرف چلا جاتا تھا ابھی قعر حطمہ میں جا پہنچا اسی کی آواز تھی۔ حضرت نے پوچھا وہ جگہ کس کی
 ہے وہ بولے منافقوں کی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے ان المنفقین فی الدرک الاسفل
 من النار ترجمہ منافق ہیں سب سے نیچے درجے میں آگ کے اور چھٹے درجے میں دوزخ کے
 مشرکین رہیں گے اور پانچویں درجہ میں دوزخ کے بت پرست اور چوتھے میں مہ فروش اور
 تیسرے درجہ میں ترسا اور دوسرے درجہ میں جھوٹا اور اول درجہ میں عاصبان امت تمہاری رہیں گے
 جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان الدین امنو والدین ہادوا والصابین والنصارى
 والمجوس والدین اشبرکو جو لوگ کہ مسلمان ہیں گنہگار اور جو یہود ہیں اور صابی جو کہ بت
 پرستوں سے ایک فرقہ ہے اور نصاریٰ اور مجوس اور جو شرک کرتے ہیں یہ چھ گروہ دوزخ میں رہیں
 گے اور دوزخ کے ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک ستر برس کی راہ ہے اور حدیث
 شریف میں آیا ہے کہ قدرت الہی سے جب ہزار برس آتش دوزخ دہکائی گئی تو سرخ ہوئی پھر
 ہزار برس دھونکی سفید ہوئی پھر ہزار برس سلگائی گئی تو سیاہ ہوئی قیامت تک ویسی ہی سیاہ رہے گی
 جیسے اندھیری رات ہے اور ایک پارچہ سنگ کی جس کی چوڑائی پانچ سو برس کی راہ ہے دوزخ کے
 اوپر رکھا گیا اور وہ قیامت تک رہے گا اور دوزخ کے نیچے ایک پتھر ہے اس کے نیچے ایک فرشتہ چھتر
 کی پشت پر کھڑا ہے اور اس کے نیچے ایک مچھلی ایسی بڑی ہے کہ دم اس کی ساق عرش سے لگی ہوئی
 ہے اور گائے فردوس اعلیٰ کی ستر ہزار سینک اسکے ہیں زمین میں سخت گڑے ہوئے اس مچھلی کی پیٹھ

پر کھڑی ہے اور گائے نے ارادہ کیا کہ جنبش کرے خدا تعالیٰ نے ایک مچھر کو پیدا کر کے اس کے سامنے رکھا اور مچھر نے اس کی ناک میں کاٹا اور اس گائے نے درد سے لغزش کی اس کے بعد مستقل ہوئی اب تک وہ مچھر اس کی ناک میں ہے قیامت تک وہ گائے اس کے خوف کے مارے نہیں ہل سکتی اگر وہ لغزش کرے تو سارا علم زیر و بز ہو جائے اور شرح اس کی عبداللہ بن سلام کے قصے میں لکھی ہوئی ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے زیگ کو پیدا کر کے ہوا کو حکم کیا تو ایک حصہ اس کا زمین پر اور ایک حصے کو زیر زمین لے گئی پیچھے اس کے آتش بے دود پیدا کر کے اس سے قوم نبی جان کو مخلوق کیا جیسا کہ جناب الہی نے فرمایا ہے والجان خلقنا من قبل من النار السوم ترجمہ اور جان کو بنایا ہم نے پہلے سے آگ کی لو سے اور جنوں سے جہاں بھر گیا اس کے بعد انھوں پر اللہ تعالیٰ نے ایک پیغمبر بھیجا کہ نام ان کا یوسف تھا کہ انھوں کو شریعت بتلا دے اور اللہ کے طرف ہدایت کرے انھوں نے ان کو نہ مانا اور مار ڈالا اور زمین پر ظلم و فساد کرنے لگے تب حق تعالیٰ نے عزرائیل کو فرشتوں کے ساتھ بھیجا انھوں نے سب کو مار کر جہاں خالی کیا۔

عزیز علیہ اللعنة

حق سبحانہ تعالیٰ نے دو صورتیں دوزخ کے اندر پیدا کیں ایک صورت شیر کی دوسری گڑگ کی یہ دونوں صورتیں قدرت الہی سے دوزخ نسب حین میں جا کر باہم جفت ہوئیں اس سے عزیز علیہ السلام پیدا ہوا اس نے وہاں ہزار برس تک خدائے تعالیٰ کو سجدہ کیا پھر ہر طبقہ زمین پر ہزار سال عبادت کر کے زمین دنیا پر آیا حق سبحانہ تعالیٰ نے اس کو دو بازو زبرد سبز کے عنایت کیے تب وہاں سے اڑ کر آسمان اول پر گیا وہاں ہزار برس خدائے تعالیٰ عزوجل کو سجدہ کیا نام اس کا خاشع ہوا اور وہاں سے دوسرے آسمان پر گیا پھر ہزار سال خدائے تعالیٰ کو سجدہ کیا وہاں کے رہنے والوں نے نام اس کا عابد رکھا پھر تیسرے آسمان پر جا کر ہزار سال رب العالمین کی عبادت کی وہاں نام صالح ہوا اور چوتھے آسمان پر بھی ہزار سال عبادت کی اس کو پکارا گیا وہاں ولی پھر پانچویں آسمان پر ہزار سال سجدہ کیا نام اس کا عزیز علیہ السلام رکھا گیا اس کے بعد چھٹے آسمان پر جا پہنچا وہاں بھی ہزار سال عبادت کی پھر ساتویں آسمان پر پہنچا وہاں ہزار سال رب العالمین کو سجدہ کیا حاصل کلام ایک کف دست کی برابر جگہ زمین و آسمان میں باقی نہ رہی کہ اس نے سراپنا نہ جھکایا اس کے بعد عرش معلیٰ پر جا کر چھ ہزار برس تک حق تعالیٰ کی پرستش کر کے ایک مقام پر سر سجدے سے اٹھا کر جناب باری میں عرض کی کہ خدایا مجھے لوح محفوظ پر فضل و کرم سے اپنے اٹھانے کی قدرت تیری دیکھوں اور عبادت تیری زیادہ کروں جناب احدیت کا حکم ہوا اسرافیل علیہ السلام پر کہ اسے اٹھالے جب وہ لوح محفوظ پر گیا نظر اس کی نوشتے پر جا پڑی اس میں لکھا تھا کہ بندہ خدا چھ لاکھ برس تک اپنے خالق کی عبادت کرے گا اور ایک سجدہ خدا کا نہ کرے تو خدا تعالیٰ چھ لاکھ برس کی عبادت اس کی مٹا کر سب مخلوقات میں نام اس کا ابلیس مردود و مرحوم رکھے گا عزیز علیہ السلام کو پڑھ کر وہیں چھ لاکھ برس تک کھڑا ہو کر روایا جناب باری سے آواز آئی کہ اے عزیز علیہ السلام جو بندہ میری اطاعت نہ کرے اور حکم سبحانہ لا دے مزا اس کی کیا ہے عزیز علیہ السلام نے کہا خداوند اے جو شخص حکم

اپنے خداوند کا نہ مانے سزا اس کی لعنت ہے فرمایا اے عزازیل تو اس کو لکھ رکھ اور عبد اللہ بن عباس نے روایت کی ہے کہ عزازیل کے مردود ہونے سے پہلے بارہ ہزار برس کے یہ امر واقع ہوا تھا حاصل یہ کہ عزازیل نے کہا لعنة الله على من ما اطاع الله ترجمہ لعنت اللہ کی اس پر ہے جو اطاعت نہ کرے اللہ کی تب حکم ہوا کہ عزازیل بہشت میں کئی ہزار سال خزینہ وار بہشت گزارے اور ایک دن اس جہان کا اس جہان کے ہزار سال کے برابر ہے پس بہشت میں ایک منبر نور کا رکھوا کر ہزار برس تک درس و تدریس اور وعظ و نصیحت کرتا رہا جبرائیل ع میکائیل اسرافیل عزرائیل اور جمیع ملائکہ اس منبر کے نیچے بیٹھ کر وعظ سنا کرتے تھے ایک روز فرشتے سب آپس میں باتیں کرتے تھے کہ اگر ہم لوگوں سے کوئی گناہ صادر ہووے تو عزازیل کو شفیع کریں گے تاکہ خدائے تعالیٰ ہمارا گناہ معاف کرے ایک روز نظر فرشتوں کی اس نوشتے پر لوح محفوظ کے جا پڑی اسے دیکھ کر سب رونے اور سر پینے لگے تب وہ کہنے لگا کہ آج تم لوگوں کو کیا ہوا ہے جو روتے ہو اور سر کو دے دے مارتے ہو انھوں نے کہا کہ لوح محفوظ پر لکھا ہے کہ ہم میں سے ایک فرشتہ معزول و مردود ہوگا اس بات کو سن کر عزازیل کہنے لگا کہ میں اللہ سے مانگتا ہوں کہ اسے وہ مجھے نصیب کرے سب کوئی اس بات کو سن کر خاموش ہو رہے اور ایک دن عزازیل نے جناب احدیت میں عرض کی کہ یا الہی جنھوں نے پردہ زمین میں آپس میں کشت و خون و فساد برپا کیا ہے مجھ کو ان پر سپہ سالار کر کے بھیج تو جا کر ان سب کو مار ڈالوں جناب احدیت نے قبول فرمایا تو عزازیل چار ہزار فرشتوں کو اپنے ساتھ لے کر زمین پر آیا کسی کو قتل اور کسی کو کوہ قاف میں ڈال کر روئے زمین کو مفسدوں سے پاک کیا بعد درگاہ الہی سے خطاب آیا کہ اے ملائکہ میں زمین پر ایک خلیفہ بناؤں گا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واذ قال ربك للملائكة اني جاعل في الارض خليفه قالوا انجعل فيها من يفسد فيها و يفسك الدماء ونحن نسبح بحمدك و نقدس لك قال اني اعلم ما لا تعلمون ترجمہ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو مجھ کو بنانا ہے زمین میں ایک نائب بولے کیا تو رکھے گا اس میں اس شخص کو جو فساد اور خونریزی کرے اور ہم ذکر کرتے ہیں تیری خوبیاں اور یاد کرتے ہیں تیری پاک ذات کو کہا مجھ کو معلوم ہے جو تم نہیں جانتے تب جبرائیل علیہ السلام پر رب العالمین کا حکم ہوا کہ مشیت خاک زمین پر سے لاؤ بحکم الہی جبرائیل علیہ السلام بلندی آسمان کی فوراً اس زمین پر آئے کہ اب جہاں خانہ کعبہ ہے چاہا کہ ایک مشیت خاک لیں اس وقت زمین نے ان کو قسم دی کہ اے جبرائیل علیہ السلام برائے خدا مجھ سے خاک مت لے اس سے خلیفہ پیدا ہوگا اور اس کی اولاد بہت عاصی و گنہگار اور مستوجب عذاب ہوگی میں

مسکین کہ خاک پاہوں طاقت تحمل عذاب خدا کی نہیں رکھتی ہوں۔ اس بات کو سن کر جبرائیل علیہ السلام خاک سے باز آئے غرض اسی طرح سے جبرائیل علیہ السلام پھر گئے اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام سے بھی یہ کام انجام کو نہ پہنچا تب عزرائیل علیہ السلام کو بھیجا ان کو زمین نے منع کیا انھوں نے نہ مانا اور کہا کہ تو جس کی قسم دیتی ہے میں اسی کے حکم سے آیا ہوں میں اس کی نافرمانی نہ کروں گا تجھ کو لے ہی جاؤں گا پس عزرائیل علیہ السلام نے ہاتھ نکال کر ایک مٹھی خاک تمامی روئے زمین سے لے کر عالم بالا پر چلے گئے اور عرض کی خداوند تو دانا و بینا ہے میں نے یہ حاضر کیا ہے تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عزرائیل علیہ السلام میں اس خاک سے زمین پر ایک خلیفہ پیدا کروں گا اور اس کی جان قبض کرنے کے لیے تجھی کو مقرر کروں گا تب عزرائیل علیہ السلام نے معذرت کی کہ یارب تیرے بندے مجھے دشمن جانیں گے اور گالیاں دیں گے جناب باری نے فرمایا اے عزرائیل تو غم مت کر میں خالق مخلوقات کا ہوں ہر ایک کی موت کا سبب گردانوں گا اور ہر شخص اپنے اپنے مرض میں گرفتار رہے گا تب تجھ کو دشمن نہ جانے گا کسی کو درد میں مبتلا کروں گا اور کسی کو تپ میں اور کسی کو پانی میں غرق کروں گا اس کے بعد حکم الہی سے فرشتوں نے وہ مشمت خاک مابین طائف اور مکہ معظمہ کے رکھ دی پس باران رحمت کا برساتب دو برس میں وہ خاک گل ہوئی اور چوتھے برس میں صلصال ہوئی اور چھٹے برس میں فحار ہوئی آٹھویں سال میں آدم کی صورت بنی تو ایک دن ابلیس ستر ہزار فرشتوں کو ساتھ اپنے لے کر آدم علیہ السلام کے پاس آیا دیکھا تو قالب آدم علیہ السلام کا خاک پر پڑا ہوا ہے اسے پچشم حقارت اس کی طرف نظر کی اور ایک دن فرشتوں نے عزرائیل علیہ السلام کو کہا کہ اس خاک سے خلیفہ خدا کا ہو گا وہ بولا سچ ہے مگر اللہ تعالیٰ اس صورت کو میرا تابعدار کر دے تو میں اس کو ہلاک کروں گا اور مجھے اس کا تابعدار کرنے کا تو میں اس کی تابعداری نہ کروں گا اور عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ابلیس علیہ اللعنة قالب میں آدم علیہ السلام کے داخل ہو کر ناف تک پہنچا تھا سب گرمی آتش کے وہاں سے نکل آیا اور اس کے سبب حسد و بغض و دشمنی ان سے زیادہ ہوئی اور تھوک منہ کا اپنے ان کے قالب پر ڈال کر چلا گیا اور حق تعالیٰ کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام آب و ہن ابلیس علیہ اللعنة کا کالبد سے آدم علیہ السلام کے لے کر کتا اور گل باقی سے آدم کے درخت خرم پیدا کیا اور عبد اللہ ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ جان پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی قدیل میں عرش معلیٰ پر تسبیح پڑھتی تھی قطرہ عرق مصطفیٰ ﷺ کا وہاں سے ٹپک کر اس جگہ میں گز پڑا جہاں اب تربت منورہ خاتم الانبیاء علیہ السلام ہے اور حکم الہی سے جبرائیل علیہ السلام نے اس کا ک پاک کو مشک اور عنبر سے ملا کر معطر کر کے

پیشانی پر آدم علیہ السلام کی مثل ذیاتب آدم علیہ السلام کا نور اس کے ملنے سے دو چندان ظاہر ہوا بعد چالیس دن کے خلقت روح آدم علیہ السلام کی ہوئی اس وقت رب الجلیل کے طرف سے فرمان آیا کہ اے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل جان آدم علیہ السلام کی لا کر ان کے قالب میں پہنچا دو ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار فرشتے جان آدم علیہ السلام کی ایک طبق نور میں رکھ کر اور ایک طبق پوش نور سے ڈھانک کر آدم علیہ السلام کے سر پر لا رکھا پھر وہ طبق پوش جان سے ان کی اٹھایا اور تمام ملائکہ ساتوں آسمان کے دیکھنے کو آئے کہ جان آدم علیہ السلام کی قالب میں کیونکر جاتی ہے اس کو دیکھیں اور یہ آواز آئی ایہا الروح ادخل فی ہذا لجسد ترجمہ اے جان آدم علیہ السلام اس قالب کے اندر جاتے ساتھ ساتھ مرتبہ ان کی جان پاک نے اطراف میں ان کے قالب کے گشت کیا اندر جانہ سکی اور عرض کی یا خالق میں جسم نورانی رکھتی ہوں اور یہ قالب اندھیرا کثیف میں کیونکر جاؤں پھر آواز آئی اے جان آدم علیہ السلام ادخل کرھا و اخرج کرھا ترجمہ ایجان آدم علیہ السلام داخل ہوتن میں نفرت سے اور نکل آتن سے بہ نفرت اسی وقت جان پاک آدم علیہ السلام کی ناک کی راہ سے داخل ہو کر چاروں طرف دماغ کے پھرنے لگی جب آدم علیہ السلام نے آنکھیں اپنی کھولیں فوراً جان ان کی دماغ سے حلق میں آ رہی اور حلق سے سینے میں اور سینے سے ناف تک پہنچی جب وہ گل گوشت پوست ہڈی رگ اور آنت ہو گئی اس کے بعد آدم علیہ السلام نے اللہ کی قدرت سے ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھنے کا قصد کیا اس میں فرشتے بول اٹھے کہ یہ بندہ شتاب کار ہوگا اب تک آدھا تن اس کا گل ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اٹھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خلق الانسان عجولا ترجمہ پیدا کیا گیا انسان اتاؤلاً یعنی شتاب کار اور آدم علیہ السلام نے اپنے سارے بدن پر نظر کر کے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کس چیز سے بنایا اور جان آدم علیہ السلام کی جوڑوں اور بندوں میں مانند ہوا کے رگوں میں اور گوشت اور پوست سارے بدن کے پھرتی تھی تب حق تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا کہ دماغ آدم علیہ السلام کا سہلا دیں اور پیشانی ان کی ملیں اور ایسا ہی ہوا تب ان کی گوشت پوست اور رگوں میں قرار پذیر ہو کر مستحکم ہوئی فی الفور چھینک آئی آدم علیہ السلام بالہام خدائے تعالیٰ کے کلمہ الحمد للہ زبان پر لائے جواب اس کا رب العالمین کے رحمک اللہ ارشاد ہوا اسی لیے جواب اس کا مسلمانوں پر واجب ہوا جو کوئی چھینکے اور الحمد للہ پڑھے تو سننے والے پر واجب ہے کہ رحمک اللہ کہے اور اس کے بعد جناب باری سے جبرائیل علیہ السلام کو ارشاد ہوا کہ وہ چھینک لے لے کہ اس سے ایک بندہ عیسیٰ علیہ السلام بن مریم پیدا کروں گا اور جب آدم علیہ السلام خاک سے اٹھے حق تعالیٰ کے حکم سے ایک تخت منکمل پر

بہشت میں چالیس میل کا روزیور جوہر سے کلل اور حلوہ و تاج زرین پہن کر جا بیٹھے اور نوران کی پیشانی کا عرش تک چمکتا رہا وہ نور محمد ﷺ کا تھا تب جناب رب العالمین کا حکم ہوا کہ جمیع ملائک آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں اور وہ سجدہ تعظیم کا تھا نہ عبادت کا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واذ قلنا للملائكة السجدوا لادم فسجدوا الا ابليس و كان من الكافرين ترجمہ جب ہم نے کہا فرشتوں کو سجدہ کرو آدم علیہ السلام کو تو سجدہ کیا سب نے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا اور تکبر کیا اور وہ تھا منکروں میں سے فرشتوں نے جب سجدے سے سرائٹھایا وہاں ابلیس کو کھڑا ہوا دیکھا اور معلوم کیا کہ وہ ابلیس ہے جس نے سجدہ نہ کیا پھر دوسری دفعہ فرشتے سب سجدے میں آ گئے پس سجدہ اول حکم کا تھا اور ثانی شکر کا تب حضرت رب العالمین نے ابلیس کو فرمایا قال یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی استکبرت ام کنت من العالمین ترجمہ جب ہم نے کہا فرشتوں کو سجدہ کرو آدم علیہ السلام کو تو سجدہ کیا سب نے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا اور تکبر کیا اور وہ تھا منکروں میں سے فرشتوں نے جب سجدے سے سرائٹھایا وہاں ابلیس کو کھڑا ہوا دیکھا اور معلوم کیا کہ وہ ابلیس ہے جس نے سجدہ نہ کیا پھر دوسری دفعہ فرشتے سب سجدے میں آ گئے پس سجدہ اول حکم کا تھا اور ثانی شکر کا تب حضرت رب العالمین نے ابلیس کو فرمایا قال یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی استکبرت ام کنت من العالمین ترجمہ اے ابلیس تجھ کو کیونکر انکار ہوا سجدہ کرنے سے اس چیز کے جس کو میں نے بنایا اپنے دونوں ہاتھوں سے یہ تو نے غرور کیا تو بڑا تمہا درجے میں ابلیس نے کہا قولہ تعالیٰ قال انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقتہ من طین ترجمہ وہ بولا میں بہتر ہوں اس سے کہ مجھ کو بنایا تو نے آگ سے اور اس کو بنایا مٹی سے اور دوسری بات یہ ہے کہ میں نے سجدہ کیا ہے تجھ کو پھر دوسرے کو کیونکر کروں تب اللہ تعالیٰ نے کہا اس سے قال فاصخرج منها فالک رجیم و ان علیک لعنتی الی یوم الدین تو نکل یہاں سے کہ تو مردود ہوا اور تجھ کو میری پھنکار ہے یعنی لعنت ہے قیامت کے دن تک اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ نکل جا ایمان سے اور بعض کے نزدیک نکل جانے سے مراد یہ ہے کہ فرشتے سے نکل کر ابلیس کی صورت ہو جا تب غضب الہی سے اس کی صورت بدل گئی اور آنکھیں اس کی سینے پر آگئیں جو طرف اس کے دیکھتے تو کہتے یہ خدا کی درگاہ سے زائدہ گیا اور مردود اور ملعون و مخذول ہوا اس وقت شیطان لعین نے زبان اپنی کھولی اور کہا اے پروردگار تو نے مجھے معذول و مردود کیا آدم علیہ السلام کے لیے یہ شامت میری تھی تب حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے ابلیس تو اپنے نوشتے کی طرف دیکھ

جب دیکھا تو یہ لکھا تھا کہ جو بندہ خدا حکم خدا کا نہ مانے سزا اس کی لعنت ہے اس نوشتے کو اپنے پڑھ کر نخل و مایوس ہو اور کہا قولہ تعالیٰ قال رب فالظننی الی یوم یبعثون ترجمہ شیطان بولا اے رب مجھ کو ڈھیل دے جس دن تک مردے زندہ ہوں اور دوسری غرض یہ ہے گوشت اور پوست اور رگوں میں آدمیوں کے مجھے دخل دے اور ان کے دیدوں سے مجھے منجوب رکھ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا قال فا انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم ترجمہ تجھ کو ڈھیل ہے اس وقت کے دن تک جو معلوم ہے اور جب مراد اس کی حاصل ہوئی کمین گاہ میں آدم علیہ السلام کی جا بیٹھا اور تاک میں رہا پھر کہا شیطان نے قولہ تعالیٰ قال فبعز تک لا غوینہم اجمعین الا عبادک منہم المخلصین ترجمہ ابلیس نے کہا قسم ہے تیری عزت کی میں گمراہ کروں گا ان سب کو مگر جو بندے ہیں تیرے ان میں چنے ہوئے پس حق تعالیٰ نے فرمایا قال و مق اقول لا ملئن جہنم منک و ممن تبعک منہم اجمعین ترجمہ ٹھیک بات یہ ہے اور ٹھیک ہی کہتا ہوں میں مجھ کو بھرتا ہے دوزخ تجھ سے اور ان سب سے جو تیری راہ پر جائیں گے اس کے بعد جناب باری کے حکم سے تخت آدم علیہ السلام کا فرشتوں نے جنت الفردوس میں لارکھا اور سب نعمتیں حق تعالیٰ نے ان کو عنایت کی تھیں تسکے ساتھ بھی ان کو قرار و تسلی نہ تھی کیونکہ آرام و تسلی ہر کسی کو اپنے ہم جنس سے ہوتی ہے اور اس عالم تنہائی میں کوئی ہم جنس ان کا نہ تھا اور خالق کی مرضی ہی تھی کہ ان کا جفت وہم سر پیدا کرے کیونکہ بے جفت و بے مثل و بے مانند و بے حاجت سوا خدا کے کوئی نہیں جب وہ بے قرار ہوئے تب حق تعالیٰ نے ان کو خواب میں ڈالا وہ ایسے سوئے کہ نہ نیند آئی نہ بیدار ہوئے اس صورت میں خلق نے جبرائیل علیہ السلام سے ایک ہڈی بائیں پہلو سے ان کے نکلوائی اور اس سے ان کو درد و الم نہ پہنچا تھا اگر پہنچتا تو ہرگز محبت عورتوں کی دل مردوں کے نہ ہوتی اس ہڈی سے حوا علیہ السلام کو بنایا خوبصورتی و نیک روئی و ملاحت و حسن و جمال اور جو کچھ خوبیاں جہاں کی عورتوں میں تھیں تمام تر حق سبحانہ تعالیٰ نے ان کو بخشیں اور زیر کی ویشرم اور مہر و شفقت کمال ان کو دی اور حلے زرین بہشت کے لاکر ان کو پہنائے اور تاج زرین ان کے سر پر رکھ تخت زرین پر بٹھلایا اس کے بعد آدم علیہ السلام کو نیند سے بیدار کر کے حوا علیہا السلام کے ساتھ جلوہ دیا آدم علیہ السلام نے حوا علیہا السلام کو اس طرح دیکھ کر بے اختیار چاہا ان پر دست انداز ہوں تب حضرت الہی سے آواز آئی اے آدم علیہ السلام خبردار اسے مت چھو بے نکاح اس کی صحبت حرام ہے تب آدم علیہ السلام نے اسے نکاح کرنے کی خواستگاری کی اس کے بعد حق سبحانہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا نکاح حوا علیہا السلام کے ساتھ کر دیا اور فرمایا سر پر دے اور جلے جتنے ہیں لگائے

جائیں اور طبق زرد مر وارید اور جواہرات شمار کیے اور سنا تو میں آسمان کے فرشتے سب درخت طوبی کے نیچے آ حاضر ہوئے اس کے بعد حق سبحانہ تعالیٰ نے وہ پردے سب اٹھوائے اور ثنا اپنی آپ ان کو سنادی الحمد لثنائی و الکبریاء ردائی و العظمة ازاری و الخلق کلهم عبیدی و امائی و الانبیاء رسلی و اولیائی و محمد حبیبی و رسولی و خلقت الاشیاء لتدلوا بها علی وحدانیتی اشهد وایا ملککتی و سکان سمواتی و حملته عرشی فدزوجت امتی حواء و ادم بیدیع فطربی و منیع قدرتی و ادم بصدیق حواء تسبیہی و تنزیہی و تہلیلہ و تقدیسی و ہبی شہادۃ ان الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یا ادم یا حواء ادخلا جنتی و کلامن ثمرتی و لا تقربا ہدہ الشجرة فتکون من الظلمین و سلام علیکما ورحمتی و برکتی حق تعالیٰ نے نکاح میں آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کے یہ ثنا پڑھی اور کہا حمد میری ثنا ہے اور بزرگی میری چادر ہے عظمت میری ازار ہے اور مخلوقات کل میری غلام اور لونڈیاں ہیں اور انبیاء میرے رسول اور اولیا ہیں اور محمد ﷺ میرا حبیب ﷺ اور رسول ہے اور پیدا کیا میں نے گل شے کو تا کہ گواہی دے میری واحدانیت پر اور گواہ ہیں میرے فرشتے سب اور آسمانوں کے رہنے والے سب اور عرش کے اٹھانے والے بہ تحقیق میں نے نکاح دلوایا آدم علیہ السلام و حوا علیہا السلام کو ساتھ اپنی بدیع فطرت اور منیع قدرت کے اور آدم علیہ السلام کا صدیق اور حوا علیہا السلام کی مہر میں میری تسبیح اور تنزیہ اور تہلیل اور تقدیس ہے انھیں کوئی معبود سوا خدا کے ایسا خدا کہ واحد ہے نہیں کوئی اس کا شریک اے آدم علیہ السلام تم اور تمہاری عورت جنت میں جا رہو اور کھاؤ وہاں کے سب میوے محفوظ ہو کر اور نہ جاؤ اس درخت کے پاس کہ پھر تم بے انصاف ہو گے اور سلام میرا تم پر ہو چو اور رحمت اور برکت اس کے بعد آدم علیہ السلام نے خودیہ ثنا کی سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ترجمہ میں تسبیح پڑھتا ہوں اور حمد کرتا ہوں واسطے اللہ کے اور نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں ہے تو انائی اور قدرت کسی کو سوائے اللہ کے ایسا اللہ تعالیٰ جو بڑا بزرگ ہے اللہ جل شانہ نے جب خطبہ خوانی سے نکاح آدم علیہ السلام کے فراغت کی فرشتے سب خوشیاں کرنے لگے اور مبارکبادیاں دینے لگے اور زرد و جواہر شمار کرنے پس جب آدم علیہ السلام نے قصد مباشرت کا کیا حوا علیہا السلام کے ساتھ وہیں آواز آئی اے آدم علیہ السلام خبردار جب تک کہ ادائے دین مہر حوا علیہا السلام نہ کرو گے تب تک وہ تم پر حلال نہ ہوگی آدم علیہ السلام نے کہا الہی میں کہاں سے ادا کروں فرمایا کہ دس دفعہ درود

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر پڑھا آدم علیہ السلام یہ نام برگزیدہ سنتے ہی مشتاق دیدار کے ہوئے خدا کا حکم ہوا کہ تو ناخن دست پر اپنے دیکھ جب آدم علیہ السلام نے دیکھا صورت مصطفیٰ کی معلوم ہوئی تو مہر فرزندگی اور شفقت پدیری دل میں زیادہ ہوئی تب آدم علیہ السلام نے شوق سے حضرت پر دس بار درود پڑھا اور ان کی رسالت پر ایمان لائے تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم علیہ السلام یہ دس دفعہ درود تو نے پڑھا اتنا مرتبہ رکھتا ہے کہ اس کی برکت سے سب نعمتیں اور حوا علیہا السلام کو تجھ پر حلال کیا میں نے اس کے بعد حق تعالیٰ نے فرمایا وقلنا یا ادم اسکن انت و زوجک الجنة وکلا منها رغدا حیث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة فتکونا من الظالمین ترجمہ اے آدم علیہ السلام تو جنت میں جا اور تیری جو رو بھی اور کھاؤ اس میں سے محفوظ ہو کر جہاں چاہو اور نزدیک مت جاؤ اس درخت کے پھر تم بے انصاف ہو گے مروی ہے کہ جڑ اس درخت کی چاندی کی اور ڈالیاں سونے کی اور پتیاں زبرجد سبز کی تھیں آدم علیہ السلام نے جب اس درخت کی طرف نظر کی نہایت خوش وضع اور خوبصورت دیکھا کہ سبحان اللہ کیا خوبصورت درخت ہے حق تعالیٰ سے ارشاد ہوا کہ اس کو میں نے تجھے بخشا مگر اس سے میوہ مت کھا تب وہ بولے الہی جب تو نے میرے تئیں بخشا کھانے سے مجھے کیوں منع فرمایا تب حکم الہی ہوا کہ اے آدم علیہ السلام تو مہمان ہے میرے گھر کا اور وہ درخت ہے تیرا بعید ہے کہ مہمان میرا ہو کر کھائے گھر کا اس کے بعد ایک طرف سے آواز آئی اے آدم علیہ السلام گندم مت کھا اور ایک جانب سے آواز آئی اے گندم تو آدم علیہ السلام کے پاس جا اور ایک جانب سے آواز آئی اے آدم علیہ السلام صبر کر اور ایک طرف سے آواز آئی اے صبر تو آدم علیہ السلام کے پاس مت جا اور ایک سو سے صدا آئی اے ابلیس تو حوا علیہا السلام کو لپچا اور خواہش دلا پس قضا نے کہا کہ الہی اس کا کیا سبب ہے حکم ہوا کہ اس میں مجھ کو کچھ بعید ہے اس باغ سے باغ دنیا میں انھیں بھیجوں گا تو قدرت میری ظاہر ہو اور مرتبہ زیادہ ہو اور کہا گیا اے نمرود تو ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال اور اے آتش تو مت جلا اے ابلیس تو تلقین کر پھر قضا نے عرض کی حکم ہوا کہ مجھے اس میں کچھ سر ہے مگر آتش کو ساتھ ریحان کے بدل کروں گا تا خلق میں میرا دوست پیدا ہو اور کہا گیا اے مومنو تم معصیت سے باز رہو اور اے شیطان تو ان کو جلوہ دے اور کہا اے دنیا تو دل میں بندوں کے شیریں رہ اور اے بندو تم دنیا سے دور ہوتا کہ جفا کو ساتھ وفا کے بدل کروں کہ رحمت اور مغفرت میری زیادہ ہو انصاف کے دن اور کہتے ہیں کہ بہشت میں چار چیزیں نہیں ہیں بھوک پیاس بے ستری دھوپ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان لک ان لا سجوع فیہا ولا تعزلی وانک لا نظمنو فہیما ولا تضطی ترجمہ تجھ کو یہ ملا ہے کہ نہ

بھوکا ہو تو اس میں نہ ننگا اور یہ کہ نہ پیاسا ہو اس میں اور نہ دھوپ کا صدمہ پائے اے آدم علیہ السلام ہوشیار ہو شیطان کے مکر و فریب سے کہ وہ تیرا دشمن صاف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قلنا یا ادم ان هذا عدو لک و لزوجک فلا یخرجن کما من الجنة ترجمہ پھر کہ دیا ہم نے اے آدم علی السلام یہ دشمن ہے تیرا اور تیرے جوڑے کا سونکھوانہ دے تم کو بہشت سے آدم علیہ السلام نے جب دیکھا کہ بہشت کے سب دروازے مسدود ہیں ایمن ہوئے اس سے کہ شیطان دنیا میں ہے میں ہوں بہشت میں اور مجھ سے اس سے کیا لاگ ہے جو مجھے بہشت کے اس درخت کا میوہ کھلا کر جس کے پاس جانے سے خدا نے مجھے منع کیا ہے گنہگار کرے گا مکر و فریب سے اس کے میں بے پرواہ ہوں یہ کہا پس ایک روز ابلیس لعین نے قصد کیا آدم علیہ السلام کے پاس بہشت میں جانے کا اور وہ تین اسم اعظم خدا کے جانتا تھا انھیں پڑھ کر سات طبق آسمان کے طے کر کے بہشت کے دروازے پر جا پہنچا بہشت کے دروازے مسدود دیکھ کر تصور و خیال کرتا رہا کہ کس حیلہ سے بہشت کے اندر جائے اتفاقاً ایک طاؤس کنگرے پر بہشت کے بیٹھا ہوا تھا اس نے دیکھا کہ یہ اسم اعظم پڑھتا ہے طاؤس نے پوچھا تو کون ہے اس نے جواب دیا میں ایک فرشتہ ہوں فرشتوں سے خدائے تعالیٰ کے طاؤس بولا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو شیطان نے کہا انظر الجنة یعنی میں بہشت کو دیکھتا ہوں اور جایا چاہتا ہوں طاؤس نے کہا مجھے حکم خدا کا نہیں کہ کسی کو جنت میں لے جاؤں جب تک کہ آدم علیہ السلام بہشت میں ہیں شیطان بولا تو مجھے بہشت میں لے جا تو ایسی ایک دعا تجھے سکھاؤں کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے اور عمل کرنے تو تین چیزیں اس کو حاصل ہوں گی ایک تو کبھی بوڑھا نہ ہوگا اور نہ مرے گا اور جنت میں ہمیشہ رہے گا ابلیس نے اس دعا کو پڑھا اور پڑھ کر کنگرے سے بہشت کے بند دروازے پر دونوں آئے اور طاؤس نے یہ ماجرا سانپ کو سنا دیا وہ اس بات کو سنتے ہی خوف سے دروازے بہشت کے بند کر کے اپنے سر کو باہر نکال کر ان سے پوچھنے لگا کہ تو کون ہے کہاں سے آیا جو یہاں بیٹھا ہوا اسم اعظم پڑھتا ہے وہ بولا میں ایک فرشتہ ہوں فرشتوں سے حق تعالیٰ کے سانپ نے کہا وہ دعا مجھے سکھا شیطان نے کہا بشرطیکہ تو مجھے بہشت میں لے جائے سانپ بولا مجھے خدا کا حکم نہیں ہے کہ کسی کو بہشت میں لے جاؤں جب تک کہ حضرت آدم علیہ السلام بہشت میں ہیں ابلیس نے کہا کہ میں قدم اپنا بہشت میں نہ رکھوں گا تیرے منہ کے اندر رہوں گا اس سے باہر نہ نکلوں گا تب سانپ نے اپنے منہ کو پھیلا دیا ابلیس لعین اس کے منہ کے اندر جا گھسا تب اس کو بہشت میں لے گیا اور دروازے بہشت کے بند کر دیے اس کے بعد شیطان نے کہا تو مجھ کو اس درخت کے پاس لے جا کہ جس کے کھانے سے اللہ تعالیٰ

نے حضرت آدم علیہ السلام کو منع فرمایا ہے جب ابلیس کو اس درخت کے پاس پہنچایا تب وہ ملعون
مکر و فریب سے اپنے سانپ کے منہ کے اندر رونے لگا جو شخص کہ پہلے نفاق سے رویا وہ شیطان
لعین تھا اور اس کی آواز سن کر بہشت کی حوریں اور غلام سب کے سب مجتمع ہوئے اور کہنے لگے کہ
ہم سب نے یہ آواز سانپ کے منہ سے کبھی نہ سنی تھی اور سانپ سے حوا علیہا السلام پوچھنے لگیں کہ تو
کس لیے روتا ہے شیطان نے کہا میں اس لیے روتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تم کو بہشت سے نکالے گا
کیونکہ تم کو اس درخت کے میوے کھانے سے منع کیا ہے مگر جو اس درخت کے میوے کھائے گا وہ
بہشت میں رہے گا نکالا نہیں جائے گا اور کہا قولہ تعالیٰ قال یا ادم هل ادلك علی شجرة
الخلدو الملک لا یبلی ترجمہ کہا شیطان نے اے آدم علیہ السلام میں بتاؤں تجھ کو درخت کہ
جس سے زندگی جاوید ملے اور بادشاہی پرانی نہ ہو اور بولا قسم خدا کی میں سچ کہتا ہوں تمہاری بدی
نہیں چاہتا ہوں بلکہ نصیحت کرتا ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قاسمہما الی لکما لمن
الناصحین فدلہما بغرور ترجمہ اور شیطان نے ان کے پاس قسم کھائی کہ میں تمہارا دوست
ہوں پھر کھینچ لیا ان کو فریب سے پہلے جس نے جھوٹی قسم کھائی سو ابلیس لعین تھا پس حوا علیہا السلام
نے اس کے قسم کھانے سے یقین کیا کہ یہ سچ کہتا ہے تب اس سے فریب کھا کر اس درخت پر ہاتھ
بڑھا کر تین دانے گندم کے لیے ایک تو آپ نے کھایا اور دو دانے آدم علیہ السلام کے لیے لائیں
معاذ نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ جب حوا علیہا السلام نے گندم خوشے سے توڑ لیے خوشے کی جگہ سرخ
ہوئی اور ایک قطرہ خون اس سے ٹپکا تب اللہ تعالیٰ نے اپنی قسم کھا کر فرمایا کہ تمہاری بیٹیوں کو
قیامت تک ہر مہینے میں ایک مرتبہ خون سے آلودہ کروں گا اور اپنے درخت کی داد تجھ سے اور تیری
بیٹیوں سے لوں گا پس آدم علیہ السلام بہشت میں جب تخت پر جا بیٹھے گندم خود بخود نزدیک ان کے
آ موجود ہوا جب بوئے شیریں اس کی حضرت کو معلوم ہوئی تب حضرت نے تخت سے کہا کہ تو یہاں
سے مجھے دور لے جا کے رکھ کہ اس کے کھانے سے مجھے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے تب تخت نے ان
کو بارہ ہزار سال کی راہ میں وہاں سے لے جا کر رکھا جب وہ تخت سے نیچے اترے تو وہاں بھی گندم
جا موجود ہوا غرض جہاں کہیں آدم علیہ السلام جا بیٹھے وہاں گندم بھی آ موجود ہوتا خبر ہے کہ اسی
طرح تخت نے ان کو ہزاروں برس کی راہ میں لے جا کے رکھا پھر وہاں بھی گندم جا پہنچا اس کے
بعد گندم کہنے لگا اے آدم علیہ السلام جو خدا تعالیٰ نے مقدر کیا ہے سو پہنچے گا اگر تم لاکھوں برس کی راہ
میں جا رہو گے پھر وہاں سے کہا گزر رہے نظم، چو آ مد قضا و مگردش خدر، قضا بر نگر و بعقل و بصر، ہر
آنچس خداوند را مد قلم، رسد بر سر بندہ از پیش و کم، حاصل کلام حوا علیہا السلام آدم علیہ السلام کے

لیے وہ دودانے گندم کے لئے گئیں وہ بولے یہ کیا چیز ہے حوا علیہا السلام نے کہا یہ پھل اس درخت کا کہ جس کے کھانے سے ہمیں خدا نے منع فرمایا تھا اس سے میں نے ایک دانہ کھایا اور دودانے تمہارے لیے لائی ہوں آدم علیہ السلام نے کہا کہ اس میں کیا لذت ہے، وہ بولیں کہ حلاوت و شیرینی ہے حضرت نے فرمایا میں نہیں کھاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ سے مجھ کو عہد ہے کہ اس درخت سے میوے نہ کھانا اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہے ولقد عهدنا الی ادم من قبل فنبی ولم یجد له عزمًا ترجمہ اور ہم نے عقیدہ کو دیا تھا آدم علیہ السلام کو اس سے پہلے پھر بھول گیا اور نہ پائی ہم نے اس میں کچھ ہمت حوا علیہا السلام جب مایوس ہوئیں آدم علیہ السلام کو دانے کے کھانے سے پہلے ایک پیالہ شراب بہشت سے لا کر پلا دیا تو بیہوش ہو کر ان سے دودانے گندم کے لئے کرکھا گئے اور عہد شکنی کی ہنوز دہانے نیچے حلق کے نہیں اترے تھے کہ تاج ان کے سر سے اڑ گیا اور تخت سے گر پڑے دونوں تنگے ہو گئے جیسا کہ باری تعالیٰ نے فرمایا فلما ذاکا الشجرة بدت لهما سواتهما و طفقا یخصفن علیہما من ورق الجنة ترجمہ پھر جب چکھے درخت سے دونوں نے میوے کھل گئے عیب اور لگے جوڑنے اپنے اوپر پتے بہشت کے جس درخت کے پاس پتے کے لیے جاتے تھے تو وہ نہ دیتا تھا جب درخت انجیر کے پاس دونوں گئے تو اس نے سر جھکا دیا اور کہا کہ خدا منی و رقا یعنی تم لو پتے مجھ سے اور ستر کو اپنے ڈھانکو آخراں سے لے کر ڈھانکا اور درخت عود سے بھی لے کر ستر اپنا چھپایا اس کے بعد جناب باری سے آواز آئی اے انجیر کے درخت تو نے ان کے ساتھ سلوک کیا میں نے تجھ سے خرابی و خشکی دور کر کے یہ لذت دی کہ اگر ستر دفعہ کوئی تجھ کو چاہے وہ نئی نئی لذت تجھ سے اٹھاوے اور درخت عود پر خطاب ہوا اے عود سب کے پاس میں نے تجھے عزیز تر کیا کہ آگ پر دھر کر تجھ سے خوشبو نہیں لیں اس کے بعد بہشت کے لوگ آواز دینے لگے کہ آدم علیہ السلام و حوا علیہا السلام دونوں خدا کی درگاہ میں عاصی ہوئے اور دیوانوں کی طرح بہشت میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اللہ کی درگاہ سے تین بار ان کی پکار ہوئی جو اب اس کا کچھ نہ دیا تب جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور بولے اے آدم علیہ السلام تجھے تیرا رب بلاتا ہے تب آدم علیہ السلام نے کہا بیک یا رب ہم تجھ سے شرمندہ ہیں قولہ تعالیٰ ولما دہما ربہما الم انہکما عن تلکما الشجرة و اقل لکما ان الشیطان لکما عدو مبین ترجمہ اور پکار ان کو ان کے رب نے میں نے منع نہ کیا تھا تم کو اس درخت سے اور کہا تھا تم کو کہ شیطان تمہارا دشمن صاف ہے تب آدم علیہ السلام و حوا علیہا السلام دونوں روتے ہوئے کہنے لگے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے قال ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن

من الخسری ن ترجمہ آدم علیہ السلام وحو علیہا السلام نے کہا اے رب ہمارے ہم نے خراب کیا
اپنی جان کو اور اگر نہ بخشے تو ہم کو اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ہو جائیں نامراد اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا
قالا هبطو بعضکم لبعض عدو ولکم فی الارض مستقر و مناع الی حین ترجمہ کہا
تم اترو ایک دوسرے کے دشمن ہوئے اور تم کو زمین میں ٹھہرنا ہے اور کام چلانا ایک وقت تک اور کہا
اسی میں جیو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی سے نکالے جاؤ گے یہ مضمون کلام اللہ کا ہے تب فرمان
رب العالمین کا جبرائیل علیہ السلام کو ہوا کہ آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام اور سانپ اور شیطان
اور طاؤس ان سب کو بہشت سے نکال کر دنیا میں ڈال دو وہ آدم علیہ السلام کے پاس گئے اور ان
سے بیان کیا وہ اس بات کو سنتے ہی گھبرا گئے اور بہشت کی جدائی سے زار زار رونے لگے آخر ایک
نکڑا لکڑی کا مسواک کے واسطے وہاں سے لیا اور وہ لکڑی پشت بہ پشت ان کے خاندان میں چلی
آئی یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ کا عصا بنا پس آدم علیہ السلام وحو علیہا السلام اور مور اور
سانپ اور شیطان مردودان پانچوں کو بہشت سے نکال کر اول آدم علیہ السلام کو سراندیب میں کہ
ہندوستان کا ایک جزیرہ ہے ڈالا اور حوا علیہا السلام کو خراسان میں اور طاؤس کو سیستان میں اور
سانپ کو اصفہان میں اور شیطان علیہ اللعنة کو کوہ دماوند میں ڈالا اس وقت سانپ کے چار ہاتھ
پاؤں مثل شتر کے تھے باعث واقع ہونے اس ماجرے کے اللہ تعالیٰ نے اس سے لے لیے تا وہ
پیٹ کے بل چلے اور خاک چھانے اور کھائے اور آدم علیہ السلام کو جب سراندیب میں ڈالا اور وہ
اپنے گناہ سے چالیس برس تک روتے رہے اور دوسری روایت ہے کہ تین سو برس روتے رہے ایسا
کہ آب چشم سے ان کے نہریں جاری ہوئیں اور کنارے پر نہروں کے درخت خرما اور لونگ اور
جائے پھل پیدا ہوا اور حوا علیہا السلام کے آنسو سے مہندی اور سرمہ پیدا ہوا اور جو قطرات
ان کے آنسو کے دریا میں گرے اس سے مروارید پیدا ہوئے تاکہ ان کی لڑکیوں کے زیورات بنیں
ایک روز جبرائیل علیہ السلام آدم علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا کہ اے آدم علیہ السلام قبل
الموت اپنے حج کرے وہ موت کی خبر سنتے ہی ڈرے اور اٹھ کھڑے ہوئے اور قصد حج کا کیا جس
جگہ پر قدم ان کا جاگرا وہاں گاؤں اور بستی ہوئی اور جہاں کہیں منزل کی ان کے قدم کی برکت سے
وہاں شہر بنا اور بعض علماء نے روایت کی ہے کہ مکہ معظمہ تک آدم علیہ السلام کے تین قدم ہوئے
تھے اور جب وہ مکے کے نزدیک پہنچے سب فرشتے وہاں سے حضرت کے پاس آئے اور کہا یا آدم
علیہ السلام دو ہزار برس ہوئے کہ ہم اس گھر کا طواف کرتے ہیں اور اس وقت اس کعبے کا نام بیت
المعمور تھا اور اندر باہر اس کے ظاہر تھا اور اس کے اوپر خیمہ زبرجد کا تھا اور طمان میں اس کی سونے کی

تھیں اور جو میخیں اس کی تھیں آج وہ ستون ہیں اور حرم شریف میں داخل ہیں اور جو شکار اس میں پناہ لیے مارنا اس کا حرام ہے اور آدم علیہ السلام میدان عرفات میں جبل رحمت پر آرام کے واسطے جب بیٹھے حوا علیہا السلام کو دیکھا کہ جدے کی طرف سے آتی ہیں انھوں نے اٹھ کر ان کو گودی میں اٹھالیا اور دونوں زار زار رونے لگے چنانچہ رونے سے ان کے آسمان کے فرشتے بھی روئے پس دونوں نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور خدا تعالیٰ نے حجاب کو ان کی آنکھوں سے اٹھالیا تب انھوں نے عرش کی طرف نظر کی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا فتلقى ادم من ربه کلمت فتاب علیہ ترجمہ پھر سیکھ لیں آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے کئی باتیں پھر متوجہ ہو اس پر اور برحق وہی ہے معاف کرنے والا مہربان اور ساق عرش پر یہ کلمہ لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ترجمہ تب آدم علیہ السلام نے کہا یارب برکت سے اس نام کی جو تیرے نام کے ساتھ ہے گناہ ہمارے بخش دے اور توبہ ہماری قبول کرنی الحال جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہا کہ حق تعالیٰ نے تجھ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تو بہشت میں اس نام کو شفیق لاتا تو ہرگز میں تجھ کو دنیا میں نہ بھیجتا اور خبر ہے کہ موسیٰ علیہ السلام مناجات میں یہ کہتے تھے یارب هل للجنۃ حیطان قال اللہ تعالیٰ للجنۃ حیطان فقال اللہ تعالیٰ للجنۃ حیطان فقال اللہ تعالیٰ للجنۃ حیطان فقال کیف دخل ابلیس و غر ادم قال اللہ تعالیٰ یا موسیٰ لاتسنل عن قضائی و قدری ترجمہ ایک روز حضرت موسیٰ علیہ السلام مناجات میں یہ کہتے تھے یارب بہشت میں دیوار ہے یا نہ حق تعالیٰ نے فرمایا دیوار ہے پھر کہا جنت کا دربان ہے فرمایا ہے تب موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ابلیس لعین کیونکر بہشت میں گیا اور آدم علیہ السلام کو فریب دیا فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام قضا و قدر سے میری تو مت پوچھ کہ مرضی میری یہی تھی اور باری تعالیٰ نے فرمایا فدلہما بغرور ترجمہ پھر کھینچ لیا ان کو فریب سے پس آدم علیہ السلام نے جب حج سے فراغ کی حکم آیا جبرائیل علیہ السلام آدم علیہ السلام کو وادی نعمان میں جو ایک میدان کا نام ہے لے جا کر اپنے پروں کو ان کی پشت پر مل دے جب جبرائیل علیہ السلام نے ملا تب ذریات بیٹھار ان کی پشت سے لکلی ایسا کہ تمام عالم ان کی اولاد سے بھر گیا پس آدم علیہ السلام بولے یہ سب کون ہیں جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سب تمہارے فرزند ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اتنی مخلوق کی گنجائش زمین پر کیونکر ہوگی اگرچہ جسم ہر ایک کا مورچہ سے بیشتر نہیں ہے اس پر زمین انھوں سے بھر گئی تب آواز آئی اے آدم علیہ السلام اس کی تدبیر میں نے آگے سے کر رکھی ہے آدم علیہ السلام نے کہا کہ یارب العالمین کیا تدبیر ہے حق تعالیٰ نے فرمایا بعض کو ان کے آباؤں کے اصحاب میں اور بعض کو امہات کے ارحام میں کسی کو

روئے زمین اور کسی کو زیر زمین رکھوں گا پھر آدم علیہ السلام نے کہا خداوند میرے فرزندوں کے کیے فرتے ہیں فرمایا کوئی مومن ہے کوئی کافر اور کوئی تو انگر ہے اور کوئی فقیر ہے کوئی خوشحال ہے کوئی غمناک ہے پھر کہا یہ سب مساوی ہوتے تو کیا خوب ہوتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم علیہ السلام میں اس سے خوش ہوں جو میرا شکر کرے اس لیے خوشحال کو غمناک اور تو انگر کو درویش اور مطیع کو عاصی نہ کیا تا کہ شکر کریں پس اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ذریات آدم علیہ السلام کی کھڑی ہوئیں صف باندھ کر مشرق سے مغرب تک تب اسی وقت کھڑی ہو گئیں سب کی سب جو لوگ کہ داہنی طرف آدم علیہ السلام کے کھڑے تھے سو سب کے سب مومن تھے ان کے آگے صف اول میں انبیاء سب پیچھے مصطفیٰ کے کھڑے تھے اور جو لوگ بائیں طرف ان کے کھڑے تھے وہ سب کافر اور صف اول میں ان کے جبار اور متکبر تھے اس کے بعد امر الہی ہوا الست بربکم ترجمہ یعنی آیا نہیں ہوں میں رب تمہارا قالو بلی ترجمہ بولے سب سچ ہے تو ہے پروردگار ہمارا اس کے بعد حق تعالیٰ نے کہا سجدہ کرو تم اپنے رب کو پس جو لوگ کہ داہنے طرف آدم علیہ السلام کے کھڑے تھے وہ سب کے سب سجدے میں گئے اور جو لوگ کہ بائیں طرف تھے ان سبوں نے سجدہ نہ کیا پھر دوسری دفعہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اسجدو یعنی سجدہ کرو تم اپنے رب کو جو لوگ بطرف راست تھے انہوں میں سے سجدہ کسی نے کیا اور کسی نے نہ کیا اور جو بطرف چپ تھے ان میں سے بھی بعض نے کیا اور بعض نے نہ کیا یہ حقیقت دیکھ کر حضرت آدم علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کی اے رب اس میں کچھ عجیب و غریب میں نے دیکھا اس سے تو مجھے آگاہ کر کہ جو لوگ داہنے طرف میرے کھڑے تھے پہلے حکم میں سب نے سجدہ کیا اور ثانی حکم میں ان میں سے بعض نے کیا اور بعض نے نہ کیا اور جو قوم کہ بائیں طرف ہے اول حکم میں سجدہ نہ کیا ثانی میں بعض نے نہ کیا اور بعض نے کیا اس میں کیا سہرا الہی تھا خدا آئی اے آدم علیہ السلام جس قوم نے کہ اول و آخر میں سجدہ کیا وہ مومن پیدا ہوں گے اور مومن مریں گے اور جنہوں نے اول و آخر میں سجدہ نہ کیا سو کافر پیدا ہوں گے اور کافر مریں گے اور جنہوں نے اول حکم میں سجدہ کیا اور ثانی میں نہ کیا وہ مومن پیدا ہوں گے اور کافر مریں گے نعوذ باللہ من ذالک ترجمہ اور جس نے ثانی حکم میں سجدہ کیا اول میں نہ کیا سو کافر پیدا ہوگا مومن مرے گا قال هو لا فی الجنة ولا ابالی وهو لا فی النار ولا ابالی ترجمہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم علیہ السلام جو لوگ تیرے داہنے طرف ہیں وہ سب بہشتی ہیں اس سے مجھے کچھ پرواہ نہیں اور جو کہ بائیں طرف کھڑے ہیں سو دوزخی ہیں مجھے کچھ باک نہیں اے آدم علیہ السلام نہ ان کی اطاعت سے مجھے کچھ فائدہ ہے اور نہ ان کی معصیت سے کچھ ضرر پس ایک فرشتے کو حکم کیا

کہ عہد نامہ یعنی عہد کا جو حکم فرمایا اس کے سوائے اور دین قبول نہیں انہوں نے اسے لکھ کر اپنے منہ میں رکھ دے اس نے انہوں نے سے لکھ کر اپنے منہ میں رکھا اللہ کے حکم سے وہ فرشتہ پتھر ہو گیا وہی فرشتہ خانہ کعبہ کے ذابنے رکن میں رکھا گیا اب اس کو حجر الاسود کہتے ہیں اور حاجی اس کو سب بوسہ دیتے ہیں پھر روز قیامت میں وہی سنگ فرشتہ ہوگا جس صورت پر تھا اور ہر ہر کا عہد نامہ کھولا جائے گا جو شخص اپنے عہد نامے پر قائم ہوگا اس کو جنت ملے گی اور جو برخلاف ہے وہ دوزخی ہوگا اور حق تعالیٰ نے پیغمبروں کے ساتھ روز میثاق میں کہا قولہ تعالیٰ واذ اخذ اللہ ميثاق النبين لما اتيتكم من كتب و حکمت ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتصرنہ قال اقررتہم واخذتہم علی ذالکم اضری قالو اقررنا قال فاشهدو و انا معکم من شہدین ترجمہ اور جب اللہ تعالیٰ نے قرار نبیوں سے لیا کہ جو کچھ میں نے تم کو دی ہے کتاب اور حکمت پھر آئے تم پاس کوئی رسول کہ سچ بتائے تمہارے پاس آنے والے کو تو اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے حق تعالیٰ نے فرمایا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا ذمہ لیا سب بولے ہم نے اقرار کیا فرمایا تم شاہد رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ ہوں پھر جو کوئی بھی جائے اس کے بعد تو وہی لوگ ہیں بے حکم اور فرمایا تم سب گواہ رہو رسالت پر ایک دوسرے کی میں بھی گواہ ہوں تمہارا پھر فرمایا اے آدم علیہ السلام تم شیث علیہ السلام پر گواہ رہو اے شیث علیہ السلام تم اور لیس علیہ السلام پر گواہ رہو اے اور لیس علیہ السلام تم نوح علیہ السلام پر اے نوح علیہ السلام تم ابراہیم علیہ السلام پر اے ابراہیم علیہ السلام تم اسماعیل علیہ السلام پر اے اسماعیل علیہ السلام تم اسحاق علیہ السلام پر گواہ رہو اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام تک اور فرمایا اے پیغمبرو تم سب رسالت پر پیغمبر آخر الزماں ﷺ کی گواہ رہو اور اپنی قوم کو وصیت کی جو کہ ان کی رسالت پر ایمان لائیں اور نصرت دیں اللہ تعالیٰ نے قرار لیا نبیوں کا یعنی نبیوں کے مقدمہ میں بنی اسرائیل سے قرار لیا فائدہ یہود مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تمہارا نبی ہم کو کہتا ہے کہ بندگی کرو اپنے رب کی ہم تو آگے سے ہی بندگی کرتے ہیں اس کی گروہ چاہتا ہے کہ میری بندگی کرو سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نبی کرے اور وہ لوگوں کو کفر سے نکال کر مسلمانی میں لادے پھر کیونکر ان کو یہ بات سکھائے مگر تم کو یہ کہتا ہے کہ تم میں جو آگے دینداری تھی جیسا کہ کتاب کا پڑھنا اور سکھانا وہ نہیں ہے اب میری صحبت سے پھر وہی کمال حاصل کرو۔

حضرت آدم کی توبہ کی قبولیت

توبہ آدم علیہ السلام بہ شفاعت محمد مصطفیٰ ﷺ کے قبول ہوئی الہام ہوا اے آدم علیہ السلام تم اور جوڑو تمہاری سرانندیب میں جا رہو تو فرزند تمہارے پیدا ہوں آدم علیہ السلام برضائے الہی ہندوستان میں آئے بودو باش اختیار کی ایک روز جبرائیل علیہ السلام سات پارے لوہے کے لے کر ان کے پاس آئے تاکہ ان کو آہنگری سکھلا دیں حاجت آگ کی ہوئی آواز آئی اے جبرائیل علیہ السلام آگ مالک دوزخ سے مانگ لے جب انہوں نے آگ لا کر آدم علیہ السلام کو دی گرمی اور طیش سے ہاتھ ان کا جلا آدم علیہ السلام نے زمین پر ڈال دی وہ آگ سات طبق زمین کو چھید کر پھر دوزخ میں جا رہی اور خبر ہے کہ اسی طرح سات دفعہ دوزخ سے آگ لائی پھر دوزخ میں جا داخل ہوئی آواز آئی اے جبرائیل علیہ السلام سات دریائے رحمت سے دھو کر اسے لاتب ٹھہرے گی اور کعب الاحبار نے لکھا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام آگ لانے میں عاجز رہے تب حق تعالیٰ کا ارشاد ہوا آدم علیہ السلام کو انہوں نے پتھر سے چھماق جھاڑ کر آگ نکال لی اور جبرائیل علیہ السلام نے ان کو آہنگری سکھلائی اور آلات کھیتی کرنے کے درست کیے جبرائیل علیہ السلام نے ایک جوڑا بہشت سے بیل کا لادیا اور بعض نے کہا ہے دو گائے عین البقر سے لادیں اور ایک مشتمل گندم بہشت سے لادیا اور کہا تو اپنے ہاتھ سے زراعت کر کے اس سے اپنی غذا حاصل کر تب آدم علیہ السلام نے وہ دانہ زمین پر چھینٹ دیا اور بیل جو تاجب بیل کچ چلنے لگا تب حضرت نے اس پر ایک لکڑی ماری بیل نے کہا اے آدم علیہ السلام مجھ کو تو کیوں مارتا ہے اگر تجھے عقل ہوتی تو اس دنیا میں تو نہ پھنستا آدم علیہ السلام اس بات کو سن کر غصہ میں آئیل کو چھوڑ دیا اور وہ چلے پھر جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہا کہ تو کہاں جاتا ہے آدم نے کہا کہ بیل نے مجھے سرزنش کی جبرائیل نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا وہ رنج میں گرفتار رہے گا اب تم کو رنج و عذاب برداشت کرنی ہے تب ہی نعمت کھاؤ گا پھر آدم علیہ السلام نے دوسری دفعہ بیل جو تاجب شروع کیا پھر بیل کچی کرنے لگا پالان گردان کہ ہندی میں اس کو جو ابھی کہتے ہیں وہ نیچے کر لیا اور کھڑا ہو رہا پھر حضرت نے اس کو لکڑی ماری تب بیل نے رو بسوی آسمان کیا اور رو یا پس آدم علیہ السلام نے

اس کو دق ہو کر چھوڑ دیا اور چلے گئے پھر جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا تو کہاں جاتا ہے دے بوے کہ نبل نے آرزو ہو کر خدا کی درگاہ میں تضرع کیا جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے تم کو سلام کہا اور فرمایا ہے کہ تو نے بھی بہشت میں ایسا ہی کیا تھا اب اس وقت تم پر اذیت ہوگئی اگر تم نبل پر سختی کرو گے پھر درست نہ ہوگا تو جلد جا اپنے کام میں مصروف رہ میں بیلوں کی زبان پر مہر کر دوں گا تا کہ وہ بات نہ کر سکیں تب اچھی طرح سے ان سے کام لو پھر آدم علیہ السلام کھیتی کرنے میں مشغول ہوئے زمین پر گیہوں چھیننا وہ بار لایا اور پختہ ہوا تب کاٹ لیا یہ سب سات گھڑی میں تیار ہو گیا زمین نے کہا اے آدم علیہ السلام مجھے معاف رکھو کہ میں ضعیف ہوں وگرنہ اس سے بھی جلد گیہوں تم کو دیتی آدم علیہ السلام نے جب گیہوں کو مل کے صاف کر کے کھنا چاہا تب جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اول گیہوں کو پیس پاس کر پانی کے ساتھ خمیر کر کیا آگ میں سینک تب کھا حوا علیہا السلام نے ان سے تعلیم پا کر اپنے ہاتھ سے پیس پاس کر پانی کے ساتھ خمیر کر کے روٹی پکا کے آدم علیہ السلام کے سامنے لا رکھیں آدم علیہ السلام نے چاہا کہ کھاویں جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا ذرا تامل کر آفتاب غروب ہونے دے کہ تو روزہ دار ہے جب شام ہوئی آدم علیہ السلام و حوا علیہا السلام دونوں نے ساتھ مل کر روٹی کھائی پھر دوسرے روز جب اشتہا کھانے کی ہوئی آدم علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک خال سیاہ سینے پر ان کے نظر آیا اور جلدی بڑھ گیا یہاں تک کہ ہفت اندام ان کے سیاہ رنگ ہو گئے اور وہ ڈرے اور معلوم کیا شاید کہ یہ مجھ پر دوسری ذلت آگئی جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا اے آدم علیہ السلام روزہ رکھ آج کچھ مت کھا کہ تیرے بدن کی سیاہی مٹ جاوے آدم علیہ السلام نے دن کھانا نہ کھایا روزہ رکھا تو کچھ بدن ان کا سفیدی پر آیا پھر دوسرے دن جبرائیل تشریف لائے ان کو بولے اور بھی دو روز تم روزہ رکھو تو اللہ تعالیٰ تم کو شفاء کامل بخشے اور ان روزوں کا نام ایام بیض ہے کہ تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ ہر مہینے کی حضرت آدم علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے فرض کیا تھا اور اس زمانے سے لے کر حضرت موسیٰ کے زمانے تک اس پر عمل تھا پس جب حضرت آدم علیہ السلام نے ہندوستان میں آ کر مسکن کیا حوا علیہا السلام حاملہ ہوئیں اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنہیں بیٹے کا نام ہابیل اور بیٹی کا نام عازہ رکھا مگر یہ خوبصورت نہ تھی مردی ہے کہ حوا علیہا السلام ایک سو بیس بار جنی تھیں ہر دفعہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنہیں اور دوسری روایت ہے کہ ایک سو اسی بار جنی تھیں اور روایت کی گئی ہے کہ قابیل ماں کے بطن میں بہشت میں تھے پیدائش ان کی دنیا میں ہوئی اس واسطے کہ بہشت جائے پاک ہے نہ جائے آلودگی خون کی جب ہابیل و قابیل دونوں بڑے ہوئے تب جبرائیل تشریف لائے اور آدم علیہ

السلام سے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے تم پر سلام بھیجا ہے اور کہا ہے کہ دونوں بھائی کو دونوں بہن کے ساتھ یعنی قاتیل کی بہن کو ہاتیل کے ساتھ اور ہاتیل کی بہن کو قاتیل کے ساتھ شادی کر دو تب انھوں نے حال شادی کا اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کے کہہ دیا اس بات کو سن کر قاتیل نے انکار کیا اور کہا کہ میری بہن اقلیما صاحب جمال ہے میں اس کو نہیں دوں گا آدم علیہ السلام نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو مان لے ان سے کہا کہ نہیں مگر تم ہاتیل کو دوست رکھتے ہو بسبب دوستی کے تم کہتے ہو پہلے جس نے عدول حکمی اپنے ماں باپ کی کی سو قاتیل تھا آخرش آدم علیہ السلام نے بموجب حکم خدا کے قاتیل کی بہن کی شادی ہاتیل کے ساتھ اور ہاتیل کی بہن کی شادی قاتیل کے کردی اس کے بعد قاتیل نے حسد سے ہاتیل کو کہا کہ تو میری بہن اقلیما کو طلاق دے تو میں اپنی خدمت میں رکھوں ہاتیل نے کہا کہ یہ میری جو رو ہے میرے باپ نے اس کے ساتھ شادی کر دی ہے میں ہرگز اپنے والد کا حکم رد نہ کروں گا اور خدا کا حکم بجا لاؤں گا آدم علیہ السلام نے جب یہ ماجرا سنا واسطے تشفی خاطر دونوں بیٹوں کے یہ انصاف کر کے فرمایا کہ دونوں بھائی کوہ منا پر دو قبر بنیاں کر کے رکھ دو جس کی قربانی خدا کی درگاہ میں مقبول ہوگی اس کی جو رو بی بی اقلیما ہوگی پس دونوں بیٹوں نے حسب حکم باپ کے کئی بکریاں لاغرض کر کے کوہ منا پر رکھ دیں بمصداق اس آیت کے

وَاتَّبِعْ عَلَيْهِمْ نَبَا ابْنِي آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتَقَبَّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ

ترجمہ اور سنا ان کو تحقیق احوال آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز پھر قبول ہوئی ایک سے اور نہ قبول ہوئی دوسرے سے غرض دونوں بھائیوں نے قربانی کوہ منا پر رکھ کر دعا مانگی کہ یا الہی قربانی ہماری قبول کر وہیں آتش بے دود مثال سمرغ کے آ کر قربانی ہاتیل کی جلائی اور قربانی قاتیل کی قبول نہ ہوئی تب قاتیل ہاتیل سے بولا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے

قَالَ لَا اقْتُلَنَّكَ تَرْجَمَهُ قَاتِيلٌ

ترجمہ قاتیل نے ہاتیل کو کہا کہ میں تجھ کو مار ڈالوں گا کہ قربانی تیری قبول ہوئی ہاتیل نے کہا انما يتقبل الله من المتقين ترجمہ ہاتیل بولا کہ اللہ تعالیٰ قربانی قبول کرتا ہے پر ہیزگاروں کی اگر تو ہاتھ چلاوے گا مجھ پر مارنے کو میں ہاتھ نہ چلاؤں گا تجھ پر مارنے کو میں ڈرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے جو صاحب ہے سارے جہاں کا اب وہ کوہ منا حاجیوں کا محل مناجات ہے قربانی اب تک اسی جگہ میں ہوتی ہے آدم علیہ السلام کے زمانے میں منا پہاڑ پر آتش حاکم تھی جو چیز کے انصاف کے واسطے اس پر رکھ دیتے غیب سے آگ آگے اسے جلا دیتی تو خدا کی درگاہ میں وہ مقبول ہوتی اور نوح علیہ السلام کے ایام میں حاکم کشتی تھی اس میں جھوٹ سچ معلوم ہوتا تھا جو شخص ہاتھ اس پر رکھ دیتا تھا صمیم سے اگر کشتی ساکن رہتی تو وہ شخص سچا ہوتا اور اگر بلیتی تو دروغ گو ہوتا اور

حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں حاکم صاع تھا جو اس کے اوپر ہاتھ رکھتا اگر آواز نکلتی تو وہ جھوٹا ٹھہرتا اگر آواز نہ نکلتی تو وہ شخص سچا ہوتا اور حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت حاکم زنجیر تھی آسمان سے نکلتی ہوتی جو تختہ صمیں سے اس پر ہاتھ ڈالتا وہ زنجیر اس کے ہاتھ میں آجاتی تو وہ راست گو ہوتا اور اگر نہ آتی تو جھوٹا ٹھہرتا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد میں حاکم سوراخ..... کا تھا مخالفین پر حکم ہوتا کہ پاؤں اس میں ڈالو اگر پاؤں اس میں نہ اٹکتا تو وہ شخص سچا ہوتا اگر پھنس جاتا تو وہ دروغ گو ٹھہرتا اور حضرت زکریا علیہ السلام کے زمانے میں قلم اسپنی تھا خصم کو حکم ہوتا کہ نام اپنا لکھ کر پانی میں ڈال دو اگر وہ پانی پر تیرتا تو وہ آدمی سچا ہوتا اگر ڈوب جاتا تو وہ جھوٹا ٹھہرتا اور جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا وقت پہنچا تب حق تعالیٰ نے وہ سب احکام گذشتہ کو منسوخ کر کے گواہوں پر رکھا اور آنحضرت ﷺ کو فرمایا اے محمد ﷺ جھوٹے اور سچے کو میں خوب جانتا ہوں جو سچا ہوگا اس کو جزائے نیک ملے گی اور اگر کاذب ہوگا تو اس کو جزا بد ملے گی بمصدق اس آیت کے جزاء بما کانوا یعملون ترجمہ یہ بدلا ہے پورا جو عمل کرتے تھے دنیا میں پس حاصل کلام قابل و ہائیل دونوں بھائی کوہ منار پر قربانی دے کر باپ کے پاس آئے آدم علیہ السلام نے فرمایا اے قابل تیری بہن اقلیما اب ہائیل پر حلال ہوئی تجھ پر حرام قابل اس بات کو سن کر اس کو مار ڈالنے کی تدبیر میں رہا اور وقت فرصت کو نگاہ رکھتا تھا کیونکہ اس کو دفع کرے اور اس زمانے میں کسی نے کسی کی خوزیزی نہیں کی تھی مگر قابل نے ہائیل کو ناحق مارا تھا ایک روز قابل نے ہائیل کو کہا کہ میں تجھ کو مار ڈالوں گا اس واسطے کہ تیرے فرزند سب کہیں گے کہ قربانی ہمارے باپ کی قبول ہوئی تمہارے باپ کی نہیں ہائیل نے کہا اے بھائی اس میں میری کیا تقصیر ہے خدا عادل ہے اچھا اگر تو مجھے مارے گا میں تجھ کو نہیں ماروں گا حق برادری کا بجالاؤں گا مگر تو روز حشر میں عند اللہ ماخوذ اور مستوجب دوزخ ہوگا اور میں خلاصی پاؤں گا وہ اس بات کو سنتے ہی اور بھی اس کا دشمن جانی ہوا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام حج کو گئے قضائے الہی سے ایک روز قابل نے ہائیل کے بکری خانہ کے پاس کہ منگل کا دن تھا جا کر دیکھا کہ ہائیل اس میں سوتا ہے اس میں مترد ہوا کہ اس کو کس طرح سے مار ڈالوں قضائے الہی سے گریز نہ تھا اس میں شیطان ملعون نے بصورت ایک شخص کے ایک سانپ ہاتھ میں لپکھ سامنے قابل کے آکر ایک پتھر زمین سے اٹھا کر سانپ پر مارا سانپ مر گیا اور وہ وہاں سے غائب ہوا تب قابل نے اپنی پس لعین سے تعلیم پا کر ایک پتھر زمین سے اٹھا کر ہائیل کے سر پر مارا ہائیل مر گیا اور وہ مردود خدا کی درگاہ میں حاصی و کافر ہوا بعد گدھا اس پر آکرے قابل مترد ہوا کہ اس کو کیا کیا چاہیے آخر اس لاش کو کاندھے پر بٹلے

کر گرد عالم کے پھرنے لگا جس زمین میں لہو اس کا گرا وہ زمین شور ہو گئی پس خدائے تعالیٰ کو منظور نہ
 تھا کہ اپنے دوست کو نصیحت کرے تب کوئے کو بھیجا جیسا کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا فَبُعْثِ اللّٰه
 غُرَابًا يَنْجِثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سِوَاةَ اٰخِيهِ ترجمہ پھر بھیجا اللہ نے ایک کو
 کریدتا زمین کو کہ اس کو دکھاوے کہ کس طرح چھپاتا ہے عیب اپنے بھائی کا خلاصہ یہ ہے کہ دو کوئے
 حق تعالیٰ نے بھیجے وہ دونوں آپس میں لڑے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا بعد ازاں اپنے چنگل اور منقار
 سے زمین کو کھود کر قبر کے مثال بنا کر اس میں اس کوئے کو گاڑ کر چلا گیا پس قاتیل نے کہا قولہ تعالیٰ
 قَالَ يَا وَيْلَتَى اَعَجَزْتُ عَنْ اَكُونُ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِي سِوَاةَ اٰخِي فَاَصْبَحُ مِنَ
 النَّاٰدِمِيْنَ ترجمہ قاتیل بولا اے خرابی مجھ سے اتنا نہ ہو سکا کہ ہوں برابر اس کوئے کے کہ میں
 چھپاؤں عیب اپنے بھائی کا پھر لگا پچھتا نے سورہ مائدہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس سے پہلے کوئی
 انسان مرانہ تھا کہ جس سے معلوم ہوتا کہ مردے کے بدن کو کیا کرنا چاہیے قاتیل ہاتیل کو مار کر ڈرا
 کہ اس کا بدن پڑا رہے گا تو لوگ دیکھ کر مجھ کو پکڑیں گے تب اس کو مانند پستارے کے باندھ کر کئی
 روز لیے پھرا آخر اللہ تعالیٰ نے ایک کو بھیجا اس نے اس کو دکھا کر زمین کریدی اس سے سمجھا کہ اس
 کے بدن کو دفن کرنا چاہیے اور دوسری نقل یوں ہے کہ ایک کوئے نے زمین کرید کر دوسرے کوئے
 مردے کو دفن کیا اس نے دفن کرنے کا طور دیکھا اور بھائی کی خیر خواہی دوسرے کے حق میں بھی
 دیکھی تب وہ اپنی حمالی سے پشیمان ہوا اس نے کوئے کا حال دیکھ کر گور کھودی اور ہاتیل کو دفن کیا
 بعد ازاں قصد وطن کا کیا اسی وقت جناب باری تعالیٰ سے آواز آئی اے زمین قاتیل کو داب لے تب حکم
 الہی سے زمین نے اس کو زانو تک دبا لیا جب قاتیل نے رو بسوئے آسمان کیا اور کہا خدایا ابلیس بھی
 تیری درگاہ میں مردود ہے اس کو بھی زمین داب لیتی آواز آئی اے ملعون ابلیس نے اپنے بھائی کی
 خوزیری نہ کی تھی وہ پھر بولا خدایا میرا باپ بھی گندم کھا کے عاصی ہا تھا اس کو بھی زمین میں گاڑ
 دیتے پھر جناب باری سے اس پر عتاب ہوا اے مردود تیرے باپ نے قطع صلہ رحم کب کیا تھا جیسا
 تو نے کیا پھر قاتیل کو سینے تک زمین نے دبا لیا جب اس نے کہا یا رب قسم ہے تیری کہ میں نے اپنے
 باپ سے سنا کہ میری توبہ اس کلمہ کی برکت سے قبول ہوئی جو میں نے عرش پر لکھا دیکھا تھا لا الہ الا
 اللہ محمد رسول اللہ اس کلمہ کی برکت سے گناہ میرا بخش دے پھر ندا آئی اے زمین اس کو چھوڑ دے
 تب اس نے چھوڑ دیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو سوار کی صورت میں قاتیل کے پاس
 بھیجا اس نے اس کو نیزے سے مارا پھر اللہ جل و علا نے اس کو زندہ کیا پھر مارا پھر زندہ کیا اسی طرح
 سے حال اس کا قیامت تک رہے گا جب مکے سے آدم علیہ السلام تشریف لائے ہاتیل کو بہت تلاش

کیا نہ پایا بعدہ لوگوں سے پوچھنے لگے کسی نے جواب دیا کہ چند روز سے معلوم نہیں کہاں گیا آخر آدم علیہ السلام نے ان کے لیے کھانا پینا سونا سب ترک کیا اور شب و روز ان کے فکر و غم میں رہتے ایک روز صبح کو خواب میں دیکھا کہ ہائیل الغیاث الغیاث اے پدر پکارتا ہے آدم علیہ السلام نیند سے چونک اٹھے اور زار زار رونے لگے اسی وقت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے کہ ہائیل کو قاتیل نے مار ڈالا اور فلاں زمین میں گاڑ دیا ہے یہ سنتے ہی آدم حوا علیہما السلام بہت سا روئے اور جبرائیل علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم اس کی قبر دیکھا چاہتے ہیں قاتیل سے ہم بہت بیزار ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ تم مت گریہ کرو خدائے تعالیٰ بھی اس سے بیزار ہے تب جبرائیل ان کو اس کی قبر پر لے گئے آدم علیہ السلام نے دیکھا اور بولے اگر قاتیل ہائیل کو مارتا تو خون اس کا یہاں گرتا جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ لہو اس کا زمین نے کھینچ لیا ہے آدم علیہ السلام نے کہا لعنت خدا کی ہے اس زمین پر کہ کون میرے فرزند کا پی گئی تب زمین نے کون اس کا اگل دیا جب دیکھ کر آدم حوا علیہما السلام نے قبر اس کی کھود کر اسے نکالا دیکھا تو مغز اس کا نکل پڑا ہے اور خون سے تر ہوا اور آلودہ ہو رہا ہے یہ حال دیکھ کر اور بھی دونوں بہت سارے اور ان کے رونے سے آسمان کے فرشتے بھی سب روئے آخر آدم علیہ السلام ہائیل کی لاش کو تابوت میں کر کے اپنے مکان پر لائے اور روایت کی ہے ابن عباس نے کہ آدم علیہ السلام نے چالیس روز تک اس تابوت کو گرد عالم کے پھرایا جس موضع میں وہ جاتے وہ موضع یہ ظلم دیکھ کر ماتم کرتا اور وحوش و طیور اور پرندے بھی اس حال پر گریہ کرتے اور کہتے کہ بھاگا چاہیے آدمی ذات سے کہ وہ بیوفا ظالم اپنے بھائی کو مار ڈالتے ہیں اس کے بعد آدم علیہ السلام نے ہائیل کو اپنے مکان پر لا کر دفن کیا اور اس وقت ان کے فرزند کل ایک سو بیس تھے اور اس وقت بغیر ہائیل کے کوئی نہیں مواتھا سب بیٹوں نے اپنے پاس آ کر عرض کی ہم کچھ روپے پیسے چاہتے ہیں کہ اس سے کماویں اور سوداگری کر کے کھاویں تب جبرائیل علیہ السلام نے ایک مٹھی سونا اور ایک مٹھی چاندی لادی آدم علیہ السلام نے فرمایا اس قدر چاندی سونے سے ہمارے فرزندوں کا کیا ہوگا کہ وہ اس سے تجارت کر کے کھاویں پس غیب سے آواز آئی کہ سوچنے چاندی کو پہاڑوں میں ڈال دے تاکہ وہ وہاں سے تھوڑا تھوڑا نکال کر بقدر حال اپنے تجارت کر کے کھاویں تو وہ قیامت تک کم نہ ہوگا پس بعد ہزار سال کے آدم علیہ السلام بیمار ہوئے اور کھانے کے لیے اقسام میوؤں کی بیٹوں پر فرمائش کی سب بیٹے میوے کے لیے گئے مگر شیث علیہ السلام بیمار داری میں باپ کی حاضر رہے جب ان کے آنے میں تاخیر ہوئی شیث علیہ السلام کو آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ تو اس پہاڑ میں جا کر دعا مانگ تو حق تعالیٰ

دعا کی برکت سے میرے لیے میوے بھیجے گا شیث علیہ السلام نے کہا آپ میرے والد بزرگ ہیں حضور کے دعائے ننگے سے حق تعالیٰ اپنے رحم سے بیشک بھیجے گا اور آپ کی دعا اللہ کی درگاہ میں مقبول ہے آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں خدا کی درگاہ میں شرمندہ ہوں۔ باعث گندم کے اور تم پاک بیباک ہو تب انہوں نے حسب الحکم باپ کے وہاں جا کر دعائے نگی دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام معہ ایک طبق زربین طرح طرح کے میوے جیسا کہ یہی دانار و سیب و نارنج و ترنج و لیمون و رطب و انگورو انجیر و خر بوزہ وغیرہ اس میں رکھ کر اور دوسرا طبق زربین کا اس پر ڈھانک کر ایک حور کے سر پر رکھ کر لائے حور اپنے چہرے سے نقاب کھول کر سامنے آ حاضر ہوئی آدم علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ حور کس لیے ہے جبرائیل نے کہا کہ حق تعالیٰ نے اس حور کو بہشت سے شیث علیہ السلام کی زوجیت کو بھیجا ہے کیونکہ سب فرزند تمہارے سوائے اس کے جنت پیدا ہوئے ہیں بعض نے روایت کی ہے کہ وہ حور بہشت میں چلی گئی ان کے لیے قیامت تک بہشت میں رہے گی اور مصنف اس کتاب کا لکھتا ہے کہ آدم علیہ السلام نے اس حور کی شادی شیث علیہ السلام سے کر دی اور اس حور کی عربی زبان تھی جو فرزند اس سے پیدا ہوتا وہ عربی بولتا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کی نسل سے ہیں پس آدم علیہ السلام نے اس میوے سے کچھ آپ کھایا کچھ بیٹوں کو دیا جس نے اس میوے کو کھایا فاضل تر اور دانا و پینا ہوا تب آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ اب قریب ہے کہ میں دنیا سے کوچ کروں شیث علیہ السلام قائم مقام میرا رہے گا تم تا بعد اری اس کی کچھو اور اس پر ایمان لاؤ جب انہوں نے حضور میں اقرار کیا اس کے بعد حضرت نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی بیٹے سب باپ کی مفارقت میں بہت روئے نماز جنازے کی پڑھ کر دفن کیا دو سال باپ کی قبر پر حاضر رہے بعدہ متفرق ہو کر اپنے اپنے گھر گئے۔

حضرت شیث علیہ السلام

حضرت شیث علیہ السلام سب بھائیوں سے بڑے اور فضیلت میں زیادہ تھے دس بھائیوں کے امور دنیا میں شریک رہتے لیکن کچھ کام نہ کرتے جب موسم کا وقت ہوتا بھائی حصہ ان کے گھر میں پہنچا دیتے اور اناج اور غلہ بھائیوں کا تمام ہوتا تب سب بھائی ان سے قرض وام لے کر اپنے صرف میں لاتے ایک سال بھائیوں نے ان سے یہ صلاح کی کہ اس سال کا غلہ ان کو ہم نہ دیں گے اور ہم ان کا قرض ان کو پھر دیں گے کیونکہ کسی کام میں ہمارے ساتھ وہ شریک نہیں ہوتے بیٹھے بیٹھے حصہ ہم سے مفت لیتے ہیں اسی سال حق تعالیٰ نے ان کو پیغمبری اور کتاب عنایت کی تاکہ وہ اپنی قوم کو شریعت سکھا دیں اور دین و ایمان کی راہ بتا دیں اس کے بعد سب بھائی ان سے راضی اور مطیع ہوئے اور ان پر ایمان لائے اور ہر سال ان کو قسمت عشر دیتے اس سے عیال و اطفال کا اپنی نفقہ کرتے چند روز کے بعد ایک بیٹا پیدا ہوا نام اس کا نوش تھا جب وہ بالغ ہوا شیث علیہ السلام نے اپنے دین پاک پر رہ کر اس دنیا سے انتقال فرمایا اس کے بعد نوش نے بھی باپ کے دین پاک پر ایک مدت رہ کر رحلت فرمائی اور خلیفہ ان کا ایک بیٹا نام اس کا قینان تھا وہ بھی باپ کے دین پاک پر چندے ثابت رہ کر ہزاروں خلق اللہ کو اپنے دین میں بلایا اور راہ ہدایت کی بتائی اس کے بعد وفات پائی ان کے پیچھے ایک بیٹا مہلا نیل علیہ السلام نام قائم مقام ان کا رہا وہ ایسے خوبصورت تھے کہ تمام جہان میں برابر ان کے کوئی نہ تھا مغرب اور مشرق سے خلائق انھیں دیکھنے آتی اور ہدیہ لاتی یہاں تک کہ ان کے خاندان میں حشمت و عظمت اور وقار و عزت ایسی پیدا ہوئی کہ ان کے برابر سارے عالم میں کوئی دوسرا نہ تھا اور ان سے فرزند بہت پیدا ہوئے آخر وہ اپنے دین پاک پر گزر گئے اور ان کا ایک بیٹا ایزد نام سب سے بزرگ تھا بعض نے کہا کہ نام ان کا اوس تھا مہلا نیل علیہ السلام نے جب دنیا سے رحلت فرمائی خلائق اطراف سے ان کی زیارت کو آتی اور تحفہ تحائف بہت سے لاتی جب ان کی ملاقات نہ ہوتی تو مایوس ہو کر چلی جاتی ایک روز ابلیس لعین نے بصورت ایک شخص کے نزدیک فرزند ان مہلا نیل علیہ السلام کے آ کر کہا کہ زامیران مہلا نیل علیہ السلام تم لوگوں سے بیزار ہیں کیونکہ خلائق تحفہ تحائف لے کر بہت دود سے تمہارے والد مرحوم کے

دیدار کو آتی ہے اور اسے نہ پا کر محروم ہو جاتی ہے تب سمجھوں نے کہا کہ کیا کرنا چاہیے شیطان نے کہا ایک صورت اپنے والد کی شکل سے مشابہ بنانا چاہیے تو خلاق اس صورت کی زیارت کرے اور پوجے اور محروم نہ جائے تو اس کے باعث تمہاری عزت و حرمت بڑھ جائے اگر نہ کرو گے تو سارے عالم میں تم لوگ حقیر اور ناچیز ہو گے ابلیس نے جب یہ باتیں جتائیں تب سمجھوں نے رضا دی ابلیس لعین نے حضرت مہلا نیل کی صورت بنا کر ایک برقعہ اس کے چہرے پر ڈالا تمام خلق اللہ اطراف عالم سے آ کر اس صورت بیجان کی زیارت کر کے چلی جاتی ایک دو قرن یوں ہی گزرے علم و عالم ان لوگوں میں سے مفقود ہوئے اور سب گمراہ ہو گئے۔ شیطان مردود نے ان لوگوں کو بت پرستی میں ڈالا اس کے بعد دوسری ایک قوم بزرگ کو جا کر مغالہ اور فریب دے کر کہا کہ تمہارے باپ دادا نے صورت مہلا نیل علیہ السلام کو پوجا تمہیں بھی لازم ہے کہ اس صورت کی پرستش کرو تا روح مہلا نیل علیہ السلام کی تم سے خوش رہی اور تم کو دولت زیادہ حاصل ہوئے پس وہ لوگ بھی اس صورت کو پوجنے لگے رفتہ رفتہ تمام عالم میں بت پرستی پھیل گئی بعد اس قوم میں ایک لڑکا پیدا ہوا اس کا نام اختوخ تھا جسے ادریس علیہ السلام پیغمبر کہتے ہیں۔

حضرت ادریس علیہ السلام

وجہ نام ادریس کی یہ ہے کہ پڑھانے کی کثرت کے سبب سے ان کا لقب ادریس علیہ السلام ہوا علم نجوم ان کے معجزات سے ہے وہ زمین پر عبادت کرتے ان کو فرشتے سب آسمان پر لے جاتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واذ کرفی الکتب ادریس اللہ کان صدیقاً نبیا ترجمہ اور مذکور کتاب میں ادریس علیہ السلام کا کہ وہ تھا سچا نبی ہر روز پیر بن سیتے تھے ہر دم سینے میں تسبیح پڑھتے تھے اور وہ اجرت سلائی کی کسی سے نہ لیتے تھے ایک روز کا ذکر ہے کہ وہ اپنے کام سے فراغت کر کے بیٹھے تھے اس میں ملک الموت بہ آرزوئی تمام امر الہی سے آدمی کی صورت بن کر مہمان کے طور پر رات کو ادریس علیہ السلام کے دروازے پر آ پہنچے آنحضرت صائم الدہر تھے جب شام ہوئی افطار کے وقت پر کھانا آپ کا بہشت سے آتا جس قدر چاہتے کھا لیتے باقی کھانا بہشت میں پھر جاتا اور اس دن کا کھانا جب بہشت سے آیا حضرت اس مسافر کو دیا مسافر نے کچھ نہ کھایا قدم پر قدم رکھ کر عبادت کرتا رہا حضرت ادریس علیہ السلام ان کا حال دیکھ کر متعجب ہو رہے کہ یہ کون شخص ہے جب روز روشن ہوا حضرت نے ان کو کہا کہ اے مسافر تو میرے ساتھ چل کر خدا کی قدرت صحرا میں جا کر دیکھوں اور تیرے سبب سے میں شادی حاصل کروں تب دونوں بزرگ گھر سے میدان کی طرف نکلے جاتے جاتے ایک گیہوں کے کھیت میں جا پہنچے حضرت ملک الموت نے کہا کہ چلو اس کھیت سے چند خوشے گیہوں کے لے کر ہم تم مل کر کھالیں ادریس علیہ السلام نے فرمایا کہ عجب ہے کہ تو نے شب گذشتہ کو کھانا حلال نہ کھایا اب حرام کھانا چاہتا ہے پھر وہاں سے دونوں بزرگ دوسرے ایک باغ میں جا پہنچے اور وہاں بھی انکو رو دیکھ کر حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کھانے کا قصد کیا حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا کہ تصرف ملک غیر میں حرام ہے پھر جاتے جاتے ایک بکری دیکھ کر حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کھانے کا ارادہ کیا پھر ادریس علیہ السلام نے ان سے کہا کہ بیگانی بکری کو ذبح کر کے کھانا ممنوع ہے پس اسی طرح تین روز تک دونوں باہم تھے جبکہ ادریس علیہ السلام نے معلوم کیا کہ یہ شخص بنی آدم سے نہیں ہے تب حضرت

نے فرمایا واسطے خدا کے تو ظاہر کر کہ تو کون شخص ہے اس نے کہا کہ میں عزرائیل علیہ السلام ہوں تب ادریس علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بھائی سب مخلوقات کی جان تم ہی قبض کرتے ہو اس نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا شاید کہ میری جان قبض کرنے کے لیے آئے ہو اس نے کہا کہ نہیں میں تمہارے ساتھ خوش طبعی کرنے آیا ہوں۔ اس نے کہا کہ آج تین دن سے تو میرے ساتھ ہے اس عرصہ میں بھی تو نے کسی کی جان قبض کی ہے وہ بولا قال کلہا بین یدی کا لعا بیدیک خبیر ترجمہ ملک الموت نے کہا کل جان قبض کرنا ہاتھ ہمارے ایسا ہے جیسا کہ دو ہاتھ کے نیچے تمہاری روٹی دھری ہے جس کی اجل آتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں جان ہاتھ بڑھا کر اس کی قبض کر لیتا ہوں اور بولا اے ادریس علیہ السلام میں چاہتا ہوں کہ تیرے ساتھ رشتہ برادری کا پیدا کروں ادریس علیہ السلام نے کہا کہ میں تیرے ساتھ رشتہ برادری کا تب کروں کہ تلخی جان کندنی کی ایک بارگی تو مجھ کو چکھا دے تاکہ خوف اور عبرت مجھے زیادہ ہو اور عبادت خالق کی زیادہ کروں ملک الموت نے کہا کہ بے رضائے الہی جان قبض نہیں کر سکتا ہوں تب اس نے خدا کی درگاہ میں عرض کی حکم الہی ہوا کہ جان ادریس علیہ السلام کی قبض کر اس نے جان ان کی قبض کی پھر ملک الموت نے خدا کی درگاہ میں دعا مانگی پھر ان کو اللہ نے زندہ کیا اور ادریس علیہ السلام نے اٹھ کر ملک الموت کو گودی میں لیا اور دونوں نے آپس میں رشتہ برادری کا لگایا ملک الموت نے ان سے پوچھا اے بھائی تلخی جان کندنی کی کیسی تھی وہ بولے جیسے کسی زندہ جانور کی کھال سر سے پاؤں تک کھینچی جاتی ہے ملک الموت نے کہا اے بھائی قسم ہے رب العالمین کی جیسا کہ تیرے ساتھ میں نے احسان کیا ہے ایسا کسی سے نہیں کیا ادریس علیہ السلام نے فرمایا اے بھائی مجھ کو دوزخ دیکھنے کا شوق ہے تو مجھ کو اسے کے دروازے تک لے چل تو اس کے دیکھنے سے خوف الہی زیادہ ہوتا کہ عبادت اور بندگی زیادہ کروں تب ملک الموت نے خدائے تعالیٰ کے حکم سے ان کو سات طبقے دوزخ کے دکھائے پھر وہ بولے اے بھائی مجھ کو بہشت دیکھنے کی آرزو ہے کہ اسے دیکھ کر شادی حاصل کروں اور عبادت زیادہ کروں پھر ان کو بہشت کے درپے لے گئے پھر بولے اے بھائی میں تلخی جان کندنی کی چکھ چکا ہوں اور دوزخ کو بھی دیکھا جگر میرا مارے پیاس کے جل گیا اجازت ہو تو بہشت میں جا کر ایک پیالہ پانی پیوں تب اس نے کہا کہ تو وہاں سے پھر آنے کا عہد کر ادریس علیہ السلام نے عہد کیا کہ آؤں گا تب بحکم الہی اپنی نعلین کو درخت طوبی کے تلے چھوڑ کر بہشت کے اندر چلے گئے کیونکہ عہد باہر آ نیکا کیا تھا اور نعلین کو بھی طوبی کے تلے چھوڑ آئے تھے بہشت سے باہر نکل کر اپنی نعلین کو لے کر بہشت میں جا کر تخت پر بیٹھے ملک الموت نے ان کو آواز دی کہ اے بھائی

تاخیر مت کر اور لیس علیہ السلام نے کہا اے مشفق جبار عالم فرماتا ہے کل نفس ذائقة الموت ترجمہ ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہے اب میں تو مزہ جان کنڈنی کا چکھ چکا ہوں اور حق تعالیٰ فرماتا ہے وان منکم الا وادھا ترجمہ اور کوئی نہیں تم میں سے جو نہ پہنچے گا اس میں اور میں اس دوزخ میں پہنچ چکا ہوں اور بھی جلیل جبار فرماتا ہے لا یمسہم فیہا نصب و ماہم منها بمنخر جین ترجمہ نہ پہنچے گی وہاں ان کو کچھ تکلیف اور نہ ان کو وہاں سے کوئی نکالے یعنی جو بہشت میں گیا پھر نہ آئے گا اے بھائی میں اب ہرگز باہر نہیں آنے کا درگاہ جناب باری سے آواز آئی کہ اے عزرائیل علیہ السلام تو اور لیس علیہ السلام کو چھوڑ کر چلا جا میں نے اس کی تقدیر میں یہی لکھا تھا اور لیس علیہ السلام مزہ موت کا چکھ کر اور دوزخ کو بھی دیکھ بھال کر بہشت میں جا رہے تب عزرائیل علیہ السلام بولے ان الجنة حرام علی الانبیاء حتی یدخل خاتم الانبیاء ترجمہ تحقیق بہشت حرام ہے انبیاء پر جب تک کہ خاتم الانبیاء داخل نہ ہوں بہشت میں پھر آواز آئی اے عزرائیل علیہ السلام میں بہشت کو دریغ نہیں رکھتا ہوں لیکن اول بہشت میں محمد مصطفیٰ ﷺ داخل ہوں گے اس کے بعد سب امت ان کی اور قول دوسرا یہ ہے طواف کرنے والے سب طواف کرتے رہیں بہشت میں اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہے ورفعنہا مکانا علیہا ترجمہ اور اٹھا لیا ہم نے اس کو اونچے مکان پر پس بہشت میں اور لیس علیہ السلام تو جا رہے اور ان کے فرزند سب فراق سے شب و روز گریہ و زاری میں تھے ایک روز ابلیس لعین ان کے پاس آیا اور کہا تم مت رو یا کرو میں تمہارے باپ کی سی ایک صورت بنا دیتا ہوں تم اس کو شب و روز دیکھا کرو اور پوجو تب سب درد تمہارے دل کا جاتا رہے گا اور تم سب خوش رہو گے ابلیس علیہ اللعین نے ایسی ایک صورت بنائی کہ ان کی شکل میں اور اس میں کچھ تفرقہ نہ تھا صرف اتنا ہی فرق تھا کہ یہ صورت بات نہ کرتی تھی اور وہ لوگ اس صورت کو پوجا کرتے تھے یہاں تک کہ رفتہ رفتہ بت پرستی تمام عالم میں پھیل گئی مشرق سے مغرب تک چار سو برس تک یہ حال جاری رہا اور کوئی آدمی اللہ کو نہ جانتا تھا علم و عالم ان میں مفقود تھا اس کے بعد خدا تعالیٰ نوح علیہ السلام کو ان پر پیغمبر کر کے بھیجا تا کہ ان کو راہ ہدایت کی بتا دیں واللہ و اعلم بالصواب۔

حضرت نوح علیہ السلام

نوح علیہ السلام کا نام شکر تھا اس کے بعد نام نوح علیہ السلام ہوا اس واسطے کہ اپنی قوم پر بہت نوحہ کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد ارسلنا نوحا النبی قومہ فلبث فیہم الف سنة الا خمسین عاما ترجمہ اور بھیجا ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کے پاس پھر رہا ان میں ہزار برس پچاس برس کم اس مدت کے اندر چالیس مرد اور چالیس عورت کے سوا اور کوئی ایمان نہ لایا امر الہی سے نوح علیہ السلام ہر روز پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر اللہ کی طرف خلق اللہ کو دعوت کرتے اور پکار کر کہتے لا الہ الا اللہ الارسول اللہ اور ان کی آواز خدا کے حکم سے مشرق سے مغرب تک پہنچ جاتی مردود سب اس کلمہ کی آوازیں کر انگلیاں اپنے کانوں میں دیتے اور بعضے ملعون کپڑوں سے اپنے منہ کو چھپا لیتے اور بعض کافر یہ آوازیں کر بھاگ جاتے اور چپکے ہو رہتے جب ان مردودوں کو اللہ کی طرف دعوت کرتے تو وہ کافر سب کے آگے بے ادبی سے حضرت پر ہاتھ چلاتے اور مارتے مارتے بے ہوش کر دیتے جب وہ ہوش میں آتے تو پھر پکار کر بولتے اے لوگو تم کہو خدا وحدہ لا شریک ہے اور نوح علیہ السلام رسول اس کا برحق ہے اور ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت تکے گلے میں کافروں نے رسی ڈال کر کھینچے اس کے صدمے سے حضرت تین روز تک بے قرار رہے پھر بھی اللہ کے واسطے تکلیفیں اٹھا کر خلق اللہ کو دعوت کیا کرتے یہاں تک کہ طوفان کی نوبت پہنچی اور حضرت نے کہا قال رب انی دعوت قومی لیلاً ونہاراً فلم یردھم دعائی الافرادا ترجمہ کہا اے رب میرے بلاتارہا میں اپنی قوم کو رات دن مگر میرے بلانے سے اور زیادہ بھاگتے ہی رہے اور ہر روز مجھ پر سوائے ظلم اور ستم کے کچھ نہیں کرتے اور مجھے ناسزا کہتے ہیں اور ایک دن کا ذکر ہے کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت کی کافروں نے آ کر حضرت کو ایسا مارا کہ تمام کپڑا حضرت کا لہو لہان ہو گیا تب ان کی بیوی نے کہ وہ کافرہ تھیں کہنے لگیں کہ اے قوم نوح علیہ السلام دیوانہ ہوا ہے تم اتنا مت مارو جو وہ کہتا ہے اپنے دیوانے پن سے کہتا ہے وہ کچھ نہیں جانتا ہے نوح علیہ السلام نے اپنی بیوی سے جب یہ بے ادبی کی باتیں سنیں تب

حضرت نے آسمان کی طرف منہ کیا اور روکے کہا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قولہ تعالیٰ فدعا ربہ انی مغلوب فانتصر ترجمہ پھر اس نے پکارا اپنے رب کو کہ میں دب گیا ہوں تو اس کا بدلہ لے فی القور جبرائیل علیہ السلام نے آ کر کہا اے نوح علیہ السلام تو دعا کرتی دعا خدا کی درگاہ میں مستجاب ہے یہ قوم کفار تم پر ہرگز ایمان نہ لائے گی اور تم ایک درخت کو لگاؤ اور دوسرا قول یہ ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے ایک شاخ درخت بہشت سے لا کر دی حضرت نے اس شاخ کو زمین پر لگایا جب چالیس برس گزرے وہ درخت اس قدر بڑا ہوا کہ چھ سو گز لمبا اور چار سو گز موٹا چوڑا ہو گیا اور اس چالیس برس کے اندر تمام جو روئیں ان کافروں کی بانجھ تھیں اور نسلیں ان کی منقطع اور باقی عذاب الہی سے معذب ہوئیں سب اس کا یہ تھا کہ وہ اپنے بیٹوں کو نوح علیہ السلام کے پاس لے جا کر بولیں کہ اے لڑکومت ان کو دشمن جانو اور ان کی بات نہ مانو ان کو ہمیشہ ذلیل و خوار رکھو کہ وہ دیوانہ ہے نوح علیہ السلام نے جب یہ وصیتیں انھوں سے سنیں تب ان لوگوں سے ناامید ہو کر درگاہ الہی میں زاری کی اور کہا وقال نوح رب لا تدر علی الارض من الکفرین دیارا ترجمہ اور کہا نوح علیہ السلام نے اسے رب نہ چھوڑ زمین پر منکروں کا ایک گھر بھی بسنے والا کہ نسل کافروں کی باقی نہ رہے زمین پر تب جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اے نوح علیہ السلام اس درخت سے تو ایک کشتی بنا نوح علیہ السلام نے کہا کہ کس طرح بناؤں جبرائیل علیہ السلام نے کہا تو اس درخت کو کاٹ اور چیر کے تختے بنالے تب تجھے ہلاؤں گا نوح علیہ السلام نے اس درخت کو کاٹا اور چیر کے تختے بنائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا واصنع الفلک باعیننا ووجینا ولا تخاطبنی فی الدین ظلمو الہم مفرقون ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بنا کشتی رو برو ہمارے اور ہمارے حکم سے اور نہ بول مجھ سے ظالموں کے واسطے یہ البتہ فرق ہوں گے تو ان تختوں سے کشتی بنا اور شاخوں سے اس کی میٹھیں لگا نوح علیہ السلام نے بموجب تعلیم جبرائیل علیہ السلام کے درود گری سیکھ کر اس درخت سے تختے بنائے پہلے تختے پر نام آدم علیہ السلام کا اور دوسرے تختے پر نام شیث علیہ السلام کا اور تیسرے تختے پر نام ادریس علیہ السلام کا اور چوتھے پر نام نوح علیہ السلام کا اور پانچویں تختے پر نام موسیٰ علیہ السلام کا اور چھٹے تختے پر نام صالح علیہ السلام کا اور ساتویں تختے پر نام ابراہیم علیہ السلام کا اور اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار تختے نام سے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کے لکھے یعنی ہر ایک تختے پر ایک ایک پیغمبر کا نام لکھا تھا اور آخری تختے پر نام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا تھا کہ وہ خاتم الانبیاء ہیں نوح علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام کی تعلیم سے کشتی بنائی طول اس کا ہزار گز اور عرض اس کا چار سو گز کا تھا جب کشتی تیار ہوئی کافر سب دیکھ کر ہنسے اور افسوس کرنے لگے جیسا کہ حق

تعالیٰ نے فرمایا ویصنع الفلک و کلما مر علیہ ملا من قومہ سخر و منه قال ان تسخر وامننا فالان سخر منکم کما تسخرون، فسوف تعلمون من یالیہ عذاب یخزیه و یحل علیہ عذاب مقیم ترجمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور نوح علیہ السلام کشتی بنا تا اور جب گزرتے اس پر سردار اس کی قوم کے ہنسی کرتے اس پر بولا اگر تم ہنتے ہو ہم پر تو ہم ہنتے ہیں تم پر جیسے تم ہنتے ہو اب آگے جان لو گے کہ کس پر آتا ہے عذاب کہ رسوا کرے اس کو اور اترتا ہے اس پر عذاب ہمیشہ کا یہ فائدہ تفسیر سے لکھا ہے کہ وہ کافر ہنتے تھے کہ خشک زمین میں غرق کا بچاؤ کرتا ہے یہ ہنتے اس پر کہ موت پر کھڑی ہے اور ہنتے ہیں غرض کشتی تیار ہوئی اور چار تختے کم ہوئے نوح علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء ہیں چار تختے ان کے چار یار کے نام سے یعنی حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر ابن خطاب اور حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نام سے لگایا جائے تو کشتی تمہاری اللہ کے فضل و کرم سے محفوظ رہے گی اور نجات پائے گی اور جس مومن کے دل میں محبت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور چار یار کی ان کے ہوگی وہ آتش دوزخ سے نجات پائے گا اور فرمایا اے نوح علیہ السلام دریائے نیل میں ایک درخت ہے کسی کو بھیج کر وہاں سے منگوا کر اس سے چار تختے بنام چار یاروں کے نکال کر اس میں لگا دو تب نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا انھوں نے نہ مانا اور بولے کہ عوج بن عنق کو بھیج دو کہ وہ ہم سے قوت زیادہ رکھتا ہے اور اس کی راہ بھی خوب جانتا ہے اسی وقت حضرت نے عوج بن عنق کو بلوایا اور کہا کہ اگر تو فلاں درخت کو دریائے نیل سے لادے گا تو میں تجھ کو کھلا کر آسودہ کروں گا عوج نے کہا تو میرے ساتھ عہد کر نوح علیہ السلام نے عہد کیا پس عوج نے جا کر اس درخت کو جڑ سے اکھاڑ کر لادیا تب نوح علیہ السلام نے تین روٹیاں جو کی نکال کر اسے کھانے کو دیں عوج نے اسے دیکھ کر ہنس دیا اور کہا اے نوح علیہ السلام میں بارہ ہزار روٹیاں ایک وقت میں کھا لیتا ہوں اور کھانے کا کیا حسب دوں تب بھی سیری نہیں حاصل ہوتی ہے یہ تین قرص نان جو سے مجھے کیا ہوگا اور خبر ہے کہ عوج عمر بھر کے اکل و شرب سے سیر نہ ہوا تھا نوح علیہ السلام نے اس سے کہا اگر تو سیری چاہتا ہے تو بسم اللہ پڑھ کر کھاتب اس نے بسم اللہ پڑھ کر ایک اور آدھی روٹی کھائی تھی کہ اور دوسرے لقمہ کی حاجت نہ رہی اسی میں اس کو سیری حاصل ہو گئی اس کے بعد نوح علیہ السلام نے اس درخت سے چار تختے نکال کر اول بنام حضرت ابوبکر صدیق کے اور دوسرا تختہ حضرت عمر بن خطاب کے اور تیسرا تختہ حضرت عثمان غنی کے اور چوتھا تختہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام سے لگایا ان چار تختوں کے لگانے سے کشتی تیار ہو گئی اس کے

بعد جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا اے نوح علیہ السلام تو بیت المعمور کی زیارت کرے اللہ تعالیٰ اس کو اٹھالے گا جب وہ زیارت کر کے آئے تب اس کو فرشتوں نے آسمان چہارم پر اٹھالیا اس کے بعد ترتیب اور انتظام کشتی کا کرنے لگے اس میں سات طبقے تھے اول طبقے میں تابوت آدم کا اور دوسرے طبقے میں نوح علیہ السلام مومنوں کے ساتھ تھے اور تیسرے طبقے میں پرندے اور چوتھے طبقے میں درندے اور پانچویں طبقے میں چرندے اور چھٹے طبقے میں ہر جنس کی چیزیں اور ساتویں طبقے میں تخم اور کھانس اور میوے سب رکھے تھے پس جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا اے نوح علیہ السلام علامت طوفان کی یہ ہے کہ تمہارے گھر کے تنور سے گرم پانی ابلے گا تب ایک روز ان کی بی بی روئی پکاتی تھی تنور سے گرم پانی ابل پڑا جلدی ان کی بیوی نے ان کو خبر دی بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ حتی اذا جاء امرنا و فار التنور قلنا حمل فیہا من کل زوجین اثین و اہلک الا من سبق علیہ القول و امن و ما امن معہ الا قلیل ترجمہ یہاں تک جب پہنچا حکم ہمارا اور جوش مارا تنور نے کہا ہم نے لائے اس میں ہر قسم کا ایک جوڑا اور اپنے گھر کے لوگ مگر جس پر کہ پہلی پڑ چکی بات اور جو ایمان لایا ہو اور نہیں ایمان لائے تھے اس کے ساتھ مگر تھوڑے جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا اے نوح علیہ السلام ایک ایک جوڑا ہر جانور کا کشتی پر اٹھا لے حضرت نے کہا کوئی مشرق میں کوئی مغرب میں ہیں کیونکہ ان کو اکٹھے جمع کروں پس خدا کے حکم سے جس کی نسل رہی مقدر تھی اس جانور کا جوڑا کشتی میں رکھ لیا اور گھروالوں میں سے جس پر بات پڑ چکی تھی اور بیٹا اور اس کی ماں ڈوبی اور تین بیٹے بچے جن کی اولاد ساری خلقت ہیں اور تنور تھا حضرت نوح علیہ السلام کے گھر میں طوفان کا نشان بتا رکھا تھا کہ جب اس تنور سے پانی ابلے تب کشتی میں سوار ہو جائیو یہ فائدہ مترجم نے تفسیر سے لکھا ہے اور دوسری روایت ہے کہ کشتی میں تین طبقے تھے اول طبقے میں پرندے اور دوسرے طبقے میں نوح علیہ السلام ساتھ مومنوں کے اور تیسرے میں چار پائے اور فرزندان کے سام حام یافت سب کے سب کشتی میں تھے اور ایک بیٹا ان کو کنعان مارے غرور کے جدا ہو کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور کہا کہ میں ہرگز تیری کشتی پر نہ آؤں گا ہر چند کہ نوح علیہ السلام نے اس کو پکارا اسے کنعان تو بے کشتی ہلاک ہوئے گا ہمارے ساتھ ہولے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ و نادی نوح ن ایسہ و کان فی معزل ینی ار کسب معنا ولا تکن مع الکفرین ترجمہ اور پکارا نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اور وہ ہوز ہا تھا کنارے اے بیٹے سوار ہو ساتھ ہمارے اور مت رہ ساتھ منکروں کے اس نے جواب دیا قولہ تعالیٰ قال ساوی الی جبل یعصمنی من الماء ترجمہ اور کنعان نے کہا میں الگ رہوں گا کسی پہاڑ

کو بچالے گا مجھ کو پانی سے نوح علیہ السلام نے کہا قولہ تعالیٰ قال لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحمہ ترجمہ بولا کوئی بچانے والا نہیں آج کے دن اللہ کے حکم سے مگر جس پر وہ مہر کرے اور فرمایا اے بیٹے آج کوئی باقی نہ رہے گا عذاب سے خدا کے سب غرق ہو جائیں گے مگر وہ شخص کہ خدا اس پر رحم کرے اور وہ مومن ہو دوسری تاریخ ماہ رجب کی تھی کہ پانی شروع ہوا تھا ففتحا ابواب السماء بماء منهمر وفجرنا الارض عیونا فالتقى الماء علی امر قد قدر ترجمہ پھر ہم نے کھول دیے دہانے آسمان کے پانی کے ریلے سے اور بہا دیے زمین سے چشمے پھر مل گیا پانی ایک کام پر جو ٹھہرا تھا آسمان سے گرم پانی برسا اور زمین سے سرد ابلا یہاں تک کہ پہاڑوں کے اوپر چالیس گز پانی بلند ہوا تھا اور جس پہاڑ پر بیٹا نوح علیہ السلام کا تھا پانی پہلے اسی پر جا پہنچا سے دیکھ کر نوح علیہ السلام کو شفقت پدیری دل میں آئی کہ وہ مارا جائے گا تب آپ نے منہ طرف آسمان کے کیا اور کہا یارب تو نے وعدہ کیا تھا میرے ساتھ کہ اہل بیت کو تیرے ہلاک نہ کروں گا اب بیٹا میرا کنعان مارا جاتا ہے قولہ تعالیٰ وناذی نوح ربہ فقال رب ان ابنی من اہلی وان وعدک الحق وانت احکم الحاکمین ترجمہ اور پکارا نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو بولا اے رب میرا بیٹا ہے میرے گھر والوں میں سے اور تیرا وعدہ سچ ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے فائدہ یعنی ایک عورت تو ہلاکت میں آچکی اب تو چاہے بیٹے کو ہلاکت میں گن جا ہے نجات میں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا قال یا نوح انه لیس من اہلک انه عمل غیر صالح ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے نوح علیہ السلام وہ نہیں تیرے گھر والوں میں سے اس کے کام ہیں ناکارے کہ ایمان اس کا تیرے ایمان کے موافق نہیں پس موج آئی اور ہلاک کیا کنعان کو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا اے نوح علیہ السلام سوار ہو اور اس کو پر دو قولہ تعالیٰ وقال ارکبوا فیہا بسم اللہ معربھا و مرسھا ان ربی لغفور رحیم، وہی تجری بہم فی موج کالجبال ترجمہ اور بولا سوار ہو اس میں اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا تحقیق میرا رب ہے بخشنے والا مہربان اور وہ لیے بہتی ہے ان کو لہروں میں مثل پہاڑ کے یہ آیت جب پڑھی کشتی پانی پر رواں ہوئی اور بول و براز سے آدمیوں کے کشتی بہت غلیظ ہوئی تھی نوح علیہ السلام نے الہام الہی سے ہاتھی کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا قدرت الہی سے دوخوک اس کی ناک سے پیدا ہوئے اور وہ سب غلاظت کشتی کی صاف کیا ذرا بلیس علیہ اللعنة نے خنزیر کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اس کی ناک سے دو جو ہے پیدا ہوئے نوح علیہ السلام نے کہا اے شیطان ملعون تجھے اس کشتی پر کون لایا شیطان بولا اس وقت کہ خنزیر کو ملعون کہا میں جانتا تھا کہ تو مجھی کو ملعون کہے گا کہ میں آیا ہوں چو ہے جب کشتی کہ

سورخ کرنے لگے تب نوح علیہ السلام نے خدا کی درگاہ میں فریاد کی جبرائیل علیہ السلام نے آ کر ان سے کہا کہ شیر کی پیشانی پر ہاتھ مل نوح علیہ السلام نے ہاتھ پھیرا دو بلیاں اس کی ناک سے پیدا ہوئیں اور اس نے سب چوہے کشتی کے کھالے اسی دن سے بلی دشمن ہے چوہے کی اور نوح علیہ السلام ماہ رجب کی دوسری تاریخ سے عشرہ محرم الحرام تک چھ مہینے آٹھ دن کشتی پر رہے اس کے بعد جناب باری سے ندا آئی قوله تعالیٰ وقیل یا ارض ابلعی ماء ک و یا سماء اقلعی و غیض الماؤ قضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعد اللقوم الظلمین ترجمہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آیا اے زمین نکل جا اپنا پانی اور اے آسمان تھم جا اور سکھا دیا پانی اور ہو چکا کام اور کشتی ٹھہری جو دی پہاڑ پر اور حکم ہوا کہ دور ہو قوم بے انصاف فائدہ چالیس دن پانی آسمان سے برسا اور زمین سے ابلا پھر چھ مہینے کے بعد پہاڑوں کے سر کھلے کہ کشتی لگی تھی جو دی پہاڑ سے وہ پہاڑ ملک شام میں ہے تب بارش موقوف ہوئی اور زمین خشک ہو گئی ایسا کہ ایک قطرہ پانی زمین نہ رہا مگر کشتی اسی دن زمین حجاز میں بھی ستر مرتبہ بیت اللہ کا طواف کر کے ملک شام کی طرف نکل گئی اور وہ کوہ جو دی پر جا کر ساکن ہوئی اور جہاں کہیں پہاڑ تھے سب دکھائی دیے نوح علیہ السلام نے کسی پرندے کو زمین پر بھیجا تا کہ خبر لادے کہ زمین پر کس قدر پانی ہے وہ وہاں جا کر دانہ چگنے میں مشغول ہوا پھر نہ آیا اس سبب سے اللہ تعالیٰ نے اسے اڑنے کو معذور کیا پھر حضرت نے کبوتر کو بھیجا وہ کسی زمین پر جا بیٹھا اور کچھ سرخی تراپنے پاؤں میں لگا کے کشتی پر آیا تب حضرت نے کبوتر کے حال پر کچھ دعا فرمائی کہ خلق اللہ اس کو پیار کریں اور اس وقت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور سات راہیں پانی کی بنا دیں اور سات دریا روئے زمین پر جاری ہوئے تب سب پانی زمین پر سے دریا میں جا کر اور جو باقی رہا زمین پر خشک ہو گیا اور نوح علیہ السلام نے کشتی سے باہر نکل کر کبک جانور کو بھیجا وہ زمین پر گیا۔ یہ سب پانی نہ ہونے کے نہ ٹھہر سکا پھر آیا حضرت نے اس جانور کو دعا فرمائی اور تمام قوم کو کشتی پر سے اتار لیا اس وقت حکم جل و علا کا ہوا اے نوح علیہ السلام جتنے تخم اور جڑیں ہیں یہ سب زمین پر بووے تمام اقسام ملے مگر انگور نہ ملا تب جناب احدیث میں عرض کی آواز آئی کہ ابلیس لعین نے اسے چرایا ہے حضرت نے اس سے کہا اے ملعون جڑ انگور کی لادے اس نے انکار کیا حضرت نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ تو نے چرایا ہے تب شیطان بولا ہاں میں لادوں گا اس شرط پر کہ جب بو دو گے اس کی جڑ میں ایک بار تم پانی دو گے اور تین بار ہم دیں گے نوح علیہ السلام نے قبول کیا اس نے لادیا تب تخم انگور زمین میں بو دیا اور بموجب قول کے اپنے عمل میں لائے نوح علیہ السلام نے اس کی جڑ میں ایک دفعہ پانی دیا اور

شیطان علیہ اللعنه نے تین دفعہ یعنی لومڑی اور شیر اور خوک یہ تینوں جانور کو مار کر خون ان کا اس کی جڑ میں دیا اور جو شیرینی کہ انگور میں ہے سو نوح علیہ السلام کے پانی دینے کے سبب سے ہے اور اس سے جو شراب بنتی ہے سو ابلیس لعین کے سبب سے ہے اس واسطے مزاج شرابیوں کا پہلے لومڑی کے مزاج سا ہوتا ہے تن پیچھے شیر کا اور اس کے بعد سور کا کیونکہ حالت نشے میں کسی کو دیکھتا سمجھتا سنتا نہیں اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ ہر شے میں تا شیر اصل کی ہوتی ہے بمصداق کل شیء یوجع الی اصلہ ترجمہ اور یہ شیطان کے فعل سے ہے اور ابلیس نے کہا اے شیخ الانبیاء احسان تیرا مجھ پر بہت ہے مجھ سے کچھ تو مانگ لے حضرت نے فرمایا اے ملعون تو ہمارے کس گناہ سے خوش ہوا ہے وہ بولا تو نے گناہ نہیں کیا تو نے ہزاروں کافروں کو خدا کی درگاہ میں دعا کر کے ہلاک کیا وہ سب دوزخ میں ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے نوح علیہ السلام اس بات کو سن کر ترس کھا کر سو برس تک روتے رہے ایک روز حضرت نوح علیہ السلام نے پوچھا کہ اے ملعون کونسا فعل ہے کہ جس کے کرنے سے اولاد آدم علیہ السلام دوزخ میں جائیں گے وہ بولا چار چیز حسد و حرص و تکبر و بخل حضرت نے شرح ان چار چیزوں کی اس سے پوچھی اس نے بیان کی کہ میں نے ستر ہزار سال خدائے عزوجل کو سجدہ کیا اور عبادت اس کی بجالیاجب آدم علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے بنایا اور ان کو سجدہ کرنے کے لیے سب فرشتوں کو حکم کیا سمجھوں نے ان کو سجدہ کیا میں نے حسد کر کے نہ کیا اس لیے سزا اور لعنت کا ہوا اور دوسری یہ ہے کہ پھر حق تعالیٰ نے مجھ کو ارشاد فرمایا تو نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیوں نہ کیا اس وقت پھر میں نے تکبر کیا اور کہا کہ میں بہتر ہوں آدم علیہ السلام سے کہ ان کو بنایا تو نے خاک تیرہ سے اور مجھ کو بنایا تو نے نار سے اس لیے حق تعالیٰ نے اپنی درگاہ سے مردود کیا اور تیسرا یہ ہے کہ حرص ہوئی آدم علیہ السلام کو گیہوں کھانے کی جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا تا کہ وہ مدام بہشت میں رہیں اور میں نے ان کو گیہوں کھلایا اس لیے وہ بہشت سے نکالے گئے اور یہاں گرفتار ہوئے اور چوتھا بخل ہے کہ خدا تعالیٰ نے بخیلوں پر جنت حرام کی ہے اور ہرگز وہ جنت میں نہ جائیں گے ابلیس حضرت نوح علیہ السلام کو یہ ماجرا سنا کر چلا گیا اس کے بعد آنحضرت پر جناب باری کا حکم ہوا اے نوح علیہ السلام کشتی کی لکڑی سے تو ایک مسجد بنا تب انہوں نے جو دی پہاڑ پر ایک مسجد بنائی اور وہاں بستی ہوئی نام اس کا ثمانین ہوا ثمانین کے یہ معنی ہیں کہ اسی آدمی مؤمن اور مومنہ نوح علیہ السلام کے ساتھ وہاں تھے اور چند روز کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے وہاں وفات پائی پھر اولاد ان کی سام اور حام اور یافث باقی رہی چنانچہ یہ تمامی مخلوقات ان نسلوں کی نسل سے ہیں اہل عرب اور عجم سام کی اولاد سے ہیں اور اہل ہند و حبش حام کی اولاد سے ہیں اور اہل ترکستان یافث

کی اولاد سے ہیں اور مروی ہے کہ نوح علیہ السلام ایک روز سو گئے تھے ہوا سے کپڑا ستر عورت کا ان کے الگ ہو گیا تھا نظر حام کی اس پر گری وہ ہنس کر چپکا ہو رہا اور نظر جب شام کی گری اس نے کپڑا اڑھا دیا تب نوح نے ان کو دعائیں نیک کیں اس واسطے اولاد ان کی پیغمبر ہوئی اور حام کو دعائے بد دی منہ اس کا سیاہ ہوا اولاد بھی اس کی سیاہ رہی اور بعض نے کہا ہے حام نے سام کو دعادی تھی جب اولاد ان کی پیغمبر ہوئی اور مروی ہے کہ عمر نوح علیہ السلام کی چودہ سو برس کی تھی اور دوسری روایت ہے کہ ایک ہزار برس کی تھی اور تیسری روایت ہے ہزار برس کی عمر تھی پچاس برس کم سے صحیح ہے سورہ عنکبوت میں مذکور ہے جب نوح علیہ السلام نے دارقانی سے رحلت فرمائی فرشتوں نے ان سے پوچھا اے شیخ الانبیاء دنیا کو کیسا دیکھا حضرت نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ایک دروازے سے گھس کر دوسرے دروازے سے نکل آیا اس کے بعد اولاد سام کی بعض کوفے میں بعض یمن میں بعض حجاز اور شام اور مغرب میں جا کر شہر بسائے اور اولاد حام کی ہندوستان میں آ کر شہروں کو آباد کی اور اولاد یاقث کی ترکستان میں جا کر سکونت اختیار کی اور شہر بسائے اور سارا جہاں ان لوگوں سے آباد ہوا پہلے شیطان علیہ اللعنه نے ہندوستان میں آ کر بت پرستی کی راہ لوگوں کو بتائی پھر ترکستان میں جا کر وہاں بت پرستی سکھائی اس کے بعد ملک عرب میں جا کر وہاں کے لوگوں کو بھی گمراہ کیا اور ایک بادشاہ نام اس کا عرب میں جرم تھا اور قد و قامت میں چار سو گز بلند تھا تمام ملک عرب اس کا مطیع فرمان تھا بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت موت اسی کا نام تھا۔ اس نے وہاں مکانات و باغات اور نہریں بنائیں تھیں قوت اور شجاعت میں اس کے ملک عرب میں ثانی نہ تھا سات سو برس گزرے کہ اس عرصہ میں کوئی ان میں سے موانہ تھا وہ سب موت کو بھول گئے تھے زمین انھوں سے آباد معمور تھی اور سب جاہل تھے ایک دن شیطان اس قوم کے پاس آیا اور کہا کہ تم کس کی پرستش کرتے ہو انھوں نے کہا ہم نہیں جانتے کہ کس کی پرستش کریں شیطان نے کہا کہ میں تم کو بتا دوں گا کہ جس کو تمہارے باپ دادا پرستش کرتے تھے تب شیطان ان کو ہمراہ لے کر ہندوستان میں آیا اور بت پرستی سکھائی وہ سب مردودان پانچ بتوں کو وہاں سے اٹھا کر لے گئے اور کہا قولہ تعالیٰ وقالوا لا تدن الہتکم ولا تدن الہتکم ولا تدن ودا ولا سواعا ولا یغوث و یسوق لسراہ ترجمہ اور بولے نہ چھوڑو اپنے ٹھا کر دوں کو یعنی دو کو نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور نہ یسوق کو اور نہ نسر کو سب کے سب ان کو پوجنے لگے تمام عالم بت پرست ہو گیا عیاذ باللہ من ذالک۔

حضرت ہود علیہ السلام

بعدہ خدا تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کو ان پر بھیجا کہ جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا ہے
والی عاد اخاهم ہودا قایا قوم اعبد واللہ مالکم من اللہ غیرہ ان انتم الا مفترون
ترجمہ اور دا کی طرف بھیجا ہم نے ہود علیہ السلام کو وہ بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی تمہارا حاکم
نہیں سوائے اس کے تم سب جھوٹ کہتے ہو ہود ان لوگوں کو نصیحت کرتے اور اللہ کی طرف بلا تے
اور کہتے قولہ تعالیٰ واذ کرو اذ جعلکم خلفاء من بعد قوم نوح ورا دکم فی الخلق
بصطنہ فیذ کرو الاء اللہ لعلکم تفلحون ترجمہ اور وہ یاد کرو کہ تم کو سردار کر دیا پیچھے قوم نوح
علیہ السلام کے اور زیادہ دیا تم کو بدن میں پھیلاؤ سو یاد کرو احسان اللہ کے شاید کہ تمہارا بھلا ہو اور
اس قوم میں جو دراز قد تھے قد ان کا چار سو گز کا لبا تھا اور اوسط والوں کا دو سو گز اور جو سب سے
چھوٹے تھے ان کا قد ستر گز کا تھا اور وہ سب بولے اے ہود علیہ السلام تو ہمارے پاس کچھ سند سے
نہیں آیا ہم نہیں چھوڑنے والے اپنے معبودوں کو تیرے کہنے سے اور ہم نہیں ماننے والے پس خدا
تعالیٰ نے ان پر قحط نازل کیا گرگی سے وہ سب عاجز ہوئے تھے اس میں ستر آدمی ستر قبیلے میں سے
ان پر ایمان لائے تھے باقی سب کافر تھے اور کہنے لگے قولہ تعالیٰ قالوا جئتنا لنعبد اللہ وحدہ
ونذر ماکان یعبدا باؤنا ترجمہ بولے کیا تو اس واسطے آیا ہمارے پاس کہ بندگی کریں ہم تیرے
اللہ کی اور چھوڑ دیں ان کو جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادا بولے اے ہود علیہ السلام ہم
تیرے خدا کی پرستش نہیں کریں گے اپنے باپ داداؤں کے خدا کو پوجیں گے اگر تو ڈراتا ہے
عذاب سے اپنے اللہ کے تو دکھلاؤ ورنہ ہم تجھے مار ڈالیں گے یہ سن کر ہود علیہ السلام نے خدا کی
درگاہ میں تضرع کیا اور کہا خدایا مجھے ان کے ظلم سے بچا کہ ان کے ساتھ مجھے لڑنے کی طاقت نہیں
شاید مجھے مار ڈالیں اس قوم کے سردار کا نام تھا عاد اس کے زمانے سے زمانہ طوفان تک سات سو
برس گزرے تھے قوت ان کی اس قدر تھی کہ اگر پتھر پر پاؤں مارتے تو زانو تک اس میں گھس جاتے
سب نافرمان تھے اور یہ کہتے تھے من اشد منا قوۃ ترجمہ یعنی کون ایسا ہے پردہ زمین پر کہ ہم سے

قوت زیادہ رکھتا ہو جناب احدیث کا حکم ہوا اے ہود علیہ السلام وہ ستر آدمی جو تجھ پر ایمان لائیں ہیں ان کو ساتھ لے کر پہاڑ پر جا رہ تب ہود علیہ السلام انھوں کو لے کر پہاڑ پر گئے اور کہا کہ اے قوم تم کو ہوا ہلاک کرے گی غضب الہی آئے گا وہ بولے کون سی ایسی ہوا ہے جو ہم پر غالب ہوگی تب خدائے تعالیٰ نے تین برس تک پانی برسنا ان پر موقوف رکھا یہاں تک کہ قحط عظیم ان پر نازل ہوا اس کے بعد ہود علیہ السلام نے کہا قولہ تعالیٰ ویاقوم استغفرو ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدراراً دیزد کمہ قوۃ الی قوتکم ولا تتولو مجرمین ترجمہ اے قوم گناہ بخشو اور اپنے رب سے پھر رجوع لاؤ اس کی طرف کہ تم پر چھوڑ دے آسمان کی دہاریں اور زیادہ دے تم زور پر زور اور نہ پھیرے جاؤ گنہگار ہو کر کافروں نے کہا ہم توبہ نہیں کریں گے اور نہ مانیں گے تم کو پس ایک قوم کو بھیجا کہ مکے میں جا کر پانی طلب کریں پس چھ آدمی قوم عاد میں سے مکے میں گئے ان میں دو شخص مسلمان تھے لیکن دین اپنا چھپائے رکھتے تھے نام ان دونوں کا مزید و لقیم تھا اور ان کے سردار کا نام قیل تھا یہ ستر ہزار آدمی کو ہمراہ لے کر مکے کو گئے مزید نے ان سے کہا کہ جب تک ہود علیہ السلام پر ایمان نہ لاؤ گے تب تک باران کا برسنا تم پر موقوف رہے گا سبھوں نے ان کو جھٹلایا تب مزید اور لقیم نے کہا الہی وہ لوگ تیری رحمت کے قائل نہیں تو ہماری حاجتیں روا کر بارگاہ الہی سے آواز آئی کیا مانگتا ہے مزید نے کہا الہی میں تاقیامت دنیا میں بھوکا نہ رہوں حکم ہوا کہ میں نے قبول کیا اس کے بعد لقیم نے کہا الہی سات دفعہ کی عمر مجھے عطا کر جس کی عمر چاہوں بطنا بعد یطین تین ہزار برس تک زندگانی کروں حکم الہی ہوا میں نے تجھے بخشی اور قیل نے کہا خداوند کوئی ہماری قوم میں بیمار نہیں ہوا کہ تجھ سے شفا چاہوں اور کسی مشکل میں نہیں پڑا ہوں کہ تجھ سے یاری مانگوں مگر پانی مانگتا ہوں واسطے قوم عاد کے اتنے میں تین ساعت کے اندر ابرسیاہ و سفید و سرخ پیدا ہوا اور آواز آئی کہ اے قیل اس تین میں سے جس کو چاہے تو اسے اختیار کرتب قیل نے دل میں سوچا کہ ابر سفید و سرخ میں پانی نہیں ہوتا ہے مگر ابرسیاہ پانی سے خالی نہیں ہوتا اس کو اختیار کیا اللہ کے حکم سے ابرسیاہ ساتھ ساتھ اس کے منزل مقصود کو جا پہنچا وہب ابن منبہ نے روایت کی ہے کہ ساتویں زمین پر ایک ہوا ہے نام اس کا ریح العقیم ہے ستر ہزار زنجیروں سے اس کو باندھ کر رکھا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس پر محافظ ہیں اور موکل ہیں جب روز قیامت ہوگا وہ ہوا چھوڑی جائے گی پہاڑوں کو مانند ریزہ ابریشم کے اڑا دے گی اور آسمان گر پڑے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑ جائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فاذا انفخ فی الصور نفختہ واحدة وحملت الارض والجبال فد کتاد کتہ واحدة فیومئذ وقعت الوقعتہ وانشقت السماء فہی یومئذ

فماہیہ ترجمہ پھر جب پھونکیں گے نرسنگے میں ایک پھونک اور اٹھائی جائیں زمین اور پہاڑ اور ٹپکے جائیں ایک چوٹ اس دن ہو پڑے ہو پڑنے والی اور پھٹ جائے آسمان پھر اس دن وہ سست ہوگا حکم ہوا اے فرشتو وہ ہوا قوم عاد پر چھوڑ دو تب انہوں نے عرض کی اے جبار عالم کس قدر چھوڑیں حکم ہوا گائے کی ناک کے اندازے سے نکلے انہوں نے عرض کیا یا رب العالمین اس قدر سے سارا عالم برباد ہوگا تب حکم ہوا کہ سوئی کے سوراخ کی برابر چھوڑ دو جب وہ ہوا مانند ابرسیاہ کے پہاڑ کی طرف سے نکل آئی اسے دیکھ کر قوم عاد شاہ ہوئی اور کہنے لگی قولہ تعالیٰ قالو ہذا عارض ممطرنا ترجمہ بولے یہ ابر ہے ہم پر برسے گا ہو وعلیہ السلام نے کہا قولہ تعالیٰ بل هو ما استعجلتم بہ ریح فیہا عذاب الیم ترجمہ کوئی نہیں یہ وہ ہے کہ جس کی تم شتابی کرتے تھے یہ وہ باد ہے کہ جس میں دکھ کی مار ہے جب ہوا ان کی کافروں نے کہا اے ہو وعلیہ السلام تو نے خوشخبری پہنچائی کہ جس سے ہم خنک تر ہوں گے ہو وعلیہ السلام نے فرمایا اے کافر ذرہ صبر کرو اللہ کی طرف سے تم پر عذاب الیم پہنچتا ہے ایسا کہ وہ سب سات لاکھ مرد تین پہاڑ کے بیچ میں جا رہے تھے جہاں ہوا کی راہ ایک طرف سے بھی نہ تھی یہ سب آپس میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اور پاؤں اپنا گھٹنوں تک زمین میں گاڑ کر بیٹھے تھے اور زن و مرد لڑکے بالے نے چار پاویں کو بیچ میں اپنے لے لیا اور کہتے تھے کہ تین طرف سے ہمارے پہاڑ ہے اور ایک جانب ہم سب ہیں کوئی ہوا ہے کہ ہمارے بیچ میں گزرے گی اور زور کرے گی جب متکبروں نے اپنی قوت کا غرور کیا اچانک ایک آواز رعد کی آئی اور ہوانے اس قدر زور لگایا کہ پہلے قصر و کوشک جتنے مکانات تھے جڑ سے کھود کر پھینک دیے اور سب برباد ہوئے اور ہوانے ان کے پاؤں کے نیچے آ کر سرنگوں ان کو زمین پر ڈال دیا مثال اس کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فتیری القوم فیہا صرعی کانہم اعجاز نخل خاویتہ فہل تری لہم من باقیہ ترجمہ یعنی پھر تو دیکھے لوگ ان میں پھڑ گئے جیسے وہ ٹھنڈ میں کھجور کے کھوکھلے پھر کیا تو دیکھتا ہے کوئی ان کا بیج رہا اور پھر دھول خاک میں ایک برس تک پڑے روتے رہے اور جو شخص ان کے رونے کی آواز سنتے تو وہ بھی ہلاک ہو جاتے اور ہو وعلیہ السلام نے ایک خط زمین پر کھینچ کر مومنوں کو اس کے اندر رکھ دیا ہوانے اس قدر زور لگایا مگر دامن مومنوں کا ایک سرو بھی کچ نہ کر سکا بیچ ہے کہ من کان اللہ لہ کان کل لہ ترجمہ جو شخص اللہ کا ہوا کل ہے واسطے اسی شخص کے اس کے بعد ہو وعلیہ السلام مومنوں کو ہمراہ لے کر جرہم کے پاس گئے اور کہا کہ عذاب الہی تو نے دیکھا اس نے کہا کہ ہاں تب حضرت نے فرمایا تو کہ لا اللہ الا اللہ ہو و رسول اللہ وہ ملعون بولا جب تک کہ تو اس قوم کو زندہ نہ کر دے گا تب تک میں ایمان تجھ پر نہ

لاؤں گا وہ مردود یہ کہہ رہا تھا اس وقت اس کے قدم کے نیچے ہوانے آ کر اس پلید کو دور کیا اور سخت عذاب نے آ کر اس قوم کو ہلاک کیا پس ہود علیہ السلام نے بعد چار سو برس کے دنیائے فانی سے رحلت فرمائی اور مومن سب ان کے لیے روئے اور ان کو دفن کیا پیچھے ان کے سو برس تک مومن سب دنیا میں رہے بعدہ انتقال فرمایا اور اولاد ان کی اپنے دین پاک پر مدت تک رہی اور ایک عالم ان سے آباد ہوا اور دین اور ایمان کی راہ خلائق کو بتائی ایک روز شیطان مردود ان کے پاس آیا اور کہا کہ تم کس کو پوجتے ہو انہوں نے کہا ہم آسمان و زمین کے خدا کو پوجتے ہیں ابلیس نے کہا کہ تم خدا کو دیکھتے ہو انہوں نے کہا کہ نہیں شیطان نے کہا تم اس پتھر سے ایک بت بنا کر پوجا کرو تا کہ روز قیامت میں وہ تمہارے لیے شفیع ہووے تب ان لوگوں نے ایک بت بنا کر میدان میں رکھ دیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے **وَلَمَّا دَانَ ابْنُ مَرْيَمَ بِالْحَمَرِ يَرَاهُ فَاذْنَبَهُ عَلَيْهِ يَسْخَرُ مِنْكُمْ وَلَا يَخَافُكُمْ** اور کیا کیا تیرے بے شمود سے جنہوں نے تراشے پتھر وادی میدان میں فائدہ وادی میدان ان کے مکان کا نام ہے پہاڑ کھود کر گھر بنائے تھے اور اس بت کے چاروں طرف چھید کر کے اس میں نقرہ پلا دیا تھا اور ایک تخت عظیم الشان اس میدان میں بچھا کر اس پر ایک سونے کی کرسی پر رکھ دیا تھا اس کے بعد ابلیس نے کہا تم اس کو سجدہ کرو سمجھوں نے سجدہ کیا اور کافر ہوئے اور ایک گنبد عظیم اس پر بنا کر اسے معبد خانہ قرار دیا نعوذ باللہ منہا بعدہ خدائے تعالیٰ نے ایک مچھر کو بھیجا اس نے گنبد کو چھید کر کے بت کے پاس جا کر خرطوم اپنا اس کے سر میں چبھا کر کرسی سمیت اس کو اٹھا لیا کر دریا کے محیط میں ڈال دیا کافر سب یہ حال دیکھ کر متحیر ہوئے اور کہنے لگے اب کس کو ہم پوجیں گے اس کے بعد خدا تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو اس قوم پر بھیجا قصہ آنحضرت کا بعد قصہ شہداء لعین کے بیان کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ چونکہ شہداء لعین ہود علیہ السلام کے ایام میں تھا اس لیے قصہ اس کا اس قصہ میں بیان کیا گیا۔

شہاد کا قصہ عبرت

عاد کے دو بیٹے تھے ایک شدید اور دوسرا شدید سادات نو برس کی بادشاہی کر کے مواتا اس کے بعد شہاد لعین بادشاہ ہوا تمام روئے زمین مسخر اور زیر حکم اسی کے تھی اس کے بعد حق تعالیٰ نے ہود علیہ السلام کو اس کی ہدایت کے لیے بھیجا اور حضرت نے اس سے کہا اے شہاد خدا فرماتا ہے کہ ہزار برس کی عمر تجھے بخشی اور ہزار گنجانے پائے اور ہزار حوریں خوب صورت تو نے پائیں اور ہزار لشکر تو نے فتح کیے اب شکر خدا کا بجالا اس کو واحد جان اور بھی خدا تعالیٰ تجھے نعمت بے انتہا بخشے گا اور اس کا حساب قیامت میں نہ لے گا اور بے حساب بے کھٹکے جنت میں چلا جائے گا ہود علیہ السلام نے سب یہ باتیں اچھی اچھی راہ نجات کی بتائیں لیکن کچھ اس ملعون کے سم نام سموع میں اثر نہ کیا اور کہا کہ اے ہود علیہ السلام تو مجھے بہشت کی طمع دکھاتا ہے میں نے صفت بہشت کی سنی ہے میں بھی دنیا میں مثل اس کے ایک بہشت بناؤں گا اور اس میں جا رہوں گا مجھے تیرے خدا کی بہشت کی کچھ حاجت نہیں اور اس ملعون نے اسی وقت ہر ایک ملک میں بادشاہوں اور وزیروں اور اکابروں کو خط لکھے کہ جس سرزمین پر زمین ہامون ملے یعنی زمین ہموار اور میدان مسطح تھیب و فراز اس میں کچھ نہ ہو قابل بنانے بہشت کے ہو ٹھہرا دیں کہتے ہیں کہ ہزار ملک اور ہزار شہر زیر حکم اس کے تھے اور ہر ملک میں اور ہر شہروں میں لاکھ لاکھ مرد موجود تھے ایک مدت تک زمین ہامون ایسی صفت ڈھونڈتے ڈھونڈتے عرب میں قطعہ زمین مسافت چالیس فرسنگ کی ملی امیر امراؤں کو حکم ہوا کہ تین ہزار استاد پرکار اور ہر ایک کے ساتھ سو مرد کارگر مقرر ہوں اور سارے ملک کا گنجانے خزانہ وہاں لا کر جمع کریں پہلے چالیس گز زمین نیچے سے کھود کر تنگ مرم سے بنائے بہشت کی درست کی گئی اور دیواریں چاندی اور سونے کی اینٹوں سے اٹھائی گئیں چھت اور ستون زبرجد اور زمرد سبز سے بنائے چنانچہ حق تعالیٰ نے حضرت رسالت پناہ ﷺ کو شہاد لعین کی بہشت کے حال سے اور سوتن سے اس کے آگاہ کیا کہ دنیا میں کسی نے ایسی بہشت نہیں بنائی تھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

الم تر كيف فعل ربك بعاد ارم ذات العماد التي لمه يخلق مثلها في البلاد

ترجمہ تو نے نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے عاد سے دے جو ارم تھے بڑے ستونوں والے جو بنا نہیں دیا سارے شہروں میں فائدہ یعنی عاد ایک قوم تھی ارم اس میں ایک قبیلہ تھا ان میں سلطنت تھی ان میں عمارتیں وہ بناتے بڑی بڑی اونچی اور صفتیں اس کے بہشت کی یہ ہیں کہ درخت اس میں نصف چاندی اور نصف سونے سے بنائے تھے اور پتیاں اس میں زمرد سبز سے جڑی تھیں اور ڈالیاں اس کی یا قوت سرخ کی تھیں اور میوے انواع و اقسام کے اس درخت پر لگائے تھے اور بجائے خاک کے اس میں مشک و عنبر و زعفران سے پر کیے تھے اور بجائے پتھر کے اس کے صحن میں موتی اور مونگا ڈالے تھے اور نہریں اس میں شیر و شراب و شہد کی جاری تھیں اور بہشت کے دروازے پر چار میدان بنائے اور اشجار میوہ دار اس میں لگائے تھے اور ہر ایک میدان میں لاکھ لاکھ کرسیاں سونے چاندی کی بچھی تھیں اور ہر کرسی پر ہزار خوان اور ہر خوان میں اقسام طرح کی نعمتیں رکھیں اور خبر ہے کہ چالیس ہزار خزانے سونے اور چاندی کے بہشت کے خرچ کے لیے جاتے تھے یہاں تک کہ تین سو برس میں کام اس کا انجام ہوا اور وکیلوں کو ہر ملک میں بھیجا تھا کہ درہم بھر چاندی کسی ملک میں پاؤ تو نہ چھوڑیوں لے کر بہشت میں داخل کر یو آخر یہ نوبت پہنچی کہ ایک عورت بڑھیا غریب مسکین کہ اس کی بیٹی کے گلوبند میں ایک درہم چاندی تھی ظالموں نے اسے بھی نہ چھوڑا آخر وہ لڑکی روپیٹ کر کہنے لگی کہ میں غریب فقیرنی ہوں سوائے ایک درہم چاندی کے اور میں کچھ نہیں رکھتی ہوں یہ ایک درہم مجھ کو بخش دو مگر انھوں نے نہ سنا تب اس غریب نے خدا کی درگاہ میں یہ فریاد کیا یا اللہ تو اس کا انصاف کر اس ظالم کے شر سے مظلوم کو بچا رکھ اور اس کی بے انصافی کا تو انصاف کر اور اسے تودفع کر آہ فریاد اس کی خدا کی درگاہ میں مقبول ہوئی مصداق اس آیت کے اتقوا دعوة المظلوم فانها مقبولة ترجمہ پرہیز کرو مظلوم کی بددعا سے مقرر وہ مقبول ہوتی ہے خبر ہے کہ شداد نے سارے ملک کے لڑکے اور لڑکیاں خوبصورت خوبصورت دیکھ کر دمشق میں کہ مکان اس کا تھا منگوا کر جمع کیا تھا کہ مانند حور و غلماں کے بہشت میں جائے ایک روز کمال خواہش سے دو سو غلام ساتھ لے کر بہشت دیکھنے کو گیا جب بہشت کے نزدیک جا پہنچا غلاموں کو چاروں میدانوں میں بھیجا اور ایک غلام کو ساتھ لے کر چاہا کہ بہشت کے اندر جائے وہیں بہشت کے آستانے پر ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے جواب دیا ملک الموت ہوں شداد نے کہا تو یہاں کیوں آیا ہے اس نے کہا تیری جان قبض کرنے کو آیا ہوں شداد نے کہا مجھ کو ذرا مہلت دے تو میں اپنے بہشت کو دیکھوں ملک الموت نے کہا خدا کا حکم نہیں ہے کہ تو بہشت میں جائے تجھ کو دوزخ میں جانا ہے پھر شداد نے کہ چھوڑ میں گھوڑے سے اتروں انھوں

نے کہا کہ نہیں تب اسی حالت میں ایک پاؤں اس کا گھوڑے کی رکاب میں رہا اور دوسرا پاؤں بہشت کے دروازے پر تھا کہ جان اس کی قبض ہوئی وہ مردود بہشت ناویدہ دوزخی ہوا اور ایک فرشتے نے آسمان سے ایک ایسی سخت زور کی آواز کی کہ سب ساتھی اس کے ہلاک ہو گئے ایک لقمہ کھانے کی فرصت نہ ہوئی اس وقت نہ مال رہا نہ ملک ادنیٰ اعلیٰ فقیرا حیر تمام ملک ملک کے غارت ہو گئے اور وہ سب دوزخی ہو گئے اور اس کی بہشت کوزمین کے نیچے دبا دیا کہ قیامت تک کچھ اس کا اثر باقی نہ رہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو قوم شموہ پر بھیجا۔

حضرت صالح علیہ السلام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور والی ثمود اخواہم صالحا قالوا یا قوم اعبدوا اللہ
 مالکم من الہ غیرہ ترجمہ اور ثمود کی طرف بھیجا ان کے بھائی صالح کو صالح علیہ السلام نے کہا
 اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہیں صاحب تمہارا سوا اس کے صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کی دعوت
 کی کہ اے قوم اقرار کرو کہ خدا ایک ہے کوئی شریک اس کا نہیں ہے منکروں نے کہا کہ تمہاری
 پیغمبری کی کیا دلیل ہے آپ نے کہا کہ ہود علیہ السلام کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے بہ سبب بے ایمانی اور
 بت پرستی کے ہلاک کیا مجھے ان کے پیچھے اللہ نے خلیفہ کر کے تم پر بھیجا ہے وہ بولے کچھ معجزہ دکھلا
 آپ نے کہا کہ کیا معجزہ دکھلاؤں سکھوں نے کہا کہ ایک اونٹنی اس پتھر سے نکل آئے اور اسی وقت
 ایک بچہ جنے اور دودھ دے تب بھیجائیں گے کہ تو رسول خدا کا برحق ہے اس وقت جبرائیل علیہ
 السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اے صالح علیہ السلام تو ان سے اقرار لے کر بغیر حکم خدا کے وہ اونٹنی کو
 نہ ماریں سوائے دودھ کے اس سے کچھ نہ کھائیں کہ ان پر کوئی اس کی چیز حلال نہیں ہے تب حضرت
 صالح علیہ السلام نے ان سے اقرار لیا اس کے بعد حق تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اے صالح علیہ السلام تو دعا
 کر اور قدرت میری دیکھ کر تجھ سے چار ہزار برس آگے ایک اونٹنی اس پتھر کے اندر میں نے پیدا کر
 رکھی ہے تاکہ معجزہ تیرا ظاہر ہو اور دلیل تیری پیغمبری کی مضبوط ہو پس صالح علیہ السلام نے خدا کی
 درگاہ میں دعا کی اور سب مومنوں نے آمین کہا اتنے میں عجب ایک آواز اس پتھر سے نکلی معا اس
 کے ایک اونٹنی نہایت خوبصورت اس پتھر کے درمیان سے نکل آئی کہ اس کے برابر سارے عالم
 میں دوسری نہ تھی اور بعد ایک ساعت کے اس نے بچہ دیا اور اس میں تازی گھانس بھی نظر آئی جو
 اونٹنی نے کھائی تھی اور خدا کے حکم سے فوراً ایک چشمہ اور چراگاہ پیدا ہوئی اونٹنی اس میں چرنے لگی
 اس قوم میں سات قبیلے تھے ساتوں قبیلے اس چاہ سے پانی پیتے تھے کچھ کم نہ ہوتا تھا ساربان اونٹنی کو
 اس چارہ پر لے گیا اس نے سب پانی اس کا پی لیا تب حضرت صالح علیہ السلام نے اس قوم سے کہا
 کہ تم دودھ دے کے پیو پس ساتوں قبیلے اس سے دودھ دے گئے اور مشکیں بھر بھر کے اپنے گھر لے

جاتے تھے اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو فرمایا اپنی قوم سے کہہ دے کہ پانی اس چاہ کا ایک روز اونٹنی کا ہے جس دن دودھ دوہا جائے اور ایک دن ان کا ہے جس دن دودھ دوہا نہ جائے جیسا کہ باری تعالیٰ نے فرمایا ہے قال هذه ناقة لها شرب ولكم شرب يوم معلوم ولا تمسوها بسوء فإخذكم عذاب يوم عظيم ترجمہ کہا یہ اونٹنی ہے اس کو پانی پینے کی ایک دن باری ہے اور تم کو باری ایک دن کی مقرر ہے اور نہ چھیڑو اس کو بری طرح پھر پکڑے تم کو آفت ایک بڑے دن کی فائدہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اونٹنی پتھر سے پیدا ہو کر حضرت صالح علیہ السلام کی دعا سے چھٹی پھرتی تھی جس جنگل میں چرنے جاتی تھی سب مویشی بھاگ کر کنارے ہو جاتے اور جس تالاب پر پانی پینے کو جاتی سب مویشی وہاں سے بھاگتے تب ایک دن یہ ٹھہرایا کہ ایک دن پانی پر وہ جائے اور ایک دن اور لوگوں کے مویشی جائیں یہ واقعہ تفسیر سے لکھا ہے حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کو کہہ دیا خبردار یہ اونٹنی ہے اللہ کی اس کو نہ چھیڑو اور آزار مت دیجو ورنہ خدا تعالیٰ تم پر عذاب سخت بھیجے گا پس وہ لوگ اونٹنی کو پیار کرتے تھے اور حفاظت سے رکھتے تھے اور اس کے دودھ سے مکھن اور گھی جمع کر کے شہروں میں لے جا کر بیچتے اور اس سے فائدہ حاصل کرتے تھے دس آدمی اشراف اس قوم کے ان کی خدمت میں حاضر تھے صالح علیہ السلام نے فرمایا اے قوم اس مہینے کے اندر جس کے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا اس سے قوم سب ہلاک و تباہ ہوگی اتفاقاً ان دسوں مرد کی عورتیں حاملہ تھیں مرضی الہی سے اسی مہینے میں جنین نو عورتیں نے اپنے اپنے بچوں کو مار ڈالا اور ایک عورت نے بہ سبب اس کے کہ کوئی فرزند اس کا نہ تھا اس لیے لڑکے کو نہیں مارا اور نام اس کا قدر رکھا جب وہ لڑکا بالغ ہوا شہ زور نکلا اور وہ نو عورتیں جنہوں نے اپنے فرزندوں کو مار ڈالا تھا پشیمان ہوئیں اور کہنے لگیں کہ صالح علیہ السلام کی بات جھوٹی تھی اس سبب سے ایمان ان لوگوں کا حضرت صالح علیہ السلام سے اور ان ایک اونٹنی سے مبدل ہوا ایک روز وہ قدر اور ایک شخص کہ نام اس کا مصدع تھا اس کے ساتھ مل کر اور ہر ایک قبیلے سے ایک ایک شخص نے باہم متفق ہو کر اور شراب پی کر اونٹنی کو مار ڈالنے کی صلاح کی اور کہا کہ پانی پینے کے لیے جب کنوئیں کے کنارے پر جائے گی اسی وقت مار ڈالیں گے بمصداق اس آیت کے قوله تعالیٰ وکان فی المدینة تسعة رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون ترجمہ اور تھے اس شہر میں نو شخص خرابی کرتے ملک میں اور نہ سنوارتے دوسرے روز اونٹنی نے پانی پینے کے لیے سر جھکا بجا اور قدر بن سالف مردود نے آ کر اس کی گردن پر تیر مار کر زخمی کیا اونٹنی نے اس پر حملہ کیا سب بھاگے اور مصدع بن و ہر ملعون نے پیچھے سے آ کر اس کے پاؤں میں تلوار ماری اور اونٹنی گر پڑی اور دوسرے سب

ملعونوں نے آ کر جان سے مار ڈالا اور بچہ اپنی ماں کا یہ حال دیکھ کر بھاگا سب مردودوں نے اس کا پیچھا کیا نہ پایا جس پتھر سے ماں اس کی نکلی تھی اس کے اندر جا گھسنا سعید بن نبیب روایت کرتے ہیں کہ قوم صالح علیہ السلام کی شراب نہ پیتی تو ہرگز اونٹنی کو نہ مارتی یہ گناہ کبیرہ شراب پینے سے ہوا اور حدیث میں آیا ہے کہ الخمر ارام الخبائث یعنی شراب برائیوں کی ماں ہے تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک عورت بدکار کے گھر میں گائے اونٹ بکری وغیرہ بہت تھے اور چارے اور پانی کی تکلیف سے اس نے اپنے یار کو سکھایا کہ اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈال اس نے ویسا ہی کیا اس کے تین دن بعد ان پر عذاب الیم آیا جب حضرت صالح علیہ السلام نے خبر پائی تب ان سے کہا قولہ تعالیٰ فعقر وھا فقال تمتعو فی دارکم ثلثة ایام ذالک وعد غیر مکذوب ترجمہ پھر اس کے پاؤں کاٹ ڈالے تب کہا فائدہ اٹھاؤ اپنے گھر میں تین دن یہ وعدہ جھوٹا نہ ہوگا حضرت صالح علیہ السلام نے کافروں کو کہا حیات تمہاری تین دن کے سوائے باقی نہیں ہے وہ بولے اس کی کیا علامت ہے صالح علیہ السلام نے کہا کہ پہلے روز رنگ روپ تمہارا سرخ ہو جائے گا اور دوسرے روز زرد ہو جائے گا اور تیسرے روز سیاہ ہو جائے گا جب تین دن کے بعد یہ علامت مذکورہ ظاہر ہوئی جن لوگوں نے کہ اونٹنی کو مارا تھا وہ مردود سب حضرت صالح علیہ السلام کے گھر میں آئے تاکہ ان کو مار ڈالیں تب اسی وقت غضب الہی ان پر نازل ہوا تب جبرائیل علیہ السلام آئے اور دیواریں گھر کی ہلا دیں وہ کافر سب خاک میں مل گئے اور ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ ان ساتوں قبیلوں نے حضرت صالح علیہ السلام سے پوچھا کہ کس طرح سے ہم ہلاک ہوں گے آپ نے فرمایا کہ ایک ہی آواز سے جبرائیل علیہ السلام کی خاک میں مل جاؤ گے تو اسی وقت اس قوم نے ایک چاہ عظیم کھود اور لڑکے بالوں کو اس میں رکھ دیا اور کانوں میں روئی دی اور پارچے کو پاس کے سر پر ڈالے تاکہ آواز اس کی نہ سنی جائے اور عذاب سے اس کے نجات پائیں یہ تدبیر کر کے سب اس کے اندر جا رہے اس کے بعد اسی فرشتے نے جا کر ایک ہی آواز سے ساتوں قبیلوں کو فی النار والسقر کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا ارسلنا علیہم صیحة واحدة فکانوا کھنشیہ المحتظر ترجمہ ہم نے بھیجی ان پر ایک چنگھاڑ پھر رہ گئے جیسی روندی باڑھ کانٹوں کی اور کچھ نام و نشان ان کا زمین پر باقی نہ رہا اس کے بعد صالح علیہ السلام ملک شام میں گئے اب جس کو شہرستان عوج کہتے ہیں وہاں جا کر مسکن کیا بعد مدت کے انتقال فرمایا اور مسجد جامع کی ذہنی طرف مدفون ہوئے اور مومن سب وہاں جا کر رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

جب کوئی اولاد سام بن نوح علیہ السلام بن تارخ کی عرب و عجم میں نہ رہی بعض لوگ طوفان سے ہلاک ہوئے اور بعض فرشتے کی آواز سے مرے بادشاہ نمرود عطیہ الملعنه عجم کے ملک سے نکال وہ بیٹا تھا کنعان بن آدم علیہ السلام بن سام بن نوح علیہ السلام کا اور اس کی زبان عربی تھی اور بعض نے جو لکھا ہے کہ کیکاؤس بیٹا کیکاؤس کا وہ بیٹا منوچہر کا اور منوچہر بیٹا فریدون بن جمشید کا تھا وہ صحیح نہیں اور صحیح تر یہ ہے کہ اس کا نام نمرود تھا اس کی بڑی قوت اور حشمت اور شوکت تھی بسبب قوت لشکر کے ملک شام میں دخل کیا اس کے بعد ترکستان کو فتح کر کے اولاد بن یافث ابن نوح علیہ السلام کو اپنا فرمانبردار بنایا اس کے بعد ہندوستان میں آ کر اولاد بن نوح علیہ السلام کو مطیع کیا اور روم کو بھی قبضے میں لایا اور تمام جہاں مشرق سے مغرب تک اپنے دخل میں لایا الا ماشاء اللہ اس کے بعد کوفے میں جا کر مقام کیا اب جس کو بابل کہتے ہیں وہاں تخت پر بیٹھا ترکستان اور ہندوستان اور روم اور مغرب اور مشرق سے خراج اس کے لیے آتا ایک ہزار سات سو برس اس نے بادشاہی کی تھی بڑا متکبر تھا کبھی آسمان کی طرف نظر نہ کرتا اور اللہ سے حاجت نہیں مانگتا تھا اور کہتا تھا کہ میں خدا ہوں آسمان کا خدا کیا چیز ہے لعنۃ اللہ علیہ مگر اس وقت ملعون نے آسمان کی طرف نظر کی تھی جب گدھ کے کندھے پر سوار ہو کر خدا کو تیر مارنے کے لیے آسمان کی طرف جاتا تھا اور تیر کمان میں لگا کر کہتا تھا کہ اگر آسمان پر دوسرا خدا ہے تو اسی تیر سے اسے مار ڈالوں گا اور وہ ملعون جب باہر نکلتا تب تخت کے چاروں پائے چار ہاتھی کی پیٹھ پر رکھ بیٹھتا اور پائیں تخت کے ایک قبہ دیبائے رومی سے کھنچواتا مونی اور جواہرات سے اسے آراستہ کرتا اور طنائین اس میں زینت کی لگائی جاتیں دن کو اسی تخت پر بیٹھتا اور چار سو کرسیاں تخت کے نیچے چھپی رہتیں اور ہر کرسی پر جادوگر اور نجم سب بیٹھتے اور امیر و حاجب اس کے گرد رہتے اور کہتے ہیں کہ ہفت اقلیم کی بادشاہی چار شخصوں کی ہوئی ان چاروں کے برابر شہنشاہ کوئی نہ ہو اور دو مسلمان ایک ان میں سلیمان دوسرے سکندر ذوالقرنین تھے اور دو کافر ایک نمرود بن کنعان اور دوسرا بخت نصر ان چاروں کو ہفت اقلیم کی سلطنت حاصل ہوئی تھی ایک روز نمرود مردود تخت پر بیٹھا تھا اور تمام لشکری گرد اس کے حاضر تھے تقدیر الہی

سے جادو گرا اور نجم سب اپنا سر جھکائے ہوئے غمناک بیٹھے تھے نمرود نے کہا تم کو آج کیا ہوا کہ دلگیر و غمناک بیٹھے ہو انہوں نے کہا خدا تمہاری خیر کرے ایک ستارہ عجیب فلک پر نظر آیا کہ کبھی یہ ستارہ ہم نے نہ دیکھا تھا آج مشرق کی طرف سے نکلا ہے نمرود نے کہا وہ ستارہ کیسا ہے انہوں نے کہا ایک لڑکا باپ صلب سے مال کے رحم میں موجود ہو گا وہ تیری بادشاہت کو تباہ کرے گا نمرود نے کہا کس وقت وہ لڑکا باپ کی پشت سے ماں کی شکم میں آئے گا منجموں نے کہا تین رات دن میں پس نمرود مردود نے حکم کیا کہ جتنی عورتیں بالغہ ہیں آج سے اپنے شوہروں کے ساتھ ہمبستر نہ ہونے پائیں اتفاقاً نمرود کا ایک خاص چوہدار کہ اس کا نام تاریخ تھا اور اس کے بھائی کا نام آزر بعد وفات پدر کے یہی زندہ رہا جس کا تفسیر میں مذکور ہے وہ ہمیشہ ایک ہاتھ میں شمع اور ایک ہاتھ میں ننگی تلوار لے کر تمام رات نمرود کے سرہانے کھڑا رہتا جس دن کے نمرود نے حکم دیا اسی شب کو مشیت ایزدی سے تاریخ کو خواہش ہوئی کہ اپنی بی بی کے ساتھ مباشرت کرے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ماں کی بھی خواہش ہوئی دل سے کہنے لگی کہ کیونکر اپنے شوہر کے پاس جا کر خوشی حاصل کروں اسی پس و پیش میں تھی کہ وہ خود خواہش سے آدھی رات کو گھر سے نکل کر دروازے پر قصر نمرود کے جا پہنچی دیکھا کہ نمرود کے سرہانے ایک ہاتھ میں شمع اور ایک ہاتھ میں تلوار لیے پاسبانی کر رہا ہے جب دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں اسی وقت شہوت نے غلبہ کیا اس نے اپنی بی بی سے کہا اب کیا صلاح ہے دونوں ہاتھ میرے بند ہیں اتنے میں اللہ کے حکم سے ایک پری آ کر موجود ہوئی وہ شمع اور تیغ لے کر اسی طرح کھڑی رہی اور جو روخصم نے نمرود کے سرہانے مباشرت سے فراغت کی اسی شب کو خدا کی قدرت سے ابراہیم علیہ السلام نے باپ کی پیٹھ سے ماں کے پیٹ میں قرار پکڑا تاریخ نے بی بی سے کہا کہ خبردار یہ بھید کسی سے ظاہر نہ کرنا اور یہاں سے گھر جانے تک راہ میں کوئی نہ دیکھے کیونکہ یہ موجب شرمندگی کا ہے تب بی بی ان کی وہاں سے نکل کر چپکے سے اپنے گھر کو گئیں اور اس آنے جانے کی بجز خدا کے کسی کو خبر نہ ہوئی جب صبح ہوئی نمرود لعین نے نیند سے اٹھ کر تاریخ کی پیشانی کی طرف نگاہ کی دیکھا کہ ایک نور اس کے چہرے پر چمکتا ہے نمرود نے کہا اے تاریخ آج چہرہ تیرا نورانی دیکھتا ہوں بخلاف اور دونوں کے تاریخ نے اس کی ترقی اقبال کی دعا کی اس کے بعد نمرود وہاں سے اٹھ کر تخت پر جا بیٹھا رہا ہوں اور منجموں کو بلوا کر کہا کہ اپنے علم سے دریافت کر کے کہو کہ وہ لڑکا پیدا ہوا یا نہیں سمجھوں نے دریافت کر کے عرض کیا کہ جتنی عورتیں حاملہ ہیں وقت ولادت کے اپنے لڑکوں کو مار ڈالیں اس سبب سے جتنی عورتیں حاملہ تھیں سبھی نے اپنے اپنے بچے مار ڈالے جبکہ ابراہیم علیہ السلام کو اپنی ماں کے پیٹ میں نو مہینے گزرے تب ان کی ماں نمرود

کے خوف سے اور بچے کی محبت سے گھر سے نکل کر چکی باہر شہر کے جا کر میدان میں ایک غار کے اندر جا بیٹھیں وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے ان کے نور سے غار ایک بارگی روشن ہو گیا ان کی ماں رونے لگی اس خوف سے کہ مبادا یہاں آ کر کوئی لڑکے کو نہ مار ڈالیں آخر لڑکے کو کپڑے میں لپیٹ کر وہاں چھوڑ کر گھر کی طرف روتی ہوئی چلی گئیں اسی وقت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور دونوں ہاتھ کی دونوں انگلیاں لڑکے کے منہ میں رکھ دیں خدا کے فضل و کرم سے ایک انگلی سے شہد اور دوسری انگلی سے دودھ جاری ہوا ابراہیم علیہ السلام اسی کو پیتے اور کسی چیز کے محتاج نہ ہوتے اور ہفتے کو ماں ان کی ان کے پاس جاتیں اور ان کی زندگی اور پرورش سے متعجب ہوتیں جب وہاں سے نکل آتیں تو اس پتھر کو الگ کر کے انھیں دیکھ بھال کر چلی جاتیں اسی طرح سے سات برس گزرے ایک دن حضرت نے اپنی ماں سے پوچھا یا امی من ربک ترجمہ اے ماں میری تمہارا خدا کون ہے وہ بولیں تیرا باپ تاریخ ہے جو مجھے کھانے کو دیتا ہے بولا اس کا خدا کون ہے بولیں کو اکب ہیں یعنی ستارے پھر پوچھا کو اکب کا خدا کون ہے اس بات کو سن کر ماں ان کی لاجواب ہوئیں اور شرمندہ ہو کر چلی گئیں اور حقیقتیں تاریخ کو سنائیں اس نے کہا یہ لڑکا نمرود کا دشمن ہوگا اس میں کچھ شک نہیں اسی فکر میں تھا کہ اسے کیا کیا چاہیے ایک رات ابراہیم علیہ السلام نے غار سے باہر آسمان کی طرف نظر کی ستاروں کو دیکھ کر کہا کہ میرے ماں باپ ان کو خدا کہتے ہیں بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ فلما جن علیہ اللیل را کو کباً قال هذا ربی فلما اقل قال لا احب الا فلین ترجمہ پھر جب اندھیری آئی اس پر رات تو دیکھا ایک ستارا بولا یہ ہے رب میرا پھر جب وہ غائب ہوا بولا مجھ کو خواہش نہیں چھپ جانے والے کی پھر جب چاند نکلا کہا قولہ تعالیٰ فلما را القمر بازغاً هذا ربی فلما اقل قال لئن لم یهدنی ربی لا کونن من القوم الضالین ترجمہ پھر دیکھا چاند کو روشن بولا یہ ہے رب میرا پھر وہ غائب ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام بولے کہ اگر نہ راہ دے مجھ کو رب میرا تو بیشک ہوں میں بھٹکتے ہوں میں بھٹکتے لوگوں میں یعنی گمراہ ہوں میں پھر جب دیکھا آفتاب کو بولا ہے رب میرا قولہ تعالیٰ فلما را الشمس بازغاً قال هذا ربی هذا اکبر ترجمہ پھر جب آفتاب کو بولا یہ ہے رب میرا کہ یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہوا بولا قولہ تعالیٰ فلما اقلت قال یا قوم انی برئ مما تشرکون انی و جہت و جہی للذی فطر السموات و الارض حنیفاً و ما لنا من المشرکین ترجمہ پھر جب وہ غائب ہوا بولا اے قوم میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک کرتے ہو خدا سے میں نے اپنا منہ کیا اس کی طرف جس نے بتایا آسمان و زمین کو ایک طرف کا ہو کر یعنی تمہارا اور میں نہیں

شریک کرنے والا ہوں کسی چیز کو ساتھ اللہ کے فائدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب لڑکے تھے قوم کو دیکھا کہ آسمان و زمین کے خالق کو خدا نہیں کہتے ہیں اور اپنی حاجتیں اور مراد کے واسطے کوئی مورتن کوئی ستاروں کو کوئی چاند اور سورج کو پوجتا ہے آپ نے چاہا کہ میں بھی ایک کو اپنا رب ٹھہرا رکھوں موزتوں سے تو پہلے ہی ناخوش تھے پھر ایک ستارے کو اپنا رب ٹھہرایا جب وہ غائب ہوا تو جانا کہ یہ ایک حال پر نہیں کوئی اور ہی اس پر حاکم ہے اگر وہ رب مستقل ہوتا تو اعلیٰ حال سے ادنیٰ میں نہ آتا پھر چاند و سورج میں بھی غائب ہونا پایا تو سب کو چھوڑ کر ایسے ایک کو اختیار کیا کہ جس کو سب مانتے ہیں کہ سب سے بڑا ہے اور عقل کامل کے نزدیک ایک ایسے کو ماننا چاہیے کہ جس سے سب کا کام نکل سکے اور سب پر قادر ہو اور اس صورت میں دوسرے کو ماننا کچھ ضرور نہیں فائدہ تفسیر میں سے لکھا ہے آزر نے کہا اے لڑکے میرا خدا نمود کے سوا کوئی نہیں ہے نعتہ اللہ علیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اس سے کہ آسمان و زمین اور کواکب کا خدا ایک ہے بلا شریک ہے وہ بولے قولہ تعالیٰ قنالوا اجنتنا بالحق ام انت من اللاعبین ترجمہ وہ بولے تو ہمارے پاس لایا ہے سچی بات تو کھیل کرنے والوں میں سے ہے یا کسی سے سنا ہے ابراہیم علیہ السلام بولے قولہ تعالیٰ قال ربکم رب السموات والارض الذی فطرهن وانا علی ذلکم من الشہدین ترجمہ ابراہیم علیہ السلام بولے نہیں بلکہ رب تمہارا وہی ہے جو رب کہ آسمان و زمین کا ہے جس نے ان کو بنایا اور میں ایسی بات کا قائل ہوں اور قسم کھا کر بولا اے باپ میں تیرے بتوں کا علاج کروں گا بمصدق اس کے قولہ تعالیٰ وتالی اللہ لا کیدن اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین ترجمہ قسم ہے اللہ کی میں فکر کروں گا تمہارے بتوں کی کہ جب تم جاؤ گے پیٹھ پھیر کر فائدہ یہ بات انھوں نے چپکے سے کہی پھر جب وہ شہر سے باہر ایک میلے میں نکل گئے تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت خانے میں جا کر سب بتوں کو توڑ ڈالا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فجعلہم حلاً اذا الا کبیر الہم لعلہم الیہ یرجعون ترجمہ پھر ابراہیم علیہ السلام نے کر ڈالا انھوں کو ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک جو سب سے بڑا تھا اس واسطے کہ شاید اس کے پاس وہ پھر آئیں اور بتوں کو ذلیل اور خوار دیکھیں اور ان کے پوجنے سے باز آویں اور اس قوم میں ہر سال دو بار عید ہوتی ایک روز عرفے میں اور ایک عید کے روز ایک دن آزر نے کہا اے بیٹے ابراہیم علیہ السلام چل ہمارے ساتھ میدان میں میلے کو دیکھنے کو حضرت نے عذر کیا اور کہا بمصدق اس آیت کے قولہ تعالیٰ فینظر نظرة فی السجوم فقال الیٰ یسقیم فتولوا عنہ مدبرین ترجمہ پھر نگاہ کی ایک بارتاروں پر پھر کہا میں بیمار ہوں پھر لٹے ہو گئے اس لئے پیٹھ دئے کر کہی بات ان سے اس ہی طور پر کہی کہ ان کے فہم

میں نہ آئی سب کے سب میدان کی طرف نکل گئے خلاصہ تفسیر میں یوں لکھا ہے کہ وہ لوگ نجومی تھے اس واسطے ان کو دکھانے کو تاروں کی طرف دیکھ کر یا نجوم کی کتاب میں دیکھ کر کہا کہ میں بیمار ہوں یعنی بیمار ہوا چاہتا ہوں چونکہ وہ ایک روز عید کے شہر سے باہر جاتے اور ایک دن میدان میں بت پوجنے کو نکلتے تھے ان کو چھوڑ کر چلے گئے یہ ایک جھوٹ ہے اللہ کی راہ میں عذاب نہیں ثواب ہے اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تمر لے کر بت خانہ میں جا کر کے سب بتوں کے ہاتھ پاؤں توڑتا توڑتے ٹکڑے ٹکڑے کر کے بڑے بت کی گردن پر ایک تمر کو رکھ کر بت خانے سے نکل آئے شیطان ملعون یہ حال دیکھ کر میدان میں ان کافروں کے پاس روتا ہوا گیا اور چلا کے کہا کہ تمہارے معبودوں کے ہاتھ پاؤں توڑتا توڑیروز بر کر رکھا ہے یہ سنتے ہی مرد و سب مغموم و متحیر ہو کر اپنی سواریوں کے طرف دوڑے چاہا کہ سوار ہوں وہ جانور بھاگ گئے ہاتھ نہ لگے تب پشیمان ہو کر پایادہ شہر میں آئے اور بتوں کا حال دیکھ کر کہنے لگے قولہ تعالیٰ قالو من فعل هذا بالہتانا انہ لمن الظالمین ترجمہ وہ بولے کس نے کیا ہے یہ کام ہمارے معبودوں سے وہ کوئی بے انصاف ہے تو ہم اس کا بدلہ لیں پس لوگوں نے کہا قولہ تعالیٰ قالو سمعنا فتی ید کرہم یقال لہ ابراہیم ترجمہ سنا ہے ہم نے ایک جوان کو ذکر کرتا تھا ان کا کہتے ہیں اس کا ابراہیم علیہ السلام پس حضرت کو بلا یا قولہ تعالیٰ قالوا فاتوا بہ علی اعین الناس لعلہم یشہدوہ ترجمہ تب سمجھوں نے کہا لے آؤ اس کو لوگوں کے سامنے شاید وہ دیکھیں تب حضرت خلیل اللہ کو نمرود نے بلوایا اور حضرت کو ڈرایا کہ ہمارے بتوں کو تم ہی نے توڑا ہے حضرت نے کہا میں نے نہیں توڑا اتنے میں کسی نے گواہی دی کہ اے ابراہیم علیہ السلام ایک دن تم نے کہا تھا کہ میں تمہارے بتوں کی فکر کروں گا شاید تم ہی نے توڑا ہے پھر کافروں نے حضرت سے پوچھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قالو آء انت فعلت هذا بالہتانا یا ابراہیم ترجمہ کافروں نے کہا حضرت سے کیا تو نے کیا ہے یہ ہمارے معبودوں پر اے ابراہیم علیہ السلام یہ تیرا ہی کام ہے حضرت نے کہا میں نے نہیں کیا اور کہا قولہ تعالیٰ قالو بل فعلہ کبیرہم هذا فاسئلوہم ان کانوا ینطقون ترجمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا میں نے نہیں کیا بلکہ یہ کیا ان کے بڑے بت نے سوان سے پوچھ لو اگر وہ بولتے ہیں انہوں نے کہا اے ابراہیم علیہ السلام بت کہیں بات کرتے ہیں وہ نہ سنتے نہ حرکت کرتے ہیں تب حضرت نے کہا اے قوم جو کہ بات نہیں کرتے اور نہ دیکھتے اور نہ سنتے ہیں پھر ان کو خدا کیوں کہتے ہو اور پوجتے ہو اس بات کو سن کر سمجھوں نے سر نیچا کر لیا اور بولے یہ سچ کہتا ہے قولہ تعالیٰ ثم نکسوا علی رؤسہم لقد علمت ما ہولاء ینطقون ترجمہ پھر اوپر سے ہور ہے

ہے سر ڈال دیا اور کہا کہ البتہ تو جانتا ہے کہ یہ نہیں بولتے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے جانا کہ یہ سب
 لا جواب ہوئے تب حضرت نے فرمایا قولہ تعالیٰ قال افتعبدون من دون اللہ مالا ینفعکم
 شیئاً ولا یضرکم اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون ترجمہ حضرت
 بولے پھر تم پوجتے ہو سوا خدا کے ایسے کو جو تمہارا کچھ نفع نہیں ہے وہ جب دلیل کچھ نہ لاسکے تب ان
 کافروں نے حضرت کے مار ڈالنے کی تدبیر کی اور یہ علاج ٹھہرایا قولہ تعالیٰ قالوا احرقوه و
 انصرو الہتکم ان کنتم فاعلین ترجمہ بولے اس کو جلاؤ اور مدد کرو اپنے معبودوں کی اگر تم
 کچھ کرنے والے ہو پھر بولے قولہ تعالیٰ قالوا بنوا بنا الفقوہ فی الجحیم ترجمہ کہا
 انہوں نے کہ بناؤ واسطے اس کے ایک عمارت یعنی چار دیواری اٹھا پختہ چاروں طرف سے پھر ڈالو
 اس کو اس آگ کے ڈھیر میں پس نمرود نے حکم کیا کہ ایک چار دیواری ہشتی ایسی بناؤ کہ احاطہ اس کا
 بارہ کوس کا اور اونچائی اس کی سو گز کی ہوئے پس ایک دیوار اسی کے مطابق تیار ہوئی اس کے
 بعد نمرود نے حکم کیا کہ سارے ملکوں میں منادی کرادو کہ ملک بھر میں جتنے ہمارے دوست ہیں لکڑی
 کاٹ کے یہاں لا کے جمع کریں تب حکم سے نمرود کے ہر شخص نے موافق اپنے حوصلہ کے لکڑیاں
 لا کر اس دیوار کے اندر چاروں طرف جمع کیں پھر جب اس میں آگ لگا دی شعلہ اس کا اس قدر
 اونچا ہوا کہ وہاں سے تین کوس کے فاصلے پر جو جانور اڑتے اس کی تپش سے جل کر بھن کر خاک ہو
 جاتے اس میں کافر سب متردد ہوئے کہ ابراہیم علیہ السلام کو کیونکر آگ میں ڈالیں اتنے میں ابلیس
 علیہ اللعین نے آ کر ان کافروں کو حکمت بتائی اور بولا ایک اونچی جگہ تم بناؤ انہوں نے بڑھیوں کو بلا
 کر ایک منجیق یعنی گوپھن بنوائی اس کے آگے کسی نے گوپھن نہیں بنائی تھی اور نہ دیکھی تھی ابلیس
 نے اس کو دوزخ ہادیہ میں دیکھا تھا کہ جب کسی کو دوزخ میں ڈالتے ہیں تو گوپھن میں رکھ کے
 ڈالتے ہیں اس معلون نے منجیق کو درست کر کے جب ٹھیک ٹھاک کیا درگاہ الہی سے آواز آئی اے
 جبرائیل علیہ السلام آسمان کے دروازے کھول دے تاکہ فرشتے سب خلیل اللہ کو دیکھیں کہ دشمن
 کے ہاتھ میں میں نے دیا کہ اس کو جلاتے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے دروازے کھول دیے تب
 تمام ملائکہ یہ حال دیکھ کر سجدے میں آگئے اور کہنے لگے الہی اس میدان میں ایک موحد ہے تجھے
 پوجتا ہے اس کو دشمن کے ہاتھ میں تو نے ڈالا وہ اس کو آگ میں جلاتا ہے حکم باری تعالیٰ کا ہوا اے
 فرشتو تم اگر چاہتے ہو تو اس کو امان دو ابلیس نے گوپھن کو درست کر کے چار سو سی اس میں لگائیں
 وزیر نے نمرود کو کہا کہ پیرا ہن اپنا اس کو پہناؤ کیونکہ اگر وہ نہ جلے گا تو لوگ کہیں گے کہ ابراہیم علیہ
 السلام پیرا ہن کے برکت سے نہ جلا یہ صلاح ٹھہرا کر پیرا ہن نمرود مردود کا حضرت ابراہیم علیہ

السلام کو پہنا دیا اور ہاتھ پاؤں باندھ کر گوپھن میں رکھ کر چار سو آدمی نے مل کر ایک بارگی زور لگایا مگر منجیق جگہ سے نہ ہلا اور حضرت کے باپ آزر نے بھی آ کر کہا کہ مجھے بھی ایک رسی دو کہ میں بھی کھینچوں اگرچہ میرا فرزند ہے لیکن ہمارے دین کا مخالف ہے اور ایک رسی پکڑ کر کھینچنے لگا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے باپ کو منجیق کھینچتے دیکھا کہا الہی میرا باپ بھی میرا دشمن ہوا ہے سب آدمی شکایت زمانے کی اپنے ماں باپ کے پاس لے جاتے ہیں اور میرے باپ کا کام یہ ہے اے خدا میں آج سب سے بیگانہ ہوا سوائے تیرے مجھے کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے پس چار ہزار مرد زور آور مل کر اس گوپھن کو کھینچتے تھے اس میں ابلیس شخص ایک پیر مرد کی صورت بن کر ان کے پاس آیا اور کہا کہ اگر تمام آدمی مشرق اور مغرب کے منجیق کو کھینچیں گے تو بھی ہرگز جگہ سے نہ اٹھا سکیں گے تب انہوں نے کہا آخر کیا ہوگا شیطان لعین نے کہا کہ میں تم کو ایک راہ بتاؤں تم اگر اس کو عمل میں لاؤ گے تو البتہ اس کو گوپھن سے اٹھا کر آگ میں ڈال سکو گے پس اس قوم میں سے چالیس مرد عورت نے آگ میں مل کر زنا کیا اسی وقت فرشتے اس حرکت سے نفرت کر کے چلے گئے اور شیطان نے بھی انہیں کے ساتھ زنا کر کے منجیق پکڑ کے کھینچا تب کافروں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اٹھا کر معلق آتش میں ڈال دیا لعنۃ اللہ علیہم اجمعین اسی وقت فرشتے آسمانوں کے یہ حال دیکھ کر سجدے میں آگئے اور بولے یارب تیرے خلیل کو کافروں نے آگ میں ڈالا ہے جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کو ساتھ لے کر ان کے پاس پہنچے اور کہا اے ابراہیم علیہ السلام اگر تو چاہتا ہے تو میں ایک پر آگ پر ماروں اور دریائے محیط میں ڈال دوں حضرت نے کہا اے جبرائیل علیہ السلام یہ بات خدا تعالیٰ نے فرمائی ہے کہ نہیں حضرت نے کہا کہ اے جبرائیل علیہ السلام خالق نے جو فرمایا ہے سو کر پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا اے ابراہیم علیہ السلام تمہارا کیا مطلب ہے فرمایا کچھ مطلب ہے مگر تم سے نہیں حاجت میری اس سے ہے کہ جس کا سارا عالم محتاج ہے ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں جا کرے وہ جامہ ناپاک نمرود کا جو حضرت کو پہنایا تھا اسی گھڑی جل گیا اور کچھ آسب حضرت کو اللہ کے فضل سے نہ پہنچا اور اس وقت ملیل ہزار داستان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ آ کر اس باغ آتشیں میں نشیمن کیا اور اسی وقت غیب سے یہ آواز آئی قولہ تعالیٰ قلنا یانار کونی برداً و سلاماً علی ابراہیم و ازادہ کیداً فجعلنا ہم الا خسرین ترجمہ ہم نے کہا اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام پر اور جو چاہنے لگے انکا برا پھر انہیں کو ڈالا ہم نے نقصان میں اے آگ ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی ہو جا اور اس کو سلامت رکھ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تب اس میں پانی کا ایک چشمہ

جاری کیا اور جبرائیل علیہ السلام نے ایک تخت نور کا بہشت سے لا دیا اور حلہ بشتی لا کر پہنا دیا اور تخت پر بٹھایا اور جس رسی سے حضرت کے ہاتھ پاؤں باندھ کر کافروں نے آگ میں ڈالا تھا وہ آگ سے جل گئی اور حضرت کو ایک سر مو اللہ کے فضل و کرم سے آگ کا صدمہ نہ پہنچا تھا اسے دیکھ کر جبرائیل علیہ السلام نے متحیر ہو کر حضرت کی طرف نظر کی حضرت نے فرمایا اے بھائی کیا دیکھا تم نے کہ متعجب ہونا موس اکبر نے کہا کہ مجھ کو اللہ کی قدرت سے عجب آیا اور آپ کا صبر بھی عجب پایا کہ ایسے مقام میں بغیر خدا کے تم نے کسی سے حاجت نہ چاہی اور نہ کسی سے مدد مانگی اور نہ کسی سے کچھ کہا اس لیے یہ کرامت اور رحمت اللہ نے تم پر بخشی اور تمہارے آگے کسی پر ایسی عنایت نہ ہوئی تھی اور کہتے ہیں کہ جو درخت جلے تھے تمام جڑیں ان کی زمین میں لگی تھیں اور شاخیں ان کی ترو تازہ ہو کر میوے لائیں اور حضرت کے تخت کے چاروں طرف زرگس و نقشہ پھول رہے تھے اور نمرود علیہ اللعنة نے ایک منارے پر چڑھ کر حضرت کی طرف نگاہ کی کہ گل دریاں کے بیچ میں سایہ دار درخت کے تلے تخت پر بیٹھے ہیں اس مردود نے کہا کہ میری محنت برباد ہوئی تب ملعون حضرت کو پتھر پھینک پھینک کر مارنے لگے خدا کے حکم سے وہ پتھر ہوا پر معلق ہو گئے اور مانند ابر بہاری کے سایہ کیا اور اتنا پانی برسایا کہ آتش نمرود بجھادی اور ہاران وزیر نمرود کا منارے پر چڑھ کر حضرت کو اس جشن میں دیکھ کر با آواز بلند کہنے لگا اے ابراہیم علیہ السلام نعم ربکم یعنی راست نیک ہے پروردگار تمہارا کہ ایسی آگ سے تمہیں نجات دی اور یہ بزرگیاں بخشیں اور نمرود نے کہا اے ابراہیم علیہ السلام تیرا خدا بڑا بزرگ ہے کہ اس آگ سے تجھے محفوظ رکھا یہ کہہ کر نمرود اپنے گھر کو چلا گیا چند روز کسی سے نہ بولا اس فکر میں تھا کہ مسلمان ہو جائے پھر اس بات سے خوف کیا کہ بادشاہی میری برباد ہوگی تب حضرت کو بلا کر کہا کہ میں تیرے خدا کے واسطے قربانی دوں گا حضرت نے کہا کہ تیری قربانی منظور نہیں جب تک کہ تو مسلمان نہ ہوگا نمرود نے کہا کہ میں قربانی کروں گا خواہ قبول کرے یا نہ کرے تب نمرود نے چار ہزار گایوں کی قربانی کیا پھر بولا کہ دس ہزار خزانے زر سرخ کے اور دس ہزار گنج سیم کے تیرے خدا کو دوں گا کہ ایسی کرامت تجھے بخشی حضرت نے فرمایا اے ملعون میرا خدا جو دیتا ہے بے عوض دیتا ہے نہ باعوض اور سارا مال تیرا اسی کا پیدا کیا ہوا ہے یہ کہہ کر حضرت چلے گئے تب ہاران نے نمرود سے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام نے وہ لڑکیاں بسبب آتش پرستی کے پائیں اور اسی طرح کی چند باتیں اس سے کہیں کہ آگ ایک فرشتہ ہے جسے وہ چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے نہیں کرتا ہے چنانچہ اس اعتقاد سے گہرا آتش پرست ہوئے لعنت اللہ علیہم اجمعین وہ چند قوم میں مزدوقیہ اور لوشیروانیہ اور صابیہ اور ہاران ملعون یہ باتیں نمرود سے کہہ رہا

تھا کہ ذرا سی آگ کہیں اڑ کر اس کی آنکھ میں گری کچھ اس کی آنکھ جل گئی اور نمرود کی بیٹی بالا خانہ پر سے حضرت کو دیکھ رہی تھی کہ ابراہیم علیہ السلام ایسی حشمت و رونق کے ساتھ آگ میں تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور کنارے پر اس کے پانی کے چشمے جاری ہیں اور چاروں طرف اس تخت کے گل و بنفشہ نرگس و ریحان کول رہے ہیں اور جو پتھر کہ کاروں نے ان کے اوپر پھینکے تھے ان کے سر پر معلق مانند ابر کے استادہ ہیں اور ابراہیم علیہ السلام ہزاروں نام خدائے تعالیٰ کے با آواز بلند پڑھتے ہیں نمرود نے اپنی بیٹی سے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کو تو نے دیکھا وہ بولی ہاں پھر کہا کہ ہار ان کو دیکھ جب اس نے ہار ان کی طرف نظر کی تو وہ خاک میں پڑا ہوا آنکھ کی سوزش سے لوٹ رہا ہے نمرود کی بیٹی نے کہا کہ بابا جان ابراہیم علیہ السلام اس مرتبے پر اور ہار ان اس عذاب میں گرفتار ہے چپکے بیٹھے ہو کیوں نہیں کہتے کہ ابراہیم علیہ السلام کا خدا برحق ہے تب نمرود مردود نے اس کو جھڑک کر کہا کہ چپ رہ اور ہار ان کے پاس چلا گیا اس کے بعد اس کی بیٹی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئی اور بولی اے ابراہیم علیہ السلام تو مجھ پر کرم کر میں تیرے خدا پر ایمان لاتی ہوں تب حضرت نے اس کو ایمان کی راہ بتائی اور یہ کلمہ پڑھایا لا الہ الا اللہ ابراہیم رسول اللہ جب اس نے یہ کلمہ پڑھا مومنہ ہوئی اور کہنے لگی کہ میں باپ کو بھی دعوت کروں گی حضرت نے فرمایا بہتر ہے تب وہ اپنے باپ سے جا کر بولی کہ کیوں حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ کے خدا پر ایمان نہیں لاتے ہو میں ان کے دین سے مشرف ہوئی خدا ان کا برحق ہے اور تمہارا خدا باطل ہے تب اس کے باپ نے اس کو مارنا چاہا چانک ایک ابر آیا اور اس کو وہاں سے اٹھا کر کوہ قاف کے واپس لے جا کر رکھا اور دوسرا قول یہ ہے کہ ہوا آ کر اسے اٹھالے گئی وہ بی بی اسی دن سے خدا کی عبادت میں مشغول و سرگرم رہی خلق اللہ جب اس ماجرے سے آگاہ ہوئی ہدایت ازلی جس کے ساتھ تھی وہ اپنا پاؤں اس آگ میں رکھ دیتا اور نہ جلتا تب حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لا کر مسلمان ہو جاتا۔

اللہ کی رحمت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آتش کدے سے نکلنا:

چالیس دن کے بعد ابراہیم علیہ السلام اس آتش کدے سے نکل کر ملک شام کی طرف کہ ایک شہر ہے جسے جزائن الوجہ کہتے ہیں وہاں جا وارد ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ہزاروں خلقت لباس نفیس پہن کر ایک میدان کی طرف چلی جاتی ہے حضرت نے ان سے پوچھا کہ تم سب کہاں جاتے ہو انھوں نے کہا یہاں کے بادشاہ کی بیٹی ایسی صاحب جمال ہے کہ اس کے برابر آج سارے عالم میں کوئی نہیں ہر ایک ملک کے بادشاہ اور بادشاہ زادے سب اس کی خواستگاری کرتے

ہیں اور وہ کسی کو قبول نہیں کرتی اور کہتی ہے کہ میں اپنے پسند سے شوہر کروں گی آج سات رات دن سے لوگ میدان میں جاتے ہیں اور وہ شاہزادی سب کو نکل کر دیکھتی ہے پر کسی کو پسند نہیں کرتی یہ سن کر ابراہیم علیہ السلام بھی ان کے ساتھ ہو لیے اور میدان کے گوشے میں جا بیٹھے جب دوپہر ہوئی وہ شاہزادی اپنے ساتھ ستر خوصیں لے کر اور تاج زرین سر پر رکھ کر اور نقاب چہرہ پر ڈال کر اور ایک ترنج زرین جوہرات سے جڑا ہوا ہاتھ میں لے کر میدان میں جا کر ایک سرے سے سب کی طرف دیکھنے لگی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچی دیکھا کہ ایک نوران کی پیشانی پر چمکتا ہے وہ نور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا تھا ان کو دیکھ کر ان کے جمال پر عاشق ہوئی اور اس ترنج زرین کو حضرت کی گود میں ڈال کر اپنے تخت پر جا بیٹھی اس کے بعد بادشاہ کے لوگ آ کر حضرت کو بادشاہ کے پاس لے گئے وہ نور محمد مصطفیٰ ﷺ کا کہ جو حضرت کی پیشانی پر نمودار تھا بادشاہ نے اسے دیکھ کر اپنی بیٹی کی طرف نگاہ کی اور کہا کہ اے بیٹی نیک شوہر تو نے پایا مگر مرد غریب ہے کچھ فائدہ نہیں آخر الامر سب امراؤں نے مل کر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس کی شادی کر دی اور تمام رسومات بادشاہانہ ادا کیے اور سارے شہر میں خوشی اور خرمی ہوئی کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں مانند سارہ خاتون اور خواجہ علیہ السلام کے نہ کوئی حسن و جمال میں ہوا ہے نہ ہوگا الا ماشاء اللہ اور شادی کے چند روز بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملک شام کی طرف قصد جانے کا کیا سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی کیونکہ بغیر تمہارے زندگی میری مجال ہے مجھ کو بھی ہمراہ لے چلو حضرت نے فرمایا تمہارا باپ تمہیں نہیں چھوڑے گا حضرت سارہ خاتون بولیں میرے باپ کی قدر باوجود تمہارے میرے نزدیک کچھ نہیں ہے اگر چھوڑے گا تو فیہا و گرنہ بے حکم اس کے تمہارے ساتھ چلوں گی کیونکہ بغیر تمہارے زندگی مجھ پر وبال ہے تب سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے باپ سے رخصت مانگی اس نے اجازت دی تب حضرت ابراہیم علیہ السلام سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لے کر شہر سے نکلے اور اللہ کا حکم بھی یونہی تھا راہ میں لوگوں نے حضرت سے کہا کہ مصر کا بادشاہ بڑا ظالم ہے عورتوں کی خواہش اس کو بہت ہے خصوصاً عروس کا زیادہ راغب ہے اس لیے ہر ایک راہ گھاٹ میں دس دس آدمی متعین ہیں کوئی مال و اسباب مصر سے لے جاتا ہے تو پکڑ کر اس سے اس کا محصول لیتا ہے اگر کوئی سوداگر عورت کو لے جاتا ہے تو اسے چھین لیتا ہے یہ سن کر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اندیشہ کرنے لگے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام ناموس میں بزرگ تھے اور سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برابر حسینہ سارے جہان میں کوئی عورت نہ تھی اور اس راہ کے سوا دوسری راہ بھی نہ تھی آخر الامر ناچار ہو کر ایک صندوق بنا کر سارہ خاتون کو اس میں

چھپا کر قفل لگا دیا اور صندوق کو اونٹ پر کسا جب شہر میں جا پہنچے محصول والے سب صندوق کو کھولنے لگے کہ جنس کو دیکھ کر اسے موقوفہ ہیں کا محصول لیں اس میں حضرت نے کہا کہ صندوق مت کھولو اس کا محصول جو ہوگا میں دوں گا اگر چاہو تو صندوق کے وزن کے برابر سونا یا چاندی لو یہ سن کر اور بھی شوق ہوا کہ اس میں کیا چیز ہے کھولنا چاہیے کھول کر دیکھا تو ایک عورت صاحب جمال آفتاب کے مانند نظر آئی جس کا ثانی دنیا میں نہ تھا پس اس کو بادشاہ کے پاس لے گئے چنانچہ پیغمبر صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشر خلق اللہ الراصدون ترجمہ یعنی بدترین آدمیوں کے نگہبان راہ کے ہیں یعنی محصول لینے والے سوداگروں سے راہ کے جب ابراہیم علیہ السلام اور سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بادشاہ کے نزدیک لے گئے اس ملعون نے حضرت سے پوچھا کہ یہ عورت تیری کون ہے حضرت نے کہا کہ یہ میری بہن ہے اور بی بی کو بہن کہنا از روئے اسلامیت کے درست ہے اس ملعون نے کہا کہ اپنی بہن کو مجھے دے تب حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی ذات کی مالک آپ ہے سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا معاذ اللہ یعنی پناہ مانگتی ہوں میں اللہ سے وہ ملعون یہ سن کر ہنسا اور حکم کیا کہ ان کو حمام میں لے جائیں اور نہلا دھلا کر لباس فاخرہ پہنا خوشبو سے معطر کر کے میرے پاس لائیں بحسب حکم اس ملعون کے ویسا ہی کیا اسی وقت حق تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا کہ پردہ حضرت کی آنکھوں کے سامنے سے اٹھالیں تاکہ حضرت سارہ علیہ السلام خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ وہ ملعون جو گفتگر کرے حضرت سنیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں جب جمال مبارک سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اس ملعون نے دیکھا قصد دست درازی کا کیا اسی وقت ہاتھ اس کا شل اور خشک ہو گیا پھر چاہا کہ اور بے ادبی کرے تب اللہ کے حکم سے زانوں تک زمین نے اس کو دھنسا لیا تب اس ملعون نے کہا کہ بے شک یہ عورت ساحرہ ہے سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اے بد بخت میں جادوگر نہیں ہوں لیکن خاوند میرا خدا کا دوست ہے وہ خدا کی درگاہ میں دعا کرتا ہے تاکہ تو مجھے بے عزت نہ کر سکے یہ سن کر اس نے توبہ کی فی الفور ہاتھ اس کا درست ہو گیا اور زمین نے اس کو چھوڑ دیا پھر جب بار دیگر سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف نگاہ بد سے دیکھا جھٹ اندھا ہو گیا تب اس ملعون نے کہا کہ اے بی بی میرے حال پر دعا کر میں نے اس کام سے توبہ کی جب آپ نے دعا کی آنکھیں اس کی اچھی ہو گئیں پھر غلبہ شیطانی سے عہد شکنی کی اور چاہا کہ پھر ان پر دست انداز ہو اسی وقت تمام بدن اس کا خشک اور شل ہو گیا اور آنکھیں اس کی جاتی رہیں پھر کہنے لگا اے بی بی دعا کر میں نے توبہ کی وہ بولیں کہ اے بد بخت یہ دعا میری نہیں بلکہ میرے صاحب کی ہے وہ خدا کا دوست ہے اگر وہ چاہے تجھے معاف کرے یا نہ کرے

تب اس نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہاں لاؤ تب حضرت وہاں تشریف لے گئے وہ بولا
اے حضرت مجھے معاف کیجئے تم پر میں نے بہت ظلم کیا اب میں نے توبہ انصوح کی ہے حضرت
نے فرمایا یہ میرے حکم سے نہیں ہے خدا کے حکم سے ہے جو رب ہے سارے جہاں کا دیکھو مرضی
الہی کہ کیا حکم ہوتا ہے اس وقت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر فرمایا اے ابراہیم علیہ السلام خدائے
تعالیٰ نے تمہیں سلام کہا اور فرمایا ہے کہ جب تک وہ تمام ملک اور خزانہ اپنا تم کو نہ دے تم ہرگز اس
سے راضی نہ ہونا تب حضرت نے اس سے یہ بات کہی کہ میرا رب ایسا فرماتا ہے بادشاہ نے یہ سن
کر تمام سلطنت اور خزانہ حضرت کو دے ڈالا تب حضرت نے اس کے حال پر دعا کی اور اس نے
صحت پائی مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مملکت کو دو حصے کر کے آدھا جو جانب
کنعان کے تھا آپ نے لیا اور باقی اسے دے دیا پس بادشاہ نے ایک خادمہ دو شیزہ نیک روی
خوبصورت لا کر سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہا اے بی بی میں نے تمہاری بے حرمتی کی اور تم کو
میں نے دیکھ کر اندیشہ کیا بس تمہارے عضو کے شکرانے میں یہ بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو
تمہاری خدمت کے لیے دیا اور جو گناہ اور تقصیریں مجھ سے ہوئیں معاف کیجئے پس ابراہیم علیہ
السلام سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تمہاری خدمت کے لیے
دیا اور جو گناہ اور تقصیریں مجھ سے ہوئیں معاف کیجئے پس ابراہیم علیہ السلام سارہ خاتون رضی اللہ
تعالیٰ عنہا اور بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لے کر کنعان کو چلے راہ میں سارہ خاتون رضی اللہ
تعالیٰ عنہا اپنا حال جو بادشاہ کے وہاں گزارا تھا سو بیان کرنے لگیں حضرت نے فرمایا اے سارہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا خاطر جمع رکھ کچھ اندیشہ مت کر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہماری آنکھوں کے
سامنے سے پردہ غیب اٹھا کر جو جو باتیں تم پر گزریں تمہیں مجھ پر ظاہر کیں اور جو تم کرتی اور کہتی تھیں
سو میں دیکھتا اور سنتا تھا اس کے بعد کہ سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں دیا یہاں ایک سوال ہے یعنی باوجود اس کے کہ
جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے درجہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درجے میں آسمان و زمین کا فرق
ہے پس اس میں کیا بھید تھا کہ جب کافروں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت
دی تھی تو حق سبحانہ تعالیٰ نے رسول خدا اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان سے پردہ نہ اٹھایا
بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عصمت و پاکی سے حضرت کو خبر دی جو اب یہ ہے کہ اگر حق
تعالیٰ مابین ان کے پردہ نہ رکھتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول خدا دیکھتے تو اس وقت
منافق سب حضرت رسول خدا پر طعن کرتے اور کہتے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بھی اپنی بی بی حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عصمت کو وحی آسمانی سے ثابت اور متحقق کر دی تاکہ ام المومنین پر جنہوں نے تہمت دی تھی جھوٹے اور روسیاء ہوں اور منافق ان کے حق میں پھر طعن نہ کر سکیں اور ابراہیم علیہ السلام کے سامنے سے اللہ تعالیٰ نے پردہ اٹھالیا اور کہا کہ اے ابراہیم علیہ السلام تو اپنی بی بی کو بچشم خود دیکھ لے اور جناب رسول خدا ﷺ کو فرمایا اے سید عالم تو غائب رہ میں خود عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نگہبان ہوں پس ان دونوں کے بیچ میں از روئے مرتبے کے اتنا فرق ہوا کہ سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نگہبان حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے اور ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پاسبان رب جلیل ہوا۔

فلسطین میں سکونت اختیار کرنا:

غرض ابراہیم علیہ السلام شہر مذکور سے نکل کر بیت المقدس کی طرف گئے جس کو فلسطین کہتے ہیں وہاں جا کر پہنچے جبرائیل علیہ السلام نے آ کر فرمایا اے ابراہیم علیہ السلام زمین کی طرف جتنا ہی دیکھو گے اتنا ہی فائدہ ہوگا تب حضرت نے دیکھا کہ اس جگہ میں آب روان اور زمین نرم اور تمام درخت میوہ دار ہیں اور بغیر پانی کے فصل پیدا ہوتی ہے اور سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیا تھا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نام اس واسطے ہوا کہ جب بادشاہ سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ بڑا قصد کرتا تھا اس کا خشک ہو جاتا اس کے بعد اس نے توبہ کی اور حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ میرے پاس ایک خادمہ ہے آپ اس کو اپنی خدمت کے لیے لے جائیے اس لیے کہ جس وقت میں اس پر برا قصد کرتا تھا اس وقت بھی ہاتھ میرا ایسا ہی مثل ہو جاتا تھا اور خشک رہتا وہ بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت رسول خدا ﷺ کی دادی ہیں ان کے بطن سے حضرت ﷺ کی نسل منسوب ہے پس ابراہیم علیہ السلام نے شہر مذکور میں مقام کیا اور عمارتیں بنائیں اور ایک شخص سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے خلیل اللہ کے زمانے تک بقید حیات تھے انہوں نے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مل کر ملک آباد کیا اور بہت لوگوں کو حضرت نے شریعت سکھائی تب لوگوں نے کہا کہ یا حضرت ہم کو ایک قبلہ چاہیے تاکہ ہم اس طرح حوجہ ہو کر خدا کی عبادت کریں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رضائے الہی سے ایک پتھر بہشت سے لا کر اب جہاں بیت المقدس ہے وہاں رکھ دیا اور کہا اے ابراہیم علیہ السلام ہذا قبلتک و قبلۃ الانبیاء من بعدک ترجمہ کہا جبرائیل علیہ السلام نے اے خلیل اللہ یہ تمہارا قبلہ ہے اور تمہارے بعد انبیاء کا

قبلہ اور حدیث میں آیا ہے کہ چالیس ہزار پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی نسل سے ہیں ان سب سے پہلے اسماعیل علیہ السلام اور آخر سب کے پیغمبر آخرا زمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں پس وہ پتھر کو قبلہ رو کر کے خدا کی عبادت کرتے تھے اس پتھر کا نام صحرا اللہ ہے پس حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں رہتے اور اولاد ان کی وہاں پیدا ہوئی اور فرمان الہی ہوا کہ اے ابراہیم علیہ السلام نمود کے پاس جا کر نمود لعین سے کہا کہ اے نمود کہہ لا الہ الا اللہ ابراہیم رسول اللہ نمود نے کہا اے ابراہیم تیرے خدا سے مجھے کچھ حاجت نہیں دیکھ مملکت آسمان کی تیرے خدا سے چھین لیا ہوں ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے ملعون تو آسمان پر کس طرح جائے گا اس نے کہا کہ میں اس کی تدبیر کرتا ہوں تب اس ملعون نے حکم کیا کہ چار گدھ کو پالیں جبکہ چاروں اونٹ کے برابر ہوئے ایک تابوت بنا کر مترود ہوا کہ اب کیا کروں اتنے میں شیطان مردودان کے ہم نشینوں میں آ کر بیٹھا اور اس سے کہا کہ تابوت کے چاروں کنارے میں چار گدھوں کو باندھو اور ایک رات تک انہوں کو بھوکے رکھو اس کے بعد ہر ایک کے سامنے اوپر کی طرف گوشت باندھ کر لٹکا دو جب گوشت کھانے کا قصد کریں گے تب تجھ کو آسمان کی طرف لے اڑیں گے تب تھوڑے عرصہ میں تابوت سمیت تجھے آسمان پر پہنچادیں گے تب اس وقت ملک آسمان تیرے دخل میں آ جائے گا اور اپنے ساتھ ایک مصاحب کو بھی لے لی جو جب ایک روز اوپر گزرے گا روڑے اور پہاڑ روئے زمین کے ایکساں معلوم دیں گے پھر دوسرے دن تمام عالم دریا کی مانند نظر آئے گا اس وقت سمجھو کہ آسمان پر پہنچا ابلیس نے جو کہا سو نمود نے سنا اور ویسا ہی کیا اور ایک مصاحب کو اپنے ساتھ لے کر اس تابوت پر سوار ہو کر آسمان کی طرف چلا جب بلند ہوا تیر کو کمان سے لگا کر چاہا کہ آسمان کی طرف لگا دے اس وقت اس کے مصاحب نے کہا کہ اے نمود تو یہ کیا کرتا ہے اس مردود نے کہا کہ آسمان کے خدا کو تیر لگا کر ملک آسمان اس سے چھین لیتا ہوں اس نے کہا اے نمود تو جس کو تیر لگایا چاہتا ہے وہ خدا اس لائق نہیں ہے وہ خدا ہے جس کو ابراہیم خلیل اللہ پوجتا ہے نام اس کا قہار جبار ہے اور تو تو سب سے بدخت ہے تب نمود پلید نے غصہ میں آ کر اس کو وہاں سے دھکیل کر گرا دیا تب فوراً اللہ کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام آ کر اس کو بے حساب و کتاب بہشت میں لے گئے پس نمود مردود نے آسمان کی طرف تیر لگایا اس وقت جناب باری سے حکم آیا اے جبرائیل علیہ السلام نمود کے تیر کو لے کر مچھلی کی پشت میں لگا کر نمود کی طرف ڈال دے تاکہ کوئی دشمن بھی میری درگاہ سے محروم نہ جائے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہے کہ اس تیر کو تیرے پیٹھ کے خون سے آلودہ کر کے نمود کے طرف ڈال دوں تاکہ وہ خدا کی درگاہ سے ناامید نہ جائے یہ سن

کر مچھلی نے درگاہ الہی میں ہزاری عرض کی کہ الہی اس بے گناہ کو دشمن کے تیر سے مارتا ہے تب ندا
 آئی اے مچھلی جو رنج کہ اب تو کھینچتی ہے بار دیگر تجھ پر تکلیف نہ ہوگی پس جبرائیل علیہ السلام نے
 نمرود کے تیر میں مچھلی کا لہو لگا کر اس ملعون کی طرف ڈال دیا جب نمرود نے اپنے تیر کو خون آلودہ
 دیکھا تب خوش ہو کر کہا کہ مقصد میرا حاصل ہوا اب آسمان کے خدا کو میں نے مار ڈالا پس جو گوشت
 کہ اوپر کی طرف باندھا تھا تابوت کے نیچے کی طرف باندھ دیا پھر جب گدھوں نے گوشت دیکھا
 نیچے کی طرف قصد کیا فورا زمین پر آ پہنچا اور تمام لوگوں پر فرغ آ گیا اور بے ہوش ہو گئے بعد ایک
 ساعت کے ہوش میں آئے اور سب کے سب جدا جدا زبانیں کرنے لگے اور ان میں کوئی ایک
 دوسرے کی باتیں نہیں سمجھتا تھا خدائے تعالیٰ کی باس کو کسی سے معلوم نہ کر سکے اور ایک روایت ہے
 کہ جب نوح علیہ السلام جو دی پہاڑ پر کشتی پر سے اترے جو لوگ کہ حضرت کے ساتھ کشتی پر تھے
 انہوں نے ایک ایک گاؤں جدا گانہ آباد کیا تھا کہ نام اس کا ثمانیہ تھا وجہ تسمیہ اس کی نوح علیہ السلام
 کے قصہ میں بیان ہو چکی ان لوگوں کو حضرت نے فرمایا کہ ہر شخص اپنی اپنی آبادی میں جا کر بسے اس
 بات کو کسی نے نہ مانا پس حضرت نے دعا کی تب ہر قوم میں جدی جدی بات پیدا ہوئی کسی کی بات
 کوئی نہ سمجھتا کہ یہ کیا کہتا ہے اس سبب سے سب متفق ہو کر اطراف جہاں میں شہر آباد کر عمارت
 بنا کر بسے اور دوسرا قول یہ ہے کہ کشتی میں نوح علیہ السلام کے ساتھ کسی نے دشمنی پیدا کی تھی وہ
 بولے جب نوح علیہ السلام کشتی سے اترے گا ہم اس کو مار ڈالیں گے وہ لوگ کشتی سے باہر نکلے تب
 خدائے تعالیٰ نے زبان ہر ایک کی مختلف کر دی تاکہ کسی کی بات کوئی نہ سمجھے اور نوح علیہ السلام کے
 ساتھ دشمنی نہ کر سکے تب ہر ایک اپنے اپنے حال پر رہ گیا القصہ جب نمرود لعین آسمان پر سے زمین
 پر آیا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا دیکھ تیرے خدا کو میں نے مار ڈالا میرے تیر میں جو خون لگا
 ہوا ہے یہ اسی کا نشان ہے اب تیرے خدا سے ملک آسمان میں نے چھین لیا حضرت ابراہیم علیہ
 السلام نے کہا اے نمرود میرے خدا کو کوئی نہیں مار سکتا ہے اور نہ وہ مرنے والا ہے وہ سب پر قادر
 ہے وہ قہار ہے اور سب مقہور اور وہ رزاق ہے اور سب مرزوق اور وہ خالق سب مخلوق کا ہے پھر اس
 لعین نے کہا کہ اے ابراہیم علیہ السلام تیرے خدا کا لشکر کتنا ہوگا تیرے خدا کو تو آسمان پر مار چکا
 ہوں اور اس کے لشکر کو بھی مار ڈالوں گا حضرت نے اس سے کہا کہ میرے خدا کے لشکر کی خبر کوئی نہیں
 جانتا ہے سوائے اس کے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وما یعلمہ جنود ربک الا هو ترجمہ اور
 کوئی نہیں جانتا تیرے رب کا لشکر مگر وہی نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ میں اپنا
 لشکر جمع کرتا ہوں تو بھی اپنے خدا کا لشکر جمع کرنا کہ میرے ساتھ مقابلہ ہو حضرت نے فرمایا اے

مردود تو اپنا لشکر جمع کر میرا خدا کن فیکون میں جمع کرے گا تب اس مردود نے مشرق اور مغرب اور روم اور ترکستان اور ہند سے تمام لشکر و فوج بلا کر جمع کیا تین سو فرسنگ یعنی نو سو کوس تک اس کے لشکر کی چھاؤنی پڑی تھی ساٹھ برس تک اسی خیال باطل اور فکر بے ہودہ میں پڑا رہا تمام لشکر و فوج زمین بائل میں لا کر جمع کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے پلید خدا سے شرم کر کہ تمام مخلوقات کا خالق و رازق ہے اس سے ذرا ڈرا اور اپنا خالق جان کہ اس نے تجھے دنیا میں سلطنت دی اور آخرت میں بھی دینی دینے والا ہے اس پلید نے کہا کہ مجھے تیرے خدا سے کچھ حاجت نہیں تب حضرت نے خدا سے دعا مانگی اے بار آ کہ یہ ملعون نافرمان تیرے ساتھ مقابلہ کیا چاہتا ہے تو اس کو ہلاک کر تب جبرائیل علیہ السلام آئے اور حضرت کو کہا کہ تمہاری دعا مقبول ہوئی پس مردود نے ساٹھ لاکھ سوار زرہ پوش تیار کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ تیرے خدا کو اگر طاقت ہے تو کہہ دے کہ دنیا کی بادشاہی ہم سے چھین لے مگر پہلے میری فوج سے آ کر لڑے تب حضرت نے جناب باری میں عرض کی حکم آیا کہ تو کیا مانگتا ہے حضرت نے کہا تیری مخلوقات میں سے چھراؤنی ضعیف اور ہر جانور کی خوراک ہے میں اسے مانگتا ہوں فرشتوں کو حکم ہوا کہ چھروں کو چھوڑ دیں اور اسی وقت فرشتوں کو فرمان ہوا کہ تم کوہ قاف میں جا کر چھروں کے سوراخوں میں سے ایک سوراخ کھول دو فرشتوں نے عرض کی الہی کتنے چھراؤنی حکم ہوا کہ ساٹھ لاکھ تاکہ ہر ایک سوار کے مقابلہ میں لشکر مردود کے ایک ایک ہو جائے تو مردود اپنی قوت اور شجاعت کو دیکھے اور معلوم کرے فرشتوں نے حکم الہی سے جا کر ایک سوراخ اس میں سے کھول دیا تب چھراؤنی کے مانند زمین بائل میں جہاں ان کی لشکر گاہ تھی جا پہنچے جناب باری کا حکم ہوا اے چھراؤنی خوراک مردود کے لشکروں کو اور اس کو میں نے کر دیا تم جا کر کھاؤ تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے جا کر کہا اے مردود دیکھ میرے خدا کی فوج آ پہنچی ہے جب مردود نے دیکھا کہ مانند ابرسیاہ کے ہوا پر کچھ چلا آتا ہے تب اس لعین نے اپنے سپاہیوں کو کہا کہ وہاں ہوشیار رہو علم کھرا کرو اور نقارہ بجاؤ انھوں نے ویسا ہی کیا اور کہتے ہیں کہ شور و غلغلہ سے مردود کے لشکریوں کی زمین پر زلزلہ پڑ گیا تھا تب فوج الہی آ پہنچی وہ شور و غل آدیوں کا چھروں کی آوازوں سے کم ہو گیا اور جہاں پر فزع پڑ گیا اور چھروں کے غل سے جہاں پر ہوا اور خوش و خروش اس مردود کا جاتا رہا اور ہر سوار کے سر پر ایک ایک چھراؤنی بیٹھ گیا اور سوٹھاپنی ان کے سروں میں چبھا چبھا کر مغز اور گوشت اور پوست اور رگ اور آنت اور خون سواری سمیت سب کا سب کھا گئے اور خدا کے فضل سے چھراؤنی بھی ماندے نہ ہوتے اور دوسری روایت ہے کہ ہڈی تک ان کی کھا گئے تھے اس ملعون کی لشکر گاہ میں ایک آدمی باقی نہ تھا اور ایک

مچھر کا نلنگڑا لولا غرض ہر عضو میں اس کے نقصان تھا وہ سردار مچھروں کا تھا اس نے خدا کی درگاہ میں عرض کی کہ الہی نمرود ملعون کو میرے ہاتھ سے ہلاک کر تو اس کے عوض مجھے ثواب ملے پس خدا نے قبول کیا جب نمرود مردود اکیلا گھر کی بھاگا لشکر گاہ سے اور بالا خانے میں حرم بابل کے بیٹھ کر یہ تشویش کر رہا تھا کہ ہمارا لشکر سب اس طرح مارا گیا اور ہم ایک مچھر کو بھی نہ مار سکے وہ سردار مچھر جو نلنگڑا اور ایک آنکھ کا کاٹا تھا اس مردود کے زانو پر جا بیٹھا اسے دیکھ کر اس نے اپنی جورو سے کہا کہ اسی طرح کے جانور آ کے سب ہمارے لشکر کو کھا گئے اگرچہ یہ ضعیف تھے اس پر بھی ہم نہ مار سکے یہ کہہ کر چاہا کہ اس کو پکڑے اتنے میں وہ مچھر اس پلید کی ناک میں گھسا اور دماغ میں جا کر مغز کھانے لگا وہ مردود اس عذاب میں گرفتار ہوا کہ جس کا چارہ کچھ نہ ہو سکا چالیس دن رات تک اسی طرح گزرے کہ جب اس کے دوست آشنا یا نوکر چاکر میں سے کوئی اس کے سر پر لکڑی یا کنش کاری کرتا تو اس کے صدے سے کچھ مچھر مغز میں ذرا دم لیتا تب اس مردود کو ذرا سا چین ہوتا بعد چالیس دن رات کے وحی نازل ہوئی کہ اے ابراہیم علیہ السلام تو نمرود کے پاس جا اور میری طرف اس کو بلا اور راہ بتاتا کہ اس کا بھلا ہو تب حضرت نے خدا کے حکم سے نمرود کے پاس جا کر کہا اے نمرود تو کہہ لا الہ الا اللہ ابراہیم رسول اللہ نمرود نے کہا کہ وہ اور تو کون ہے کہ میں گواہی دوں اس کی وحدانیت اور تیری رسالت پر حضرت نے فرمایا اگر تیرے گھر کی سب چیزیں گواہی دیں کہ خدا ایک ہے اور میں رسول اس کا تب تو ایمان لائے گا پس اتنے میں تمام فرش و فرش اور چھت پردے اور آلات اور اثاثا البیت غرض سب شے نے آواز بلند اور زبان فصیح سے کہا لا الہ الا اللہ الملک الحق ابراہیم رسول رب العالمین نمرود نے ان سب شے کو یعنی درو دیوار و مکان اور ستون سب کھدوا کر جلا دیا پھر نمرود نے حضرت سے کہا کہ اب کون بولے گا حضرت نے فرمایا تیرے بدن کی پوشاک گواہی دے گی پھر کپڑے نے گواہی دی اس کو بھی اس مردود نے اتار کر جلا دیا پھر پلید نے حضرت سے کہا اور کون بولے گا تب جبرائیل علیہ السلام نازل ہو کر خلیل اللہ سے کہنے لگے اے ابراہیم علیہ السلام تمام کافروں نے موت کے وقت خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا تھا مگر یہ مردود کافر ہرگز ایمان نہ لائے گا قیامت تک اس پر عذاب شدید ہوگا اور حدیث میں آیا ہے کہ جس وقت عبد اللہ بن مسعود نے ابو جہل کا سر کاٹنا چاہا اس وقت ابو جہل نے کہا اے عبد اللہ تو اپنے محمد ﷺ سے کہہ کر جب سے میں اس کو دشمن جانتا ہوں تب ہی سے یہی بولتا ہوں کہ وہ رسول خدا کا نہیں پس قیامت کے دن حشر کے میدان میں حضرت بلال حبشی جب نماز کے لیے اذان دیں گے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ یہ سن

کر ابو جہل وہاں بھی بولے گا کہ محمد رسول اللہ خدا رسول نہیں پس یہ دونوں مردود ابو جہل اور نمرود دنیا میں بڑے کافر تھے اور آخرت میں بھی عذاب ہمیشہ ان پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ اس ملعون کی اجل آ چکی ہے باقی نہیں جس گھڑی اس کی ناک سے وہ چھ نکل چلا گیا وہ مردود وہیں مر گیا اور جہنم واصل ہوا قیامت تک عذاب میں رہے گا اور ایک روایت ہے کہ نمرود کے سر پر سونٹا بارنے کے لیے ایک نوکر مقرر تھا جب شب و روز اس کو سونٹا لگایا کرتا تب اس کو کچھ قرار و آرام ہوتا اسی طرح جب رات دن لگاتے لگاتے چالیس دن گزرے تب نوکر اس کا ناک چار ہوا آخر غصہ ہو کر ایک ہی دفعہ زور سے ایک سونٹا ایسا مارا کہ سر اس مردود کا دو ٹکڑے ہو گیا بھیجا نکل پڑا اور جان اس کی نکل گئی وہ جہنم میں داخل ہوا اور وہ چھ مغمز کھا کر مانند مرغ بڑا ہوا تھا سر سے نکل کر چلا گیا۔

حضرت خلیل اللہ کی راجعت کا بیان:

جب نمرود واصل جہنم ہوا اس کی قوم میں جو لوگ موجود تھے سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ کر کہنے لگے کہ آج تک یہ ملک نمرود پلید کا تھا اب تمہارا ملک ہوا حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو ملک سے کچھ کام نہیں یہ ملک ہمیشہ ملک بنیر وال کا ہے اور میں بندہ بازو وال اس بنیر زوال کا ہوں ملک مصر و عجم بادشاہوں کی جگہ ہے اور ملک شام نبیوں کی جگہ ہے شام میں جا رہوں گا لوگوں نے کہا ہم بھی آپ کے ساتھ شام میں جا رہے ہیں گے تب حضرت شام کی طرف راہی ہوئے رقیہ نام ایک جگہ ہے وہاں آ پہنچے اس ملک اور شہر کو رونن بنی شامی اور وہاں سے فرات کے کنارے آ پہنچے ہاں بھ یا یک شہر آباد کیا نام اس کا رقیہ رکھا پھر وہاں سے حلب میں تشریف لائے وجہ تسمیہ حلب کی یہ ہے کہ شب دہاں دودھ دوہا کرتے تھے اور وہاں سے صلب احمر میں اور وہاں سے یمن میں آئے کہ جہاں کے بادشاہ نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیا تھا وہ بادشاہ حضرت کے پاس دین مسلمانی سے مشرف ہوا اور جو آتے دین اسلام سے مشرف ہوتے پھر وہاں سے دمشق میں آئے اور وہاں کے لوگوں کو بھی طریقہ اسلام کا بتا کر شہر طیب میں آوارہ ہوئے اور وہاں کے اہل شہر حضرت کے آنے سے بھاگ کے پہاڑوں میں جا رہے مسلمان سب وہاں سے غنیمتیں لے کر حضرت کے ساتھ کنعان میں آ پہنچے وہاں ایک نہر جاری دیکھی حضرت نے فرمایا کہ اس کا پانی سات جگہوں میں جا کرتا ہے ملا دو وقتا موز و خسایم و زعموم اور مانند اس کے اور وہاں کے آدمی فعل ردیف میں یعنی مرد کے ساتھ مرد اور عورت کے ساتھ عورت فعل بد کرتے ہیں اور زہنی کر کے

لوگوں سے مال چھین لیتے ہیں یہ لوگ اسی فعل پر رہے اور مر گئے یہ شہرستان قوم لوط تھا پھر وہاں سے بیت المقدس میں تشریف لائے تب سارہ خاتون نے حضرت کے آنے سے ازراہ خوشی کے دوسو دینار فقرا کو تصدق کیے اور تمام شہر کے لوگ خوش اور مسرور ہو گئے تقدیر الہی سے ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ اسی شب کو مباشرت اور نور پیشانی سے حضرت کی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیشانی پر ظاہر ہوا اس کے بعد وہاں سے اٹھ کر حضرت سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تب حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس خال سے واقف ہو کر حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کان چھید دیے پس حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کان چھیدنے سے اور بھی زیادہ خوبی آگئی سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا واہ واہ اس عیب نے اور ہی خوبصورتی بخشی پھر غصہ ہو کر ان کا ختنہ کر دیا تب اللہ کا حکم ہوا کہ اے ابراہیم علیہ السلام میں نے تمام زن و مرد پر یہ سنت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جاری رکھی کہ سب امت ان کی قیامت تک پیروی کرے حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اور غیرت پیدا ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بولیں کہ مجھ کو برداشت نہیں ہے کہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرزند ہو اور مجھ کو نہ ہو جب نو مہینے گزرے تب ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت اسماعیل علیہ السلام تولد ہوئے اس کے بعد سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ اگر ہاجرہ یہاں رہے گی تو میں نہ رہوں گی یہاں سے کہیں چلی جاؤں گی نہیں تو ان کو یہاں سے کہیں ایسی جگہ پر لے جا کر رکھو کہ میوے اور پانی نہ ہوتا کہ یہ آرام نہ پائیں اور میں اسے نہ دیکھوں ابراہیم علیہ السلام اس بات کو سن کر بہت متردد و متفکر ہوئے اتنے میں جبرائیل علیہ السلام نے آ کر فرمایا اے ابراہیم علیہ السلام سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہتی ہیں سو کرو پس حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اسماعیل ذبیح اللہ کو ایک اونٹ پر سوار کیا اور آپ بھی ایک اونٹ پر سوار ہو کر بیت المقدس سے نکل کر اب جہاں خانہ کعبہ ہے وہاں آپہنچے تب حضرت نے ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہا کہ تم یہاں ذرا ٹھہرو میں آتا ہوں ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسماعیل علیہ السلام کو لے کر وہاں بیٹھی رہیں اور ابراہیم علیہ السلام دل گیر ہو کر آنسو بہاتے ہوئے شام کی طرف تشریف لے گئے جب دو گھنٹی گزریں دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف نہ لائے اور آفتاب گرم ہوا سر پر گرمی پہنچی مارے پیاس کے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کوہ صفا و مروہ کی طرف دوڑیں کہیں پانی نہ دیکھا اسی طرح پانی کے لیے صفا سے مروہ مروہ سے صفا پر سات مرتبہ دوڑیں پانی نہ پایا حیران رہیں اور یہ دوڑنا صفا و مروہ کا سات دفعہ اہل سنت و جماعت کے مذہب میں حاجیوں پر

قیامت تک سنت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جاری رہی کہ سات مرتبہ دونوں پہاڑوں کی طرف حاجی سب دوڑتے ہیں جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس میدان میں کہ اب جس جا پر چاہ زمزم ہے لٹا کر پانی کے لیے صفا و مرفہ کی طرف دوڑیں اور پانی نہ پایا چہرے کا رنگ متغیر ہوا تب حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس آئے دیکھا کہ پیاس کے مارے جس جا پر حضرت اسماعیل علیہ السلام نیز زمین پر دونوں پیروں کے پاشنے مارے تھے پانی کا فواہ جاری ہے اور پانی زمین پر رواں ہوا تب ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شاد ہو کر کہنے لگیں کہ الحمد للہ یہ مبارک فرزند اللہ نے مجھ کو عنایت کیا پس وہی پانی پی کر سیر ہوئیں اور خاک اور پتھر لا کر چاروں طرف سے اس پانی کو بند کیا روایت کی گئی ہے کہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ پانی اگر بند نہ کرتیں تو وہ پانی مکے کے ملک میں قیامت تک جاری رہتا پس جو کھانے پینے کا تھا کھا لیا اتفاقاً ایک روز سوداگروں کا قافلہ پانی کی تلاش کرتا ہوا مدینہ مویشی پیاسا صفا پر آیا دیکھا کہ ایک عورت پانی کے کنارے بیٹھی ہے ان سمجھوں نے اس جائے پر کبھی پانی نہ دیکھا تھا متعجب ہو رہے اور آگے بڑھ کر حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور بولے تم کون ہو یہاں کیوں بیٹھی ہو حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو حال آپ پر اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پر اور ہاجرہ پانی کا گزرا تھا سرگذشت انھیں کہہ سنائی وہ بولے اگر اجازت ہو تو تمہارے پاس ہم بود و باش اختیار کریں اور پانی کے عوض ہر سال تم کو عشر دیں تاکہ ہم کو پانی حلال ہو حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اچھا تب وہ وہاں آئے اور خیمہ کھڑا کیا اونٹوں اور بکریوں کو چراگاہ میں چھوڑ دیا بہت دنوں تک وہاں رہے اس عرصہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام بالغ ہوئے اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پشم بن کر کے اپنی قوت کرتی تھیں اسی طرح ایک مدت گزری ایک روز حضرت خلیل اللہ کو حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دیکھنے کی آرزو ہوئی کہ خدا جانے وہ دونوں کس حال میں ہیں تب حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خلیل اللہ نے اجازت مانگی حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اجازت دی اور حضرت سے عہد لیا کہ تم وہاں سواری پر سے نہ اترنا اور جلدی دیکھ کر وہاں سے چلے آنا یہ عہد کر کے حضرت نے بیت المقدس سے نکل کر بیابان کی راہ لی جب مکے میں جا پہنچے قوم عرب کو دیکھا کہ اونٹ اور بکری جراتے ہیں اور کسی کو دیکھا بیٹھے ہوئے اور کوئی پھرتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کسی نے نہ پہنچا نا بگر ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دور سے دیکھ کر حضرت کو استقبال کر کے لائیں لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے عہد کا خیال کر کے اونٹ پر سے زمین پر پاؤں نہ رکھا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسماعیل علیہ السلام کو بلا کر کہا دیکھو تمہارے باپ

آئے ہیں انھوں نے آ کے دیکھا اور بہت خوش ہوئے اور اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام کچھ بڑے ہوئے تھے اور ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت سے کہا کہ سواری پر سے اترو کہ ہاتھ پاؤں دھلا دیں تب حضرت نے کہا کہ سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ سواری سے نہ اترتا تب حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک پتھر لا دیا اور اس پر ایک پاؤں رکھ کر دھلایا اور دوسرا پتھر لا دیا اس پر دوسرا پاؤں رکھا تب ہاتھ پاؤں سب دھلا دیے جس پتھر پر حضرت نے قدم رکھا تھا اب وہ مقام خلاق کا مصلیٰ ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے واتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ پس ابراہیم علیہ السلام ان کو دیکھ کر بیت المقدس کو تشریف لے گئے حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس مہمان ہر ابنا کر خلق اللہ کی دعوت و مہمانداری کرتے رہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی لازوال قربانی:

حدیث میں آیا ہے کہ ایک شب حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ اے ابراہیم علیہ السلام اونٹ قربانی کرتے ہو تو حضرت نے فجر کو اٹھ کر دو سو اونٹ ذبح کیے اسی طرح تین دن تک خواب دیکھا تینوں دن دو سو اونٹ قربانی کیے پھر چوتھی شب کو خواب میں دیکھا کہ اپنے فرزند اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کر سبحان اللہ سچ ہے کہ خواب پیغمبروں کا بمنزلہ وحی کے ہے فکر کو نیند سے اٹھ کر حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خاتون سے کہا کہ آج مجھ کو خواب میں حکم ہوا ہے کہ اپنے فرزند کو قربانی کر اسماعیل علیہ السلام کے سوائے کوئی فرزند میرا نہیں تم کہو تو میں وہاں جا کر اللہ کی راہ پر ان کی قربانی کروں اور خدا کا حکم بجالاؤں حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ بہت اچھا اللہ کی راہ پر فدا کرو اس کے بعد حضرت خلیل اللہ شتر پر سوار ہو کر ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آ پہنچے اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر نو برس کی تھی حضرت ابراہیم نے ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ اسماعیل علیہ السلام کے سر کو کنگھی کر کے بال اس کے مشک و عنبر سے خوشبو دار کرو اور سر نہ آنکھوں میں لگا کر پاپا کیزہ کپڑے پہنا دو کہ میرے ساتھ دعوت میں جائے گا تب ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو نہلا دھلا کر کپڑے پہنا کر کہا کہ تم اپنے باپ کے ساتھ ضیافت میں جاؤ حضرت پھری وری آستین کے نیچے چھپا کر ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے سے نکل آئے اور اسماعیل علیہ السلام ذبح اللہ باپ کے پیچھے چلے اس وقت شیطان لعین آ کر حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بولا کہ اسماعیل علیہ السلام تمہارا بیٹا کہاں ہے آپ نے فرمایا اپنے باپ کے ساتھ ضیافت میں گیا ہے شیطان نے کہا کہ افسوس اس بیچارے کو ذبح کرنے

اس کا باپ لے گیا حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا معاذ اللہ تم نے سنا ہے کہ کبھی باپ نے بیٹے کو بے گناہ مارا ہے ابلیس نے کہا کہ خدا نے اسے حکم کیا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا خدا کا فرمان ہے تو میں بھی اس کی رضا پر راضی ہوں پس ابلیس حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ ہنوز یہ لڑکا ہے البتہ راہ سے بھٹکا سکوں گا تب کہا اے اسماعیل علیہ السلام تو کہاں جاتا ہے آپ نے کہا باپ کے ساتھ ضیافت میں جاتا ہوں شیطان نے کہا نہیں تم کو ذبح کرنے کو لیے جاتا ہے حضرت ذبح اللہ نے شیطان کو جواب دیا کہ کبھی باپ کا بیٹے کو بے گناہ مارتے تم نے سنا ہے ابلیس نے کہا اس کو خدا نے حکم دیا ہے تب اسماعیل علیہ السلام ذبح اللہ نے اس سے کہا کہ اگر خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے تو ہزار جان میری اس کی راہ پر فدا ہے جب دونوں بزرگ دور تک نکل گئے تب اسماعیل علیہ السلام نے کہا اے باپ میرے مجھے اب کہاں لیے جاتے ہو حضرت نے فرمایا قول تعالیٰ فلما بلغ معه السعی قال یا نبی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا ترئی ترجمہ پھر جب اس کے ساتھ دوڑتے پہنچا کہا اے بیٹے میں نے خواب دیکھا ہے کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں پس دیکھ کیا دیکھتا ہے تو یعنی اس امر میں تم کیا کہتے ہو اسماعیل علیہ السلام نے کہا کہ اے باپ خدا کے دوست رات کو نہیں سوتے ہیں آپ بھی اگر نہ سوتے تو یہ سعادت دارین کیونکر حاصل ہوتی حالانکہ آپ دوست خدا کے کہلاتے ہیں ان کو سونے سے کیا کام یہ بڑی سعادت ہے جب آپ سوئے تب پائی قول تعالیٰ قال یا ابت افعل مانو مرستجدنی ان شاء اللہ من الصابرين ترجمہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا اے باپ کر ڈال جو تجھ کو حکم ہوتا ہے سو پائے گا اگر اللہ نے چاہا مجھ کو صبر کرنے والوں سے فائدہ فرمایا کہ ذوالحجہ کی آٹھویں شب کو خواب میں دیکھا کہ بیٹے کو ذبح کرتا ہوں صبح کو فکر میں رہے کہ اس کی تعبیر کیا ہوگی پھر نویں شب کو دیکھا ذبح کرتے تو پہچانا کہ ذبح ہی کرنا ہے پھر تدبیر میں رہے پھر دسویں شب بھی وہی خواب دیکھا تب بیٹے سے کہا اور انھوں نے قبول کر لیا اس باپ اور بیٹے پر ہزار رحمت ہے اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا اے باپ جلدی کرو جو اللہ نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ مجھ کو تم صابروں میں سے پاؤ گے میں اس کا مطیع ہوں نا فرمان نہیں ہوں اے باپ جلدی کیجئے شیطان وسوسہ نہ ڈالے کیونکہ وہ چاہتا ہے مجھے راہ سے بھٹکا دے حضرت نے فرمایا کہ اس ملعون پر پتھر مار تب باپ بیٹے دونوں نے اس پر پتھر پھینکے اب حاجیوں کو سنت ہے کہ سات سات مرتبہ حج کے دنوں میں اس طرف پتھر پھینکیں اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اس جگہ پر جا پہنچے اب جس کو منابزار کہتے ہیں حاجی سب وہاں قربانی کرتے ہیں پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا اب کیا

صلاح ہے وہ بولے کہ ہزار جان میری خدا کی راہ پر تصدق ہے عین شکر ہے آپ نے خواب میں دیکھا سوشتابی کیجئے امر الہی بجالائے بیت مقید ہوئے امر سبحان کے ہوئے دونوں راضی وہ قربان کے قول تعالیٰ فلما اسلما و قله للجبین ترجمہ پھر جب دونوں نے حکم مانا اور پچھاڑا اسماعیل علیہ السلام کو ماتھے کے بل تابیٹے کا منہ سامنے نظر نہ آئے کہ محبت جوش کرے کہتے ہیں کہ یہ بات بیٹے نے سکھائی آگے اللہ نے نہیں فرمایا کہ کیا گزرا یعنی کہنے میں نہیں آتا جو حال گزرا ان کے دل پر اور فرشتوں پر اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا اے باپ ہماری تین وصیتیں ہیں پہلے ہاتھ پاؤں میرے مضبوط باندھو کہ جان نازک ہے چھری کے زخم کے مارے جنبش میں نہ آ جاؤں خدا نخواستہ اگر ایک قطرہ خون کا تمہارے کپڑے میں لگ جائے تو میں قیامت کے دن گناہ میں گرفتار ہو جاؤں عذاب خدا برداشت نہ کر سکوں گا اور دوسری یہ ہے کہ میرا منہ زمین کی طرف کر لیجوتا کہ منہ میرا تم کو نظر نہ آئے اور میں بھی تمہاری طرف نظر نہ کر سکوں تاکہ آپس میں محبت جوش نہ کرے اور تمہارے اور ہمارے درمیان قصور کا سبب نہ ہو اور تیسری یہ کہ جب آپ گھر کی طرف تشریف لے جائیں گے میری والدہ بول جلی کی خدمت میں سلام کہہ دینا اور کپڑا خون آلودہ ان کو دینا یہ نشان تسلی کا ہے اس لیے کہ دوسرا فرزند اور نہیں ہے تب حضرت ابراہیم علیہ السلام آستین میں سے رسی نکال کر ہاتھ پاؤں ان کے مضبوط باندھے اور منہ زمین کی طرف کر لیا پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا اے باپ ہاتھ میرے کھول ڈے جو بندہ کہ بھاگنے والا ہو اس کے ہاتھ باندھ کر خدا کی درگاہ میں لاتے ہیں لیکن ابراہیم علیہ السلام نے نہ کھولے گلے پر چھری چلائی اور زور لگایا کہ مگر کچھ نہ کٹا حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا چھری پشت سے ذبح کرتے ہو جو کاٹی نہیں تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری پر خوب زور لگایا پھر بھی ذبح نہ ہوا پھر اسماعیل ذبح اللہ نے فرمایا اے باپ چھری کی نوک گلے میں دبا کر زور کرو شاید کہ کٹے حضرت نے ویسا ہی کیا اس پر بھی نہ کٹا چھری دستے کے اندر اور دستہ حلق پر رہ گیا کچھ کارگر نہ ہوئی تب حضرت نے غصہ میں آ کر چھری کو زمین پر ڈال دیا چھری نے کہا اے حضرت خدا تمہیں کہتا ہے کہ کاٹ وہ تمہیں ایک دفعہ فرماتا ہے مجھ کو دس دفعہ منع کرتا ہے اور حکم اللہ کا بہتر ہے تمہارے حکم سے اس گفتگو میں تھے اتنے میں پیچھے سے ایک تکبیر کی آواز آئی بولا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد اور جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ آواز کرتے ہوئے آئے قول تعالیٰ و نادیناہ ان یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا انا کذلک نجی المحسنین ان هذا لہو البلاء المبین وفہ یناہ بذبح عظیم و ترکنا علیہ فی الاخرین سلام علی ابراہیم

كذالك نجزي المحسنين انه من عبادنا المؤمنين و بشرنا باسحق نبيا من
 الصالحين ترجمہ اوز پاک راہم نے اس کو یوں کہ ابراہیم علیہ السلام تحقیق سچ کیا تو خواب کو تحقیقی
 اسی طرح جزادیتے ہیں ہم احسان کرنے والوں کو یعنی ایسے مشکل حکم کر کے آزماتے ہیں پھر ان کو
 قائم رکھتے ہیں تب درجے بلند دیتے ہیں بیشک یہی ہے صریح آزمانا اور چھٹا کیا ہم نے اس کو
 بدلے قربانی کے (یعنی بڑے درجے کا بہشت سے ایک دنبہ آیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی
 آنکھیں پٹی سے باندھ کر چھری ایسے زور سے چلائی اللہ کے حکم سے گلانا کٹا حضرت جبرائیل علیہ
 السلام نے بیٹے کو سر کا دیا اور ایک دنبہ رکھ دیا آنکھیں کھولیں دیکھا تو اس کے بدلے میں دنبہ ذبح
 ہوا پڑا تھا) اور باقی رکھا ہم نے اس پر پھیلی خلق میں کہ سلام ہے ابراہیم علیہ السلام پر ہم یوں دیتے
 ہیں بدلہ نیکی کرنے والوں کو وہ ہی ہمارے بندوں میں ایماندار اور خوشخبری دی ہم نے اس کو اسحق
 علیہ السلام کو جو نبی ہوگا نیک بختوں میں اور برکت دی ہم نے اس پر اور اسحق علیہ السلام پر اور
 دونوں کی اولاد میں نیکی والے ہیں اور بدکار بھی میں اپنی حق میں فائدہ پس معلوم ہوا کہ وہ پہلی
 خوشخبری اسماعیل علیہ السلام کی تھی اور سارا قصہ ذبح کا ان پر تھا یہود کہتے ہیں کہ اسحق علیہ السلام کو
 ذبح کیا لیکن خلاف ہے کیونکہ اسحق علیہ السلام کی خوشخبری کے ساتھ یعقوب علیہ السلام کی بھی خبر
 ہے اور خبر ہے نبی ہونے کی یہ سن کر ابراہیم علیہ السلام سمجھے کہ ابھی دونوں باتیں ظہور میں نہیں آئیں
 ذبح کیونکر ہوگا بلکہ یہ دونوں کہا دونوں بیٹوں کو دونوں سے اولاد بہت پھیلی اسحق علیہ السلام کی اولاد
 میں نبی نزرے نبی اسرائیل علیہ السلام کے اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں عرب جس میں
 ہمارے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہوئے پس حق تعالیٰ نے فدیہ اس کا ایک دنبہ ابلق اور بلند دیا اور
 بعض نے روایت کی ہے کہ تمام بدن اس کا سفید تھا مگر سر اس کا سیاہ تھا اور مروی ہے کہ دنبے کو
 ہابیل نے بھی قربانی کیا تھا اس کے دو ہزار برس خدائے تعالیٰ نے اسے بہشت میں پال کر حضرت
 ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عوض فدیہ بھیجا تھا کہ وہ نجات
 پائیں پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دنبے کو بعض اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کیا اور
 چمڑے سے اس کے دسترخوان بنا کر خلق اللہ کو اس پر کھانا کھلوا یا کرتے اور اس کی پشم سے حضرت
 سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک چادر بنوائی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس چادر کو تابوت سیکہ
 میں رکھ دیا ایک دن جبرائیل علیہ السلام اس تابوت کو لے کر رسول خدا ﷺ کے پاس آئے
 حضرت نے اس چادر کو حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب کو عنایت فرمائی تاکہ خرقہ بنا کے پہنیں
 اور وہ خرقہ مرقع ان کی زندگی بھر رہا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں کعبہ کی تعمیر:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب قربانی نے فراغت کی حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے کر کے شکر خدا کا بجالائے اور حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے بعد چند روز کے جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے ابراہیم علیہ السلام تم پر خدا نے سلام کہا اور فرمایا ہے کہ اس زمین میں ایک خانہ کعبہ واسطے اس کے بنا آپ نے عرض کیا کہاں بناؤں حکم آیا کہ اونٹ پر سوار ہو۔ ایک ابر آئے گا تو اس کے ساتھ ساتھ جا وہ جہاں ٹھہرے گا اور سایہ اس کا جہاں تک گرے وہاں تک نشان دے کرو ہیں تک کعبے کی بنا کی جیوتب اللہ کے فرمانے سے ویسا ہی کیا اور ایک روایت ہے کہ ایک سانپ نے آ کر چاروں طرف حلقہ کیا اسی انداز سے بیت اللہ بنایا اور دوسری روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے آ کر جہاں تک بنا دیا وہاں وہاں تک بنا کیا تو لہ تعالیٰ واذ بو اننا لا ابراهیم مکان البیت ان لا تشرك بی شیئا و طهر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود ترجمہ اور جب ٹھیک کر دیا ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ٹھکانا اس گھر کا کہ شریک نہ کر میرے ساتھ کسی کو اور پاک رکھ میرا گھر طواف کرنے والوں اور کھڑے رہنے والوں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے واسطے کیونکہ امتوں میں رکوع نہ تھا یہ خاص اسی امت میں ہے تو خبر دی کہ آگے کے لوگ اس کو آباد کرنے والے ہوں گے پس ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کہ خداوند کہاں سے پتھر لاؤں حکم آیا پانچ پہاڑوں سے یعنی کوہ لبنان اور حیرا اور ابوقبیس اور صفا اور مردہ ان پانچوں پہاڑوں سے جبرائیل علیہ السلام پتھر لا دیتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبے میں لگا دیتے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام مدد کرتے حکم ہوا اے ابراہیم علیہ السلام پہلے پتھر محراب میں مسجد کی رکھ آپ نے بموجب فرمان الہی کے محراب میں رکھا تب اس میں نام محمد رسول اللہ ﷺ کا نکلا پھر وہی طرف کعبے کے ایک پتھر رکھا اس میں نام ابوبکر صدیق کا نکلا بعدہ ایک پتھر اس کے بائیں طرف رکھا حضرت عمر بن خطاب کا نام اس میں ظاہر ہوا اسی طرح اور دو پتھر لگائے حضرت عثمان اور حضرت علیؑ کے نام ان دونوں سے ظاہر ہوئے مطلب یہ ہے کہ جو کوئی نماز حج بغیر محبت ان پانچوں کے کرے گا عبادت اس کی درست نہ ہوگی اور بیت اللہ تیار ہونے کے بعد حضرت نے یہ دعا مانگی تو لہ تعالیٰ واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت و اسماعیل ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم ترجمہ اور جب اٹھانے لگے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام بنیادیں

اس گھر کی تب بولے اے رب قبول کر ہم سے تو ہی ہے اصل سننے والا جاننے والا اور کہا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا واذ قال ابراهيم رب اجعل هذا بلدا آمنا وارزق اهله من الثمرات من امن منهم باللہ اليوم الآخر ترجمہ اور جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اے رب کہ اس شہر کو امن و آرام کا اور روزی دے اس کے لوگوں کو میوؤں سے جو کوئی ان میں یقین لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر تب فرمایا اللہ نے قال ومن كفر فامتعه قليلا ثم اضطره الى عذاب النار و بس المصير ترجمہ فرمایا اور جو کوئی منکر ہے اس کو بھی فائدہ دوں گا تھوڑے دنوں پھر اس کو قید کر بلاؤں گا دوزخ کے عذاب میں کہ وہ بری جگہ جانے کی ہے پس ابراہیم علیہ السلام شکر خدا کا بجا لائے کہ اپنے ہاتھ سے بیت اللہ بنایا اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے آ کر فرمایا اے ابراہیم علیہ السلام خدائے تعالیٰ نے تم کو سلام کہا اور فرمایا ہے کہ تم نے بڑی محنت سے یہ گھر بنایا ہے ہمارے پاس اس کی قدر خراب کے آباد کرنے کی نہیں حضرت نے فرمایا الہی وہ کیا ہے حکم ہوا کہ بھوکے پیاسے کو کھلانا پلانا اور ننگے کو پہنانا نزدیک میرے ایسا مرتبہ رکھتا ہے جیسا کہ یہ گھر بنایا تو نے اور ہر رکعت نماز ہر ہر گن میں اس کے تو نے ادا کی پھر ارشاد ہوا اے ابراہیم علیہ السلام اس کی طرف لوگوں کو بلا تو کہ تعالیٰ واذن فی الناس بالحج یا توک رجلا و علی کل ضامر یا تبین من کل فج عمیق ترجمہ اور پکار دے لوگوں میں حج کے واسطے کہ آئیں طرف تیرے پیادے اور سوار دبلے دبلے اونٹوں پر چلے آتے دور کی راہوں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی الہی کہاں تک میری آواز پہنچے گی اور کون سنے گا حکم ہوا کہ تو پکار دے میں تیری آواز کو تمام مخلوقات کے کانوں میں کسی کو باپ کے صلب میں اور کسی کو ماں کے رحم میں سنوادوں گا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک پہاڑ پر چڑھ کر پکارا کہ لوگو تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے حج کو آؤ جن کی قسمت میں حج تھا ایک بار دو بار یا زیادہ اپنے شوق سے باپ کی پشت میں اور ماں کی رحم میں لپک کہا حضرت نے کسی کو نہ دیکھا اور چاروں طرف سے یہ آواز آئی لیک السلہم لیک لا شریک لک لیک ان الحمد النعمة لک والملک لا شریک یاسیدی مولانی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے کے میدان میں چاروں طرف نظر کی دیکھا کہ نہ پانی نہ گھاس نہ زراعت کچھ نہ تھا تب نیاز کی قولہ تعالیٰ ربنا الی اسکت من ذریتی ہواد غیر ذی ذرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیمو الصلوۃ فاجعل الفندۃ من الناس تھوی لھوی الیہم وارزقہم من الثمرات لعلم یشکرون ترجمہ یا رب میں نے بتائی ہے ایک اولاد اپنی میدان میں جہاں کھیتی نہیں تیرے اب والے گھر کے پاس اے رب ہمارے

تا کہ قائم رکھیں نماز کہ بعضے لوگوں کے دل جھکتے ان کی طرف اور روزی دے ان کو میوؤں سے شاید وہ شکر کریں فائدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا گھر شام میں تھا بعد تولد حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ابراہیم علیہ السلام نے ان کو ان کی ماں کے ساتھ لائرا اس جنگل میں جہاں کہ اب مکہ ہے بٹھا کر چلے گئے جہاں پیچھے شہر مکہ بسا اللہ نے چشمہ زمزم کا نکالا اس سبب سے وہاں بستی بسی کیونکہ وہ زمین لائق کھیتی اور میوے کے نہ تھی اس کے نزدیک زمین طائف آباد کر دی کہ بہتر سے بہتر میوے وہاں ہوویں اور شہر مکہ پہنچیں اس کے بعد خدا کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام نے چھتیس کوس تک زمین مکہ کی جو کہ سنگریزوں سے بھری تھی اسے کھود کر ملک شام میں لے جا کر رکھ دی اور اس کے عوض زمین دریائے نیل کی مکہ میں لارکھی اور فرشتے سب اس زمین کو گرد کعبے کے سات دفعہ طواف کروا کر اس جگہ میں کہ جہاں سے جبرائیل علیہ السلام نے مٹی کھود کر ملک میں شام میں پھینکی تھی لے جا کر رکھی اور اس کا نام طائف رکھا اس واسطے کہ سات دفعہ گرد بیت اللہ کے طواف کیا تھا اب ہر طرح کے میوہ جلات طائف میں پیدا ہوتے ہیں اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام شام میں جا رہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ خانہ کعبہ خراب نہ ہوگا آباد رہے گا حضرت نے مہمان سرا بنائی اور نذر کیا بغیر مہمان کے میں نہ کھاؤں گا عبادت کرنے لگے اور مسافروں کی طعام دار میں رہے ایک دن عزرائیل علیہ السلام آدمی کی صورت بن کر آپ کے پاس آئے حضرت نے پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو انھوں نے کہا میں عزرائیل علیہ السلام ہوں حضرت نے کہ تم میری ملاقات کو آئے ہو یا جان قبض کرنے کو انھوں نے کہا میں تیری ملاقات کو آیا ہوں اور تجھے خوش خبری دیتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دوست کہا حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہے اور اس کی علامت کیا ہے حضرت نے کہا کاش کہ میں ویسا ہی ہوتا سے دیکھتا تو میں اس کے ساتھ دوستی کرتا اس کے بعد عزرائیل علیہ السلام غائب ہو گئے روایت ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام عبادت کیا کرتے آواز تلاوت کی ایک کوس تک جاتی جو سنتا وہ کہتا خلیل اللہ کی آواز ہے اپنے خدا کی عبادت کر رہا ہے ایک دن آپ نے تمنا کی کہ خدائے تعالیٰ مردے کو کیسے زندہ کرتا ہے اگر اس کو دیکھتا تو خوب ہوتا پس خدا کی درگاہ میں عرض کی قولہ تعالیٰ واذ قال ابراہیم رب انی کیف تحیی الموتی ترجمہ اور جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اے رب دکھا مجھ کو کیونکہ جلاتا ہے تو مردے کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا قال اولم تو من ترجمہ کہا گیا تو نے یقین نہیں کیا حضرت نے کہا قولہ تعالیٰ قال بلی ولكن لیطمئن قلبی ترجمہ حق ہے فرمایا تیرا اگر اس واسطے کہ تسکین ہو میرے دل کو باری تعالیٰ نے فرمایا قال فخذ اربعة مین الطیر فصرهن الیک تم اجعل علی کل

جبل منهن جزء ثم ادعهن ياتينك سعيًا واعلم ان الله عزيز حكيم ترجمہ فرمایا تو پکڑ جا رہا توڑاڑتے پھر ان کو ملا اپنے ساتھ پھر ڈال ہر پہاڑ پر ان کا ٹکڑا ایک ایک پھر بلا ان کو چلے آئیں گے تیرے پاس دوڑتے اور جان کہ اللہ زبردست ہے حکمت والا بحکم الہی حضرت خلیل اللہ علیہ السلام چار جانور لائے ایک طاؤس ایک مرغ ایک کو ایک کبوتر ان کو اپنے ساتھ بلایا کہ چچان رہے ان کی پھر ذبح کیا ایک پہاڑ پر چاروں کر سر رکھے ایک پر پر، ایک پر دھڑ ایک پر پاؤں پہلے بیچ میں کھڑے ہو کر ایک کو پکارا اس کا سر اٹھ کر ہوا میں کھڑا ہوا پھر دھڑ ملا پھر لگے پاؤں وہ دوڑتا چلا آیا اسی طرح چاروں آئے بس باری تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم علیہ السلام چار جانور پکڑ مرغ طاؤس کو اور گدھ بعض نے کہا کہ کبوتر نہیں پس ان دونوں میں مور خین کا بہت اختلاف ہے سوال اس کا کیا سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان چار ہی مرغ کو فرمایا دوسرے جانور کا ذکر نہ کیا جواب مرغ ان چاروں سے فضیلت رکھتا ہے اور جانور نہیں رکھتے مرغ ذبح کرنے کو اس واسطے کہا کہ شہوت میں زیادہ اس سے کوئی جانور نہیں ایسا تو بھی شہوت کو ترک کر اور مور کو اس واسطے کہ اس کے برابر دنیا میں کوئی پرندہ نہیں ایسا ہی تو بھی اپنی زینت اور آرائش کی دنیا چھوڑ دے اور کوئے کو اس لیے کہ اس کے برابر حریص دنیا میں کوئی نہیں تو بھی ایسا ہی حرص دنیا کو چھوڑ اور گدھ کو اس واسطے کہ اس کی عمر پانچ سو برس سے زیادہ نہیں تھی تو بھی اس کو امید زندگی کی بڑی ہے تم ایسی زندگی تھوڑی پر امید درازی کی مت کیس جو اور موت کو ہمیشہ یاد رکھیو تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم سے ان چاروں جانوروں کو ذبح کر کے گوشت اور پوست اور ہڈی اور رگ کو ہاون دستے سے کوٹا اور چار گولیاں بنا کر چاروں طرف ڈال دیں اور چاروں کا سر اپنے ہاتھ میں لے کر بلایا اے جانور اللہ کے حکم سے آؤ تب وہ گولیاں جانوروں کی ریزہ ریزہ جدا ہو کر دھڑ بن کر حضرت خلیل اللہ کے ساتھ میں مرغ کے سر میں مرغ کا بدن اور مور کے سر میں مور کا بدن اور کوئے کے سر میں کوئے کا جسم اور گدھ کا سر گدھ کے تن میں آ لگا اور سب جی اٹھے اللہ کی قدرت سے گوشت اور پوست اور رگ اور ہڈی اور پروبال ان کے نئے سرے سے پیدا ہوئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ سے اڑ گئے اور ان کے چاروں طرف سات دن رات طواف کیا کیسے پس ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اے ابراہیم علیہ السلام تو نے اسماعیل علیہ السلام کو جیسا خدا کی راہ میں دیا ویسا ہی اپنا جمیع مال و متاع بھی دے تو تو میرا بندہ خالص و مخلص زیادہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین ترجمہ جب کہا اس کو اس کیرب نے حکم بردار ہو بولا میں حکم میں آیا جہاں کے صاحب کے پس ابراہیم علیہ السلام نے اپنا مال و متاع فقیروں کو لٹوا دیا اور

حضرت اولاد کی طرف سے مایوس تھے اس وقت حضرت کی عمر نوے برس کی تھی اس میں حضرت سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کوئی فرزند نہ ہوا تھا اس لیے گو سالہ کو حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قلاوۃ زرین پہنا بجائے فرزند کے پرورش کرنے لگیں نقل ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سات رات دن تک مسافر کے لیے کھانا نہیں کھایا تھا تب اللہ کے حکم سے بارہ شخص جوان بن کر وہ مثال غلاموں کے مزین ہو کر حضرت کے پاس آ کر سلام کیا جواب سلام حضرت نے ان کا ادا کیا جانا کہ یہ آدمی ہیں حالانکہ وہ فرشتے تھے ان کے ہاتھ پکڑ کے حضرت اپنے گھر کو لے گئے تو لہ تعالیٰ لقد جائت رسلنا ابراہیم البشری قالو سلاماً قال سلام فما لبث ان جاء بعجل جنید ترجمہ اور آچکے ہمارے بھیجے ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوش خبری لے کر بولے سلام وہ بولا سلام ہے پھر دیر نہ کی لے آیا ایک گائے کا بچہ تلا ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سات دن کے بعد آج مہمان عزیز و مکرم آئے ہیں جو چیز کہ عزیز و پیاری رکھتی ہے ان کے لیے لا حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں اے حضرت میں اس گو سالے سے زیادہ عزیز کسی کو نہیں رکھتی ہوں اسے نمز لہ فرزند کے میں نے پالا ہے کہ تو اسے قربانی کر کے لا دوں تب حضرت نے اسے ذبح کیا اور بریان کر کے مہمانوں کے سامنے لا رکھا اور آپ بھی مہمانوں کے ساتھ سر نیچے کیے باادب جیسا کہ چاہیے کھانے لگے حضرت سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا پردے سے دیکھ کر بولیں کہ اے حضرت تم کھاتے ہو مہمان نہیں کھاتے تب حضرت نے سر اٹھا کر دیکھا کہ مہمان کھاتے نہیں حضرت نے پوچھا کہ کیوں نہیں کھاتے انہوں نے جواب دیا کہ تم کو اس کی قیمت نہ دے کر کھانا درست نہیں ہے حضرت نے کہا اچھا دیجئے وہ بولے کیا چاہیے تب آپ نے فرمایا قیمت اس کی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر کھانا اور آخراں کے الحمد پڑھنا ہی قیمت ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ آواز دے کر کہا اے ابراہیم علیہ السلام اس بات سے خدائے تعالیٰ تم سے بہت خوش ہو اور تمہیں دوست فرمایا اتنا کہہ کر بولے کہ آپ ترس نہ کیجئے ہم جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرائیل علیہ السلام اور روبروائیل علیہ السلام اور عتقوائیل علیہ السلام اور بھی کئی فرشتے ہمارے ساتھ ہیں ہم پر رب العالمین کا حکم ہوا ہے کہ پہلے تمہارے پاس جاویں مہمان کے لیے سات دن ہوئے کچھ نہیں کھایا اور روزہ دار ہو اب روزہ کھولو کچھ کھاؤ کہ تمہارے افطار کروانے کو آئے تھے اس کے بعد ہم شہرستان میں لوط کے جائیں گے وہ پیغمبر مرسل ہیں ان کو وہاں کی قوم کی بلا سے نجات دیں گے اور تم کو بشارت دیتا ہوں کہ تمہارے فرزند مبارک تولد ہوگا اور نام اس کا اسحاق علیہ السلام اور ان کے بیٹے یعقوب علیہ

السلام ہوئیں گے اس وقت حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھڑی تھیں اس بات کو سنتے ہی ہنس پڑیں و آراتہ قائمۃ فضحکت فبشرناھا بااسحق ومن وراء اسحق یعقوب ترجمہ اور اس کی عورت کھڑی وہ ہنس پڑی پھر ہم نے خوش خبری دی اس کو اسحق علیہ السلام کے پیچھے یعقوب علیہ السلام کی تب حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں قولہ تعالیٰ قالت یا ویلتی الدوانا عجوز و هذا بعلی شیخاء ان هذا لشیء عجیب قالوا تعجبین من امر اللہ رحمت اللہ و برکاتہ علیکم اهل البیت انه حمید مجید ترجمہ بولی اے خرابی کیا میں جنوں گی اور میں بڑھیا ہوں یہ خاوند میرا بوڑھا یہ تو عجیب بات ہے وہ بولے کیا تعجب کرتی ہے اللہ کے حکم سے اللہ کی مہر ہے اور برکتیں تم پر اے گھر والو بولے اے سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ کے کارخانہ میں تعجب نہ کر کہ اسحاق علیہ السلام کی پشت سے ستر ہزار پیغمبر پیدا ہوں گے حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اس کے کیا آثار ہیں بولے کہ دیکھ ہڈیاں گوسالے کی جو کہ طبق میں رکھی ہیں اس کے بعد کہا قم باذن اللہ اسی وقت کچھڑا جی اٹھا اور دوڑتا ہوا اپنی ماں کے پاس جا دو دھ پینے لگا اور دوسری علامت یہ کہ ایک شاخ درخت کی سوکھی نیم سوختہ حضرت کے گھر میں تھی جبرائیل علیہ السلام نے اپنا پر اس پر ملائی الفور ہری ہوئی پتیاں لگیں اور میوہ پھلا اور پختہ ہوا تب حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیا انھوں نے اسے کھایا بعد ازاں حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے تم نے خدا کی قدرت دیکھی کہ کتنے دن کی سوکھی لکڑی ہری ہوئی میوے پھلے اور تم نے کھایا پس اللہ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ تمہیں ایک فرزند دیوے کہ نام اس کا اسحاق علیہ السلام اور اس کے بیٹے کا نام یعقوب علیہ السلام ہو۔

حضرت لوط علیہ السلام

اس کے بعد فرشتوں نے شہرستان لوط کا قصد کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا وہ بولے ہم اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اس شہر کے لوگوں کو ہلاک کرنے کے لیے جاتے ہیں تم ہمارے ساتھ نہ آؤ کہ عذاب کے دیکھنے کی طاقت نہ ہوگی آپ نے کہا خدا حافظ ہے میں تمہارے ساتھ دیکھنے آؤں گا تب حضرت خلیل اللہ اونٹ پر سوار ہو کر انھوں کے ہمراہ ہوئے جب ڈیڑھ کوس کے فاصلے پر پہنچے فرشتوں نے کہا تم یہاں ٹھہرو آگے جانے کا حکم نہیں پس حضرت اونٹ پر سے اتر پڑے اور عبادت میں مشغول ہوئے اور وہ شہرستان میں لوط کے اس جگہ جا کر پہنچے کہ جس جگہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ یہاں کے لوگ بد کردار بد فعل ہیں کہ مردوں کے ساتھ مرد اور عورتوں کے ساتھ عورتیں مرتکب ہوتی ہیں اور ہزنی سے لوگوں کا مال چھین لیتے ہیں اس وقت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جو لوگ اس فعل میں گرفتار ہیں ان پر غضب الہی ہوگا اور ہلاک ہوں گے اور اس بات کو خدائے تعالیٰ نے قبول کیا تاکہ ابراہیم علیہ السلام کی بات رائیگاں نہ جائے تب فرشتوں نے اللہ کے حکم سے ان چھ شہروں کو سوائے شہر سدوم کے الٹ دیا اور اہل سدوم نے جب ان شہروں کے لوگوں کی بد اطواریاں دیکھیں ان کے ساتھ شادی بیاہ وغیرہ موقوف کیا اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اہل سدوم کو ان پر فضیلت دی اور نجات بخشی اور اس شہرستان میں لاکھ مرد جنگلی تھے سب ہلاک ہوئے غرض وہ فرشتے لوط علیہ السلام کے گھر میں آئے اور ان کے بیٹوں کو سلام کیا انھوں نے جواب سلام دیا اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے کہا ان سے کہ اس شہر میں کوئی ایسا ہے کہ ہم مسافروں کو آج کی شب مہمان رکھے اور کھانا کھلائے انھوں نے جواب دیا کہ بغیر ہمارے باپ کے اس شہر میں کوئی نہیں ذرا صبر کرو وہ عبادت سے فراغت کریں تو البتہ تمہاری کچھ خدمت کریں گے جب حضرت لوط علیہ السلام نے عبادت سے فراغت کی گھر کے دروازے پر دیکھا کہ بارہ شخص صاحب جمال کسن بال بنائے ہوئے اور کپڑے معطر پہنے ہوئے آتے ہیں آپ اندیشہ کرنے لگے کہ مہمان میرے صاحب

جمال ہیں خدا نخواستہ یہ قوم ان کے ساتھ بدی کرے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ولما جائت
رسالتنا لوطا سبیہم و منانا بہم ذرعا و قال هذا یوم عصیب و جاءہ قومہ یہرعون
الیہ و من قبل کانو یعملون السینات ترجمہ اور پہنچے ہمارے بھیجے ہوئے لوط علیہ السلام کے
پاس خفا ہوا ان کے آنے سے اور رک گیا جی میں اور بولا آج کا دن بڑا سخت ہے اور آئی اس پاس
قوم اس کی دوڑتی ہوئی بے اختیار اور آگے سے کر رہے تھے برے کام فائدہ دو فرشتے لڑکے بن کر
گئے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر میں چونکہ حضرت کو اس قوم کی بد خوبیاں معلوم تھیں اس سے خفا
ہوئے کہ لڑائی کرنی پڑی ناچار ان مہمانوں کو اپنے گھر کے بھیترے لے گئے حضرت کی بیوہ کافرہ
تھی اس سبب سے اس قوم بد فعل کو جا کر خبر دی وہ قوم لوطی تھی پس حضرت کی حویلی میں آ کے بولی
اے لوط وہ بارہ شخص غلام خوبرو جو آج تیرے گھر میں مہمان آئے ہیں انھیں ہمارے پاس بھیج
حضرت نے اس بات کو سن کر مارے ڈر کے کہا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا قال یا قوم ہولاء
بناتی ہن اطہر لکم فاتقوا اللہ ولا تخزون فی ضیفی ایس منکم رجد رشید لوط
علیہ السلام نے کہا اے قوم یہ بیٹیاں حاضر ہیں یہ پاک ہیں تم کو ان سے نکاح کر دوں گا پس ڈرو
اللہ سے اور مت رسوا کرو مجھ کو میرے مہمانوں میں کیا تم میں سے ایک مرد بھی نہیں راہ پر فائدہ
خلاصہ یہ ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کے گھر میں فرشتے مہمان بن اترے اور قوم دیکھ کر دوڑی
تب لوط علیہ السلام نے ان کے بچانے کے لیے اپنی بیٹیوں کا نکاح کر دینا اس قوم کے ساتھ قبول
کیا انھوں نے اس پر بھی نہ مانا اور اس وقت میں زن مومنہ کو کافر سے بیاہ دینا منع نہ تھا پس کافروں
نے حضرت لوط علیہ السلام کی بات نہ مانی اور گھر کے دروازے توڑ ڈالے اور کہا قولی تعالیٰ قالو
لقد علمت مالانا فی بناتک من حق وانک لتعلم ما نرید ترجمہ وہ بولے تو تو جان
چکا ہے ہم کو تیری بیٹیوں سے دعویٰ نہیں اور تجھ کو تو معلوم ہے جو ہم چاہتے ہیں پس قوم نے کہا اے
لوط علیہ السلام ہم تمہاری بیٹیوں کو نہیں مانگتے تم جانتے ہو جو ہم چاہتے ہیں تم اپنے مہمانوں کو
ہمارے پاس بھیج دو حضرت نے فرمایا تعالیٰ قال لو ان لی بکم قوۃ او ای الی رکن
شدید ترجمہ حضرت لوط علیہ السلام کہنے لگے اگر مجھ کو تمہارے سامنے زور ہوتا یا جا بیٹھتا کسی محکم
آسرے میں یعنی اے قوم مجھے قوت ہوتی تو تمہارے ساتھ لڑتا لیکن میں نے صبر کیا اور پناہ چاہی
خدا کی تمہاری شہر سے میرے مہمانوں کو خدا محفوظ رکھے اور فرشتوں کو خدا کی طرف سے حکم تھا کہ لوط
علیہ السلام تمہارے پاس اس قوم کی شکایتیں تین مرتبہ نہ لائیں تب تک تم ہرگز اس قوم سے بڑائی نہ
ا کرنا اور نام اپنا نہ بتانا جب لوط علیہ السلام اپنے گھر میں گئے اس قوم نے ان کو رنج دیا اور زخمی کیا

تب حضرت لوط علیہ السلام نے مہمانوں کے پاس آ کر کہاں میں قوت برابری کی ان کے ساتھ نہیں رکھتا کہ ان ملعونوں کی شر سے بچوں اور تمہیں بچاؤں اور ان کو دفع کر دوں آبدیدہ ہو کر یہ کہہ رہے تھے پھر ان مردودوں نے آ کر حضرت پر بے ادبی سے ہاتھ چلایا ناچار ہو کر ان مہمانوں کے پاس بے طاقتی سے آئے اور تیسری نوبت میں مہمانوں نے کہا قولہ تعالیٰ قالو یا لوط انا رسل ربک لن یصلو الیک فاسر باہلک بقطع من الیل ولا یلتفت منہم احد الا امراتک انہ مصیبا ما اصابہم ان موعدہم الصبح ترجمہ مہمان بولے اے لوط علیہ السلام ہم بھیجے ہوئے ہیں تیرے رب کے یہ ہرگز پہنچ نہ سکیں گے تجھ تک سونکل اپنے گھر سے کچھ رات رہے اور منہ موز کر نہ دیکھے کوئی تم سے مگر تیری عورت یوں ہی ہے کہ اس پر پڑنا ہے جو ان پر پڑے گا وعدے کا وقت ہے صبح اس کے بعد مہمانوں نے ظاہر کیا کہ ہم رسول ہیں بھیجے ہوئے اللہ کے تمہارے پاس اس لیے آئے ہیں کہ تم آج کی شب اس قوم سے بچ رہو کہ ان پر عذاب آئے گا حضرت پوچھنے لگے کہ اول شب یا آخر شب اتنے میں وہ مردود سب آ کر گھر کھودنے لگے اور قولہ تعالیٰ لیس المصبح بقریب ترجمہ کیا صبح نہیں ہے نزدیک یعنی اے لوط علیہ السلام صبح ہوئی تم نے ہم کو کچھ نہ کیا یہ کہہ کر چاہا کہ فرشتوں پر دست انداز ہوئیں جبرائیل علیہ السلام نے کچھ دم کیانی الفور طمس ہو گئے یعنی آنکھ ناک منہ ان کے یکساں ہو گئے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ولقد راودوہ عن ضیفہ فطمسنا عینہم فذوقو عذابی و نذر اور تحقیق ارادہ کیا اس کے مہمانوں پر پھر کھودیں ہم نے ان کی آنکھیں اب چھکو عذاب کو میرے اور پہنچو میری مصیبت کو پھر نازل ہوا ان پر عذاب صبح کو قولہ تعالیٰ ولقد صبحہم بکرة عذاب مستقر فذوقو عذابی نذر ترجمہ اور تحقیق نازل ہوا ان پر عذاب صبح کو سو بڑا ٹھہر رہا تھا اب معمول کرو میرے عذاب اور مصیبت کو پس اس قوم کی نہ آنکھی رہی نہ ناک نہ منہ واویلا کرنے لگے اور بولے کہ لوط علیہ السلام نے جاؤ گروں کو اپنے گھر میں رکھا ہے بولے اے لوط علیہ السلام کہہ دے اپنے مہمانوں کو ہماری آنکھیں اچھی کر دیں تو ہم ان برے فعلوں سے توبہ کریں تب جبرائیل علیہ السلام نے اپنا پران کے چہرے پر مل دیا اس وقت آنکھ منہ ناک منہ کا درست ہو گیا پھر فرشتوں پر قصد کیا تمام بدن ان کا خشک اور شل ہو گیا پھر توبہ کی جبرائیل علیہ السلام نے اپنا پران کی آنکھوں اور بدن پر مل کر اچھا کیا اس کے بعد لوط علیہ السلام کے گھر سے نکل کر تمام دروازے شہر کے بند کر دیے اور بولے کل لوط علیہ السلام کے مہمانوں سے ہم اس کا بدلہ لیں گے جبرائیل علیہ السلام نے حضرت لوط علیہ السلام کو فرمایا کہ تم اپنے عیال و اطفال کو لے کر اس شہر سے نکل جاؤ آپ نے حضرت لوط علیہ

السلام کو شہر سے نکال کر حضرت خلیل اللہ کے گھر تک پہنچا دیا چونکہ لوط علیہ السلام کی جو روکافرہ تھی آپ نے اسے چھوڑا اپنی بیٹیوں کو لے کر حضرت خلیل اللہ کے گھر میں داخل ہوئے حضرت نے ان کو بڑی جاہ چاؤ سے رکھا اس کے بعد جب آفتاب طلوع ہوا خدا کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام نے اپنا پر زمین کے نیچے دے کر شہرستان لوط علیہ السلام کو اس طریق سے الٹ دیا کہ ایک پتا درخت کا اور حلقہ دروازے کا نہ ہلا اور گہوارے بھی بچوں کے لغزش نہ کیے اسی طرح ہوا پراڑا دیا اور آواز ان فرشتوں کی حضرت تک پہنچی اور اس قوم کفار کو کچھ خبر نہ ملی حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کی ہیبت سے بے ہوش ہو گئے اس وقت جبرائیل علیہ السلام نے آ کے تسلی دی گودی میں لیا تب ہوش میں آئے قولہ تعالیٰ فلما جاء امرنا جعلنا عاليها سافلها وامطيرنا عليها حجارة من سجيل منصود ترجمہ جب پہنچا حکم ہمارا کر ڈالی وہ بستی اور نیچے اور برسائی ہم نے اس پر پتھریا کنکر کی تہ لوط علیہ السلام یہ حال دیکھ کر تاسف و زاری کرنے لگے شہر کو دیکھا خراب ہو گیا اور ہر ایک کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا ہوا اور اس پر نام اس کا لکھا ہوا قولہ تعالیٰ مسومة عند ربك وما هي من الظالمين ببعيد ترجمہ نشان کیے ہوئے نزدیک پروردگار تیرے کے اور نہیں ہے وہ ظالموں سے دور ابراہیم علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اس قوم کا کون سی جا ٹھکانا ہے وہ بولے سات طبق زمین کے نیچے دوزخ ہاویہ میں جا رہے ہیں گے حشر کو انصاف کر کے اس دوزخ میں ڈالیں جائیں گے اس بات کو سن کر حضرت خلیل اللہ عبادت میں مشغول ہو گئے پس حضرت کے چار بیٹے تھے حضرت اسماعیل علیہ السلام بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے اور حضرت اسحاق علیہ السلام اور مدین اور مدائن سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے تھے اور اسماعیل علیہ السلام کے ایک بیٹے تھے توریت میں لکھا ہے کہ بارہ بیٹے تھے نام اس کا قیداد چالیس گز لمبے سات گز موٹے اور چوڑے عرب کے سلطان تھے تمام عرب ان کا مطیع تھا اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے دو بیٹے عیص علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام اور مدائن کے ایک بیٹے نام ان کا شعیب علیہ السلام تھا اور مدین کے بیٹے عجم کے بادشاہ تھے پس جب ابراہیم علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی موت نزدیک آئی چونکہ حضرت موت سے ہمیشہ ڈرتے تھے اس لیے حق تعالیٰ نے چاہا کہ ان کی موت ان کی مرضی کے موافق کی جائے تب ایک بوڑھا مہمان ان کے پاس بھیجا حضرت نے اسے کھانا لایا وہ مارے ضعیف کے کھانا نہ کھاسکا حضرت نے اس سے پوچھا کہ آپ کا سن شریف کس قدر ہے اس نے کہا ایک سو تیس برس تب حضرت افسوس کرنے لگے کہ مجھ کو بھی شاید اس سن و سال میں یہ حال گزرے ابھی تو میری عمر اس سے دس برس کم ہے تب کہا یا الہی

میں اپنی عمر اس سے زیادہ نہیں مانگتا ہوں اس کے بعد چاروں بیٹوں کو بلا کر وصیت کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ووصی بہا ابراہیم و یعقوب بیٹی ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین تلا تموتن الا و انتم مسلمون ترجمہ اور یہی وصیت کر گیا ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹوں کو اور یعقوب علیہ السلام اے بیٹو اللہ نے جن کو دیا ہے تم کو دین پھر نہ مرنا مگر مسلمانی پر کہ خدائے تعالیٰ نے اس دین کو دین اسلام فرمایا اور میں نے تم کو سنا دیا حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا یا خلیل اللہ خدائے تعالیٰ نے آپ کو کس کام کے سبب نبوت اور خلافت دی فرمایا دنیا میں تین کام سے اول میں نے غم روزی کا نہ کیا کہ کل کیا کھاؤں گا اور دوسرا بغیر مہمان کے کھانے کو نہ کھایا اور تیسرا یہ کہ جب کوئی کام دنیا و آخرت کا آ پڑتا تو پہلے آخرت کا کام کرنا چھوڑ دینا کا یہ تین کام کے سبب سے اللہ نے مجھ کو خلافت و کرامت بخشی بمصداق اس آیت کے واتخذ اللہ ابراہیم خلیل ترجمہ اور اللہ نے کر لیا ابراہیم علیہ السلام کو دوست اپنا یہ وصیت کر کے انتقال فرمایا اور وہاں مدفون ہوئے اس کے بعد بیٹے سب اپنے مقام پر جا رہے تب حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اسحاق علیہ السلام سے کہا مجھے کچھ باپ کی شے سے حصہ دو کہ نشان و تبرک باپ کا رہے اسحاق علیہ السلام نے کہا تم ہمارے برابر نہیں ہو محروم المیراث ہو تمہیں باپ کا حصہ نہیں ملے گا اس بات کو سن کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کچھ رنجیدہ ہوئے اتنے میں جبرائیل علیہ السلام نے آ کر حضرت اسحاق علیہ السلام کو کہا کہ تو اسماعیل علیہ السلام پر فوقیت مت کر محمد مصطفیٰ سید عالم خاتم الانبیاء علیہ السلام کی پشت سے ہوں گے اور سب مومن ان کی پشت سے اور تمہاری پشت سے تمام یہود اور گمراہ پیدا ہوں گے اور تمہاری اولاد کو ان کی اولاد ہمیشہ ذلیل و خوار رکھیں گے اور بے نکاح ان پر لوٹدیاں حلال ہوں گی اس بات کو سن کر حضرت اسحاق علیہ السلام اتاروئے کہ ان کی آنکھوں میں چھالے پڑ گئے اور نابینا ہوئے اس کے دو برس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے آ کر کہا اے اسحاق علیہ السلام تجھ کو خدا کی طرف سے بشارت دیتا ہوں کہ تیری پشت سے چار ہزار پیغمبر پیدا کرے گا اور ایک ان میں سے موسیٰ پیغمبر ہوگا وہ خدا کے ساتھ بات کریں گے اور لقب ان کا کلیم اللہ ہوگا اور چاہو تو خدا تمہیں بیٹا کرنے یا ویسا ہی رہے تو قیامت کے دن آنکھیں کھلیں گی خدا کا دیدار ہمیشہ دیکھو گے اسحاق علیہ السلام نے کہا میں آنکھیں اپنی نہیں مانگتا ہوں مگر قیامت کے دن خدائے تعالیٰ مجھ کو دیدار دکھائے پس حضرت کے دو بیٹے تھے عمیص اور یعقوب علیہ السلام جب یہ دونوں بڑے ہوئے حضرت نے انتقال فرمایا اور اپنے والد کے قبر کے پاس دفن ہوئے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام

حضرت اسماعیل علیہ السلام ہر سال مکے شریف سے اپنے والد بزرگ کی قبر کی زیارت کو شام میں جاتے حضرت اسحاق علیہ السلام اور دوسرے بھائیوں کو دیکھ کر پھر مکے شریف میں تشریف لاتے اور حضرت کی بی بی کے کے شریفوں میں سے تھیں ان سے بارہ بیٹے تولد ہوئے ایک روز حق تعالیٰ سے ارشاد ہوا کہ اے اسماعیل علیہ السلام مغرب کی زمین میں جا وہاں کے بت پرستوں کو اللہ کی طرف بلا تب حضرت نے اللہ کے حکم سے وہاں جا کے پچاس برس تک خلق اللہ کی ہدایت کی یہاں تک کہ تمام بت پرست مومن ہو گئے قولہ تعالیٰ واذکر فی الکتاب اسماعیل الہ کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا وکان یامر اہلہ بالصلوۃ والزکاة وکان عند ربہ مرضیا ترجمہ اور مذکور کہ کتاب میں اسماعیل علیہ السلام کا کہ وہ تھا وعدے کا سچا اور تھا رسول نبی اور حکم کرتا اپنے گھر والوں کو صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور تھا اپنے رب کے پاس پسند یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ایک شخص سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک تو آئے میں اسی جگہ پر رہوں گا وہ شخص ایک برس نہ آیا حضرت ایک برس تک اسی جگہ پر اس کے منتظر رہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو صادق الوعد فرمایا اور عمر حضرت کی ایک سو تیس برس کی ہوئی تھی آخر عمر تک مکے میں رہے بعض نے کہا آخر عمر کے سے شام کو تشریف لے گئے اور دیکھا حضرت اسحاق علیہ السلام کو نابینا دو بیٹے ان سے تولد ہوئے عیص اور یعقوب علیہ السلام کو اور آپ کی ایک اکلوتی بیٹی نام اس کا تسمیہ اسے حضرت عیص کے ساتھ بیاہ کر دیا اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو وصیت کر کے پھر مکے میں تشریف لے گئے بعد ایک برس کے انتقال فرمایا حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلو میں دفن کیے گئے اس کے بعد سب ان کے ہر ایک ملک میں متفرق ہو گئے مگر ثابت اور فیذ اور دونوں بیٹے مکے میں رہ گئے بیشتر اہل مغرب و حجاز ان کی نسل سے ہیں۔

حضرت اسحاق و یعقوب علیہ السلام

حضرت اسحاق علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد وفات پائی ان کی عمر ایک سو ساٹھ برس کی تھی حق تعالیٰ نے ان کو پیغمبر کر کے بھیجا اہل کنعان پر اور بی بی آپ کی اہل کنعان کے سردار کی بیٹی تھیں ان سے دو بیٹے پیدا ہوئے عیص علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام وجہ تسمیہ یعقوب علیہ السلام کی یہ ہے کہ عیص کے عقب یعنی پیچھے تولد ہوئے جب دونوں حضرات بڑے ہوئے تو حضرت اسحاق علیہ السلام نے عیص علیہ السلام کی شادی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بیٹی سے کر دی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو کہا کہ تم کو کنعان کے سردار کی بیٹی سے بیاہ دوں گا اور ان کی ماں نے کہا کہ تمہارے ماموں کی بیٹی سے تمہاری شادی کر دوں گی کہ وہ بڑا مالدار ہے ملک شام میں اس برابر کوئی نہیں یعقوب علیہ السلام اس بات کو سن کر اعتراض کرتے تھے کہ شادی نہیں کروں گا اور حضرت عیص علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام بہت چاہتے تھے وہ اکثر اوقات شکار کرتے تھے یعقوب علیہ السلام نہیں کرتے ایک روز حالت ضعفی میں حضرت اسحاق علیہ السلام نے عیص علیہ السلام سے کہا ایک بکری جنگلی یا ہرن شکار کر کے کباب اس کے مجھے کھلا تو میں دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو پیغمبری دے تب عیص علیہ السلام تیرا کمان لے کر باپ کے لیے شکار کو نکلے ان کی ماں یعقوب علیہ السلام کو زیادہ پیار کرتی تھیں بولیں کہ ایک بکری موٹی تازی اپنی لا کر ذبح کر کے کباب بنا کے جلدی سے اپنے باپ کو کھلا تو تیرے لئے دعا کرے تب یعقوب علیہ السلام نے اپنی والدہ کے کہنے پر ایک بکری ذبح کر کے جلدی جلدی کباب بنا کے لا دیا حضرت تو آنکھوں سے معذور تھے کباب کھا کے بولے کون لایا ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کی ماں نے عیص علیہ السلام لایا ہے فرمایا کہ سامنے لاؤ حضرت یعقوب علیہ السلام نے سامنے لا دیا جب حضرت اسے کھا کے خوش ہوئے تب یعقوب علیہ السلام کی ماں نے کہا یا حضرت آپ گوشت کھلانے والے کو دعا کیجئے تب حضرت نے یہ دعا فرمائی یا رب مجھے جس بیٹے نے یہ گوشت کھلایا ہے اس کو اور اس کی اولاد کو پیغمبر کی جیو بعد اس کے حضرت عیص علیہ السلام شکار سے آئے کباب بنا کے حضرت کے سامنے رکھ دیا تب حضرت اسحاق علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ میری بی بی نے حیلہ کر کے یعقوب علیہ السلام کے ہاتھ سے کباب کھلایا اور اس کے حق میں دعا کہلوائی کہ اسے بہت چاہتی تھیں

پس حضرت نے کہا اے عیص علیہ السلام تیری دعا یعقوب علیہ السلام نے لی عیص علیہ السلام نے اس بات کو سن کر طیش میں آ کر کہا یعقوب علیہ السلام کو مار ڈالوں گا تب حضرت اسحاق علیہ السلام نے اس سے کہا مت مار تیرے لیے بھی میں دعا کروں گا کہ تیری نسل سے خلاق پیدا ہو تب حضرت کی دعا سے عیص علیہ السلام کی اولاد بڑھی مغرب اور اسکندریہ اور کنارے دریا کے ان کی اولاد پھیل گئی ایک بیٹے کا نام روم تھا اب جس کا نام شہر روم ہے اس کو استنبول بھی کہتے ہیں انہوں نے وہ بسایا پس روم کی نسبت ان ہی کی طرف ہے اور ان ہی کی اولاد بہت ہے پس حضرت اسحاق علیہ السلام نے ایک سو ساٹھ برس کے بعد وفات پائی اور اپنی والدہ سارہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر کے پاس مدفون ہوئے اس کے بعد یعقوب علیہ السلام ڈر گئے کہ مبادا عیص علیہ السلام مجھ کو نہ مار ڈالے مارے خوف کے دن کو چھپے رہتے شب کو نکلتے اسی طرح ایک برس گزرا اس کے بعد ایک روز ان کی ماں نے کہا تم اپنے ماموں کے پاس شام میں جا کر رہنا شروع کر دو وہ وہاں کارئیں اور بڑا مالدار ہے اس کی بیٹی سے تجھے بیاہ دوں گی اور اپنے باپ کی وصیت پر عمل کر یہاں مت رہ تو تیری جان بچے تب حضرت یعقوب علیہ السلام نے کنعان سے رات ہی رات کو نکل کر شام کی طرف چلے گئے چونکہ یعقوب علیہ السلام رات کو نکل گئے تھے اس لیے نام ان کا اسرائیل رہا وجہ تسمیہ اسرائیل کی شب کو نکلنے کے باعث ہوئی اور یعقوب علیہ السلام کا نام بسبب عقب ہونے عیص علیہ السلام کے ہوا یہ حال تو ریت میں بھی مرقوم ہے پس دونوں نام کی توجہ تسمیہ معلوم ہوئی جب اپنے ماموں کے پاس جا پہنچے انہوں نے تسلی دے کر کہا تم یہاں رہو اور بہت پیارے کرنے لگے دو بیٹیاں ان کی تھیں بڑی کا نام لیا اور چھوٹی کا نام راحیل تھا لیکن راحیل خوبصورت تھی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے ماموں سے کہا کہ راحیل کو بیاہ دو میرے ساتھ کیونکہ میرے باپ کی وصیت ہے کہ تم اپنے ماموں کی بیٹی سے شادی کی جو تب اس نے کہا تمہارے باپ کی کوئی شے تمہارے پاس نہیں ہے اپنی بیٹی کو تمہیں کیونکر دوں دین مہر کہاں سے دو گے اگرچہ مجھ کو دولت ہے حضرت نے فرمایا میرے پاس کچھ نہیں مگر چند سال تمہاری بکریاں چرا کر اس کی مزدوری دین مہر دوں گا تب ماموں نے ان کے کہا تم کس کو مانگتے ہو حضرت نے فرمایا راحیل کو پس دونوں میں شرط ہوئی کہ یعقوب علیہ السلام سات برس میری بکریاں چرا کر راحیل کے ساتھ شادی کریں گے جب سات برس گزرے تب یعقوب علیہ السلام نے راحیل کی درخواست کی تب ان کے ماموں نے بڑی کو کہہ نام اس کا لیا تھا شب کو خلوت میں یعقوب علیہ السلام کے سپرد کیا حالانکہ شرط شادی کی راحیل سے تھی دوسرے دن ماموں کے پاس جا کر بولے کہ میں لیا کو نہیں چاہتا راحیل کی درخواست کی تھی اسے چاہتا ہوں اس نے کہا وہ بد صورت ہے اور لوگ کیا کہیں گے کہ بڑی بیٹی کو گھر میں رکھ کے چھوٹی بیٹی کو بیاہ دیا اور بڑی گھر

میں رہی یہ بڑا عیب ہے اگر راحیل کو چاہتے ہو تو سات برس پھر بکریاں چراؤ اس زمانے میں دو بہنوں کو ایک شخص سے بیاہ دینا جائز تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایام سے تزلزل تو ریت موسیٰ علیہ السلام پر اس کے بعد تو ریت اور قرآن میں دو بہنوں کو جمع کرنا حرام ہوا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وان تجمعوا بین النختین الا ما قد سلف ترجمہ اور اکٹھے نہ کرو دو بہنوں کو مگر جو آگے ہو چکا پس یعقوب علیہ السلام نے اور بھی سات برس ماموں کی بکریاں چرائیں تب ان کی راحیل سے شادی کر دی اور مال و اسباب سب بہت دے کر دونوں بیٹیوں اور دادا کو اپنے پاس رکھا بی بی لیا کے بطن سے چھ بیٹے تولد ہوئے شمعون لیوی یہود اسخارزوبوں یہ نام تو ریت میں بھی ہیں اور ایک مدت تک بی بی راحیل سے اولاد نہ ہوئی ان کی ایک لوٹھی تھی زلفی نام اسے حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں دیا اس سے دو بیٹے پیدا ہوئے وان اور تفتان اور بی بی لیا نے بھی اسی پر رشک کر کے حضرت کو ایک لوٹھی دی اسے بھی دو بیٹے پیدا ہوئے کا دا اور بشر نام تھا اس کے بعد بی بی راحیل سے حضرت یوسف علیہ السلام تولد ہوئے جمال صورت ایسا تھا کہ جس کا وصف اللہ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا پس حضرت یوسف علیہ السلام سمیت حضرت یعقوب علیہ السلام کے گھر میں گیارہ بیٹے تولد ہوئے سب بیٹیوں سے یوسف علیہ السلام کو زیادہ پیار کرتے ایک گھڑی آنکھوں سے جدا نہ کرتے اور یعقوب علیہ السلام کنعان سے شام میں ماموں کے پاس جب گئے اکیس برس کے بعد یوسف علیہ السلام پیدا ہوئے مال و اولاد حضرت کو اللہ نے بہت عنایت کیا تھا تب کنعان کا قصد کیا کہ اپنی والدہ کو جا کے دیکھیں اور ان کی خدمت شریف میں مشروف ہوں پس اپنے ماموں سے اجازت مانگی اس نے بموجب کہنے کے مال و اسباب بہت سادے کر دو بیٹیوں کو ہمراہ کر دیا یعقوب علیہ السلام دونوں قبیلے اور دونوں حرم اور گیارہ بیٹے اور مال و اسباب اور بہت چار پائے لے کر کنعان کو چلے راہ میں یہ اندیشہ کرتے تھے کہ ہنوز عداوت و غصہ عیص علیہ السلام کے دل سے نہ گیا ہو شاید مجھ کو مار ڈالے تب جاتے جاتے کنعان کے پاس جب پہنچے اتفاقاً حضرت عیص علیہ السلام میدان کی طرف شکار کو نکلے تھے راہ میں ملاقات ہوئی ان کو حضرت یعقوب علیہ السلام نے دور سے پہچانا تب اپنے نوکر چام غلام خدمت گاروں کو کہہ دیا کہ اگر یہ شخص تم لوگوں سے پوچھے کہ یہ مال و اسباب کس کا ہے تو تم کہو کہ عیص علیہ السلام کا ایک غلام تھا اس کا نام یعقوب علیہ السلام ملک شام میں گیا تھا اس کا اس باب ہے اور یعقوب علیہ السلام ڈر کے مارے اپنے قافلے کے اندر چھپے ہوئے آتے تھے جب بکریوں کے سامان میں آ پہنچے تو عیص علیہ السلام نے پوچھا یہ بکری خانہ کس کا سب نے کہا کہ عیص علیہ السلام کا یعقوب علیہ السلام جو شام میں گیا تھا اسی کا ہے جب عیص علیہ السلام نے یعقوب علیہ السلام کا نام سنا آبدیدہ ہو کر کہنے لگا کہ عیص علیہ السلام کا یعقوب علیہ

السلام غلام نہیں بھائی ہے اس کی جان سے زیادہ ہے سب نے کہا یعقوب علیہ السلام شام میں بھی کہتے تھے کہ عیص علیہ السلام کا غلام ہوں جب یعقوب علیہ السلام نے دور سے دیکھا کہ عیص علیہ السلام آبدیدہ ہوئے تب آ کر بغل گیر ہوئے گوڑی میں لیا اور دونوں زار زار روئے اس دن وہاں منزل کر کے دوسرے دن گھر میں تشریف لائے بعد ایک برس کے راحیل سے اور ایک بیٹا تولد ہوا اس کا نام بنیامین رکھا بعد تولد ہونے کی ان کی ماں نے انتقال فرمایا تب بی بی لیانے بنیامین کو پرورش کیا اور اپنے بیٹوں اور حضرت یوسف علیہ السلام سے زیادہ پیار کرتی تھیں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے پیدا ہونے کے بعد حق تعالیٰ نے ان کو پیغمبری دی تب کنعان میں بہت خلق اللہ ان پر ایمان لائی اور ہدایت پائی جب عیص علیہ السلام کو ان کی پیغمبری کی دلیل پہنچی یقین ہوا تب ان کے ساتھ ایک جگہ میں رہنے کا اتفاق نہ ہوا عیص علیہ السلام نے کہا اے بھائی مجھے یہاں ایک مدت گزری اور تم اب تک غربت میں رہے اب تم یہاں بود و باش کرو کہ تم اس سرزمین کے پیغمبر ہو میں کہیں جا رہوں گا جب حضرت عیص علیہ السلام کی اولاد بہت ہوئی تمام ملکوں میں نکل گئی ایک بیٹے کا نام روم تھا ان کو بلے کر حضرت عیص علیہ السلام رخصت ہو کر اس جگہ جا پہنچے کہ اب جس کو روم کہتے ہیں وہاں جا کر انتقال فرمایا اور بیٹے ان کے وہاں رہے اولاد ان کی بہت ہوئی مروی ہے بعض سے کہ عیص علیہ السلام کی نسل بجز ایوب علیہ السلام کے کوئی پیغمبر نہ ہوا اور تمام پیغمبر یعقوب علیہ السلام کی نسل سے تھے۔

حضرت یوسف علیہ السلام

حق سبحان تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو قرآن شریف میں احسن القصص کر کے بیان فرمایا ہے اور ہمارے رسول خدا ﷺ کو اس قصے سے خوب آگاہ فرمایا جیسا کہ قولہ تعالیٰ نَحْنُ نَقُصُّ لِيَكُ احْسَنَ الْقِصَصِ بَمَا اَوْجِبْنَا لِيَكُ هَذَا الْقُرْآنُ وَاِنْ كُنْتَ مَيْسَ قَبْلَهُ لَمَنْ الْغَافِلِينَ ترجمہ ہم بیان کرتے ہیں تیرے پاس بہتر بیان واسطے کہ بھیجا ہم نے تیری طرف یہ قرآن اور تو تھا پہلے اس سے بے خبروں میں علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ حق تعالیٰ نے اس قصے کو سب قصوں سے قرآن شریف کے بہتر قصہ کیوں فرمایا ہے بعضوں نے کہا کہ یہ قصہ سب پیغمبروں کے قصے سے احسن ہے اور بعض نے کہا کہ صبر جمیل یعقوب علیہ السلام کا قرآن شریف میں مذکور ہے کہ صبر سب سے بہتر ہے اس لیے حق تعالیٰ نے اس قصے کو احسن اور بعض نے کہا پہلی باتیں خواب کی تھیں براسی تمام حقیقتیں اس میں بیان ہوں اور سورہ یوسف نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ ایک روز سات یہودیوں نے آ کر حضرت عمر بن خطابؓ سے مباحثہ کیا یعنی یہودیوں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ ہماری توریت بہتر ہے تمہارے قرآن سے اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہمارا قرآن شریف بہتر ہے تمہاری توریت سے۔ یہودیوں نے کہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ توریت میں مذکور ہے قرآن شریف میں نہیں اور حالانکہ وہ بہتر قصوں میں سے ہے حضرت عمرؓ اس بات کو سن کر دلگیر ہوئے اور رسول خدا ﷺ کے پاس حال منظر کا بیان کیا رسول خدا ﷺ اس کے جواب سے متفکر ہوئے اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام امین علیہ السلام بحکم رب العالمین حضرت سید المرسلین ﷺ کے پاس آ پہنچے اور قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کا بیان فرمایا قصے کا شروع یہ تھا جب یعقوب علیہ السلام بعد مدت کے شام سے کنعان میں تشریف لائے اور یہاں مقیم ہوئے بی بی راحیل یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ نے بعد تولد ہونے بنیامین کے فوت ہوں اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر پانچ برس کی تھی گیارہ بھائیوں سے وہ بہت خوبصورت تھے یعقوب علیہ السلام ان کو سب بیٹوں سے زیادہ پیا کرتے تھے بنیامین شیر خوار تھے ان کی خالہ لیا نے ان کو پرورش کیا اور یعقوب علیہ السلام کی ایک بہن تھی ایک دن انھوں نے یعقوب علیہ السلام کے گھر جا کر سب بیٹوں کو ان کے دیکھا پر ان کو کسی پر پیار نہ آیا مگر حضرت یوسف علیہ

السلام پر فریفتہ ہوں تب یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ تم کثیر اولاد ہو اور تمہاری ایک بی بی ہے خدمت سب بیٹوں کی ایک سے نہیں ہو سکتی یوسف علیہ السلام کو مجھے دو ہم اس کی خدمت اور پرورش کریں گے یعقوب علیہ السلام نے بہن کے کہنے پر حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے سپرد کر دیا تب وہ یوسف علیہ السلام کو اپنے گھر لے گئیں اور ناز و نعمت سے پرورش کرنے لگیں ان کے لیے ہر گھڑی یعقوب علیہ السلام کا دل تڑپتا رہتا تھا اور بہن کے گھر جا جا کے دیکھ آتے تھے اسی طرح روز بروز حضرت یعقوب علیہ السلام کی محبت یوسف علیہ السلام پر زیادہ بڑھنے لگی تب بہن سے کہا میں بغیر یوسف علیہ السلام کے ایک ساعت نہیں رہ سکتا میرے پاس اسے بھیج دو تب ان کے ہمشیرہ نے جواب دیا کہ میں بھی اس کے بغیر نہیں رہ سکتی اس میں حضرت نے فرمایا کہ یوسف علیہ السلام ایک ہفتہ تمہارے پاس رہے اور ایک ہفتہ میرے پاس انہوں نے کہا اچھا پہلا ہفتہ میرے پاس رہے تب حضرت نے قبول کیا اور ایک دن کا ذکر ہے ابراہیم خلیل کا ایک کمر بند تھا حضرت یعقوب علیہ السلام کی بڑی بہن کو وہ کمر بند دادا کی میراث سے ان کے حصے میں پہنچا تھا اور وہی کمر بند ووال سے ابراہیم علیہ السلام نے وقت قربانی اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں باندھے تھے جب یوسف علیہ السلام پھوپھی کے گھر میں سات دن رہے اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کو طلب کیا تب ان کی بہن نے ایک حیلہ سازی کی تاکہ یوسف علیہ السلام کو ان کا باپ نہ لے جاسکے وہ کمر بند حضرت یوسف علیہ السلام کی کمر میں چھپا کے کپڑے کے تلے باندھ دیا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کسی بہانے سے چور بنا کے پھر اپنے گھر میں لے آؤں ان ایام میں ابراہیم علیہ السلام کی ملت و دین میں ایسا حکم تھا جو کئی کسی کی چیز چراتا اور وہ پکڑا جاتا تو وہ شخص صاحب مال کا غلام ہوتا پس بعد سات دن کے حضرت یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو منگوا لیا پھر ان کی پھوپھی نے حیلہ کر کے یعقوب علیہ السلام کے پاس آ کر کہا کہ کمر بند میرے باپ کا کیا ہوا یقین ہے کہ یوسف علیہ السلام کے ہمراہ جو لوگ تھے انہوں نے چرایا ہے سب کو تم حاضر کرو جو ٹھہ موٹھ پوچھ پوچھ کر حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس جا کر ان کی کمر سے بند جھٹ کھول ڈالا اور کہا یوسف علیہ السلام میرے پاس مجرم ہوا اب دس برس قید رہے اور خدمت کرے تب یعقوب علیہ السلام نے تجل ہو کر اپنی بہن کو یوسف علیہ السلام کے لے جانے کی رضادی بعد دو برس کے خواہر نے ان کی وفات کے اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام کو گھر میں لائے اور سب فرزندوں سے زیادہ حضرت یوسف علیہ السلام کو عزیز رکھتے تھے ایک دن حضرت یوسف نے اپنے والد سے یہ بیان کیا کہ میں شب گذشتہ خواب میں دیکھا ہے کہ آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستاروں نے آسمان سے اتر کر مجھے سجدہ کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اذ قال یوسف لایبہ یا ابت انی رایت احد

عشر کو کبا والشمس واللقمر رايتهم لی ساجدين ترجمہ جس وقت کہا یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ کو میں نے دیکھا گیارہ ستارے اور سورج اور چاند نے مجھے سجدہ کیا یعقوب علیہ السلام نے جب معلوم کیا کہ بھائی اس کو ذلیل کریں گے تب کہا ان سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قال یابینی لا نقصص رؤیاک علی اخواتک فیکیدوا لک کیدا ان الشیطان للانسان عدو مبین ترجمہ کہا یعقوب علیہ السلام نے اے بیٹے مت بیان کر خواب اپنا اپنے بھائیوں پاس پھر وہ بتائیں گے البتہ تیرے واسطے کچھ فریب البتہ شیطان ہے انسان کا صریح دشمن یعنی اس کی تعبیر ظاہر سنتے ہی سمجھ لیں گے بارہ بھائی تھے ایک باپ اور چار ماؤں سے اور ان کی طرف محتاج ہوئے پھر شیطان نے ان کے دل میں حسد ڈالا حضرت یعقوب علیہ السلام نے تعبیر خواب یوسف علیہ السلام سے کہی قولہ تعالیٰ وکلک یجتیک ربک و یعملک من تاویل لاحادیث ویتیم نعمة علیک و علی ال یعقوب کما اتمها علی ابونیک من قبل ابراهیم واسحق ان ربک علیم حکیم ترجمہ اور اسی طرح نوازے گا تجھ کو تیرا رب اور سکھائے گا تجھ کو گل بٹھائی باتوں کی یعنی تعبیر خوابوں کی اور پورا کرے گا اپنا انعام تجھ پر اور یعقوب علیہ السلام کے گھر پر جیسا پورا کیا ہے تیرے دو باپوں پہلے سے یعنی دو دادے ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام پر البتہ تیرا رب خبردار ہے اور حکمت والا یعنی نوازش اللہ کی سجدہ سے سمجھ لو اور گل بٹھائی باتوں کی اس میں داخل ہے خواب تعبیر ان کی ذہن کی رسائی سے اور لیاقت سے کہ ایسا خواب مناسب دیکھا چھوٹی عمر میں ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کا نام لیا اور نام اپنا نہیں لیا عاجزی سے پس یہ تعبیر خراب بھائیوں نے سنی تب حسد کرنے لگے اور بولے قولی تعالیٰ واذ قالو لیوسف اخوه اجب الی ابینا منا ونحن عصبه ان ابنا لفی ضلال مین ترجمہ اور جب کہنے لگے ان کے بھائی البتہ یوسف علیہ السلام اور اس کا بھائی زیادہ پیارا ہے ہمارے باپ کو ہم سے اور ہم قوت کے لوگ ہیں البتہ ہمارا باپ خطا میں ہے صریح اور ہم وقت پر کام آنے والے ہیں اور یہ لڑکا چھوٹا اور ایک بھائی اس کا سگ ہے اور سب سوتیلے یہ باتیں حالت نابالغی میں کہی تھیں کسی وجہ سے ان پر طعنہ درست نہیں سب بھائی ان کے بنی ہوئے اور بڑا مرتبہ پایا لیکن ابتداء میں سب نے رنج اٹھائے اپنے باپ اور بھائی اور کہنے لگے قولہ تعالیٰ اقتلو یوسف او طرو حوه ارضا یخدلکم وجہ ابیکم و تکونو من بعد میں قوما صالحین ترجمہ بھائیوں نے آپس میں صلاح کی مارڈالو یوسف علیہ السلام کو یا پھینک دو کسی ملک میں کہ اکیلا رہے تاکہ تم پر توجہ ہو تمہارے باپ کی اور ہو رہنا اس کے پیچھے نیک لوگ یعنی ان کے بھائیوں نے کہا مارڈالو یا کسی کنوئیں میں پھینک دو کہ اس کو باپ نہ دیکھے اور توبہ کرو اور مطیع بات کے رہنا تاکہ اللہ تعالیٰ ہم کو غفور کرے

ان میں ایک بھائی کا نام یہود تھا سب اس کے تابع دار تھے ان نے کہا مت مارو چنانچہ قولی تعالیٰ قال قاتل منهم لا تقتلو يوسف القوه في غيابت الجب يلتقطه بعض السياره ان كنتم فاعلين ترجمہ بولا ایک بولنے والا مت مارو یوسف علیہ السلام کو اور پھینک دو اس کو گناہ کنوئیں میں کہ اٹھالے جائے اس کو کوئی مسافر اگر تم کو کرنا ہے ان کے بڑے سے کہا مار ڈالنا بڑا گناہ ہے لیکن راہ کے کنارے کسی کنوئیں میں ڈال دینا صلاح ہے تاکہ کوئی سوداگر پانی کے لیے کنوئیں پر آئے گا اسے اٹھا کر کسی ملک میں اس ملک سے باپ کی نظروں سے دور لے جا پھینکے گا تو ہم بدنامی اور ناحق خون سے رہائی پائیں گے تب سب نے ایک جا جمع ہو کر صلاح مشورہ کی کہ یوسف علیہ السلام کو کیونکہ باپ کے سامنے سے دور لے جائیں جو دل کا مقصد برآئے ہر چند کہ اپنے باپ کو سمجھاتے کہ یوسف علیہ السلام عزیز کو ہمارے ہمراہ کر دو کہ میدان میں جا کر کھیل دکھائیں حضرت قبول نہیں کرتے تھے سب نے اتفاق کیا کہ یوسف علیہ السلام کو فریب دیا چاہیے تو خود باپ کو بولے گا تب سب نے یوسف علیہ السلام سے کہا اے پیارے بھائی سیر اور تماشا میدان کا ہمارے ساتھ دیکھنے چلو تو خوب تماشا اور کھیل میدان میں تمہیں دکھائیں اور بکری کا دودھ دو بکے پلائیں یوسف علیہ السلام نے کہا کہ میں تو جانا چاہتا ہوں لیکن باپ کا حکم نہیں کیونکہ جاؤں انہوں نے کہا کہ تم باپ کے پاس جا کر بولو البتہ حکم دیں گے تب ان کے بھائیوں نے اس کے سر پر کنگھی کر کے باپ کے پاس بھیج دیا حضرت نے دیکھ کر انہیں گودی میں اٹھالیا اور ان کے سر و چشم پر بوسہ دیا حضرت یوسف علیہ السلام بھی اپنے باپ کے ہاتھ پاؤں چوم کے کہنے لگے اے ابا جان میں بھائیوں کے ساتھ میدان میں جانا چاہتا ہوں کہ سیر میدان کی کروں اور تماشا دیکھوں اور بکری کا دودھ پیوں اگر حضور کی اجازت ہو تو جاؤں دل خوش کر آؤں حضرت نے کہا نعم یہ بات ان کے بھائیوں نے سنی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے جواب میں والد نے نعم کہا اور اذن دیا تب یہود سے سب نے کہا باپ سے جا کر اجازت مانگو اس نے کہا تم ہمارے ساتھ عہد کرو کہ یوسف علیہ السلام کو نہ مارو گے تب ہم جا کے بولیں گے سب نے عہد کیا اس کے بعد سب متفق ہو کر باپ کے پاس گئے اور کہا جیسا کہ قولہ تعالیٰ قالوا ایانا مالک لا تامنا علی یوسف وانا له لناصحون ارسله معنا غدا یرفع و یلعب وانا له لحافظون ترجمہ بولے اے باپ کیا ہے کہ اعتبار نہیں کرتے ہو ہمارا یوسف علیہ السلام پر اور ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں بھیج اس کو ہمارے ساتھ کہ کچھ کھائے اور کھیلے اور ہم تو اس کے نگہبان ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا اے بیٹو میں ڈرتا ہوں کہ تم جاؤ گے اور یوسف علیہ السلام کو بھی لے جاؤ گے اور میں اکیلا رہوں گا گھر میں جیسا کہ قولہ تعالیٰ قال الی لیجزئنی ان تدبھو بہ و اخاف یا کله الذب و التم عنہ غافلون ترجمہ یعقوب علیہ السلام

نے کہا مجھ کو غم ہوتا ہے اس سے کہ تم لے جاؤ گے اس کو اور ڈرتا ہوں کہ کھا جائے اس کو بھٹیڑیا اور تم اس سے بے خبر رہو گے یعنی ان کو بھٹیڑیے کا بہانہ کرنا تھا سو وہی ان کے دل میں خوف آیا اور یہ اس واسطے کہا خواب میں دیکھا کہ بھٹیڑیے نے یوسف علیہ السلام پر حملہ کیا اس لیے ہمیشہ اس خواب سے ڈرتے اور بھائیوں نے ان کے حضرت یعقوب علیہ السلام کو کہا جیسا کہ قولہ تعالیٰ قالوا لئن اكله الذئب و نحن عصبتہ انا اذا لخاصرون ترجمہ وہ بولے گر کھا گیا اس کو بھٹیڑیا اور یہ جماعت ہیں قوت ورتو ہم نے سب کچھ گنویا یعنی اگر بھٹیڑیا اس کو کھائے گا کیا اتنا نہ ہوگا کہ ہم دس بھائی رو سکیں گے تو اس وقت ہم گنہگار ہوں پس یعقوب علیہ السلام نے ان سے فریب کھا کر یوسف علیہ السلام کو ایک روز کی اجازت دی اور رخصت کے وقت یوسف علیہ السلام کو فرمایا اے میری جان دیدے سے اپنا دیدہ ملا کے جاؤ آ تجھے گودی میں لوں پھر دیکھوں یا نہ دیکھوں اس کے بعد اپنے بیٹوں سے کہا یوسف علیہ السلام کو تمہیں سو نپا اب جاؤ پھر اسی پاؤں سے سلامت آؤ میرے پاس یہ کہ کر رخصت کیا سب چلے گئے قولہ تعالیٰ فلما ذهبوا به واجمعوا ان يجعلوه فی غیابت الجب ترجمہ جب لے کر چلے اور متفق ہوئے کہ ڈالیں اس کو گنہگار کنوئیں میں پس جاتے جاتے کنعان سے چھ میل کے فاصلے پر اپنی بکریوں کی چراگاہ میں جا پہنچے یوسف علیہ السلام کھیل کود کے خوشیاں کرتے ہوئے چلے بھائیوں نے ان کے ان پر ظلم اور دست درازی اور طمانچہ لگانا شروع کیا یوسف علیہ السلام نے فریاد و زاری کی اور کہنے لگے کہ میں نے ایسا کیا گناہ کیا ہے جو تم مجھ پر اتنا ظلم کرتے ہو کیا میرے باپ نے مجھے تم کو نہیں سو نپا ہے آیا میرے بھائی نہیں ہو اپنے باپ کی وصیت اور نعمتیں مت بھولو اور بے مادری اور لیسری پر میری رحم کرو ہر چند کہ یوسف علیہ السلام نے یہ کہا انھوں نے نہ سنا مارتے ہی رہے سب نے کہا تو نے یہ جھوٹ بات بنا کر باپ سے کہی ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستاروں نے مجھے آ کر سجدہ کیا ہے شاید تیری آرزو یہی ہے کہ ہم سب تیرے زیر حکم رہیں اب تیری موت آچکی ہے اور نہیں ہے کوئی ایسا کہ تیرا پشت پناہ جو یہ باتیں سنیں یہودا کے پاؤں پر جا پڑے اس نے انھوں کو منع کیا اپنے عہد پر قائم ہو اسے مت مارو وہ بولے اسے کسی کنوئیں میں ڈالنا چاہیے تب یوسف کو کنوئیں کے کنارے پر جا کر ننگا کر کے دست و پا باندھ ڈول میں بٹھا کر کنوئیں میں ڈال دیا یوسف علیہ السلام فریاد و زاری کرنے لگے اور کہا کہ آج کوئی نہیں کہ میرے باپ پر ضعیف کو خیر پہنچائے تاکہ آ کے دیکھے ظالموں نے کس چاہ مصیبت میں مجھ بے گناہ کو گرایا اور ترس نہ کھایا یوسف علیہ السلام اندھیرے کنوئیں میں جب آدھی راہ میں جا پہنچے رسی ڈول کی یہودا کے ہاتھ میں تھی اس کے بڑے بھائی ظالم شمعون نے آ کر جلدی سے ڈول کی رسی کاٹ دی ارادہ اس کا یہ تھا کہ جلدی کنوئیں میں گرے اور مر جائے قضائے الہی سے

ایک نیزہ پانی کنوئیں میں خالی تھا خدا کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر ان کو کنوئیں کے اندر پانی کے اوپر ایک پتھر پر بٹھا دیا پانی کے اندر جانے نہ دیا کہ ان کو ضرر ہو محققین نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ یوسف علیہ السلام کنوئیں میں کئی دن رہے بعضوں نے کہا سات رات دن رہے جب بھائیوں نے ان کو چاہ میں ڈالا ان کو یقین ہوا کہ یوسف علیہ السلام مر گئے اور ہم نے بلا سے نجات پائی اب بہتر یہ ہے کہ ہم توبہ کریں اور خدا اس کو قبول کرے اور روز و شب باپ کی خدمت ہم کیا کریں اور وہ ہم سے راضی رہیں یوسف علیہ السلام کنوئیں کے اندر روتے تھے قریب الہلاک ہوتے تھے قولہ تعالیٰ و اوحینا الیہ لتبیتہم بامرہم ہذا وہم لایشعرون ترجمہ اور ہم نے بشارت کی اس کو تو جمائے گا ان کو ان کا یہ کام اور وہ نہ جائیں گے فائدہ پھر جب لے کر چلے فرمایا آگے نہ فرمایا کہ کیا ہو اس واسطے کہ لائق بیان کے نہیں جو کچھ بھائیوں نے سلوک کیا راہ میں برا کہتے اور مارتے لے گئے نہ ان کے رونے پر رحم کھایا نہ فریاد پھر کنوئیں میں ڈالا وہ کنارے کو پکڑ کر رہ گئے تب رسی میں باندھ کر لٹکایا آدمی دور سے چھوڑ دیا تب پانی میں گرے چوٹ سے بچے گوشے میں ایک پتھر پر بیٹھ رہے اور بھائیوں نے کرتا اتار کر رنگ کر ڈالا تب وہاں حق تعالیٰ کی بشارت پہنچی کہ ایک وقت تو یاد دلائے گا ان کو ان کا کام پس حضرت جبرائیل علیہ السلام آ پہنچے اور بولے اے یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کچھ اندیشہ مت کرا اپنے بھائیوں کے ظلم سے خدا نے تجھے برگزیدہ کیا ہے اور انھوں کو تیرا تابع اور مطیع کیا بعد ازاں سب بھائی کہنے لگے کہ باپ کے پاس جا کر کیا جواب دینے اگر یوسف کو طلب کرے تو اس کی کیا تدبیر ہے یہی بولیں گے ہم کو یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا پس ایک بزغالہ بکری کا ذبح کر کے اس کے خون سے پیرہن یوسف علیہ السلام کا آلودہ کر کے باپ کو لاکھ دیکھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وجاءوا بہم عشاء عبکون قالوا یا بانا انا ذہبنا لستبق و ترکنا یوسف عند متناعنا فاکلہ الذئب وما انت بمومن لنا ولو کنا صدقین ترجمہ اور آئے اپنے باپ کے پاس اندھیرا پڑے روتے ہوئے کہنے لگے اے باپ ہم دوڑنے لگے آگے نکلنے کو اور چھوڑا یوسف علیہ السلام کو اپنے پاس پھر اس کو کھا گیا بھیڑیا اور توبہ اور نہ کرے گا ہمارا کہنا اگر چہ ہم سچ ہوں جب رات ہوئی کرتا خون آلودہ یوسف علیہ السلام کالے کر باپ کے پاس آ حاضر ہوئے اور بولے ہم نزدیک بکریوں کے گلے پاس گئے تھے اور یوسف علیہ السلام کو اس باب کے پاس چھوڑ گئے تھے بھیڑیا اس کو آ کر کھا گیا اے باپ ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ ہماری بات کی تکذیب کریں گے اگر ہم ہزاروں بات سچ کہیں گے پھر بھ یا آپ کو باور نہ ہوگی تب کرتا خون آلودہ نکال کر دکھایا حضرت نے باور نہ کیا قولہ تعالیٰ وجاء والسی قمیصہ بدم کذب ترجمہ اور لائے اس کے کرتے پر لہو لگا کر جوٹھ جب یعقوب علیہ السلام نے کرتا

خون آلودہ دیکھا اور در دیدہ نہ پایا بیٹوں سے کہا اس پیرہن میں بو یوسف علیہ السلام کی نہیں پائی جاتی ہے شاید بھیڑیا یوسف علیہ السلام پر مہربانی زیادہ رہے گا تم سے کیونکر اس کو کھایا اور پیرہن نہیں پھاڑا اگر تم سچ کہتے ہو تو بھیڑیے کو لا حاضر کرو تب بھائیوں نے ان کے صحرا میں سے ایک بھیڑیے کو پکڑ منگوا کر اس کے منہ میں لہو لگا کے باپ کے سامنے پیش کیا حضرت یعقوب نے بھیڑیے سے پوچھا کہ تو نے میرے فرزند جگر بند یوسف علیہ السلام کو کھایا اور اس نازک تن پر تو نے کچھ رحم نہ کیا اور میری ضعیفی پر کچھ افسوس نہ کیا بھیڑیا اللہ کے حکم سے بولا یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی میں نے تیرے یوسف علیہ السلام کو نہیں کھایا کیونکہ گوشت اور پوست انبیاء اور صلحا اور نیا حوں کا ہم پر حرام ہے یا حضرت میں عجب ایک رنج و بلا میں گرفتار ہوں ایک بھائی میرا تھا چند روز ہوئے ہیں مجھ سے جدا ہو کر کہیں نکل گیا میں اس کی تلاش کو نکلا ہوں اپنے وطن سے مارے گردش کے آج تین رات دن گزرے ہیں کہ کچھ کھانا پینا نہیں کھایا بھوکا پیاسا دوڑتا ہوا تین فرسنگ کی راہ سے شب گزشتہ کو اس صحرا میں آ پہنچا صبح کو صاحبزادوں نے مجھ کو پکڑ کر میرے منہ میں لہو بکری کا لگا کر بے گناہ حضور میں لا حاضر کیا اگرچہ چغلی درست نہیں مگر یہ سب بے گناہی اپنی کے اور آپ کی پیغمبری کے لحاظ سے جو جو باتیں سچ تھیں سو میں نے عرض کیں آپ مالک ہیں حضرت نے معلوم کیا کہ یہ سچ کہتا ہے تب گرگ کو کھانا کھلایا کے رخصت کیا اور بیٹوں کو فرمایا کہ میں نے یوسف علیہ السلام کو خدا پر سونپا اور میں اس سے صبر جمیل مانگتا ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قال بل سولت لکم الفسکم امرافصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون ترجمہ کہا یعقوب علیہ السلام نے کوئی نہیں بنادی ہے تم کو تمہارے جیون نے ایک بات اب صبر جمیل بن آئے اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں اس بات پر جو بتاتے ہو تم یعنی کرتے پر لہوان کا جھوٹ ہے تب یعقوب علیہ السلام نے ایک بیت الاحزان تیار کر کے عبادت میں جا بیٹھے اور شب و روز روتے روتے آنکھیں ان کی جاتی رہیں نابینا ہوئے ایک روز حضرت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے یعقوب علیہ السلام نے ان سے پوچھا اے انجی حضرت جبرائیل علیہ السلام یوسف علیہ السلام کہاں ملے گا کدھر جاؤں میرے یوسف علیہ السلام کو اللہ رکھے تو بہتر ہے اتنے میں جناب باری سے الہام ہوا اے یعقوب علیہ السلام تیرے بیٹے اس پر حافظ ہیں کہ تو نے ان کو سونپا تھا ان سے پوچھ کہا کہ الہی میں نے خطا کی تو رحم کر حضرت نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا ملک الموت جانتے ہوں گے وہ ہر شخص کی جان قبض کرتے ہیں تب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جا کر ان سے پوچھا کہ یوسف علیہ السلام سلامت ہے یا نہیں تب انہوں نے فرمایا سلامت ہے اس بات کو سن کر حضرت کو تسلی اور بھروسا ہوگا مگر درد سے فراق کے آہ زاری کرتے تھے نقل میں یوں آیا ہے کہ یوسف علیہ السلام کے گم ہونے کا یہ سبب تھا کہ

ایک دن یعقوب علیہ السلام نے کسی کی ضیافت کی تھی ایک فقیر بھوکا محتاج ان کے در پر آ موجود ہوا سوال کھانے کا کیا حضرت نے فرمایا شاہ جی بیٹھو کھانا حاضر ہے اتنا بول کر حضرت کسی کام میں مشغول ہوئے کھلانہ سکے فقیر محروم بھوکا یہ دعا کر کے چلا گیا الہی اس کی آرزو کو اس سے دو رکھنا یہ دعا خدا نے قبول کی پس اگر فقیر کو کھانا کھلاتے تو قوت اس کی چالیس دن تک رہتی اور وہ عبادت کرتے اب بعوض چالیس دن کے چالیس برس تک یوسف علیہ السلام کے غم میں تو رہے گا یہ الہام ہوا تب یعقوب علیہ السلام نے خدا کی درگاہ میں التجا کی یا الہی تو رحیم و کریم عالم الغیب ہے جو خطا مجھ سے ہوئی تو فراموشی سے ہوئی قصد انہیں فوراً حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر فرمایا اے یعقوب علیہ السلام تم پر جو رنج گزرتا ہے یہ سبب سے فراموشی کے ہے اور قصد اہوا ہوتا تو دو نارنج تم پر گزرتا اس بات کو سوچنا چاہیے تاکہ بندوں کو علم ہو کہ خدا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اس میں کسی کا دخل نہیں مروی ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان کے بدن سے کپڑے اتار کر بیچا کر کے کنوئیں میں ڈالا اسی وقت امر الہی سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پیرا ہن حریر کا بہشت سے لا کر انہیں پہنا دیا وہ پیرا ہن خلیل اللہ تھا جس کی برکت سے آتش نمرود کی ان پر گلزار ہوئی تھی اور نجات پائی تھی وہ پیرا ہن حضرت یعقوب علیہ السلام نے باپ کی میراث سے پایا اور ایک تعویذ بہشت کا یعقوب علیہ السلام۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں باندھ کر بھائیوں کے ہمراہ کر دیا تھا پھر اسی کپڑے اور تعویذ کو حضرت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر یوسف علیہ السلام کو کنوئیں کے اندر پہنا دیا مورخین نے لکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا سن اس وقت میں اٹھارہ برس کا تھا اور بعضوں نے لکھا ہے کہ سترہ برس کا اور کسی نے کہا ہے کہ بارہ برس کا تھا قول ثانی صحیح ہے اس کنوئیں کے اندر یوسف علیہ السلام تین رات دن رہے اتفاقاً مرضی الہی سے ایک قافلہ سودا گروں کا مدین سے اس باب تجارت کالے کر مصر کو جاتا تھا ماندگی کے سبب سے راہ بھول کر اس کنوئیں کے پاس آ پہنچا اب وہاں کی خوش پا کر وہاں منزل کی لیکن وہ کنواں سانپ بچھو سے پر اور آبادی سے دور اور پانی بھی اس کا تلخ اور شور تھا مگر یوسف علیہ السلام کے گرنے سے شیریں ہو گیا تھا ان سودا گروں کے سردار کا نام مالک ابن زغر تھا بشرانام ایک غلام نے پانی کے لیے کنوئیں میں ڈول ڈالا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خدا کے حکم سے آ کے کہا کہ اے یوسف علیہ السلام اس ڈول پر بیٹھ جب اس نے ڈول کھینچ کر اٹھایا دیکھا کہ ایک لڑکا ماہر و صاحب جمال کبھی ایسا نہ دیکھا تھا دنیا میں اور اس کا ثانی حدیث شریف میں آیا ہے حق تعالیٰ نے جملہ حسن کو دو حصہ کر کے ایک حضرت یوسف علیہ السلام کو بخشا اور دوسرا حصہ سارے جہاں کو دیا سودا گروں نے جب ان کی کمال صورت دیکھی تب پوچھنے لگے کہ تم کون ہو نبی آدم ہو یا فرشتے یا پریزادوں میں سے ہو وہ بولے نسل آدم علیہ السلام میں

سے ہوں اور بھائی سب ان کے کنوئیں کے کنارے پر تھے یہ شور و غل سن کر ان کے پاس آئے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تب بولے یہ غلام ہمارے گھر کا ہے مارے ڈر کے گھر سے بھاگ کر اس کنوئیں میں آگرا ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ جھوٹ بکنا سن کر چاہا کہ کچھ بولیں ان کا بھائی شمعون زبان عبری میں بولا اگر تم ان سے کچھ کہو گے تو جان سے مار ڈالوں گا تب یوسف علیہ السلام نے مارے خوف کے کچھ نہ کہا مالک بن زعز نے ان کو سودا گروں کے قافلے میں لے جا کر چھپا رکھا لوگوں نے ان سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے کہاں سے لائے ہو وہ بولا کہ یہ متاع ہے دوسرے دن ان کے بھائیوں نے سودا گروں کے پاس جا کر کہا اس غلام کو ہم بیچیں گے مالک نے کہا میں لوں گا لیکن میرے پاس اٹھارہ درم مصر کے خرید و فروخت میں کہیں چلتے نہیں تم چاہو تو لے لو پس حوالے کیا اور ایک لطف یہ ہے کہ مصر کے دو درم کنعان کے ایک درم کے برابر ہیں۔ باین حساب کنعان کے نو درم ہوتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کو اس قیمت سے بیچا یہ غرض تھی کہ باپ کے نظروں سے دور ڈالیں والا محتاج نہ تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا و شر وہ ثمن بنحس دارہم معدودہ و کانو فی ہ من زاہدین ترجمہ اور بیچ آئے اس کو ناقص مول کو گنتی کی پاؤلیاں پاؤلی کہتے ہیں جوانی کو اور ہو رہے تھے اس سے بیزار دوسرا قول ہے کہ اگلے دن بھائی سب ان کے کنوئیں پر گئے قافلے میں پایا دعویٰ کیا جب ثابت ہوا اٹھارہ درم کو بیچ آئے درم قریب ہے پاؤلی کے تب بھائیوں نے ان کے درم بانٹ لیے ایک نے حصہ نہ لیا پھر آ کے قافلے والوں نے مصر جا کے بیچا پس حق تعالیٰ نے صریحا ایک بیچنا فرمایا پر وہ نوشی کے لیے لیکن اشارے سے معلوم ہوا کہ ستے مول اسی جگہ بیچا ہے روایت کی گئی ہے کہ مملوک ہونے کا یوسف علیہ السلام کے یہ سبب تھا کہ ایک دن آئینے میں اپنے جمال کو دیکھ کر کہا میں اگر غلام ہوتا تو کوئی شخص میری قیمت نہیں دے سکتا اس لیے لطافت اور نزاکت ان کی اس قدر تھی کہ جو چیز کھاتے گلے میں سے نظر آتی جب یہ حسن اپنا دیکھا فخر سے کہا اگر غلام ہوتا تو کوئی میری قیمت نہ دے سکتا جب اپنے دل میں یہ تصور کیا باری تعالیٰ کو یہ ناپسند ہوا ان پر عتاب آیا اے یوسف علیہ السلام تم نے بڑی شیخی کی اپنی صورت دیکھ کر فخر سے اپنی قیمت آپ ٹھہرائی اپنے مصور کی طرف نظر کی دیکھتے اب غلام کی بنا بناؤں گا ادنیٰ قیمت پر تا کہ لوگ دیکھیں کہ ایسی صورت اتنی قیمت پر اور دوسرا سبب یہ ہے کہ سلطنت مصر کی ان کی تقدیر میں تھی اور جب تک کہ خدمت کسی کی کوئی نہ کرنے تب تک خادموں کی قدر وہ نہ جانے اور خود بخود نہیں کہلا سکتا ہے الغرض مالک ابن زعز نے یوسف علیہ السلام کو بشرط خدمت اپنے مول لیا تھا اور ایک قبائلہ اس مضمون کا ان کے بھائیوں سے لکھوا لیا تھا وہ یہ ہے کہ مالک ابن زعز نے یعقوب علیہ السلام ابن اسحاق علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام کے بیٹوں سے ایک غلام عبرانی اٹھارہ درم سے خرید کیا ہے جو ابھی گواہان معتبرین

کے مالک کے ہاتھ سے سپرد کیا بعد میں مالک نے حضرت کے پاؤں میں بیڑی ڈال کے اونٹ پر سوار کیا اور ایک موٹا پشمینہ اوڑھا کر چلا کتنی دور کے بعد جب راہ میں ان کی ماں کی قبر ملی اونٹ پر سے اتر کر ماں کی قبر کی زیارت کی قبر کو بغل میں کر کے روتے لگے یا امی بھائیوں نے مجھ پر حسد سے بہت ظلم کیا اور اس کاروان میں بیجا اور پاؤں میں زنجیر اور باپ کی خدمت اور وطن اور تمہاری زیارت سے مجھے دور و محروم کیا اتنے عرصہ میں قافلہ سودا گروں کا تھوڑی دور وہاں سے نکل گیا تھا ایک شخص ان میں سے پیچھے دوڑا گیا تھا وہ آ کے بولا اے غلام تو اب تک یہاں ہے سچ تو تو بھگوڑا ہے یہ کہہ کر حضرت کو ایک ایسا طمانچہ مارا کہ اس وقت حضرت کی آنکھوں تلے جہاں اندھیرا ہو گیا تب حضرت اس وقت آسمان کی طرف کر کے رو رو کے کہنے لگے خدایا ان ظالموں کے شر سے مجھے بچا اور میں برداشت نہیں کر سکتا جو مجھ پر گزرتی ہے سو تجھ کو خوب معلوم ہے یہ کہتے ہوئے قافلے میں داخل ہوئے اسی وقت ایک ابر مہیب مع ہوا زور و شور آن پڑا صاعقہ وزرعد بجلی کڑکنے لگی سارے کاروان قریب ہلاک ہوئے تب سب کہنے لگے دیکھو تو کس کے گناہ سے ہم اس آفت میں مبتلا ہوئے وہ جس نے حضرت کو مارا تھا بولا میں نے گناہ کیا ہے جس گھڑی اس غلام کو میں نے ایک طمانچہ لگایا تب وہ آسمان کی طرف منہ کر کے کچھ بول رہا تھا اس کے بعد یہ بلائے مہلکہ ناگہانی آ پہنچی یہ سنتے سب نے یوسف علیہ السلام کے پاس جا کے معذرت کی اور تقصیر اپنی معاف کروانا چاہیے یوسف علیہ السلام نے دعا کی تب فوراً وہ ہوا بحکم الہی موقوف ہوئی بعد میں جب وہاں سے گئے مصر میں یہ خبر پہنچی کہ مالک ابن زغر ایسا ملک غلام غیرانی خوبصورت لاٹانی کہ پردہ زمین پر ایسا ہوا ہے نہ ہوگا لایا ہے یہ سن کر تمام اہل مصر سوداگر کے استقبال کو آئے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا جو صفتیں سنی تھیں ان سے زیادہ پائیں اور مالک نے اپنے گھر کو سنوارا فرش فرش دیبائے روی کا بچھوایا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو لباس فاخرہ پہنا کرتاج زرین سر پر رکھا بعد میں شہر میں منادی کروادی کہ ایک غلام خوب صورت خوش خلق عقلمند دانا چالاک فرمانروا حیا دار بیچنا چاہتا ہوں جس کو خواہش خریدنے کی ہو وقت پر آ حاضر ہوئے یہ منادی سن کر اہل مصر ادنیٰ و عالی مالک کے گھر کے پاس آ کر جمع ہوئے یوسف علیہ السلام نے لوگوں کو جب دیکھا کہ میری قیمت میں پس و پیش کرتے ہیں تب اپنے دل میں کہا کہ یہ مالک بیچنے میں میرے عجب خطا میں پڑا ہے کہ اس دن میرے تین بھائیوں کے ہاتھ سے جو اصل میری ان سب کو معلوم تھی نو درم کو مول لیا آج مجھ کو کوئی نہیں پہچانتا ہے کیوں نہیں بیچاں درم کو بیچتا ہے جب یوسف علیہ السلام نے قیمت اپنی اس قدر انکساری سے ٹھہرائی تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا اے یوسف علیہ السلام تو نے آئینے میں اپنی شکل و صورت دیکھ کر فخر سے اپنی قیمت آپ ہی مول زیادہ ٹھہرایا تھا آج عجز و انکساری سے قیمت اپنی کم کہی ہے اب تجھ پر فضل الہی ہوا

اب دیکھ تیری قیمت کس قدر زیادہ ہوتی ہے کتنا فضل ہوتا ہے ملک نے یوسف علیہ السلام کو لباس فاخرہ پہنا کر کرسی پر بٹھایا اور لوگوں میں پکار کے بولا من يشتري غلاماً حسينا ظريفا ليس مثله في الدنيا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا یوں نہیں ایسا کہو من يشتري ضعيفاً غريباً مظلوماً ليس مثله في الدنيا دلال نے کہا ایسا نہیں کہنے کا حضرت نے فرمایا ایسا دستور نہیں تو یوں کہو کہ من يشتري يوسف صديق الله ابن يعقوب اسرائيل الله ابن اسحق صفي الله احى اسماعيل ذبيح الله ابراهيم خليل الله دلال نے کہا چپ رہو ایسا مت کہو اگر لوگ سنیں گے تو مول نہیں لیں گے تب پکار دیا اس کی قیمت ہزار بدر سے اشرنی کے اور ہزار بدر سے روپے ہیں بدرہ کہتے ہیں لغت میں تھیلی کو اور ہزار درم بھی اور دس ہزار درم کو بھی اور سات ہزار دینار کو بھی کہتے ہیں اب گن لو کتنے ہوئے اور ہزار عقد مروارید کا چاہیے اور ہزار طبلہ عود کا اور ہزار جامہ اطلس رومی اور ہزار قصب مصری یعنی جامہ مصری اور ہزار اونٹ بغدادی اور ہزار گھوڑے مع زین و لگام زین کے اور ہزار لوٹیاں رومی اور ہزار غلام خطائی اور ہزار قبضہ شمشیر و چھرا چاہیے جب یہ قیمت ٹھہری جتنے خریدار تھے سب کے سب چپ رہے آخر جو مختار تھا بادشاہ مصر کا اس نے دوئی قیمت دے کر حضرت یوسف علیہ السلام کو لے گیا اور گھر میں جا کر زلیخا کے حوالے کیا اور کہا اس کو میں نے اتنی قیمت سے مول لیا ہے تم اچھی طرح سے رکھنا بطور فرزند کے پیار و خدمت کی جیو غلام کے طور پر نہ رکھنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وقال الذي اشتره من مصر لا مراة اكرمي متواهه عسى ان ينفعنا او نتخذ ولداً ترجمہ اور کہا جس شخص نے خرید کیا اس کو مصر سے اپنی عورت کو آبرو سے رکھا اس کو شاید ہمارے کام آئے یا ہم اس کو بیٹا جب یوسف علیہ السلام کو زلیخا نے پایا ان پر مفتون ہوئی ایک دم آنکھوں سے جدانہ کرتی شب و روز خدمت میں رہتی ہر دم ان پر وہ نثار و تصدق ہوتی اور دنیا کی نعمتیں پاکیزہ لا کر ان کو کھلاتی اور نئی نئی خلعتیں فاخرہ ہر روز پہناتی اور تاج مرصع ہر روز ایک نیا سر پر رکھواتی مسند پر بٹھا کر اپنی آرزو مٹاتی اور ولداری کرتی سات برس تک اسی طرح کئے یوسف علیہ السلام کا کچھ شغل نہ تھا مگر یہ تھا کہ عصائے مرصع ہاتھ میں لے کر ہمیشہ برغانے کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اتنی مدت میں زلیخا کے صبر و ہوش و طاقت جاتی رہی نوبت جان پر پہنچی بھید اپنا کسی پر ظاہر نہ کرتی جتنی دلداری یوسف علیہ السلام کی کیا کرتی حضرت اس کی طرف کچھ التفات نہ کرتے جب زلیخا اپنی غرض کی باتیں ان سے کرتی کچھ جواب اس کا نہ دیتے مگر ضرورت کو جواب دیتے کہتے ہیں کہ سات برس یوسف علیہ السلام زلیخا کے ساتھ رہے ہرگز اس کی طرف خیال نہ کیا فعل شنیع سے باز رہتے زلیخا بہت تنگ آئی انتظاری نہٹ کھینچی ایک بوڑھی عورت ہمسایہ والی نے زلیخا کے پاس آ کر کہا اے زلیخا خیر تو ہے احوال تیرا کیسا ہے جو تجھے میں بے قرار

دیکھتی ہوں یہ صورت تیری کیوں تبدیل ہوگئی اس میں کیا ماجرا ہے بولی کہ غلام عبری کے عشق نے مجھ کو رنج میں ڈالا اور پھنسا دیا وہ ایسا سنگ دل ہے کہ میری طرف ایک نظر نہیں دیکھتا اور نہ کچھ بولتا چالتا ہے اس کا علاج کیا ہے تب وہ بڑھیا بولی اے زلیخا تم کو ایک صورت بتاتی ہوں اگر عمل میں لاؤ گی تو مقصد تمہارا پورا ہو جائے گا تمنا دلی حاصل ہوگی مگر اس میں خرچ مبلغ چاہے تب زلیخا نے کنجی گنجینہ کی اور قفل خزانے کا س کے حوالے کیا پس مبلغ خطر لے کر ایک ہفت خانہ منقش طلا کا خوشنما دلچسپ بنوایا ایسا کہ درو دیوار چھت پردے فرش فروش تک ساتھ طلا کاری کے صورت یوسف علیہ السلام وزلیخا کی ایک جا با ہم تصویر کھینچی ایسا کہ کوئی جگہ ان دونوں کی تصویر سے خالی نہ تھی اور زریفت مشجر کپڑے سے تمام گھر آراستہ کیا اور تخت زرین بھاری مکمل جواہر کا اس مکان میں رکھ دیا اور فرش گونا گون بچھوائے اور انگلیٹھیاں عود سوز سونے چاندی کے مرص جس میں عود اور عنبر جلتا تھا ہر جگہ رکھا دیں الغرض اسباب بادشاہی خانہ ہفتم میں سب موجود تھا آخر زلیخا بارادہ مباشرت حضرت یوسف علیہ السلام کو اس کے اندر لے گئی اور ان کی معصیت پر کمر باندھی تمام دروازوں کو گھر کے قفل سے بند مضبوط کر دیے اور ان کو ساتھ لے کے بیٹھی حضرت یوسف علیہ السلام نے نظر کر کے دیکھا کہ ہفتم خانہ کی دیوار و در چھت پردے فرش و فرش پر تمام تصویریں دونوں کی بہم کھینچی ہیں اور تمام مکان خوشبو سے معطر ہو رہا ہے جس طرف نظر کرتے تو دیکھتے کہ صورت اپنی اور زلیخا کی کھینچی ہے تب معلوم کیا کہ میرے لیے کچھ فریب کیا ہے اپنے دل میں کہا کہ اگر مجھ کو کٹڑے کٹڑے کریں تو بھی اس کے قبضے میں نہ آؤں گا اپنی پاکی پر رہوں گا کہتے ہیں اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام نے خدا کو یاد نہ کیا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں زلیخا کے واسطے کچھ دسواں ڈالا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو معصیت سے باز رکھا تب زلیخا دست اندازان پر ہونے پائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وراودتہ التی ہو فی بیتھا عن نفسہ و غلقت الابواب و قالت ہیت لک قال معاذ اللہ انہ ربی احسن مثنوی انہ لا یفلح الظلمون و لقد ہمت بہ و ہم بہا ترجمہ اور پھلایا اس کو عورت نے وہ اس کے گھر میں تھا اپنے جی تھامنے سے اور بند کیے دروازے اور بولی شتاب کر یوسف علیہ السلام نے کہا خدا کی پناہ وہ عزیز مالک ہے میرا البتہ بھلا نہیں پاتے جو لوگ بے انصاف ہیں اور البتہ عورت نے خواہش کی اور اس نے خواہش کی جب یوسف علیہ السلام خانہ ہفتم میں گئے زلیخا کی طرف نظر نہ کی آسمان کی طرف دیکھا کہ چھت پر اپنی صورت ساتھ زلیخا کے مصور ہے پھر داپہ بائیں نظر کی پھر وہی تصویر دونوں کی بہم جفت دیکھی الغرض کہ تمام گھروں میں فقط تصویریں نظر آئیں تب ناچار ہو کر زلیخا کی طرف بغور دیکھا زلیخا کو یقین ہوا کہ افسوں گری نے میری یہ کام کیا ہے تب بولی اے یوسف علیہ السلام مجھ پر ایک نظر کر کہ میں مستغنی ہو

جاؤں اور غم و اندوہ سے خلاصی پاؤں حضرت بولے کہ میں ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ کو زنا کاروں میں شامل نہ کرے حالانکہ میں پیغمبر زادہ ہوں یہ فعل بد مجھ سے نہ ہو سکے گا خدا نہ کرے جو ایسے فعل میں گرفتار ہو جاؤں اور خدا کو منہ تو دکھانا ہے قیامت میں زلیخا بولی اے یوسف علیہ السلام ذرا مجھ پر نظر کر ذرا آتجھے گودی میں لوں اور چھاتی سے لگاؤں ماہر و کامل زلف کو میرے ساتھ ملاحظہ کرنے کہا مصور کی طرف دیکھ یہ بال خاک میں ملیں گے پھر بولی کیوں مجھ کو سانا ہے آرام جان دے آپ نے کہا مجھ کو دو بات کا غم ہے ایک تو یہ کہ خدا کا ڈر اور دوسرا حق عزیز کا اس نے مجھے آرام سے رکھا ہے زلیخا بولی کہ تو عزیز سے مٹ ڈر میں اس کو زہر قاتل کھلا کر مار ڈالوں گی اور سارے گھر کی سلطنت اس کی تم کو دوں گی اور تو کہتا ہے کہ خدا تیرا کریم ہے وہ تو ہمیشہ گنہگاروں پر رحیم ہے اور جو کچھ کہتے ہیں وہ خزانہ میرا ہے سارا تیرے خدا کے نام پر صدقہ و کفارہ دوں گی تب تیرا خدا خوش ہو کے گناہ بخشے گا حضرت نے فرمایا اے زلیخا خدا میرا رشوت نہیں لیتا جو تو کہتی ہے یہ تمام کام خرافات ہیں زلیخا کہتی تھی اور روتی تھی بے تابی کے ساتھ اور یوسف علیہ السلام انکار کرتے تھے پس کہتے تھے یوسف علیہ السلام آخر کو ڈھل گئے کچھ نیم راضی ہوئے اور کچھ اندیشہ کرنے لگے یہاں کچھ اعتراض ہے کہ یوسف علیہ السلام پیغمبر تھے کیونکہ اس فعل قبیح پر قصد کیا جو اب اس کا بعض علماء نے دیا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اس وقت پیغمبر تھے نہ تھے اور حالت شباب میں قص فعل قبیح کا کرنا یہ متضام بشتت سے بعید نہیں ہے اور دوسرے یہ ہے کہ جو فعل نہیں کیا ہوا اس میں اندیشہ کرنا مواخذہ نہیں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ شاید یوسف علیہ السلام اس لیے اندیشہ کرتے تھے کہ اگر شوہر اس کا نہ ہوتا تو میں اس سے نکاح کر لیتا اور مفسروں نے تفسیر میں لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے جب زلیخا کو مضطرب حال دیکھا کہ جان دینے پر مستعد ہوئی تب آپ نے ارادہ کیا کہ زلیخا سے رہائی پائیں اور بعضوں نے کہا کہ دلیل سے یوں ثابت ہوتا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے جب دیکھا کہ زلیخا نے ہفتم خانے کے دروازے بند کر دیے اور اپنی جان دینے پر مستعد ہوئی تب ناچار ہوئے اس کے سوائے رہائی نہ دیکھی تب اس کی طرف مخاطب ہوئے اور رضادی اور ازار بند میں اپنے ساتھ سات سات گرہ دے رکھی تھی کہ اس کے کھولنے میں تاخیر ہوئے اور اللہ کی طرف نظر کرتے تھے اتنے میں زلیخا نے خوش و محفوظ ہو کر جلدی سے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور متقاضی مباشرت کی ہوئی پس یوسف علیہ السلام کی ازار بند کی ایک گرہ کھولنے میں دوسری گرہ لگ جاتی اور دھیان یوسف علیہ السلام کا خدا پر تھا تب ایک آواز غیب سے آئی اے یوسف علیہ السلام مت مل اس کے ساتھ والا مٹایا جائے گا نام تیرا دفتروں سے انبیاء کے چنانچہ حدیث قدسی ہے کہ یا یوسف لو وافقت الخطیئۃ یمحو اللہ اسمک من دیوان الانبیاء ترجمہ اے یوسف علیہ السلام اگر

موافقت کی تو نے گناہ کی مٹائے گا اللہ تیرا نام دفتر انبیاءوں سے تب یوسف علیہ السلام یہ سنتے ہی دروازے کی طرف دوڑے نکل جانے کو اور زلیخا دوڑی ان کے پکڑنے کو خدا کے حکم سے تب آپ سے دروازے کھل گئے اور بعضوں نے کہا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کے یوسف علیہ السلام کی پشت پر ایک خط کھینچا خدا کے حکم سے اسی وقت شہوت ان کی جاتی رہی اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک لڑکا دودھ پیتا عزیز مصر کا بھتیجا چھ مہینے کی عمر تھا گوارے پر سے بولا یا ایہا الصدیق اتزنی ترجمہ وہ لڑکا بولا اے یوسف علیہ السلام صدیق تو زنا کرتا ہے اور بعض کا قول ہے زلیخا ایک سونے کا بت جس کو پوجتی تھی اسی جائے رکھا تھاری کے کپڑے سے ڈھانکنے لگی اتنے میں یوسف علیہ السلام کی نظر اس پر جا پڑی پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے کہ پردے کے اندر تو نے رکھی ہے وہ بولی میرا خدا ہے جسے میں سجدہ کرتی ہوں اس لیے پردے کے اندر میں نے رکھا ہے کہ وہ مجھ کو دیکھنے نہ پائے کہ اس کے نزدیک میں گنہگار و شرمندہ نہ ہوں یوسف علیہ السلام نے کہا انے زلیخا انت تستحیی من اصلم وانا لا استحیی من الصمد ترجمہ اے زلیخا تو شرم کرتی ہے بت سے کہ جس میں حس و حرکت نہیں ہے اور میں کیونکر شرم نہ کروں اپنے اللہ سے جو خیر و بصیر و رب العالمین ہے تب یوسف علیہ السلام گھبرا کے وہاں سے اٹھ بھاگے اور دروازے پر آئے اور زلیخا نے اپنے بال اور منہ کو پریشان حال بنا کے ان کے پیچھے سے جا کر کپڑے کا دامن پکڑ کر پھاڑ ڈالا اس وقت اللہ کے حکم سے ہفت خانے کے ساتوں دروازے کے قفل کھل گئے اور یوسف علیہ السلام کی ٹوپی سر سے گر پڑی تھی اور موئے سر پریشان تھے اور زلیخا نے عزیز سے جھوٹ بات بنا کے کہیں کہ تم نے ایسا غلام اپنے گھر میں رکھا ہے کہ میرے ساتھ بد فعلی کیا چاہتا ہے اور دیکھو میرا حال کیا ہوا ہے قولہ تعالیٰ واستبقا الباب وقدت قمیصہ من دہر والقیاسید ہالد الباب قالت ماجزآء من اراد باہلک سوء الا ان یسحن او عذاب علیہم ترجمہ اور دونوں دوڑے دروازے کو اور عورت نے چیر ڈالا اس کا کرتا پیچھے سے اور دونوں مل گئے عورت کے خاوند سے دروازے پاس زلیخا بولی اور کچھ سزا نہیں ایسے شخص کی جو چاہتے تیرے گھر میں برائی مگر یہی کہ قید پڑے یاد رکھ کی مار سب سے عزیز نے یوسف علیہ السلام کو کہا کہ تم کو میں نے بیٹا بنایا تھا اور اپنے گھر کا امین کیا تھا اب مکافات اس کی یہی ٹھہری کہ میری عورت پر تو بد نظر رکھتا ہے یوسف علیہ السلام نے فرمایا اے زلیخا مجھ پر ناحق افترا و تہمت کرتی ہے اور میری خیانت پر جھوٹ بہتان کرتی ہے اور مجھ کو گنہگار بناتی ہے اور میں اس سے مبرا ہوں جب زلیخا نے مجھ کو پکڑا میں بھاگا پھر پیچھے سے آ کر میرے کرتے کا دامن پکڑ کر پھاڑ ڈالا عزیز مصر نے جب یہ باتیں سنیں اپنے جی میں سوچا کہ یہ غلام جب سے میرے گھر میں ہے کبھی اس سے میں نے خیانت نہیں پائی اور جھوٹ بات کبھی اس سے سنی ہے تب یوسف علیہ السلام کو کہا

تمہاری صداقت کی گواہی جب جانوں گا کہ تو سچا برسر حق ہے اور زلیخا جھوٹی برسر باطل ہے اس بات پر تو گواہ لاتے یوسف علیہ السلام نے جانب ایک گوارے کے اشارہ کیا کہ اس لڑکے سے پوچھ عزیز مصر نے مسکرا کر کہا تو نے جو کیا اب مجھ کو معلوم ہوا گناہ تیری طرف سے ہے تو مجھ کو مغالطہ دیتا ہے کیونکہ چھ مہینے کے لڑکے سے پوچھوں لڑکے نے بھی کہیں سوال و جواب کیا ہے جو تو مجھ کو بتاتا ہے اتنے میں خدا کے حکم سے وہ لڑکا پالنے میں سے بول اٹھا کہ اے عزیز یوسف علیہ السلام صدیق اس بات پر سچا ہے تم میری بات جھوٹ نہ جانو جب عزیز مصر نیل لڑکے کی زبانی یہ بات سنی متعجب ہوا اور اس کے پالنے کے پاس جا کر پوچھا اے لڑکے تو نے دیکھا ہے تب بولا قولہ تعالیٰ و شہد شاہد من اہلہا ان کان قمیصہ قد من قبل فصدقت و هو من الکاذبین و ان کان قمیصہ قد من دبر فکذبت و هو من الصادقین ترجمہ اور گواہی دی ایک گواہ نے عورت کے لوگوں میں سے ہے اگر ہے کرتا اس کا پھٹا آگے سے تو عورت سچی ہے اور وہ جھوٹا ہے اور اگر کرتا ہے پھٹا پیچھے سے تو یہ جھوٹی ہے اور وہ سچا تب عزیز مصر نے دیکھا پیرا ہن یوسف علیہ السلام کا پیچھے سے پھٹا قولہ تعالیٰ فلما راقمیصہ قد من دبر قال انہ من کید کن ان کید کن عظیم ترجمہ پھر جب دیکھا عزیز مصر نے کرتا پھٹا پیچھے سے کہا یہ بے شک ایک فریب ہے تم عورتوں کا البتہ تمہارا فریب بڑا ہے اس کے بعد عزیز نے زلیخا کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور یوسف علیہ السلام کو قید کرنا چاہا اس لڑکے نے کہا اے عزیز تو نے جو خیال کیا ہے۔ یہ عقلمندوں سے بعید ہے اگر ایسا کرو گے تو خلأق کے نزدیک آپ رسوا ہوں گے تب عزیز مصر سے کہا اے یوسف علیہ السلام اس بات کو جانے دے اور زلیخا کو کہا تجھ کو معاف کیا میں نے تو توبہ کر اور معافی چاہ اپنے گناہ سے جیسا کہ قولہ تعالیٰ یوسف اعرض هذا زلیخا کو کہا و استغفری لذنبتک انک کنت من الخاطئین ترجمہ اے یوسف علیہ السلام جانے دے اس بات کو اور عورت کو کہا یعنی زلیخا کو کہا تو بخشوا اپنے گناہ یقین ہے کہ تو ہی گنہگار تھی کہتے ہیں کہ اس وقت میں یہ باتیں ہوئی تھیں حضرت جبرائیل علیہ السلام وہاں حاضر تھے جو کہتے تھے یوسف علیہ السلام عزیز کو قولہ تعالیٰ قال ہی راودتہ عن نفسی ترجمہ یوسف علیہ السلام بولا کہ اس نے خواہش کی مجھ سے کہ نہ تمہارے اپنا جی اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام بولے اے یوسف علیہ السلام کیوں پردہ اس کا فاش کرتا ہے کہ اس نے تیری محبت کا دعویٰ کیا ہے عقلمند اور بزرگوں کو نہ چاہیے کہ اپنے دوست کا عقدہ کھولیں یوسف علیہ السلام بولے یا الہی مجھے تو نے ناحق عزیز کے سپرد کیا یہ سمجھ بے گناہ عذاب کرتا ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اے یوسف علیہ السلام تو نہیں جانتا ہے کہ دوست کی دوستی میں مصیبت اٹھانا ہوتی ہے اور محققوں نے یوں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو منع فرمایا تھا کہ

یوسف علیہ السلام زلیخا کا عیب ظاہر نہ کریاگرچہ زلیخا کافرہ ہے لیکن خدا کو منظور نہیں کہ یوسف علیہ السلام زلیخا کی پردہ دری کرے کیونکہ نام ستار العیوب و غفار الذنوب ہے اور کب خدا کو منظور ہے کہ عیب بندہ مومن کا قیامت کے دن انکشاف ہو کسی نے اس پر یہ اشارہ کیا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا تھا کہ دوست کے لیے دوست کو تکلیف اٹھانی ہوتی ہے باین معنی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دوست کہا قولہ تعالیٰ والذین امنوا اشد حبا لله ترجمہ اور اللہ نے فرمایا ہے جو لوگ ایماندار ہیں وہ اللہ کے بڑے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ کو پسند نہیں ہے تم کو رنج دینا اور کوئی جفا کرے میں وفا کروں اس سے محققون نے کہا کہ یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کے ساتھ بات کرتے وقت اپنے جی میں کہا میری بات عزیز مصر کو باور نہیں ہوتی اور مجھ کو سچا نہیں جانتا ہے حالانکہ اس نے مجھ سے کبھی جھوٹ بات نہیں سنی ہے اور خیانت نہیں پائی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ قول بے وفا کا کوئی صحیح نہیں جانتا یوسف علیہ السلام نے متفکر ہو کر جی میں کہا کہ کیا کروں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ جو ان مردی اس چھ مہینے کے لڑکے سے سیکھ لو اس نے جو گواہی دی ہے ساتھ دلیل کے تمہارا ساتھیں کہ بے تامل کہہ بیٹھے کہ گناہ زلیخا نے کیا ہے لیکن پردہ ظاہر نہ کیا اس نے گناہ کیا اور خدا کو کب منظور ہے کہ بندہ مومن کا عیب ظاہر ہو خلاق کے نزدیک رسوا ہوئے ہر چند کہ اس سے گناہ صادر ہوا ہو گا تب بھی اپنے علم سے پردہ پوشی کیا چاہیے اس میں بعضوں نے اختلاف کیا ہے کسی نے تین مہینے اور کسی نے سات مہینے کہا ہے اس کے بعد یہ راز ظاہر ہوا یہ بات خلق اللہ کے کان میں پہنچی کہتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کے زبان سے پانچ عورتوں نے یہ باتیں سنیں تھیں جو کہ زلیخا کی ہمراز تھیں وہ سب زلیخا کو ملامت کرنے لگیں ایک ان میں ساقی ملکہ تھیں اور دوسری باور چین اور تیسری عورت خوان برادر اور چوتھی بلانے والی تھی اور پانچویں حجامی تھی یہ سب سن کر زلیخا کے ملامت کرنے لگیں ایک دن زلیخا نے دعوت کر کے ان سب کو بلایا ایک جگہ مجلس کی شہرائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلما سمعت بمكرهن ازسلت اليهن واعتدت لهن متكاء و انت كل واحده منهن سكيناً و قالت اخرج عليهن ترجمہ جب سنا ان کا فریب ہوا بھیجا ان کو اور تیار کی ان کے واسطے ایک مجلس اور دی ان کو ہر ایک ہاتھ میں ایک چھری اور ایک لیون بولی یوسف علیہ السلام کو نکل ان کے سامنے اور ہر ایک کے سامنے جدا جدا تخت رکھ دیا سب عورتیں اس پر آ بیٹھیں اور ہر ایک کے آگے ایک طبق زرین شیرین میووں سے بھر کر اور کھانے نمکین اور پیٹھے لاکے رکھے اور ہر شخص کے ہاتھ میں ایک یاک ترنج اور چھری کاٹنے کو لادی بعد میں یوسف علیہ السلام کو زری زری رفت کے کپڑے اور کمر بند مکمل زر و یاقت سے بجا کر اس مجلس میں لا بیٹھایا جب عورتوں نے ایک برگی ان کی طرف نظر کی سب کی سب بے ہوش ہو

کے گر پڑیں اور بجائے لیموں تراشنے کے اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں اور ان کی صورت پر سب عاشق ہوں بعد برخواست یوسف علیہ السلام کے سب ہوش میں آئیں اور ہاتھ سب نے اپنے کٹے ہوئے دیکھے لہو سے تر اور کپڑے خون سے آلودہ سب کوئی کہنے لگیں کہ یوسف علیہ السلام بشر نہیں مگر کوئی فرشتہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلما رايتنه اكبروه و قطعن ايديهن و قلن حاش لله ما هذا بشر ان هذا الا ملك كريم ترجمہ پھر جب دیکھا اس کو دہشت میں آگئیں اور کاٹ ڈالے اپنے ہاتھ اور کہنے لگیں حاشا للہ نہیں یہ شخص آدمی یہ تو کوئی فرشتہ ہے بزرگ زلیخانے کہا یہ وہی شخص ہے کہ جس کے لیے طعن اور ملامت مجھ پر کرتی ہو وہ عورتیں کہنے لگیں کہ ہم پر ملامت ہے تجھ پر کچھ نہیں بلکہ رحمت ہے تجھ پر کہ ایسا معشوق پایا تو نے پھر کہنے لگیں کہ تو نے ہمیشہ اپنے گھر میں رکھا اور فریب دے نہیں سکی زلیخانے کہا میں نے بہت کوشش کی اور بھی کرتی ہوں لیکن ہاتھ آتا نہیں اور کہنا میرا سنتا نہیں بمصدق اس آیت کے قولہ تعالیٰ ولقد راودته عن نفسه فاستعصم ولئن لم يفعل ما امره ليسجنن و ليكونا من الصاغرين ترجمہ اور میں نے چاہا اس سے اس کا جی پھر اس نے تھام رکھا اور مقرر اگر نہ کرے گا جو میں اس کو کہتی ہوں البتہ قید میں پڑے گا اور ہوگا بے عزت عورتوں نے زلیخا کو صلاح دی کہ دوسری دفعہ یوسف علیہ السلام کو بلا کہ ہم اس کو ملامت اور نصیحت کریں گے شاید تیرے کام آئے ان عورتوں کی غرض یہ تھی کہ اس حیلے سے پھر یوسف علیہ السلام کو دیکھئے بعد میں یوسف بلایا اور سب کے سامنے جعظیم بٹھا کے شوق سے کہنے لگیں اے صاحب آپ کس واسطے اس بیچاری سیدہ پر بے رحم ہیں اس کے ساتھ کیوں نہیں شوق کرتے اور ہم ڈرتے ہیں کہ آپ اس کے عتاب میں پڑ کے قید میں نہ جائیں یوسف علیہ السلام نے کہا میں چاہتا ہوں خدا کرے کہ میں قید میں جاؤں وہ بہتر ہے تمہاری اس صحبت سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قال رب السجن احب الي مما يدعونني اليه ولا تصرف عني كيدهن اصب اليهن واكن من الجاهلين ترجمہ یوسف علیہ السلام بولا کہ اے رب مجھ کو قید پسند ہے اس بات سے جس طرف مجھ کو بلاتی ہیں اور اگر تو نہ دفع کے گا مجھ سے ان کا فریب تو شاید مائل ہو جاؤں ان کی طرف اور ہو جاؤں بے عقل یہاں ایک اعتراض ہے کہ مصر کی عورتوں نے جمال حضرت یوسف علیہ السلام کا دیکھ کے بے ہوش ہو کر لیموں تراشنے میں ہاتھ کاٹ ڈالے اور زلیخا عاشق ہونے ہاتھ اس کا نہ کٹا اس کا کیا اجزا ہے جواب اس کا یہ ہے کہ جس شخص کا کسی چیز میں دل لگا ہو اور ہمیشہ اسے دیکھتا ہو اس کو کچھ خوف و ترس نہیں رہتا اور جو شخص نے کہ وہ چیز نہ دیکھی ہوگی تو اس پر دہشت ہوتی ہے چونکہ یوسف علیہ السلام پر زلیخا عاشق تھی اور ان کے لیے بہت محنت اٹھائی تھی اور ان کے ساتھ مدتوں رہی تھی اس لیے زلیخا اپنے حال پر بے قرار تھی اور ان عورتوں نے پہلے حضرت

یوسف علیہ السلام کو نہ دیکھا تھا اس لیے صورت ان کی اچانک دیکھ کر بے ہوش ہو کر لیٹوں تراشنے میں ہاتھ کاٹ ڈالے کیونکہ ان سب نے ایسا دیکھا نہ تھا اور بعضوں کے اشارے سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو عند الموت فرشتوں کے ہاتھ سے تکلیف دلوائے گا اور ملک الموت سے روائے گا اور گور کے منکر و نکیر سوال و جواب کریں گے اور قیامت کے دن دوزخ کو دکھلائے گا مومن ان سے نہیں ڈرے گا جب ایک بار دیکھے گا جانے گا جبکہ حضرت محمد ﷺ کو معراج میں تمام احوال عالم ارواح اور بہشت اور دوزخ کو دکھایا تاکہ احوال قیامت کا دیکھ کر اس حشر کے دن دل ان کا مائل و مشغول کسی طرف نہ ہو اور اپنی امت کی شفاعت کرنے سے باز نہ رہیں اور خبر ہے کہ مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھتے ہی عاشق ہو کر لیٹوں تراشنے میں ہاتھ کاٹ ڈالے یہ دیکھ کر آتش غیرت نے گریبان عشق سے زلیخا کے سر مارا مانند مرغ بگل کے تڑپنے لگی رورو کے کہنے لگی ہے میں نے کیا برا کام صد افسوس ہے کہ بے وقوفی سے میں معشوق کے لیے بیچ دریاے رنج و بلا کے غوطے کھاتی ہوں کہ ہنوز کشتی مراد کنارے میں مقصود نہ پہنچی کہ غیروں کو یہ متاع دکھانا محض بے خبری ہے میری اب صلاح یہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو ان سے چھپایا چاہیے اور قید خانے میں بھیج دیا چاہیے یہ سب حقیقتیں جب عزیز مصر کو معلوم ہوں کہ مصر کے لوگ اس وقوع ماجرے سے آگاہ ہوئے تب نام ہو کر باتفاق زلیخا کے یوسف علیہ السلام کو بندی خانے میں بھیجا چنانچہ قولہ تعالیٰ ثم بدالہم میں بعد مار او الایات لیس جنہ حتیٰ حین ترجمہ پھر یہ سو جھالوگوں کو ان نشانیوں کے دیکھنے پر قید رکھیں اس کو ایک مدت فائدہ اگرچہ نشان سب دیکھ چکے کہ سب گناہ عورت کا ہے تو بھی ان کو قید کیا چاہیے تا بدنامی خلق میں عورت سے اترے اس واسطے کہ اس کی نظر سے دور رہے تب یوسف علیہ السلام تاج منکمل سر پر رکھ کر اور لباس فاخرہ پہنا کر کمر بند زری کا کمر میں باندھ کر سجا کے قید خانہ میں بھیجا یہاں کے موکلوں نے ان کو اس حشمت کے ساتھ دیکھ کر زلیخا کے پاس آدمی بھیجا کہ قیدی کو نہ چاہیے اس حشمت کے ساتھ بھیجا حکم ہو تو سب پوشاک اس کے بدن سے اتر واڈالیں حکم ہوا یوسف علیہ السلام قیدی نہیں وہ حصاری ہے میں نے اس لیے وہاں بھیجا کہ کوئی اس کو نہ دیکھے لوگوں کی نظروں سے محفوظ رہے اس اشارے سے اور ایک فائدہ محققوں نے لکھا ہے کہ ہر مومن کو موت کے وقت عمامہ شہادت کا سر پر اور لباس معرفت کا بدن پر اور کمر بند خدمت کا کمر میں اور موزہ اسلام کا پاؤں میں پہنایا جائے گا جب فرشتے کہیں گے یا حق تعالیٰ اس لباس عمدہ اور رخصائل حمیدہ کے ساتھ کیونکر جان قبض کی جائے حکم ہو تو سب اتار لیں تب حکم ہوگا کہ یہ حصاری ہے زندگی نہیں لباس اس کا ویسا ہی رہنے دو تم جان لو وہ میرے نیک بندے ہیں بد نہیں اور اسی قصے میں آیا ہے کہ زلیخا نے حکم کیا تھا اس بندی خانے کو اچھی طرح سے پاک و صاف درست کر کے ایک

عمارت عالی شان تکلف کے گنج سے پر کر کے ایک سونے کا تخت جزاؤ مصر کار کا وہاں رکھوا دو اور
دیباے نفیس اس پر بچھوا دو اور عنبر و عود گونا گونا گون خوشبو کے لی اس میں جلا دو تب یوسف علیہ السلام کو اس
تخت پر بٹھلاؤ اس زمانے میں بادشاہ مصر کا نام ملک ریان تھا اس کے دو غلام عقلمند صاحب ہوش تھے
کسی خطا میں بادشاہ نے ان کو قید خانہ میں بھیجا تھا ایک ساتی دوسرا طباطبائی تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہے و دخل معہ السجن فتيان ترجمہ اور داخل ہوئے اس کے ساتھ بندی خانے میں دو جوان
یوسف علیہ السلام کا حال دیکھ کر ان کے جمال پر متحیر ہو رہے اور سیرت اور عبادت ان کی دیکھ کر نزدیک
جا بیٹھے باتیں کرنے لگے ہر شخص اپنے اپنے قصوں کو بیان کرنے لگا جب تین دن گزر گئے ساتی نے
خواب میں دیکھا کہ خوشہ انگور کا نچوڑتے اور طباطبائی نے دیکھا تھا کہ روٹی سر پر اس کے رکھی ہے اور پرند
سب ہو پرے آ کے لیجا کے کھاتے ہیں دوسرے دن اس خواب کو آپس میں قیل و قال کر کے کہنے لگے
تعبیر اس خواب کی یوسف علیہ السلام سے پوچھنا چاہیے دیکھیں وہ کیا جواب دیتے ہیں بعد میں وہ
حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس جا کر بولے کہ تو میاں اس کی تعبیر کیا ہے حضرت نے جواب دیا ذرا
ٹھہرو تب کہوں گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قال احدھما انی ارا الی اعصر خمرا وقال
الآخر انی رانی احمّل فوق راسی خبزاً تا کل الطیر منه نبشنا بتاویلہ انا نر لک من
المحسنین قال لا یاتیکما طعام ترزقانه الا نباتکما بتاویلہ قبل ان یاتیکما ذلکما مما
علمنی بی انی ترکت ملتہ قوم لا یؤمنو باللہ و ہم بالآخرۃ ہم کفرون ترجمہ کہنے لگا اس
میں سے ایک میں دیکھتا ہوں کہ نچوڑتا ہوں شراب دوسرے نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ اٹھا رہا ہوں اپنے
سر پر روٹی کہ جانور کھاتے ہیں اس میں سے بتا ہم کو اس کی تعبیر ہم دیکھتے ہیں کہ تجھ کو نیکی والا بولانہ آنے
پائے گا تم کو کھانا جو ہر روز تم کو ملتا ہے مگر بتا چکوں گا تم کو اس کی تعبیر اس کے آئے سے پہلے یہ علم ہے کہ
سکھایا مجھ کو میرے رب نے میں نے چھوڑا دین اس قوم کا کہ یقین نہیں رکھتے اللہ پر اور آخرت سے وہ
منکر ہیں یعنی جس نے شراب دیکھی تھی وہ بادشاہ کا شراب ساز تھا اور دوسرا مان پڑ تھا لیکن خلاف عادت
دیکھا کہ سر پر سے جانور نوچتے ہیں زہر کی تہمت میں دونوں قیدی تھے آخر نان پز پر ثابت ہوا فائدہ
دوسری قید میں حق تعالیٰ نے یہ حکمت رکھی تھی کہ ان کا دل کافروں کی محبت سے ٹوٹا تو دل پر اللہ کا علم روشن
ہوا چاہا کہ اول ان کو دین کی بات سنائیں پیچھے تعبیر خواب کی کہیں اس واسطے تسلی کر دی تاکہ نہ گھبرائیں
اور کہا کہ کھانے کے وقت وہ بھی بتا دوں گا قصے میں یوں آیا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے جب ان
دونوں جوانوں کو دیکھا کہ دانا غنمند ہیں چاہا کہ ان کو اسلام کی دعوت کریں اس لیے تعبیر خواب میں ذرا
ان کی تامل کیا پیچھے کہہ دیا بعد میں کہا ان سے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے وہ بولے خدا تمہارا کون

ہے بولے خدا میرا وہی ہے جو سارے جہاں کا صاحب ہے وہ بولے تمہارا کونسا دین ہے جو تم ہمارے بتوں سے بیزار ہو یوسف علیہ السلام نے فرمایا میں موافق ہوں اپنے باپ دادا کی راہ کے وہ بولے تمہارا باپ دادا کون ہے حضرت نے فرمایا باپ میرا یعقوب علیہ السلام بن اسحاق علیہ السلام بن ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واتبع ملتہ اباہی ابراہیم و اسحاق و یعقوب ما کان لنا ان نشرک باللہ من شیء ذلک میں فصل اللہ علینا و علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون ترجمہ اور پکڑا میں نے دین اپنے باپ دادوں کا ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کا ہمارا کام نہیں کہ شریک کریں اللہ کا کسی چیز کو یہ فضل ہے اللہ کا ہم پر اور سب لوگوں پر لیکن بہت لوگ شکر نہیں کرتے ہمارا اس دین پر وہنا سب خلق کے حق میں افضل ہے کہ ہم سے راہ سیکھیں وہ بولے ہم کس چیز کو پوجتے ہیں حضرت نے کہا تم اس کو پوجتے ہو جو خدائی کے لائق نہیں انہوں نے کہا تم پیغمبر زادے کہلاتے ہو غلام کس طرح ہوئے حضرت نے فرمایا بھائیوں نے مجھے حسد کر کے بیچ ڈالا ہے اسی طرح تمام احوال شرح اور کہد یا تب ان لوگوں نے کہا آپ ہم کو کیا فرماتے ہیں اپنے دین پر ثابت رہیں یا پھر جائیں حضرت نے فرمایا دل میں اپنے تصور کر کے دیکھو کہ کس کا دین بہتر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا صاحبی السجن ء ارباب متفرقون خیرا ام اللہ الواحد القہار ترجمہ اے رفیقو بندی خانے کے بھلائی معبود جدا جدا بہتر یا اللہ اکیلا زبردست پس حضرت نے فرمایا اے یارو بندی خانے کے تمہاری ساتھ ہم کو یہاں رہنے کا اتفاق ہوا بھلا دیکھو تو تمہارے کتنے خدا ہیں تم اپنے ہاتھوں سے بتوں کو بنا کے پوجتے ہو خدا قرار دیتے ہو ان سے کچھ نفع ہو سکتا ہے نہ ضرر ان کو پوجنا تمہارے باپ دادوں کا محض عبث ہے پوجنا سوائے خدا کے کسی کو روا نہیں بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموھا انتم و اباہکم ما النزل اللہ بہا من سلطان ان الحکم الا اللہ امر الا تعبدوا الا ایاہ ذلک الدین القيم ولکن اکثر الناس لا یعلمون ترجمہ تم نہیں پوجتے ہو سوائے اس کے مگر نام ہی رکھ لیے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہیں اتاری اللہ نے ان کی کوئی سند حکومت نہیں سوائے اللہ کے کسی کی اسی نے فرما دیا کہ نہ پوجو مگر اس کو یہی ہے راہ سیدھی لیکن بہت لوگ نہیں جانتے تب وہ دونوں قیدی یوسف علیہ السلام کے دین پر ایمان لائے اور بولے حضرت سے کہ ہم اپنے دین کو چھوڑ کر تمہارے آباؤ اجداد کے دین پر ایمان لائے اور مسلمان ہوئے اب ہمارے خواب کی تعبیر بیان کیجئے تب حضرت نے فرمایا اے رفیقو بندے خانے کے تم دونوں میں جو ایک نے دیکھا ہے شراب بھرتے خواب میں اس کی تعبیر یہ ہے کہ کل بادشاہ اس کو قید سے خلاص کرے گا اور خوش کرے گا خلعت

دے کر اور وہ اپنے خدا کو پلائے گا شراب اور اس نے جو سر پر اپنے روٹی کا خوان دیکھا ہے خواب میں اور اڑتے جانور آ کے کھا جاتے ہیں اس کی تعبیر یہ ہے کہ کل وہ سولی پر چڑھے گا اور جانور اس کے سر سے مغز کھائیں گے بمصداق اس آیت کے قولى تعالى يا صاحبي السجن اما احد كما فيسقى ربه خمرا واما الآخر فيصلب فتاكل الطير من راسه قضى المر الذى فيه تستفتيان ترجمہ اے رفیقو بندے خانے کے ایک جو ہے تم دونوں میں سے سو پلائے گا اپنے خاوند کو شراب اور دوسرا جو ہے سولی پر چڑھے گا پھر کھائیں گے جانور اس کے سر سے مغز فصیل ہوا کام جس کی تحقیق تم چاہتے تھے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے کہہ دیا تھا کہ جس کو خواب کی تعبیر کبھی تھی کہ کل قید سے خلاص پاؤ گے اپنے خدا کو شراب پلاؤ گے اور ہماری بات بھی کہہ دو تم اپنے بادشاہ سے کہ ایک جوان بے گناہ قید میں پڑا ہے پس اس بات کو اللہ نے نہ پسند کیا اور بیزار ہوا کہ ہم کو بھول کر یوسف علیہ السلام نے غیر سے نجات مانگی تب ساتی کے ذہن سے اس بات کو بھلا دیا تھا یوسف علیہ السلام کی بات بادشاہ سے نہ کہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وقال الذى ظن انہ ناج منهما اذ كرنى عند ربك فانسه الشيطان ذكر ربه فلبث فى السجن بضع سنين ترجمہ اور کہہ دیا یوسف علیہ السلام نے اس کو جو بچے گا ان دونوں میں سے میرا ذکر کی جو اپنے خدا کے پاس سو بھلا دیا اس کو شیطان نے ذکر کرنا اپنے خدا سے پھر رہ گیا یوسف قید میں کئی برس اکثر لوگ کہتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام قید میں سات برس رہے مروی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کئی دفع قید خانہ میں آ کے دیکھا حضرت یوسف علیہ السلام عبادت کرتے اور دعا مانگتے تب کہا انے یوسف علیہ السلام تم نے کیوں نہیں نجات مانگی تھی اللہ سے اس سے پہلے اور تم نے مخلوق سے اپنی نجات چاہی کہ میرا ذکر کچھو اپنے بادشاہ کے پاس یہ اوپر گزر چکا ہے اب اس کے بدلے سات برس قید میں رہو گے حضرت نے فرمایا خدا جس میں راضی ہے اس پر شاکر ہوں اور بولے اے حضرت جبرائیل علیہ السلام آ سب مخلوق میں سے پاک ترین کیونکر اس قید خانہ کثیف میں تشریف لائے جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے آنے کے باعث اللہ نے گھر کو پاک و صاف کیا پھر حضرت یوسف علیہ السلام بولے اے حضرت جبرائیل علیہ السلام کس گناہ سے مجھ کو اللہ نے قید میں ڈالا اور اپنی شفقت و رحمت سے اس ذلت و خرابی میں رکھا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا تم نے شوق سے اس ذلت کو اختیار کیا ہے خدا کے توکل پر اپنے کام کو نہ چھوڑا وہ قاضی الحاجات ہے جو اس سے مانگو گے سو پاؤ گے اور تم نے قید ہی مانگی تھی سو پائی قولہ تعالى قال رب السجن احب الى مما يدعونى اليه و الا تصرف عني كيدهن اصب اليهن و اكن من الجاهلين فاستجاب له ربه فصرف عنه كيدهن انه هو السميع

العلیم ترجمہ بولا یوسف علیہ السلام اے رب مجھ کو قید پسند ہے اس بات سے جس طرف مجھ کو بھلاتی ہیں اور اگر تونہ دفع کرے گا مجھ سے ان کا فریب تو شاید مائل ہو جاؤں ان کی طرف اور ہو جاؤں بے عقل سو قبول کر لی دعا اس کی رب نے پھر دفع کیا اس نے ان کا فریب وہی ہے سننے والا خبردار پس ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مانگنے سے قید میں پڑے لیکن اللہ نے اتنا ہی قبول فرمایا کہ ان کے فریب دفع کیا اور قید قسمت میں تھا سو ہوا آدمی کو چاہیے کہ گھبرا کے اپنے حق میں برائی نہ مانگے لازم ہے کہ بھلائی مانگے مگر جو مقدر میں ہے سو ہوگا حضرت جبرائیل علیہ السلام سے حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا اے حضرت جبرائیل علیہ السلام اہل عندک خبر والدی ترجمہ اے حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے والد کی خبر تم کو کچھ معلوم ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا دخل بیت الخمران وهو کظیم عمی ترجمہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے گھر میں بیٹھے ہوئے غم کرتے ہیں اور روتے روتے آنکھیں جاتی رہی ہیں رات دن عبادت کرتے ہیں اور یہی کام ہے پھر پوچھا کہ حق تعالیٰ نے میرے باپ کو اس میں کیوں مبتلا کیا ہے کہا کہ تمہاری محبت نے ایسا کیا ہے خدا کو پسند نہیں کہ اپنے خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے یاری و مددگاری مانگے یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اتنا رنج اٹھاتے ہیں آخر کو کچھ فلاح ہوگی یا نہیں کہا کہ ہر روز ایک شہید کا درجہ ملے گا حضرت نے کہا تو کچھ مضائقہ نہیں روایت کی گئی ہے یوسف علیہ السلام نے جب تعبیر خواب کی ان دونوں جوانوں کو کہ دی اس کے ایک دن کے بعد ملک ریان نے ان دونوں جوانوں کو قید سے خلاص کیا ساقی کو قید سے نوازش فرمائی خلعت بخشا اور باورچی کو سولی پر چڑھا دیا اور جانور سب آ کے مغز گوشت آنکھیں اس کی سب کھا گئے اور ساقی کے دل سے وہ بات جو یوسف علیہ السلام نے کہی تھی شیطان نے بھلا دی تھی کہ وہ اپنے بادشاہ سے حضرت کی بات نہ کہہ سکا اس لیے حضرت یوسف علیہ السلام قید خانہ میں سات برس تک رہے بعضوں نے کہا ہے کہ نو برس شب و روز عبادت کرتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے اور درس دیتے تھے اور زینخان کے لیے غم و اندوہ میں رات دن بیچ و تاب کھاتی رہتی اور پانچ عورتیں جو حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق تھیں وہ دونوں وقت حضرت کے لیے کھانا قید خانے میں لے جایا کرتی حضرت کچھ کھا لیتے اور سب قیدیوں کو دے ڈالتے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ملک ریان نے ایک شب خواب میں دیکھا تھا کہ سات گائیں فرہہ موٹی کہ ان کو سات گائیں دہلی آ کر کھا گئیں پھر سات بالیاں غلہ کی ہری تازی دیکھیں کہ ان کو سات بالیاں سوکھی آ کے کھا گئیں بادشاہ نے اس بات سے متحیر ہو کر اپنے نجومیوں کو بلا کر کہا یہ ماجرا خواب کا بیان کیا سب نجومی اس کی تعبیر سے حیران رہے کہنے لگے یہ اڑتے اجنبیے کا خواب ہے اس کی تعبیر ہم نہیں جانتے بادشاہ حیران رہا کہ اس کی تعبیر کون کہہ سکے گا کس سے پوچھیں وہ ساقی غلام جو دونوں

جوانوں سے بچا تھا بادشاہ کے پاس اس وقت حاضر تھا بعد مدت کے یوسف علیہ السلام کی بات اس کو یاد آئی تب اس نے اپنے بادشاہ سے کہا اس خواب کی تعبیر ایک شخص کہہ سکتا ہے ایک دن ہم دونوں نے خواب دیکھے تھے کہ میں جام شراب بھرنا ہوں خم سے پیالے میں اور طبخ نے دیکھا تھا کہ سر پر اپنے روٹی کا خون اڑتے جانور آ کے اسے کھاتے ہیں چنانچہ بیان اس کا اوپر گزر چکا ہے یوسف علیہ السلام نام ایک شخص کا ہے اس کے پاس یہ بیان کیا اس نے خواب کی تعبیر جو کہی تھی سوہا تھوں ہاتھ سج پائی اگر حکم عالی ہو تو اسے بلائیں وہ خواب کی تعبیر کہہ سکتا ہے تب حکم ہوا ساقی نے یوسف علیہ السلام پاس جا کے بہت عذر خواہی کہ میں تمہاری بات بادشاہ سے کہنے کو بھول گیا تھا تب حضرت اس سے کہا کہ چوک ہونا تمہارا یہ گردش تھی میری تقدیر میں اور بھی قید خانے میں رہنا تھا اس نے کہا کہ بعد مدت کے مجھ کو تمہاری بات یاد آ گئی بزرگیاں میں نے تمہاری بادشاہ سے بیان کیا بادشاہ نے خوش ہو کے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اس خواب کی تعبیر کہے قولہ تعالیٰ وقال الملک انی اری سبع بقرات سمان یا کلہن سبع عجاف وسبع سنبلات خضر و اخرتیا بسات یا ایہا الملا الفتونی فی رؤیای ان کنتم للرؤیا تعبرون قالوا اضغات احلام وما لحن بتاویل الاحلام بعلمین ترجمہ اور کہا بادشاہ نے میں نے خواب دیکھا سات گائیں موٹی ان کو کھاتی ہیں سات گائیں دہلی اور سات بالی ہری نازی اور دوسری سوکھی ہیں دربار والو تعبیر کہو مجھ سے میرے خواب کی اگر ہو تم خواب کی تعبیر کرنے والے بولے یہ اڑتے خواب میں ہم کو ان خوابوں کی تعبیر معلوم نہیں تب حضرت یوسف علیہ السلام نے ساقی سے اس خواب کی تعبیر کہہ دی اور اس نے بادشاہ کو جا کر سنادی سات برس جہان میں ارزانی رہے گی اور کھیتی خوب ہوگی بعد میں قحط عظیم ہوگا زراعت کم ہوگی لوگ دکھ اور اذیت اٹھائیں گے سارے لوگ اس خواب کی تعبیر سن کر حیرت میں آ گئے پس ملک ریان نے کہا اس کی کیا تدبیر کرنا چاہیے ساقی پھر اچھی طرح جا کے پوچھ پھر ساقی نے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس جا کے پوچھا قولہ تعالیٰ یوسف ایہا الصدیق الفتا فی سبع نقرات سمان یا کلہن سبع عجاف و سبع سنبلات خضر و اخرتیا بسات لعلی ارجع الی الناس لعلہم یعلمون ترجمہ ساقی نے جا کر کہا اے یوسف علیہ السلام سچی بات کہہ دے ہم اس کو اس خواب کی سات گائیں موٹی ان کو کھاتی ہیں سات گائیں دہلی اور سات بالی ہری اور دوسری سات بالی سوکھی کہو تو میں لے جاؤں لوگوں کے پاس شاید ان کو معلوم ہو تمہاری قدر تب حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ سات برس کھیتی کرو گے اس کے بعد سات برس قحط ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قال تزرعون سبع سنین دابا فما حصدتم فزر وہ فی سنلہ الا قلیلاً مما تا کلون ثم یاتی من بعد ذلک سبع شداد یا

کلن ما قدمتم لهن الا قليلا مما تخصصون ثم ياتي من بعد میں ذلک عام فیہ یغات
الناس رفہ یعصرون ترجمہ کہا یوسف علیہ السلام نے تم کھیتی کرو گے سات برس محنت سے پس جو کچھ
کاٹو تم پس چھوڑ دو اس کو بیج بالیوں اس کی مگر تھوڑا اس میں سے جو کھاؤ تم پھر آئیں گے اس کے پیچھے
سات برس سختی کے کھاؤ گے جو رکھا تم نے ان کے واسطے مگر تھوڑا جو روک رکھو گے پر آئے گا اس کے پیچھے
ایک برس اس میں مینہ پائیں گے لوگ اور اس میں نچوڑ لیں گے یعنی برس نچوڑنا شراب سازوں کے
واسطے کہا ست برس کا غلہ ذخیرہ بالیوں میں خوشبو میں رکھو یا تازہ مین گل نہ جائے اور کھڑا نہ لگے سات
برس تک قحط ہوگا جب تک پورا پڑے پس ساتی نے جو جو تعبیر خواب کی حضرت یوسف علیہ السلام سہنی
ملک ریان کو جا کے سب ستادی اور مصر کے لوگ سن کر حیرت میں آ گئے تصدیق کی بادشاہ نے اس کی اور
پسند کیا کہ یہ شخص عقل مند دانا اور قابل وزارت کے ہے بعد میں ساتی سے پوچھا کہ وہ شخص کیسا ہے اور
اطوار اس کے کیسے ہیں ساتی بولا وہ عقل مند صالح اور صفتیں اس کی بیان سے باہر ہیں عزیز نے اس کو
مالک ابن زغر سوداگر سے مول لے کر بطور غلام کے اپنے گھر رکھا تھا بادشاہ نے پوچھا اس کو قید میں
کیوں رکھا ہے بولا وہ شخص کہتا ہے میں کسی کا غلام نہیں ہوں بھائیوں نے مجھے حسد اور دشمنی سے بے گناہ
مالک ابن زغر کے پاس بیچ ڈالا ہے اور اسی طرح احوال یوسف علیہ السلام بادشاہ کے پاس ساتی نے
بیان کیا بادشاہ نے یہ سن کر بہت تاسف کیا اور قید خانے کے امین اور داروغہ کو بلا کر پوچھا کہ یوسف علیہ
السلام کیسا آدمی اور خوبصورت اس کی کیسی ہے تم جانتے ہو انھوں نے کہا ایسا جوان خوب صورت پیدا نہیں
ہوا ہے بلکہ ایسا دیکھنے میں نظر نہیں وہ مثل ماہ شب چہار درہم کے ہے شب و روز دعا و تسبیح و تہلیل و عبادت
میں مشغول رہتا ہے اور تمام بندیوں کو درس تدریس دیتا ہے اور لوگوں کی غم خواری کرتا ہے جتنی چیزیں
اس کے لیے کھانے کو آتی ہیں سب محتاج اور فقیروں کو دے ڈالتا ہے اور وہ کچھ نہیں کھاتا اور کسی کو آواز
نہیں دیتا وہ پیغمبر زادہ کہلاتا ہے تب بادشاہ نے پوچھا اس کا کھانا پینا کون دیتا ہے کہاں سے آتا ہے وہ
بولا کہہنی کبھی زلیخا کی فلائی پانچ عورتوں محبت سے مخفی بھیجتی ہیں لیکن وہ جوان قبول نہیں کرتا کچھ نہیں کھاتا
معلوم ہوتا ہے کہ عزیز نے اس کو بے گناہ عورت کی تہمت سے قید میں ڈالا ہے تب بادشاہ نے کہا کہ عزیز
کو بلاؤ جب عزیز حاضر ہوا اس سے بادشاہ نے پوچھا کہ اس صالح نیک مرد کو تم نے کس لیے قید میں ڈالا
ہے ناحق مرد خدا کو کیوں اذیت دیتا ہے تو اس کو کہاں سے لایا وہ بولا حضور جانتے ہوں گے میں نے
مالک ابن زغر سوداگر سے مول لیا ہے بیٹا کر کے رکھا تھا اور سارے گھر کا مالک و مختار کیا تھا میں نہیں جانتا
تھا کہ وہ میری خیانت کرے گا اور میرے گھر میں بد نظر رکھے گا اس لیے میں نے اس بارے میں پکڑ کے
اسے قید رکھا ہے بادشاہ نے ساتی سے کہا کہ تم عزت و اکرام سے یوسف علیہ السلام کو گھوڑے پر سوار کر

کے میرے پاس لاؤ تب ساقی نے بادشاہ کے کہنے پر یوسف علیہ السلام کے پاس جا کے جو جو باتیں بادشاہ اور عزیز مصر سے ہوئی تھیں ساری ان سے بیان کیں حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ سن کر ساقی سے کہا تم بادشاہ کے پاس جا کے بولو بے رضا عزیز کے میں نہیں آسکتا ہوں اس کی رضا چاہیے اور ان عورتوں سے پوچھنا چاہیے کہ جنہوں نے مجھے دیکھ کر بے ہوش ہو کے لیموں تراشنے میں اپنے ہاتھ کاٹے تھے کہ میں گنہگار ہوں یا اور کوئی گنہگار ہے اس کی تحقیقات کیا چاہیے۔ بموجب فرمانے بادشاہ کے ساقی نے جا کے حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا جو کہا بادشاہ سے آ کے بیان کیا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

وقال الملك اتوني به فلما جاء الرسول قال ارجع الي ربك فاستله ما بان النسوة التي قطعن ايدهن ان ربي بيكدهن عليهم ترجمہ اور کہا بادشاہ نے کہا لے آؤ اس کو میرے پاس پھر جب پہنچا اس کے پاس آدمی کہا پھر جا اپنے خدا کے پاس اور پوچھ اس سے کیا حقیقت ہے ان عورتوں کی جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے میرا رب تو فریب ان کا سب جانتا ہے اور وہ عورتیں شاہد ہیں بادشاہ پوچھے تو قصہ کھول دیں کہ تقصیر کس کی ہے پھر ساقی نے یوسف علیہ السلام سے یہ ماجرا سن کر بادشاہ سے جا کے کہا بادشاہ نے زلیخا اور سب عورتوں کو بلا کر پوچھا چنانچہ قولہ تعالیٰ قال ما خطبكن ازرا

ودتن يوسف عن نفسه قلن حاش لله ما علمنا عليه من سوء قالت امرات العزيز الان حصحص الحق انا راودته عن نفسه وانه لمن الصادقين ترجمہ پوچھا بادشاہ نے ان عورتوں سے کیا حقیقت ہے تمہاری جب تم نے پھسلا یا یوسف علیہ السلام کو اس کے جی سے بولیں حاش اللہ ہم کو نہیں معلوم اس پر کچھ برائی بولی عورت عزیز کی اب کھل گئی ہے سچی بات میں پھسلا یا تھا اس کو اس کے جی سے اور وہ سچا ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے سب کا فریب دکھایا اس واسطے کہ ایک کا فریب تھا اور اس کی سب مددگار تھیں اور فریب والی کا نام نہ لیا حق و پرورش کا نگاہ رکھا بادشاہ نے ان عورتوں کو بلوا کے پوچھا کہ تم نے یوسف علیہ السلام کی خواہش کی تھی یا ان سے سچ کہو وہ بولیں کہ ہم نے کبھی ایسا حسن نہ دیکھا تھا جب اس لڑکے کو دیکھا تو ایک بارگی بے ہوش ہو کر اپنے ہاتھ کاٹے اور سچ ہے ہم نے اس کو طلب کیا تھا وہ بے گناہ قید میں پڑا زلیخا نے جب دیکھا کہ حال اپنا انکشاف ہوتا ہے تب بادشاہ سے کہنے لگی اے بادشاہ تم ان سے کیا پوچھتے جو کچھ خطا ہوئی ہے سو مجھ سے ہوئی ہے جو شخص منکر ہوتا ہے تو حاکم اس کو گواہ سے ثابت کرتا ہے میں تو آپ اقرار کرتی ہوں کہ یہ گناہ مجھ سے صادر ہوا ہے اور یوسف علیہ السلام بے گناہ قید میں ڈالا میں اس کے عشق میں بے قرار ہوں اب مجھ کو چاہیے سو کچھ سزاوار ہوں اس کی یہ الحاج وزاری سن کے لوگ متعجب ہو رہے اور سب کے سب آنسو ڈبڈبا کے رہ گئے اور عزیز نے یہ حال زلیخا کا دیکھ کر شرمندہ ہو کر اسے چھوڑ دیا چند روز اسی غم میں رہا بعد میں انتقال فرمایا یوسف علیہ

السلام کے مضطرب ہوا اور فرمایا کہ یوسف علیہ السلام کو میرے پاس لاؤ جب یوسف علیہ السلام نے کہا میں نے جو کچھ کہا عزیز کے شرمندہ کرنے کے لیے نہیں کہا میرا مطلب یہ تھا کہ اس کو معلوم ہو کہ مجھ سے خیانت نہیں ہوئی قولہ تعالیٰ ذلک لیعلم انی اخنه بالغیب وان اللہ لا یھدی کید الخائنین ترجمہ کہا یوسف علیہ السلام نے یہ تحقیقات اس واسطے کی ہے تاکہ جانے خاوند اس کا عزیز کہ میں نے خیانت نہیں کی اس کی جانبانہ اور تحقیق اللہ نہیں مطلب کو پہنچاتا خیانت کرنے والوں کو خبر ہے کہ جس وقت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ میں بے گناہ ہوں خیانت نہیں کی اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام وہاں تھے اور کہا کہ یا یوسف اولاً ہمت اے یوسف علیہ السلام کیا تو نے قصد نہیں کیا تھا حضرت اس بات سے بہت نادوم ہوئے اور آب دیدہ ہو کر کہنے لگے قولہ تعالیٰ وما آبری نفسی ان النفس لا مسارة بلسوء الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم ترجمہ نہیں پاک کہتا میں اپنی جان کو تحقیق جی البتہ حکم کرنے والا ہے ساتھ برائی کے مگر جو رحم کرے پروردگار میرا تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا مہربان رادیوں نے روایت کی ہے کہ مالک ریان نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ چالیس زبان میں بات کی تھی سب جواب اس کا حاضر تھا دیا تھا تب بادشاہ نے عزیز کو کہا کہ اسے میں نے تم سے امین اور گویا صاحب مرتبہ زیادہ پایا قولہ تعالیٰ فلما کلمہ قال انک الیوم لدینا مکین امین ترجمہ پھر باتیں کیں اس نے کہا تحقیق تو آج نزدیک ہمارے مرتبے والا ہے پس اب عزیز کا علاقہ سرکار سے موقوف ہوا اور یوسف علیہ السلام کو اپنے پاس رکھا بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا میں تم کو خدمت وزارت کی دوں گا آپ نے کہا میں وزارت نہیں مانگتا کیونکہ خبر گیری لوگوں کی مجھ سے نہ ہوس کے گی پھر بادشاہ بولا کہ عزیز کا کام تم کو دوں گا وہ بولے نہیں کیونکہ حق عزیز کا مجھ پر بہت ہے وہ اپنے قائم مقام رہے اس کا کام لینا مجھ کو نہایت بدنامی ہے پھر بادشاہ بولا تم کیا چاہتے ہو وہ بولے مجھ کو سارے ملک کے اناج و غلے کا مختار کر دو تو بخوبی کام اس کا انجام مجھ سے ہو سکے گا تب سرکار کا بھی کام آسان ہوگا اور رعایا کا بھی عدل و فلاح ہوگا اس کام سے حضرت کی یہ غرض تھی کہ اس زمانے میں جو بادشاہ رعیت پر ظلم کرتا تو آدھا حصہ غلے کا رعیت سے لیتا اس لیے حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے سارے غلے کی مختاری مانگی تاکہ رعیتوں پر نظر عدل کی کریں تب بادشاہ نے ان کو اس کام پر مقرر کیا اس سے تمام خلق خوش اور راضی ہوئی اور غلہ بہت جمع کیا جب سال تمام ہوا بادشاہ ان کے ٹیک اطوار دیکھ کے خوش ہوا اور رعیت پرورد بھی معلوم کی تب بادشاہ نے اپنا تاج شاہی ان کے سر پر رکھ دیا اور نکواری اپنی کمر سے کھول کر ان کی کمرسے باندھی اور تخت مرصع زر و یاقوت سے جڑا ہوا کہ طول اس کا تین گز اور عرض اس کا دس گز تھا لباس زرق برق بیش قیمت کا ان کو پہنا کے اسی تخت پر بٹھایا اس وقت

چہرہ مبارک ان کا ایسا مانند ماہ شب چہار دہم کو چمکتا رہا جو شخص اس کی طرف نظر رکھتا تو مانند آئینے کے چہرہ اپنا اس میں نظر آتا اور حضرت کے چہرے کی لطافت اور صفائی اس قدر تھی کہ اسے دیکھ کے آفتاب شرمندہ ہوتا تھا اور جملہ ارکان دولت اور اعیان سلطنت بادشاہ کے ان کی خدمت میں حاضر رہتے اور تمام کاروبار مصر کا ان کو سپرد ہوا اور سارے مصر میں ان کا سکہ جاری ہوا اور بعد فوت عزیز کے تمام خزانے اس کے حضرت یوسف علیہ السلام کی ملک میں آگئے اور بادشاہ نے سلطنت سے ہاتھ اٹھایا خانہ نشین ہوا جب بادشاہ نے ان کو مصر کا والی کیا تب حضرت نے تمام اناج و غلہ مصر میں لاکھ لاکھ جمع کیا قصہ وہ سات برس گزرے بعد میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کے خبر دی کہ فلانی شب فلانی گھڑی میں قحط نازل ہوگا حضرت یوسف علیہ السلام یہ سن کر انتظار اسی شب کے رہے جب وقت پہنچا تب سب کو فرمایا کہ اناج و غلہ سب میرے پاس لا کر موجود کرو کیونکہ گرسنگی خلق اللہ پر آ پہنچی ہے جب قحط کی مصیبت نازل ہوئی تب خلائق شہروں کی بادشاہ مصر کے پاس آ کر حاضر ہوئی فریاد کرنے لگی الجوع الجوع یہ خبر حضرت یوسف علیہ السلام کو پہنچی کہ خلائق بھوک سے تکلیف پاتی ہیں اور عاجز ہوئی ہیں تب وہ غلہ جو جمع کیا تھا سوسب بانٹنے لگے تب لوگوں کی کچھ تسلی خاطر ہوئی جان آئی اور جب قحط نازل ہوا زلیخا آہ و زاری کرنے لگی یوسف علیہ السلام کا نام جو شخص زلیخا کے پاس لیتا انعام و اکرام دے کر اس کو رخصت کرتی بہت روپے دیتی جتنی دولت تھی سب ان کی راہ میں لٹادی یہاں تک کہ محتاج فقیرنی ہو گئی اور شب و روز یوسف علیہ السلام کے لیے روتے روتے بڑھیا ضعیفہ ہو گئی اور دونوں آنکھوں کی روشنی جاتی رہی آخر چلنے سے معذور ہو گئی اور ہر روز اس کو لوٹدیاں محاذ میں رکھ کے برسر راہ یوسف علیہ السلام کھڑی رکھتیں تاکہ خاک پا یوسف علیہ السلام کے گھوڑے کی توتیائے چشم اس کی کریں چند رو آتش فراق میں اس طرح جلتے گزرے یوسف علیہ السلام کی حشمت زبدہ بادشاہی کا اس قدر تھا کہ جس وقت حضرت گھوڑے پر سوار ہو کر نکلتے تو چالیس ہزار جوان صلح پوش اور چار ہزار جوان با کمر بند زریں اور ایک ہزار صاحب ہوش مند ہمراہ چلتے خبر ہے کہ ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام سوار ہو کر سیر کرتے ہوئے مرضی الہی سے اسی راہ میں جا پڑے کہ جس جہ پر زلیخا تھی لوٹدیاں نے ان کو دیکھ کر زلیخا کو جا کر خبر دی کہ اے زلیخا یوسف علیہ السلام یہاں آ موجود ہوا ہے مجرد سنتے ہی زلیخا بے تابشا دوڑی آئی یوسف علیہ السلام کو پکارنے لگی اے کریم ابن کریم ابن کریم ذرا ٹھہر جا قصہ اندوہ اس ضعیفہ کا سن جا حضرت نے یہ سنتے ہی وہیں گھوڑے کو کھڑا کیا اور بولے اے زلیخا یہ کیا حال ہے تیرا تیرا کہاں وہ حسن و جمال و خوبی تیری بولی کہ تیرے عشق نے سب برباد کیا حضرت نے فرمایا ہنوز وہی عشق تیرا موجود ہے وہ بولی کہ ہاتھ کا چابک میرے منہ کے پاس لاکے ذرا دیکھ حضرت نے اپنا ہاتھ دراز کیا تب زلیخا نے ایسی

ایک آہ آتشین دل سوزان سے چھوڑی کہ اس سے چابک حضرت کے ہاتھ کا گرم ہو گیا مارے تپش کے حضرت نے چابک اپنے ہاتھ سے زمین پر چھوڑ دیا زلیخا بولی اے یوسف علیہ السلام آج چالیس برس ہوئے یہ شعلہ آتش میرے دل پر جلتا ہے تیرے عشق میں جل گئی ہوں دیکھ ذرا شعلہ آتش میرے دل کا تجھ کو برداشت نہ ہو چاہا چابک زمین پر ڈال میں کیونکر تیرے لیے شب و روز نہ بیچ و تاب کھاتی رہی ہوں یوسف علیہ السلام یہ حال تباہ زلیخا کا دیکھ کر اتر پڑے اور زمین پر بیٹھ کر بولے اے زلیخا تو میرے خدا پر ایمان لا مجرد کہتے ہیں کہ زلیخا دین اسلام سے مشرف ہوئی تب حضرت نے فرمایا اے زلیخا تو مجھ سے کیا مانگتی ہے وہ بولی کہ خدا کی درگاہ میں میرے لیے دعا مانگو کہ وہی جمال و جوانی اور بینائی چشم کی پھر مجھ کو عنایت ہو تو باقی عمر اپنی تیری خدمت میں صرف کروں اور خدا کی عبادت میں مصروف رہوں یہ سن کر حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے سر کو نیچا کر لیا اور تامل میں رہے اسی وقت وحی نازل ہوئی اے یوسف علیہ السلام تو کیا مانگتا ہے مانگ تیری دعا قبول ہے تب یوسف علیہ السلام دو رکعت نماز شکرانے کی ادا کر کے سجدے میں آگئے اور دعا مانگی ہنوز سر سجدے سے نہ اٹھایا تھا زلیخا نے آواز دی کہ اے یوسف علیہ السلام سر اٹھا سجدے سے جو چاہا تو نے حاصل ہوا تب حضرت نے سر سجدے سے اٹھا کے زلیخا کی طرف نگاہ کی دیکھا کہ صورت جوانی اور بینائی چشم کو دونی دوانی خدا نے عنایت کی ہے زلیخا نے جب اپنی صورت کو دیکھا خدا کا شکر کیا بعد میں حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف کچھ خیال نہ کیا چلی گئی حضرت پیچھے سے فرمانے لگے اے زلیخا تم کہاں جاتی ہو مجھے چھوڑ کر وہ بولی کہ جس نے یہ شکل و صورت و بینائی چشم کی مجھ کو بخشی ہے اس کو چھوڑ کر ناحق یوسف علیہ السلام کے پیچھے کیوں اپنے آپ کو برباد کروں چاہیے کہ اسی پر خیال کروں کہتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام نے زلیخا پر بہت خواہش کی مگر وہ بھاگتی رہی غیب سے آواز آئی اے یوسف علیہ السلام صبر کر جلدی مت کر بعد میں زلیخا غم خانہ میں جا بیٹھی اور یوسف علیہ السلام نے خواستگاری میں اس کی لوگوں کو بھیجا وہ قبول نہیں کرتی تھی چالیس دن یونہی گزرے کہتے ہیں کہ اس چالیس دن کے اندر یوسف علیہ السلام نے اتنا درد زلیخا کے لیے کھینچا کہ زلیخا نے چالیس برس میں بھی ایسا نہ اٹھایا ملک ریان نے زلیخا کے پاس پیغام بھیجا اور لوگ اس کو جا کے وعظ و نصیحت کرتے بعد میں اس سے نکاح قبول کیا جیسا کہ شب زفاف کو سلاطین اور ملوک کا رسم شرعی ہوتا ہے ویسا ہی زفاف کتھائی ہوئی اور زلیخا کو دوشیزہ پایا یعنی باکرہ پایا اور بعد مدت کے حضرت نے زلیخا سے حال گزشتہ پوچھا وہ بولی عزیز مرد ضعیف تھا اور میں اس وقت جوان تھی جو کام کہ زن و شوہر میں ہوتا ہے سو میرے اور عزیز کے بیچ نہ تھا اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کے لیے زلیخا کو رکھا تھا اس لیے شیطان آ کے اللہ کے حکم سے عزیز اور زلیخا کے بیچ سو رہتا عزیز کو ایسا

معلوم ہوتا تھا کہ وہ زلیخا ہے اور کچھ نہیں کر سکتا پس یوسف علیہ السلام اور زلیخا دونوں نے مل کر گھر کیا ان سے دو لڑکے پیدا ہوئے ملک ریان جب بوڑھا ہوا تمام کاروبار شاہی کا یوسف علیہ السلام کو دے کر گوشہ اختیار کیا یوسف علیہ السلام خلق اللہ کی پرورش کرنے لگے بقدر حاجتوں کے غلہ رعیتوں کے پاس بیچتے اور صدقہ فقرا اور محتاجوں کو دیتے بعد مدت کے قحط سالی آئی یہاں تک کہ ایک من غلہ کا نرخ دو دینا اور تمام نواح و اطراف سے مصر کی خلق اللہ آ کے جمع ہوئی تب اہل مصر مجتمع ہو کے کہنے لگے کہ غلہ سب محیروں کے پاس نہ بیچنا چاہیے کہ ہم بھوکے مریں گے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام خلق اللہ کا اس میں حق ہے نہ دیں گے تو لوگ محتارج رہیں گے ان کو دنیا لازم ہے محروم رکھنا گناہ ہے ان کے پاس اگر نہ بیچوں گا تو تمام گاتو تمام بھوکے مر جائیں گے تب بقدر حاجت کے بیچتے یہاں تک کہ سارے ملک میں کسی کے ہاتھ میں پیسہ دینا رو درم نہ رہا یوسف علیہ السلام کے خزانے میں تمام داخل جب دوسرا سال آیا تمام مویشی لوگوں کے بعوض غلے کے حضرت کے پاس بک گئے اور تیسرے سال میں تمام لوٹتی بعوض غلے کے یوسف علیہ السلام کو لا کے حوالے کیں اور چوتھے سال میں کپڑے اس باب جو کچھ تھا سب حضرت کے پاس بیچ کھایا اور پانچویں سال میں جو عقار زمین تھی بیچ ڈالی اور چھٹے سال میں لوگوں نے اپنے بیٹا بیٹی کو بعض غلے کے حضرت کو بہہ کیا اور ساتویں سال میں لوگوں نے اپنی ذات کو حضرت کے پاس اجرت میں دیا کوئی آدمی ایک ملک میں باقی نہ رہا کہ تمام نوکر چا کر خدمت گار لوٹتی باندی حضرت کے ہونہ گئے خلاق تمام تعجب میں رہی کہ کبھی ایسا بڑا بادشاہ ہم نے نہ دیکھا اور نہ سنا یوسف علیہ السلام نے جب خلق اللہ کو غریب و ناچار دیکھا تب ریان بن ولید سے کہا شکر نعمت کا اس کی ادا نہ ہو سکے گا ریان بن ولید نے کہا کہ حق ہے جو آپ فرماتے ہیں حضور کی مرضی مبارک میں آئے وہی کام خلق اللہ کے حق میں کریں تب حضرت نے فرمایا میں نے اہل مصر کو خدا کی راہ پر آزاد کیا اور تمام مال و اسباب جس کا تھا اس کو دے ڈالا خبر ہے کہ یوسف علیہ السلام زمانہ قحط میں ہرگز کھانا سیر ہو کے نہیں کھاتے خلق اللہ کی موافقت کرتے لوگوں نے کہا کہ آپ کیوں نہیں آسودہ ہو کر کھاتے بھوکے کیوں رہتے ہیں کہ آپ کا ملک مصر میں انبار و خزانہ اتنا ہے حضرت نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں سیر ہو کر کھاؤں تو بھوکے پیاسے کو بھول جاؤں یہ کام سرداروں کا نہیں ہے آئندہ خدا کو کیا جواب دوں گا جب ساتواں سال تمام ہوا چالیس دن باقی رہے اور کچھ اناج و غلہ مصر میں باقی نہ رہا لوگ مارے بھوک کے یوسف علیہ السلام کے پاس آ کے ہتھی ہوئے حضرت لوگوں کے حال کو دیکھ کر متردد ہوئے آدمی رات کو اٹھ کر خدا کی درگاہ میں تضرع و زاری کی اے رب العالمین تیرے بندے مارے بھوک کے مر جاتے ہیں اگر تو رحم نہ کرے گا تو ہر آئینہ ہلاک ہو جائیں گے تب خدا کا رحم ہوا آواز آئی اے یوسف علیہ السلام

تو میرا پیارا ہے غم مت کر کہ تیری صورت کو لوگوں کی غذا کروں گا تیری صورت و جمال دیکھ کر لوگ آسودہ ہوں گے پس حکم الہی یوسف علیہ السلام میدان میں جا کے لوگوں کو بلا کے اپنے چہرہ مبارک سے برقع اٹھا کے سب کو دکھانے لگے حضرت کے چہرہ مبارک کو دیکھتے ہی اللہ کے فضل و کرم سے لوگوں کی بھوک پیاس جاتی رہی اور کھانے کی حاجت نہ ہوئی چالیس دن کا قحط اسی طرح سے کٹ گیا بعد میں آٹھویں سال میں اللہ کے فضل سے کھیتی بہت ہوئی اناج بے شمار پیدا ہوا خلائق نے قحط کی بلا سے نجات پائی اور روایت ہے کہ ایک لڑکا اندھا مادر زاد اس کو حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس لائے تاکہ دعا کریں کہ اس کی آنکھیں اچھی ہو جائیں تب حضرت نے اپنا برقع چہرہ مبارک سے اٹھا کے نور روشن اپنا دکھا دیا تو خدا کے فضل و کرم سے اس کی آنکھیں اچھی ہو گئیں اور راویوں نے یوں روایت کی ہے کہ ملک مصر اور شام میں جب قحط پھیل گیا کسی ملک میں اناج و غلہ باقی نہ رہا سوائے یوسف علیہ السلام کے انبار میں تب تمام مخلوق اطرافوں کے غلے کے لیے مصر میں جاتی تھی اور غلہ لے آتی تھی حضرت یعقوب علیہ السلام بھی اسی قحط سالی میں گرفتار تھے تب اپنے بیٹوں کے کہا کہ تم بھی مصر میں جا کے عزیز مصر سے اناج و غلہ جو پاؤ خرید کر کے لے آؤ تب حضرت کے کہنے پر وہ بھائی گئے اور بنیامین کو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے خاطر جمع کئے لیے رکھا ان کے پاس جو کچھ مال و متاع پشمینہ تھا شتر پر لاد کے مصر کو چلے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا و جاء اخوة يوسف قد خلو عليه فعر فهم و هم له منكرون ترجمہ اور آئے بھائی یوسف علیہ السلام کے پھر داخل ہوئے اس کے پاس تو اس نے پہچانا ان کو اور انھوں نے نہیں پہچانا حضرت یوسف علیہ السلام جب مصر کے مختار ہوئے خواب کے موافق سات برس تک خوب آبادی کی اور ملکوں کا اناج بھرتے اور جمع کرتے گئے پھر سات برس قحط میں ایک بھاؤ میانہ باندھ کر بکویا اپنے پردیسوں کو ایک اونٹ کے بوجھ سے زیادہ نہ دیتے اس میں تمام خلائق قحط سے بچی اور خزانہ بادشاہ کا بھر گیا ہر طرف خبر تھی کہ مصر میں اناج سستا ہے یہ سن کر ان کے بھائی سب آئے خریدنے کو جب مصر کے نزدیک پہنچے خبر ان کی حضرت یوسف علیہ السلام کو پہنچی کہ ایک قافلہ کنعان سے اناج خریدنے کو آیا ہے حضرت نے فرمایا انھوں کو میرے پاس لاؤ جب بھائی یوسف علیہ السلام کے پاس آئے حضرت نے اپنے بھائیوں کو پہچانا بعضوں نے کہا ہے کہ جب بھائی سب ان کے پاس گئے انھوں نے پردے سے پہچانا اور بھائیوں نے نہیں پہچانا اور بعضوں نے روایت کی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہی ٹوپی سر کر رکھ کے اور لباس شاہانہ پہن کر اور طوق زریں گردن میں ڈال کر تخت پر بیٹھے تھے اس لیے ان کو بھائیوں نے نہیں پہچانا اور محققین نے کہا ہے کہ انھوں نے یوسف علیہ السلام پر ظلم کیا تھا اور ظالموں کے دل سیاہ ہوتے ہیں اس لیے حضرت کو نہ پہچانا جب یوسف علیہ السلام نے ان کی طرف

دیکھا زبان عبری میں بات چیت کرنے لگے جب حضرت نے پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کیا کام کرتے ہو تمہاری شکل سے مجھ کو نہایت پیار معلوم ہوتا ہے وہ بولے ہم کنعان سے آتے ہیں پیشہ ہمارا شہابی ہے چونکہ ہماری ولایت میں قحط ہوا اس لیے اناج خریدنے کو ہم یہاں آئے ہیں یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ تم جاسوس ہو شہر میں میں جاسوسی کو آئے ہو یہاں کا حال دریافت کر کے میرے دشمنوں کو خبر دو گے وہ بولے ہم دس بھائی ایک باپ سے ہیں ہمارا یہ کام نہیں باپ ہمارے پیغمبر ہیں نام انکا یعقوب علیہ السلام ہے پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا تم سب کے سب بھائی ہو وہ بولے ہم بارہ بھائی تھے ایک باپ سے اور ایک ہم سے چھوٹا تھا ایک دن ہمارے ساتھ بکریاں چرانے کو میدان میں گیا تھا ہم سے جدا ہو کے ایک کنارے پر صحرا کے جا کے بکری چرانے لگا ہم سب اس سے غافل رہے بھیڑیا اسے کھا گیا اور اس کا ایک سگا بھائی ہے ایک لطن سے اس کو باپ نے اپنے پاس رکھا ہے واسطے تشفی خاطر کے کیونکہ اکیلا ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تمہاری اس بات کی کیا سند ہے جو تم کہتے ہو گواہ کون ہے وہ بولے اے عزیز اس شہر میں ہم بعید الوطن مسافر ہیں کوئی ہم کو نہیں پہچانتا اس کا ثبوت کیونکر دیں گے حضرت نے کہا اگر تمہارے گواہ نہیں ہیں تو جو بھائی تمہارے باپ کے پاس ہے اسے لے آؤ تو ہم جانیں گے کہ تم سب سچے ہو بولے اسے باپ نہیں چھوڑیں گے نظر سے اپنی بہت اچھا ہم باپ کو بولیں گے کوشش کریں گے تو لائیں گے حضرت نے کہا کہ تم سب جاؤ ایک بھائی تمہارا یہاں قید رہے تم اسے جا کے لاؤ تب سب نے آپس میں رد و بدل کی کہ یہاں کون رہے گا تب سب کے نام سے قرعہ ڈالا شمعون کے نام قرعہ نکلا وہ یہاں یوسف علیہ السلام کے پاس قید رہا تب یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اناج ایک ایک شتر کا بوجھ دتے کے رخصت کر دو اور قیمت اناج کی ان کو پھر دو تب ملازمان بادشاہ نے ایسا ہی پس ان کو حضرت نے فرمایا اگر تم اپنے چھوٹے بھائی کو اب کی دفعہ لاؤ گے تو اور بھی اناج تم کو ایک ایک شتر کا بوجھ زیادہ دوں گا خبر ہے جو مال کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی لائے تھے اناج خریدنے کو سو مال حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو پھر دیا اس واسطے کہ معلوم تھا ان کو کہ باپ کے پاس سوائے اتنے مال کے اور کچھ نہیں تاکہ انھوں کو دو پارہ بھیجے اور ایک روایت ہے کہ وہ مال بھائیوں کو اس لیے پھر دیا تھا تاکہ معلوم کریں کہ میرا مال پھر دینا یہ کام کسی کا نہیں مگر یوسف علیہ السلام کا کام ہے پس شمعون کا مقید رہنا کچھ مضائقہ نہیں یہ سمجھ کو پھر بیٹوں کو بھیجیں خبر ہے کہ یوسف علیہ السلام نے جب اپنے بھائیوں کو دیکھا دل میں چاہا کہ ان کو سزا دیں اسی وقت جناب باری سے آواز آئی کہ اے یوسف علیہ السلام اگر بھائیوں سے تو اپنی مکافات لے گا تو ان میں اور تجھ میں کیا فرق رہے گا غصہ کرنا موجب حسنت کا ہے تو اپنے آپ کو ان سے چھپا مت پہچان دے

تاکہ تجھ سے شرمندہ ہو کے اپنی حاجت سے محروم نہ ہو جائیں اور بزرگوں کو نہ چاہیے کہ محتاجوں کو اپنے در سے محروم رکھیں پس جانے دے تیرے در پر محتاج آئے ہیں خوش کر کے رخصت کرتے یوسف علیہ السلام نے بموجب خطاب الہی کے اپنے بھائیوں سے کچھ مواخذہ نہ کیا اور اپنے پاس بلا کر ان سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو اور کہاں کے رہنے والے ہو بولے ہم کنعان سے آئیں پیغمبر یعقوب علیہ السلام کے بیٹے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا تمہارے باپ بقید حیات ہیں بولے ہیں پوچھا کیا شغل میں ہیں بولے سوائے عبادت اور کچھ کام نہیں کرتے ان کو اللہ نے پیغمبری دی ہے کنعان کی بہت ضعیف اور آنکھوں سے معذور ہیں حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا کیوں ایسا ہوا ہے وہ بولے ایک بیٹا ان کا تھا اسے خوب چاہتے تھے نام اس کا یوسف علیہ السلام تھا نہایت حسین ایک لحظہ نظروں سے اپنی جدا نہ کرتے تھے اللہ کی مرضی ہوئی اس کو بھیڑیا کھا گیا اس لیے اتنا روئے کہ آنکھیں ان کی جاتی رہیں یوسف علیہ السلام نے کہا تم اتنے بڑے بیٹے رہتے ہوئے کیوں ایک کے لیے ایسا حال ہوا وہ بولے ایک اور بھی سگا بھائی اس کا بنیا میں اور چھ بہنیں موجود ہیں لیکن یوسف سب سے خوبصورت تھے ان کے لیے شب و روز روتے روتے آنکھیں اپنی کھودیں ایک مکان شہر کے باہر بنا کر نام اس کا بیت الاخراں رکھا ہے اس میں عبادت کرتے اور رات دن روتے ہیں ان کے مارے ہماری خوشی ناخوشی ہوئی پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا شاید تم سے وہ ہنر میں زیادہ تھا وہ بولے حسن میں زیادہ تھا دانائی اور عقل مندی میں بھی سب سے تیز تھا غرض صفتیں اس کی بیان سے باہر ہیں بہسن کر حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے دل میں سوچا کہ انہوں نے اس وقت معاف کرنا چاہیے اگرچہ انہوں نے مجھ کو ستایا اور ظلم کیا ہے مگر جو یہ کہتے ہیں سچ کہتے ہیں اپنے خدمت گار اور غلاموں کو کہہ دیا کہ یہ بے چارے مسافر بعید الوطن غریب اس ملک میں کبھی نہیں آئے ان کو میرے پاس لا کے جگہ دو اور اچھی طرح سے کھانا لطیف پاکیزہ کھلایا کرو جب تک اس شہر میں رہیں اور پوشاک اچھی اچھی نفیس پہننے کو دو اور دوسرے دن حضرت نے انہوں کو بلوا کے پوچھا تم اس شہر میں کیوں آئے انہوں نے کہا کہ ہمارے شہر میں قحط ہوا ہے ہم نے سنا ہے کہ مصر میں آپ کی سرار میں اتنا سستا بکتا ہے ہم خریدنے کو آئے ہیں حضرت نے فرمایا کیا مال لائے ہو اتنا لینے کو لا حاضر کرو تب لائے قیمت منقسم ہوئی قسم پشینہ وغیرہ قیمت اس کی دو سو دینار کی ٹھہری مگر وہ مال قابل لینے کے نہ تھا کہ اسے خرید کریں یوسف علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اگرچہ مال تمہارا لائق ہمارے لینے کے نہیں ہے پھر بھی ہم نے تم کو اس کے عوض اتنا دیا چنانچہ اس آیت سے ثابت ہے قولہ تعالیٰ فلما دخلو علیہ قالو یا ایہا العزیز مسنا او اهلنا الضر و جئنا ببضاعتہ مزجاة فاوف لنا الکیل و تصدق علینا ان اللہ یجزی

المتصدقین ترجمہ پھر جب داخل ہوئے اس کے پاس بولے اے عزیز پڑی ہے ہم پر اور ہمارے گھر پر سختی اور لائے ہیں ہم پونجی ناقص سو پوری دے ہم کو بھرتی یعنی میان اور خیرات کہ ہم اللہ تعالیٰ بدلا دیتا ہے خیرات کرنے والوں کو پس یوسف علیہ السلام نے کئی دن بھائیوں کو کھلا پلا کے ایک ایک شتر کا بوجھ اتانج دے کر رخصت کیا اور فرمایا اگر چہ مال تمہارا دوسو دینار کے قابل نہ تھا تو بھی میں نے تم کو گیہوں دیا اب کی دفعہ جو آؤ گے تو اپنے چھوٹے بھائی کو لے آئیو تو اور بھی ہم ایک ایک شتر کا بوجھ دے کر تم کو خوش کریں گے اور اہل مصر سے کسی نے اس قدر گیہوں نہیں دیا سوائے تمہارے بمصدق اس آیت کہ قوله تعالیٰ ولما جہزہم بسجھازہم قال اتونی باخ لکم من ابیکم لا ترون انی اوف الکیک وانا خیر المتزلین فان الم تاتونی بہ فلا کیک لکم عندی ولا تقریون ترجمہ اور جب تیار کر دیا ان کو ان کا اسباب کہا لے آئیو میرے پاس ایک بھائی جاؤ تمہارا ہے باپ کی طرف سے کیا نہیں دیکھتے ہو تم کہ میں پورا مپان دیتا ہوں اور میں بہتر اتارنے والا ہوں سب اس محضرت یوسف علیہ السلام کا چھوٹا سا بھائی تھا اس کو بلوایا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا اگر تم نہ لاؤ گے میرے پاس تو مپان نہیں تم کو میرے نزدیک اور میرے پاس نہ آئیو یہی بول کر حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو رخصت کیا اور وہ بولے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قالوا سزاود عنہ اباہ وانا لفاعلون ترجمہ کہا انہوں نے ہم خواہش کریں گے اس کی باپ سے اور البتہ ہم کو کرنا ہے پس یوسف علیہ السلام نے اپنے ملازموں کو یہ کہہ دیا کہ ان کی پونجی جو دوسو دینار کی قیمت ہے ان کے بوجھوں میں لے جا کر رکھ دو تب یہودا کے اونٹ بوجھ میں چھپا کر رکھ دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وقال لفتیانہ اجعلو بضاعتہم فی رحالہم لعلم یعرفونہا اذنقلبو الی اہلہم لعہلم یرجعون ترجمہ اور کہ دیا خدمت گاروں کو اپنے رکھو اور ان کی پونجی ان کے بوجھوں میں شاید اس کو پہچانیں تب پھر کر جائیں اپنے گھر شاید وہ پھر آئیں یعنی جو قیمت دے لائے تھے سو چھپا کر ان کے اونٹوں کے بوجھوں میں ڈال دی احسان کر کر مروی ہے کہ یوسف علیہ السلام نے جب بھائیوں پر بہت مہربانی کی دینے لینے سے تب یہودا کو کمال یقین ہوا کہ یہ یوسف علیہ السلام ہے کیونکہ ہم کو کھلانا پلانا اور اتنی خاطر کرنا اور باپ کا احوال پوچھنا سوائے یوسف علیہ السلام کے یہ اور کوئی نہیں ہے اور بول چال آواز بھی اس کی طرح ہے اور اگر یوسف علیہ السلام نہ ہو تو اغلب کوئی ہمارے خاندان میں سے ہے یا اہل بیت سے ہوگا ان کے بھائیوں نے کہا اگر یوسف ہے تو مملکت اس کو یہاں کی کس طرح سے ملی ہے اور یہ مرتبہ اور یہ دولت و لشکر کہاں سے پایا کیا یوسف علیہ السلام اب تک جیتا ہے مر گیا ہوگا یوسف علیہ السلام ہوتا تو ہمارے ساتھ یہ سلوک کیوں کرتا بلکہ وہ ہم سے اپنی مکافات لیتا یہودا بولا اگر نہ ہوتا تو

بنیامین کو کیوں طلب کرتا البتہ میں جو کہتا ہوں یہی سچ ہے یوسف علیہ السلام ہی ہے اس کے بھائیوں نے یہ غور کیا یوسف علیہ السلام سے رخصت ہو کر مصر سے نکل گئے اور کنعان میں جا پہنچے یعقوب علیہ السلام اور کنعانی سب خوش ہوئے حضرت یعقوب نے فرمایا اے بیٹو احوال مصر کا اور حقیقت سفر کی جو تم پر بتی ہے سو بیان کرو تب انہوں نے احوال راہ کا اور مہربانی اور ضیافت کرنی عزیز کی یعنی یوسف علیہ السلام کی ساری بیان کی پھر پوچھا کہ کہو تو یوسف علیہ السلام کی خبر کہیں ملی ہے انہوں نے کہا تعجب ہے اے باپ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کب سے کھا گیا بہت دن گزرے ہیں اب کس سے پوچھیں یہ کہاں کی بات ہے آپ جو فرماتے ہیں اور بولے اے باپ عزیز مصر بنیامین کو دیکھنا چاہتا ہے اس کو لے جانے سے وہاں اور ایک شتر کا بوجھ گیہوں ہم کو زیادہ دیں گے اور خوش کریں گے اگر اس کو نہ لے جائیں گے تو کچھ نہیں ملے گا اس بات کو سن کر یعقوب علیہ السلام نے اپنے دل میں سوچا کہ وہاں میرا یوسف علیہ السلام نے اگر وہ نہ ہوتا بنیامین کو کیوں دیکھنا چاہتا بنیامین سے اس کو کیا مطلب ہے وہ بولے ہماری شکلیں دیکھ کر خوش ہو کر بنیامین کو دیکھنے کا شوق ہوا ہے کیونکہ وہ ہم سے چھوٹے ہیں بمصداق اس آیت کہ قوله تعالیٰ فلما رجعوا الیٰ ابیہم قالو یا ابا نانا منع منا الکیل فارسل معنا اخانا نکتل وانا لہ لحاظون قال هل امنکم علیہ الا کما امنکم علیٰ اخیه من قبل فاللہ خیر حافظاً وھو ارحم الراحمین ترجمہ پس جب پھر آئے طرف باپ اپنے کے کہا انہوں نے اے باپ ہمارے منع کیا گیا ہے ہم سے مپان پس بھیج ساتھ ہمارے بھائی کو ہمارے مپان کر لائیں ہم اور ہم واسطے اس کے البتہ تمہاں میں کہا یعقوب علیہ السلام نے میں کیا اعتبار کروں تمہارا اس پر مگر وہی جیسا اعتبار کیا تھا اس کے بھائی پر پہلے اس کے سوا اللہ تعالیٰ بہتر تمہاں ہے اور سب مہربانوں سے بہت بڑا مہربان ہے جب باپ کے پاس آئے اسباب اپنا کھولا پایا اپنا مال قوله تعالیٰ ولما فتحو امتاعہم وجد و بضاعتہم ردت الیہم قالو یا ابا نانا مالینا ہذہ بضاعتنا ردت الینا و نصیر اھلنا و تحفظ اکانا و نزداد کیل بعیر ط ذلک کیل یسرة قال لن ارسلہ معکم حقی توتون موثقاً من اللہ لتاتنی بہ الا ان یحاط بکم ترجمہ اور جب کھولا انہوں نے اسباب اپنا پائی پونجی اپنی پھیری گئی طرف انہوں کے کہا انہوں نے اے باپ ہمارے کیا چاہیں ہم یہ ہے پونجی ہماری پھیری گئی طرف ہمارے اور اناج لائیں گے واسطے لوگوں کے اور اپنے محافظت کریں گے ہم بھائی اپنے کی اور زیادہ لائیں گے ہم مپان ایک اونٹ کے یہ مپان ہے آسان یعقوب علیہ السلام نے کہا ہرگز نہ بھیجوں گا مگر اس کو مگر گھیرے جاؤ تم سارے ساتھ تمہارے یہاں تک کہ دو تم میرے تین قول اللہ کا البتہ لے آؤ گے تم میرے پاس پس جب دیا انہوں نے ان کو عہد اپنا کہا اہل پر اور اس چیز کے کہ

کہتے ہیں کہ ہم وہ کارساز ہے جب عہد کیا سب نے اور قسم کھائی یعقوب علیہ السلام نے فرمایا خدا حافظ تم پر اور شاہد ہے تمہارے قول پر اور خبر ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے جب پونجی اپنی پھر پائی بوجھوں میں شتر کے جو مال بھیجا تھا اناج کے لیے مصر میں پس حضرت کا کمال یقین ہوا کہ یوسف علیہ السلام ہے مصر میں اگر یہ معلوم نہ ہوتا تو بنیامین کو مصر میں بیٹوں کے ساتھ کیوں بھیجتے پس جو اناج مصر سے آیا تھا آدھا اس کا اپنے خویش اقرباؤں کو دیا اور آدھا ملک شام میں بھیجا بعد میں بنیامین کو بیٹوں کے ہمراہ کر دیا اور انہوں نے وصیت کی کہ تمام ایک بارگی ایک ہی دروازے سے مصر کے مت رہنا سب متفرق ہو کے رہنا مبادا کسی کے چشمہ بدتم پر پڑے اور جو پونجی کہ وہاں سے شتر کے بوجھ میں پھر آئی ہے یہ تم لے جا کے دی جو شاید یہ متاع بھول کر بوجھوں میں ہو یہ صاحب اناج کی ہے تمہیں رکھنا حلال نہیں ہے یہ وصیت کی اور کہا کہ تم کو خدا پر سوچنا تو کلت علی اللہ کہہ کر رونے لگے کہ جب آئے غرض یہ سب بعد میں چند روز کے مصر میں جا پہنچے اور خبر یوسف علیہ السلام کو پہنچی کہ گیارہ آدمی کنعان سے آئے ہیں یہ سن کر یوسف علیہ السلام خوش ہوئے معلوم کیا گیا کہ گیارہ آدمی بنیامین کو لے کے آئے ہیں اور سب بھائی بموجب وصیت باپ کے جدا جدا متفرق ہو کے دروازوں سے مصر کے اندر داخل ہوئے جیسا کہ حضرت نے کہا تھا قوله تعالیٰ وقال یابنی لا تدخلو من باب واحد وادخلو من ابواب متفرقة وما اغنی عنکم من الہ من شی ان الحکم الا للہ علیہ تو کلت و علیہ فلیتو کل التو کلون ترجمہ اور یعقوب علیہ السلام نے کہا اے بیٹو نہ داخل ہو جو ایک دروازے سے اور داخل ہو یو کئی دروازوں سے جدا جدا اور میں نہیں بچا سکتا تم کو اللہ کی کسی چیز سے حکم کسی چیز کا نہیں سوائے اللہ کے اسی پر مجھ کو بھروسا ہے اور اسی پر بھروسا چاہیے بھروسا کرنے والوں کو فائدہ یہ ٹوک کا بچاؤ بتایا پھر بھروسا کیا اللہ پر ٹوک لگتی غلط نہیں اور اس کا بچاؤ کرنا رہا ہے قوله تعالیٰ ولما دخلو علی یوسف اوی الیہ اخاہ قالانی انا اخول فلا تبس بما کانو یعملون ترجمہ اور جب داخل ہوئے یوسف علیہ السلام کے پاس اپنے پاس رکھا اپنے بھائی کو کہا میں ہوں بھائی تیرا سو تو غمگین نہ رہ ان کاموں سے جو کرتے رہے ہیں سب بھائی شہر میں جا کے ایک جگہ اترے بعد میں چوہداروں نے انہوں کی اسی راہ کے لباس کے ساتھ یوسف علیہ السلام کے پاس لے گئے سب جھک کے آداب بجالائے اور ایک دستار جو یعقوب علیہ السلام کو اپنے دادا ابراہیم خلیل اللہ کی میراث سے پہنچی تھی سو انہوں نے باپ کے کہنے سے یوسف علیہ السلام کو لے جا کے ہدیہ دیا اور جو پونجی شتر کے بوجھ میں یوسف علیہ السلام نے چھپا کے بھائیوں کے ساتھ پھر دی تھی سو بھی لا کے سامنے پیش کی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ کی دستار دیکھ کے خوش ہوئے کہ جس کو یہ دستار پہنچی وہ پیغمبر ہوا اور معلوم کیا کہ جو پونجی اپنے بھائیوں کو پھر دی تھی کہ تم لے

جا کے اسے نقطہ کی جیونج کھائیو پھر اس کو باپ نے بھیج دیا ہے بعدہ حضرت نے خانسا مان خدمت گاروں کو کہہ دیا کہ خاصہ تیار کرو دسترخوان لگاؤ تب کھانا نفیس لذیذ اقسام اقسام طرح طرح کی نعمتیں دسترخوان پر چن دیا پس حضرت نے فرمایا جو جو بھائی تم ایک لطن سے ہو سو ایک جگہ کھانہ بیٹھ کے کھاؤ تب سب بھائی ایک جگہ بیٹھے اور بنیامین اکیلا بیٹھ کر رونے لگا یوسف علیہ السلام نے فرمایا تم کیوں روتے ہو کیا سبب ہے اس نے کہا میرا ایک بھائی سگا تھا نام اس کا یوسف علیہ السلام کہتے ہیں کہ اس کو بھیڑیا کھا گیا وہ اگر رہتا تو میرے ساتھ اس وقت بیٹھتا تب یوسف علیہ السلام نے ان کے بھائیوں سے کہا بنیامین کو اجازت دو تو میرے ساتھ کھانے کو بیٹھے انھوں نے کہا اگر آپ یوں نوازش فرماتے ہیں تو ہماری سرفرازی ہے تب حضرت یوسف علیہ السلام نے لوگوں کے سامنے بہانہ کر کے کھانا نہ کھایا بنیامین کو لے کے خلوت سرا میں گئے اور نقاب اپنے چہرہ مبارک سے کھول کر دکھایا بنیامین حضرت کی شکل و صورت دیکھ کر بے ہوش ہو گیا تب حضرت گلاب اس کے چہرے پر چھڑک کر ہوش میں لائے حضرت نے فرمایا تم کو کیا ہوا شاید مرگی کی بیماری ہے بہت غم خواری اور دلاسا دینے لگے اس نے کہا میں پیغمبر زادہ ہوں ہم کو مرگی کی بیماری نہیں ہوتی ہے آپ کو دیکھ کر بے ہوش ہو گیا تھا آپ مثل میرے بھائی یوسف جو گم ہوئے کہ میں حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا سچ ہے کہ میں وہی تمہارا بھائی گم ہوا یوسف علیہ السلام ہوں کچھ اندیشہ نہ کرو خاطر جمع رکھو یہ بات سنتے ہی پھر بے ہوش ہو گیا بعد ایک ساعت کے اٹھ بیٹھا ہوش میں آیا تب یوسف علیہ السلام باپ کا حال پوچھنے لگے کہ باپ ہمارے کیا کرتے ہیں اور کس حال میں رہتے ہیں وہ بولا تمہارے فراق سے بیت الاحزان میں بیٹھے عبادت کرتے ہیں اور تمہارے لیے شب و روز روتے روتے دونوں آنکھیں جاتی رہی ہیں ان کی زندگی تلخ ہے یوسف علیہ السلام اس بات کو سن کر بہت رونے لگے اور کہا کہ تم کھانا کھاؤ میں اپنی مصیبت کا قصہ جو جو بھائیوں نے مجھ پر ظلم کیا تھا سو بیان کرنا ہوں سنو باپ کے سامنے سے مجھے لے جا کے چاہ میں ڈالا بعد میں بیچا بہت تکلیف پائی اور مصیبت اٹھائی میں نے پس اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بغوض اس مصیبت کے یہاں تک پہنچایا ہے یہ سلطنت دی اب میری اس بات کو امانت رکھ اور کسی سے نہ کہہ اور بھائی سب اس بات کو ہرگز نہ سننے نہ پائیں میں کسی حلیہ سے تم کو اپنے پاس رکھوں گا اچھی طرح سے میرے پاس آرام سے رہو گے پس بنیامین وہاں سے کھا کے باہر نکل آیا یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو تین دن کھلا پلا کے نوازش کر کے ہر ایک کو ایک ایک شتر کا بوجھ اناج دے کے رخصت کیا اور ایک حلیہ سازی کر کے چپکے سے ایک پیالہ چاندی کا اپنے پانی پینے کا جو ہر سے جڑا ہوا تھا ایک کیانی غلام کو کہہ دیا اس پیش قیمت پیالہ کو بنیامین کے شتر کے بوجھ میں چھپا کے رکھ آؤ اس نے ویسا ہی کیا اور وہ سب ایک منزل کی راہ تک نکل گئے تھے

بعد میں یوسف علیہ السلام نے چند سواروں کو اپنے ان کے پیچھے سے بھیجا کہ وہ پیالہ پانی پینے کا معہ انھوں کے لائیں تب سواروں نے ان کے پیچھے سے جا کے پکارا ایسے قافلے والو مقرر تم چور ہو کہاں جاتے ہو کھڑے رہو جیسا کہ قولہ تعالیٰ فلما جهزهم بجهازهم جعل السقايه في رحل اخيه ثم اذن مؤذن ايتها العيسر انكم لسارقون قالوا اقبلو عليهم ماذا تفقدون قالوا نفقد صواء الملك ولمن جاء به حمل بعير وانا به زعيم قالوا تالله لقد علمتم ما جئنا لنفسد في الارض وما كنا سارقين قالوا فما جزاؤه ان كنتم كاذبين قالوا جزاؤه من وجد في رحله فهو جزاؤه كذلك نجزي الظالمين ترجمہ پھر جب تیار کر دیا ان کو اس باب ان کا اور دکھ دیا پانی پینے کا پیالہ بوجھ میں اپنے بھائی کو پھر پکارا پکارنے والے نے اے قافلے والو مقرر چور ہو کے کہنے لگے منہ کر کر ان کی طرف تم کیا نہیں پاتے بولے ہم نہیں پاتے ہیں بادشاہ کا ماپ یعنی پیالہ اور جو کوئی وہ پیالے لائے گا اس کو ملے گا ایک بوجھ اونٹ کا اور میں ہوں ضامن اس کا بولے قسم ہے اللہ کی تم کو معلوم ہے ہم شرارت کرنے کو نہیں آئے تھے اس ملک میں اور نہ ہم کبھی چور تھے ان لوگوں نے کہا پھر کیا سزا ہے اس کی اگر تم جھوٹے ہو کہنے لگے اس کی سزا یہ ہے جس کے بوجھ میں پاؤ وہی جائے اس کے بدلے میں ہم یہی سزا دیتے ہیں گنہگاروں کو خلاصہ یہ ہے کہ ایک پیالہ تھا بادشاہ کے پانی پینے کا اس کی پیاس بھر مپا ہوا یا اناج مانپنے کا اور گھوڑے اس میں پانی پیتے حضرت یوسف علیہ السلام نے انھوں کو چور کہوایا جھوٹ نہیں انھوں نے بھی حضرت یوسف علیہ السلام کو باپ کے سامنے لے جا کر چوری سے بیچ ڈالا تھا یعقوب علیہ السلام کے دین میں یہ حکم تھا کہ جو کوئی چوری کرتا وہ مال والے کا غلام ہو رہتا ایک برس تک اور ان کے بھائیوں نے کہا تھا کہ تم جسے چوری میں پاؤ گے اسے غلام بناؤ تب اس پے پکڑے گئے نہیں تو اس بادشاہ کا یہ حکم نہ تھا تب ڈھونڈھنے لگے سب بوجھوں میں آخر بنیامین کے شتر پر شلیختے میں وہ پیالہ نکلا جیسا کہ قولہ تعالیٰ فبدانا او عيتهم قبل وعاء اخيه ثم اسختر جها من دعاء اخيه ترجمہ پھر شروع کیں اس نے ان کی خرابیاں دیکھنی پہلے اپنے بھائی کی خرابی سے آخر کو وہ باسن نکلا خرابی اپنے بھائی کی تب سب کو یوسف علیہ السلام کے پاس حاضر کیا بھائیوں میں طاقت بہت تھی اگر وہ چاہتے تو بنیامین کے سبب نہ پکڑے جاتے چونکہ برتن ان کے بوجھ سے نکلا اور ان سے کچھ نہ ہوسکا آپ سے شرمندہ ہو کر سب بھائی یوسف علیہ السلام کے پاس آ حاضر ہوئے اور آپس میں مشورت کرنے لگے کہ عزیز کہ یہ بات کہا چاہیے کہ بنیامین کے بدلے میں ہمارے ایک بھائی کو رکھے تو بنیامین کو باپ کے پاس لے جائیں وگرنہ باپ کو ہم کیا جواب دیں گے وہ کہیں گے بنیامین کو بھی یوسف علیہ السلام کی طرح گم کیا ہے ہر چند کہ ہم بیچ بولیں گے تو ہماری بات باور نہ کریں گے اپنے

جی میں ٹھہرا کر دربان اور چوہدار کو ہمراہ لے کر حضرت یوسف علیہ السلام کے حضور میں آ حاضر ہوئے اور بولے اے عزیز مصر آپ نے ہم پر بہت مہربانی اور شفقت فرمائی اور بھی آپ کی نوازشات سے ہم کو یہ امید ہے کہ مارے بھائی بنیامین کو آپ چھوڑ دیں گے تو ان کے باپ کے پاس ہم لے جائیں اور آپ کے فضل و کرم سے یہ بعید نہیں ہے تب حضرت نے کہا کہ حکم شرع کا تمہارے دین میں یہی ہے اور تم نے بھی اس بات کو قبول کیا تھا کہ جو چور پکڑا جائے بموجب شرع کے وہ ہماری قید میں رہے گا صاحب مال کے پاس ایک برس تک اور تم نے کہا تھا کہ ہم پینچمبر زادے اور نیک مرد ہیں بھلا یہ درست ہے کہ تمہارا بھائی میری چوری کے وہ بولے آپ سچ فرماتے ہیں چوری کرنا اس کے حق میں عجب نہیں کیونکہ اس کا سا بھائی بھی چور تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قالو ان یسرق فقد سرق اخ له من قبل ترجمہ اگر اس نے چور یا چوری کی اس کے ایک بھائی نے بھی پہلے تب حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ سن کے دل میں کہا قولہ تعالیٰ فاسرہا یوسف فی نفسہ ولم یبدھا لہم قال انتم سرکانا واللہ اعلم بما تصفون ترجمہ تب آہستہ کہا یوسف علیہ السلام نے اپنے جی میں اور ان کو نہ جتایا اور بولا کہ تم بدتر ہو درجے میں اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم بتاتے ہو مروی ہے کہ اگر وہ چوری کا ذکر نہ کرتے تو بنیامین کو لے جاسکتے چونکہ چوری کا ذکر کیا اس بات کو سن کر حضرت یوسف علیہ السلام غصہ ہو کے جی میں کہا کہ تم نے ایسی چوری کی کہ اس کے بھائی کو باپ سے چرا کر بیچ ڈالا اور میری چوری کا حال اللہ کو معلوم ہے ان پر چوری کا طعن کا قصہ یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو پھوپھی نے پالا جب پڑے ہوئے باپ نے چاہا کہ اپنے پاس رکھیں پھوپھی کو محبت تھی چھپا کر ایک پٹکا ان کی کمر میں باندھ دیا پھر اس کو ڈھونڈنے لگیں لوگوں میں چرچا ہوا آخر یوسف علیہ السلام کی کمر سے نکال لیا بایں سبب موافق ان کے دین کے ایک برس تک ان کی پھوپھی نے اپنے پاس رکھا اور یوسف علیہ السلام نے دل میں کہا یہ سب اتنا ظلم کیا اور ستایا ہے یہاں تک کہ مجھ کو بعید الوطن کیا پھر بھی مجھے چوری کی تہمت کرتے ہیں یہ سب عجب آدمی ہیں بھائیوں نے ان کے عرض کی اے عزیز باپ اس کا ضعیف نابینا ہے اس کی مفارقت میں اور بھی ہلاک ہوں گے آپ ہمارے بھائیوں میں سے ایک بھائی کو رکھئے اس کے بدلے میں اور اس کو چھوڑ دیجئے ہم سے خدمت آپ کی بخوبی ہو سکے گی اس کو رہائی دیجئے قال اللہ تعالیٰ قالو یا ایہا العزیز ان لہ ابا شیخاً کبیراً فخذنا مکالہ الالترک من المحین ترجمہ کہنے کے اے عزیز اس کا ایک باپ ہے بوڑھا بڑی عمر کا سولے رکھ ایک کو ہم میں سے اس کی جگہ ہم دیکھتے ہیں تو ہی احسان کرنے والا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا قولہ تعالیٰ قال معاذ اللہ ان لاناخذنا الا من وجدنا متاعنا عنده الا اذا لظالمون ترجمہ بولے یوسف علیہ السلام اللہ پناہ دے کہ ہم کسی کو

پکڑیں مگر اس کو کہ جس کے پاس پائی اپنی چیز تو ہم بے انصاف ہوئے یعنی یوسف نے فرمایا کہ معاذ اللہ ہم بے گناہ کو نہیں پکڑیں گے مگر ہم اس کو گرفتار کریں گے جس کے پاس نکلی ہماری چیز اگر تمہارے کہنے سے ہم بے گناہ کو پکڑیں تو ظالم ہیں یہ کام ہمارا نہیں اور اسی پر ایک اشارہ ہے آخرت کا جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ہم بے گناہ کو نہیں پکڑیں گے مگر جس نے چوری کی ایسا ہی قیامت کے دن بھی جو شخص چاہے کہ کسی کو بخشوئے اللہ سے حق سبحانہ تعالیٰ اس وقت فرمائے گا کہ جس بندے نے میرے حکم کو مانا اور مجھ کو واحد جانا اس کو بخشوں گا حاصل کلام ہر چند بھائیوں نے چاہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے بنیامین کو چھڑالیں ہرگز نہ کر سکے مایوس ہو کے پھر گئے اور شہر کے دروازے پر جا بیٹھے صلاح مشورت کرنے لگے بولے کہ ہم نہ ادھر جا سکتے ہیں نہ ادھر بنیامین کو یہاں چھوڑ کے کہاں جائیں عجب شامت ہم پر آئی ہے آخر باپ کو جا کر کیا جواب دیں گے قولہ تعالیٰ فلما استئسرو منه خلصو نجیاط قال کبیرہم الم تعلمو ان اباکم قد اخذ علیکم موثقاً من اللہ ومن قبل ما فرطتم فی یوسف فلن ابرح الارض حتی یاذان لی ابی او یحکم اللہ لی وهو خیر الحاکمین ترجمہ پھر جب ناامید ہوئے اس سے اکیلے بیٹھے مصلحت کو بولا ان میں بڑا یعنی شمعون نے کہا تم نہیں جانتے ہو کہ تمہارے باپ نے لیا ہے تم سے عہد اللہ کا اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف علیہ السلام کے حال میں سو میں نہ سرکوں گا اس ملک سے یہاں تک کہ پروا نکلی دے باپ میرا حکم کرے اللہ واسطے میرے اور وہ البتہ بہتر حکم کرنے والا ہے تب بھائیوں کو رخصت کیا بڑا بھائی رہ گیا اس توقع پر کہ شاید مہربان ہو کر خلاص کر دیں اور ایک روایت ہے کہ سب بھائیوں نے کہا اگر عزیز ہمارے سے کہنے سے بنیامین کو نہ چھوڑے گا تو زور سے ہم لیں گے اللہ نے ہم کو ایسی طاقت دی ہے اتفاق کیا ان کے بھائیوں نے اور بولے اگر ہم چاہیں تو ایک ایک بھائی ایک ایک ملک کو لے سکتے ہیں پس کیوں اس میں ہم نامردی کریں اور فخر سے یہودانے کہا میں اکیلا مصر کو لے سکتا ہوں تب لڑنے کو مستعد ہوئے اور بولے کہ ہر بھائی ہر دروازے میں جا کے نعرہ جنگ کا مارو اور یوسف علیہ السلام ان کی قوت سے خوب آگاہ تھے ایک جاسوس پوشیدہ ان کی خبر کو بھیجا تب جا کے خبر لایا کہ کنعانی سب حضور سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اس بات کو سن کر یوسف علیہ السلام نے چالیس ہزار مرد جنگی سلاح پوش تیار کیے اور تمام اہل مصر کو خبر دی کہ لڑائی کا سامان تیار کرو ہوشیار رہو یہ خبر ملک ریان تک پہنچی اس نے کہا کیا خبر ہے مصر کے لوگوں نے کہا کہ کنعانیوں نے ایک پیالہ سرکاری چوری کیا تھا عندا تحقیق وہ پیالہ ان کے ہتھیوں میں سے نکلا اس کے جرم میں ان کا ایک بھائی موجب آئین و قانون کے حضور کے پاس مقید رہا اس لیے ہمارے ساتھ لڑنا چاہتے ہیں ملک ریان نے کہا میں بھی حاضر ہوتا ہوں تمہارے ساتھ اپنے لشکر کی مدد

حضرت نے فرمایا کہ میں کافی ہوں انہوں پر حضور کو تکلیف کرنا کچھ درکار نہیں پس دوسرے دن قافلے نے کنعانوں کے شہر کے اندر آ کے حملے کیا یہودانے دروازے پر جا کے ایسا ایک نعرہ مارا کہ چالیس ہزار مرد کارزار مصر کے ایک بارگی بے ہوش ہو گئے اور شمعون نے بھی دوسری راہ سے آ کے شجاعت اپنی دکھائی مصر کے لشکریوں نے جب یہ حال دیکھا سب شکست پا کے پسپا ہوئے اور یوسف علیہ السلام چالیس ہزار مرد سپاہ کے بیچ میں تھے دیکھا کہ ان کے بڑے نے ایک پتھر اٹھا کر قلعے کی کوشک پر ایسا پھینک مارا کہ تمام مکان ٹوٹ پڑا اور دیکھا کہ تمام لشکر ہیبت سے انہوں کی پسپا ہوا تب وہ دستار جو بھائیوں نے باپ سے لا کر دی تھی ابراہیم خلیل اللہ کی تھی بطور معجزے کے لا کر ان کو دکھایا تب بھائی سب ان کے سست اور کمزور ہو گئے بعد میں یوسف نے ایک ہی حملہ میں سب کو پکڑ لیا تب اہل مصر کی تسلی ہوئی اور بادشاہ ریان نے یوسف علیہ السلام کی جوان مردی دیکھی بہت سی تعریف کی یوسف علیہ السلام نے ان سے کہا شاید تم نے دل میں یہی بات ٹھہرائی ہوگی کہ مصر میں تمہارے مقابلے کا نہیں ہے انہوں نے کہا البتہ مگر خدا کی یہی مرضی تھی تمہارے ہاتھ میں ہم گرفتار ہوئے لیکن مصر میں تو کوئی نہیں مقابل ہمارے پس یوسف علیہ السلام نے انہیں کے اونٹوں کے بوجھ سمیت منگوا لیا تاکہ لوگ جانیں کہ ان پر کچھ سزا ہوگی اور وہ کہنے لگے آپس میں کہ یہ کوئی ہمارے خاندان سے ہوگا یا ہمارے آباؤ اجداد سے کچھ بزرگی پائی ہوگی کہ ہمارے مقابل ہو کے لڑا اور ہم اس کے ساتھ نہ لڑ سکے یہودانے کہا پھری بات سچ ہے جو میں نے کہا تھا کہ یہ یوسف علیہ السلام ہے پھر ان کے بھائیوں نے کہا اگر یوسف علیہ السلام ہوتا تو ہم پر اس طرح احسان نہ کرتا اسی وقت مارڈالتا پس انہوں کو حضرت یوسف علیہ السلام نے تین تک قید میں رکھا تھا تاکہ لوگ شہر کے خاطر جمع رہیں بعد تین دن کے انہوں کو بلوا کے کہا تم پر بادشاہ کا حکم ہوا تھا مارڈالنے کا مگر میں نے تمہاری رہائی کی کہ تم لوگ شمعون نے کہا اے بھائیو میں یہاں رہوں تم سب جاؤ اپنے باپ کے پاس اور یہ حقیقت ماجرا جا کے بیان کر دو دیکھیں وہ کیا جواب دیں جیسا کہ قولہ تعالیٰ ارجعوا الیٰ ابیکم فقولوا یا اباانا ان ابنک سرق ترجمہ شمعون نے کہا پھر جاؤ اپنے باپ کے پاس اور کہو اے باپ تیرے بیٹے نے چوری کی پس بموجب کہنے شمعون کے نو بھائی کنعان میں گئے یہاں شمعون اور بنیامین رہے اور یعقوب علیہ السلام بیٹوں کے لیے اندیشہ کر رہے تھے راہ میں لوگ ہٹار کھے تھے کہ بیٹوں کی خبر لائیں پس حضرت کے لوگوں نے آخر خبر دی کہ صاحبزادے سب مصر سے تشریف لائے ہیں مگر صاحبزادے ہیں شتر دبار انہوں کے ساتھ کچھ نہیں حضرت یعقوب علیہ السلام یہ سن کر بہت اندیشناک ہوئے اور روتے لگے پس بیٹوں نے آ کر ساری حقیقت اپنی جو جو حال واقع ہوا تھا مصر میں بنیامین کو قید رکھنا اور صنایع کا چوری ہونا اور یوسف علیہ السلام سے لڑائی کرنا اور ضیافت کا کرنا

حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے بھائیوں کی یہ سب بیان کیا اور بولے اے باپ ہمارے ساتھ قافلے والوں سے پوچھئے اور وہاں کی بستی والوں سے ہم سچ کہتے ہیں اس میں ذرا فرق نہیں ہم بے گناہ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَسئِلُ الْقُرَيْبَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْأَنْصَارَ لِيُحْكَمَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَنِي إِسْرَائِيلَ** اور اس قافلے سے جس میں ہم آئے ہیں اور ہم بے شک سچ کہتے ہیں یعقوب علیہ السلام نے فرمایا ایسا نہیں ہے جو تم کہتے ہو تمہارے جی نے ایک بات بتالی ہے اب مجھ کو سوائے صبر کے اور کچھ بن نہیں آتا اور کہا **قَالَ قَالَ سَأَلْتُ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ أَمْرَأَةً فَصَبِرْ جَمِيلًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمْعًا إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ** ترجمہ بولا کوئی نہیں بتالی ہے تمہارے جی نے یہ بات اب صبر ہی آئے شاید لے آئے اللہ میرے پاس ان سب کو وہی ہے خبردار حکمتوں والا عرض یعقوب علیہ السلام نے جب بیٹوں سے باتیں دروغ آمیز سنیں تب کچھ معلوم کیا کہ یوسف علیہ السلام مصر میں ہے تب ان سے منہ پھیرا اور کہا **قَالَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسْفَىٰ عَلَىٰ يَوْسُفَ ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ** ترجمہ اور منہ پھیرا ان سے کہا اے افسوس اوپر یوسف علیہ السلام کے اور سپید ہو گئیں آنکھیں اس کی یعنی یعقوب علیہ السلام کی غم سے بیٹوں نے جب دیکھا باپ کو یوسف علیہ السلام کے غم سے روتے روتے آنکھیں جاتی رہیں اور ضعیف و ناتوانی سے پشت ختم ہوئی تب کہنے لگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتُنُوهُ ذُرِّيَّتَهُ إِنَّهُ كَانَ لَدَيُنَا وَمَنْ نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ إِنْ نَرَاهُ إِلَّا مَرْتًا بَعِيدَةً أَلَيْسَ لَنَا لَهُ بَنَاتٌ بِهَذَا غَيْرَ** ترجمہ کہا انھوں نے قسم ہے خدا کی ہمیشہ رہے گا تو یاد کرتا یوسف علیہ السلام کو یہاں تک کہ ہو جائے تو مضمحل یا ہو جائے تو ہلاک ہونے والوں سے یعنی بنیامین کا جانے سے پھر یوسف علیہ السلام کا غم تازہ ہوا یعقوب علیہ السلام نے کہا **قَالَ تَعَالَى اللَّهُ وَاعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ** ترجمہ کہا سوائے اس کے نہیں کہ شکایت کرتا ہوں میں اپنی بے قراری کی اور غم اپنے کی طرف اللہ کے اور جانتا ہوں میں خدا کی طرف سے جو کچھ تم نہیں جانتے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم مجھ کو صبر سکھاؤ گے لیکن بے صبر وہ ہے جو خلق کے آگے شکایت کرے خالق کی میں اسی سے کہتا ہوں جس نے درد دیا ہے اور یہ بھی جانتا ہوں مجھ پر آزمائش ہے دیکھوں کس حد کو پہنچ کر بس ہو جس وقت بنیامین کی خبر سنی آہ ماری اور آنکھیں الٹ دیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر فرمایا اے یعقوب علیہ السلام اگر تم خدا کو یاد کرو گے اور نہ روئے گے تو تم کو راحت ملے گی وگرنہ یہ تو عیث ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جب یہ اشارہ کیا حضرت کو معلوم ہوا کہ یوسف علیہ السلام مصر میں ملے گا تب بیٹوں سے کہا کہ میں جو خدا سے جانتا ہوں تم نہیں جانتے ہو اور فرمایا **قَالَ تَعَالَى اللَّهُ وَاعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ**

فتحتسو من يوسف و اخيه ولا تائسوا من روح الله انه لا يابئس من روح الله الا القوم الكافرون ترجمانے بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسف علیہ السلام کی اور اس کے بھائی کی اور مت نا امید ہو اللہ کے فیض سے بے شک نا امید نہیں اللہ کے فیض سے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں خبر ہے یعقوب علیہ السلام پانچ سو برس تک حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے روتے رہے سوائے عبادت اور ذکر یوسف علیہ السلام کے اور کچھ نہیں کرتے بھوک پیاس کی حالت میں وہی ذکر اس کا ان کی غذا تھی شب و روز یہی کام تھا ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے تم کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تم اس سے زیادہ یوسف علیہ السلام کے گریہ و زاری کرو گے تو بھی بے مرضی الہی کے تم سے کچھ نہ ہو سکے گا اور نام تمہارا پیغمبروں کے دفتر سے مٹایا جائے گا یہ سن کر حضرت یعقوب علیہ السلام نے دھیان حکم الہی پر کیا یوسف علیہ السلام ان کو ملے اگر کوئی کہے کہ یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو ناحق چور بنا کر پکڑا تھا جواب یہ ہے انہوں نے بھی حضرت یوسف علیہ السلام کو ناحق چور کہلوا یا تھا اس کی مکافات دنیا میں یوں ہوئی بمصداق اس آیت کہ قوله تعالیٰ قالوا ان یسرق فقد سرق اخ له من قبل ترجمان اگر اس نے چرایا تو چوری کی اس کے ایک بھائی نے بھی پہلے یعنی یوسف علیہ السلام کی شان پر یہ تہمت دی ان کے بھائیوں نے پھر اگر کہنے کہ بنیامین تو یوسف علیہ السلام کا سگا بھائی تھا ایک بطن سے اس پر کیوں بدنامی چوری کی لگائی اس سے تو ان کی کچھ برائی پہنچی نہ تھی۔ یہ سچ ہے مگر بدنامی اس کی اس کے بھائیوں کے سبب سے تھی ظاہراً لیکن حقیقتاً وہ صاف تھے پیچھے معلوم ہوا وہ سب بے گناہ تھے پھر تو کسی کو کچھ ایذا پہنچی الغرض پھر یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو مصر میں بھیجا اور بولے اپنے بھائی بنیامین کو لے آؤ اور خدا کی رحمت سے مایوس مت ہو کہ کوئی اس کی درگاہ سے محروم نہ رہا جو اس کا منکر ہو سو کافر ہو تب بیٹوں نے حضرت سے عرض کی ایک خط تبرک حضور بنام عزیز کے لکھ دیں وہ عزیز مرد مختیر ہے شاید حضور کے خط پانے سے مان لے اور اسے چھوڑ دے تب یعقوب علیہ السلام نے ایک خط اس مضمون کا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لله انا یعقوب اسرائیل اللہ ابن اسحق صلی اللہ علیہ وسلم اخ اسماعیل ذبیح اللہ ابن خلیل اللہ اکتب الی عزیز الریان اما بعد فان اهل بيتي في الارض مبتلاءً بالبلاء اما جدی ابراهيم بتلى اللہ تعالیٰ بالنار فاننجاه و اما عمی اسماعیل فابتلى بلذبح و اما انا و فکان لی قرۃ عینی من جمیع الاول الاذ فابتلانی فی مفارقة حتی عمیت و کان له اخ وهو محبوس بشامتہ عندک بعلة السرقة فاعلم ان لا اسکون سارقاً ولا ابني فان فضلت برده فلک الاجر و لغواب عنده يوم الحساب اتنا ہی لکھ کے بیٹوں کے حوالے کیا تب باپ سے رخصت ہو کر مصر میں

جا پہنچے اور نامہ لے جا کر حضرت یوسف علیہ السلام کو دیا یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ کا خط پا کے تعظیم و تکریم سے پڑھا اور بزیر برقع زار زار رونے لگے اس کے بعد خط کا جواب لکھ کے خفیہ باپ کے پاس بھیجا اس کا مضمون یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم ط کتابک فضل الی و شرفنا مما و صفت من حزن ابائک و تبلی بفاق اولادک ففہمنا علیہ و علیک بالصبر الجمیل فان من صبر ظفر کما صبر اباؤک فظفروا جب نامہ یعقوب علیہ السلام کے پاس پہنچا حضرت نے لوگوں سے کہا دیکھو اثر یوسف علیہ السلام کا معلوم ہوتا ہے وہ بولے آپ کو کس طرح معلوم ہوا حضرت نے فرمایا کہ جواب اس خط کا لکھا سوائے پیغمبروں کے اور کسی کو ممکن اور ادراک اور فہم نہیں پھر یعقوب علیہ السلام نے اس کا جواب لکھ کے قاصد کے حوالے کیا اور ایک خط اپنے بیٹوں کے پاس لکھا اس مضمون کا اے بیٹو تم عزیز کے پاس جا کے عجز و انکساری سے بنیامین کو طلب کی جو شاید وہ مہربان ہو کر میرے بیٹے کو چھوڑ دے اور گیہوں سے بھی خبر لے مارے قحط کے یہاں کے لوگ سب جان بلب ہیں اس مضمون کا خط پا کے یہود اپنے بھائی کو لے کر یوسف علیہ السلام کے پاس گریہ و زاری کرنے لگے اور بولے اے عزیز بے چارے غریب پردہ کی اس ملک میں تمہارے پاس آئے ہیں اور باپ ہمارے بوڑھے گھر میں ہمارے لیے تڑپتے ہیں اور ہم جو مال حضور میں لائے ہیں آپ سے لیں اور بمقدار اس کے ہم کو کچھ گیہوں دیں اور ہمارے بھائی بنیامین کو اپنا تصدق کر کے چھوڑ دیں کہ تمام اہل ملک تمہارے دست قبضے میں ہو رہے ہیں ایسے ایک آدمی کے لیے کچھ کتنی نہیں اور کہنے لگے قولہ تعالیٰ قالو یا ایہا العزیز ان لہ اباً شیخاً کبیراً فخذنا احدنا مکانہ انا نرک من المحسنین قال معاذ اللہ ان ناخذنا الا من وجدنا نامتنا عنا عندہ انا ذالظالمون فلما ستینسو منه خلصو نجیا طقال کبیرہم الم تعلمون ان اباکم قد اخدا علیکم موثقاً من اللہ ومن قبلما فرطتم لی یوسف فلن ابرح الارض حتی باذن لی ابی او یحکم اللہ لی وهو خیر الحاکمین ط ترجمہ اور کہنے لگے اے عزیز اس کا ایک باپ ہے بوڑھا بڑی عمر کا سو رکھ لے ایک ہم میں سے اس کی جگہ میں ہم دیکھتے ہیں تو احسان کرنے والا بولا یوسف علیہ السلام اللہ پناہ دے کہ ہم کسی کو پکڑیں مگر جس کے پاس پائی اپنی چیز تو ہم بے انصاف ہوئے پھر جب وہ ناامید ہوئے اس سے اکیسے بیٹھے مصلحت کو بولا ان میں کا بڑا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے تم سے لیا ہے عہد اللہ کا اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف علیہ السلام کے حال میں سو میں نہ سرکوں گا اس ملک سے جب تک کہ حکم دے مجھ کو باپ میرا قضیہ چکا دے اللہ میری طرف اور وہی ہے سب سے بہتر چکانے والا یوسف علیہ السلام نے بنیامین کو عمدہ لباس شاہانہ پہنا کے رکھا تھا اور نوکر چا کر خدمت گار بہت ان کی

خدمت میں متعین کیے اور ایک مکان عالی شان الگ ان کے رہنے کو دیا اور ہر روز اپنے ساتھ سیر و تماشے کو لے جایا کرتے اور ہر وقت لحظہ باپ کا ذکر ان سے کیا کرتے اور بنیامین دل میں کہتے تھے کہ اس کی خبر باپ کو دینا چاہیے کہ جلدی یہاں آئیں کہ یہ آرام کی جگہ ہے بھائیوں نے جب بنیامین کو دیکھا کہ لباس شاہانہ پہن کے تخت پر برابر یوسف علیہ السلام کے ساتھ بیٹھا کرتا ہے وہ آپس میں کہنے لگے شاید یہ عزیز مصر نہیں بلکہ یوسف علیہ السلام ہے نہیں تو ایسی شفقت سے اپنے برابر تخت پر بٹھلانا سوائے اپنے بھائی کے کوئی کسی کو نہیں بٹھاتا ہے خدا نخواستہ اگر ہم پر کچھ پڑھے تو بنیامین کو شفیع کریں گے یوسف علیہ السلام نے جب انھوں کا چہرہ متغیر دیکھا فرمایا کہ تم یاد کرو ان کے بھائی یوسف علیہ السلام پر تم نے کیا ظلم کیا تھا تو لہ تعالیٰ قال هل علیتم ما لعنتم بیوسف و اخیہ اذ انتم جاہلون ترجمہ کہا یوسف علیہ السلام تم نے کیا کیا تھا یوسف علیہ السلام سے اور اس کے بھائی سے جب تم کو سمجھ نہ تھی وہ بولے تو لہ تعالیٰ قالو آئنک لانت یوسف قال انا یوسف و هذا اخی قد من اللہ علینا طانہ من یق و یصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین ترجمہ کہا انھوں نے کیا سچ تو ہی یوسف ہے کہا میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے تحقیق اللہ نے احسان کیا اور پر ہمارے البتہ جو کوئی پرہیزگار ہو اور عمرے کرے پس تحقیق اللہ ضائع کرتا ہے ثواب احسان والوں کا یعنی جس پر تکلیف پڑے وہ شرع سے باہر نہ ہو اور وہ نہ گھبرائے تو آ کر الامر بلا پر صبر کرنے سے البتہ زیادہ عطا ملے گی یوسف علیہ السلام سے جب ان کے بھائیوں نے یہ بات سنی ایک بارگی ناچار ہو کر رو پڑے اور کہنے لگے تو لہ تعالیٰ قالو تالہ لقد اثرک اللہ علینا و ان کنا لخاطنین ترجمہ کہا انھوں نے قسم ہے خدا کی تحقیق پسند کیا تجھ کو اللہ نے اور ہمارے اور تحقیق تھے ہم البتہ خطاوار یعنی تمہارا خواب سچ تھا اور ہمارا حسد غلط اور اللہ نے تم پر فضل کیا اب ہم گنہگار ہیں تو بہ کی ہم نے گناہوں سے اب تم جو عقوبت کرو ہم پر سوزناوار ہے اگر غصو کرو تو لائق تمہاری بزرگی کے ہے اور اگر سزا دو تو لائق تمہارے ہے یوسف علیہ السلام نے کہا تو لہ تعالیٰ قال لا تشریب علیکم الیوم طیغفر اللہ لکم و هو ارحم الراحمین ترجمہ کہا یوسف علیہ السلام نے کچھ الزام نہیں تم پر آج بخشے اللہ تم کو اور وہ ہے سب مہربانوں سے بڑا مہربان قرآن مجید میں آیا ہے کہ جو کوئی آدمی اپنے گناہ اور تقصیر سے توبہ کرے معافی چاہے سو معافی پائے اپنے گناہ سے اس اشارے پر یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو بسبب توبہ اور عجز و انکساری کے معاف کیا تھا اور اگر ایسا یہاں نہ ہو تو حشر میں انصاف کے دن خدا کے پاس جو مومن گریہ و زاری کرے گا اور اپنے گناہ و تقصیر سے معافی چاہے گا اور توبہ کرے گا اور یہ کہے گا تو لہ تعالیٰ و ان کنا لخاطنین ترجمہ تحقیق ہم تھے دنیا میں خطاوار اور گور میں تھے بہت تکلیف میں بعد سوال منکر نکیر کے آج ہم پر بڑا دغدغہ

حشر کا پڑا ہے ہم نے کچھ عبادت تیری نہیں کی امید تو ی تیری درگاہ سے غفوی ہے اور گناہ ہمارا بسیار بیت گناہ من آمدی در شمار۔ ترانام کے بودی آمرزگار۔ اے رب ہم تیرے فضل و کرم کے امیدوار ہیں کہ ہماری خطائیں بخش اور غفور ما اور آتش دوزخ سے نجات دے اور بہشت عنبر سرشت میں ہم کو جگہ دے تب اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے بندے اپنے تمین دیکھ تو نے کیا کیا گناہ کیا ہے اب چکھ عذاب اور بندہ مومن کہے گا یارب گناہ میرا اگرچہ جد سے باہر ہے اس سے فضل و کرم تیرا افزون ہے بیت، گناہ من اگر از حد برون است۔ ہزاران بار زبان فطرت افزون است۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تحقیق ہم نے تم پر قرآن بھیجا تھا اور ساتھ اس کے ایک رسول تمہاری ہدایت کے لیے کیوں تم نے اس پر عمل نہ کیا اب رنج و عذاب میں رہو تب وہ بولے گا یارب ہم اپنے گناہوں سے تیری درگاہ میں معافی چاہتے ہیں تو اپنے فضل و کرم سے ہماری خطا کو عطا سے بدل کر پس باری تعالیٰ بطور کنایہ کے یوسف علیہ السلام کے قصے کے طور پر فرمائے گا یوسف کے بھائیوں نے ان کے پاس اپنی تقصیریں معاف کریں القصة یوسف علیہ السلام نے اس وقت اپنے بھائیوں سے کہا کہ تم کو میں نے خطائے ماضی سے معاف کیا کچھ غم مت کرو میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تم پر رحم کرے میں نے تقصیریں تمہاری معاف کیں اور اللہ بھی تمہارا گناہ معاف کرے اب ہم کو باپ سے ملاقات کرو تب تمہارا چہنکارا ہے بھلا کہو تو آنکھیں باپ کی کس طرح جاتی رہیں انہوں نے کہا تمہارا پیرا ہیں آنکھوں میں رکھ کے شب و روز روتے روتے اندھے ہوئے تب حضرت یوسف علیہ السلام نے انہوں نے سے کہا یہ پیرا میرا لے جاؤ ان کے منہ پر ڈال دو علاج ان کا یہی ہے جلدی مینا ہو جائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اذہبوا بقمیسی هذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیراً واتونی باہلکم اجمعینط ترجمہ یوسف علیہ السلام بولا لے جاؤ کرتا میرا اور منہ پر میرے باپ کے چلا آئے آنکھوں سے دیکھتا اور لے آؤ میرے پاس گھر اپنا سہرا یہ کہہ کر بھائیوں کو لے کے ساتھ کھانا کھایا اور اچھی اچھی پوشاکیں پیش قیمت کی خلعتیں ان سب کو دے کے کہا کہ تم سے کوئی شخص ایسا ہے کہ میری خبر جلد باپ کو پہنچائے کہ میری طرف سے ان کی خاطر تسلی ہو ان میں سے ایک شخص نام اس کا ڈاڑھا تھا ہر روز اس کو ڈیڑھ سو میل چلنے کی عادت تھی حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا تم جاؤ میرے باپ کو یہاں آنے کا مژدہ دو اور ایک پیرا بن کی جس کی برکت سے حضرت خیل اللہ نے آگ سے نجات پائی تھی اور گلزار ہوئی تھی سو پیرا بن حضرت یوسف علیہ السلام کے بازو میں تھا جب ان کے بھائیوں نے ان کو کنویں میں ڈالا تھا اسی پیرا بن کو کھول کے آپ نے یہودا کے ہاتھ میں دیا اور بولے باپ کے منہ پر لے جا کے ڈال دو اللہ کے فضل سے آنکھیں بھلی ہوں دیکھتے چلے آئیں میرے پاس اور جب مصر کے دروازے سے باہر ہو جاؤ تو اس پیرا بن کو کنعان کی طرف ہوا کے رخ پر

رکھنا تاکہ بو پیرہن کی جلد باپ کو پہنچے تب یہودانے جا کے باہر مصر کے دروازے پر اس کو ہوا کے رخ پر رکھا باد صبا نے بوئے پیراہن یوسف علیہ السلام کی فوراً یعقوب علیہ السلام کو پہنچائی اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا اپنی اولاد جو حاضر تھے گھر میں یعنی حضرت اپنے بیٹوں کے پاس بیٹھے تھے ان سے کہنے لگے اے بیٹو اب یوسف علیہ السلام کی پیرہن کی بو پاتا ہوں تم مجھ کو دیوانہ مت کہو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولما قلت العیر قال ابوہم انی لا جد ریح یوسف لولا ان تنفدون ترجمہ اور جب جدا ہوا قافلہ مصر سے کہا ان کے باپ نے میں پاتا ہوں بو یوسف علیہ السلام کی اگر تم نہ کہو کہ بوزھا بہک گیا یہ سن کے لوگ کہنے لگے قولہ تعالیٰ قال تالہ انک لفی لال القدیم ترجمہ لوگ کہنے لگے قسم ہے خدا کی تحقیق تو البتہ سچ وہم اپنے قدیم کے ہے پس بعد ایک ساعت کے اثر پیک نے یعقوب علیہ السلام کو جا کے یوسف علیہ السلام کی طرف سے بشارت دی یہ سنتے ہی حضرت یعقوب علیہ السلام اس کو جلدی سے اٹھ کر گودی میں لے کر مشاق ہو کر پوچھنے لگے کہو تو یوسف کہاں ہے وہ بولا یوسف علیہ السلام کو ہم نے مصر میں پایا ہے وہ وہاں کے بادشاہ ہیں بنیامین اور سب بھائی ان کے پاس اچھی طرح آرام سے ہیں اور یہود ابھی میرے پیچھے سے آتے ہیں یوسف کا کڑتے لے کر تمہاری آنکھوں پر رکھنے کو تاکہ آنکھیں تمہاری اچھی ہو جائیں اور یوسف نے فرمایا کہ سب اہلبیت کو یہاں لے آئیو حضرت نے کہا بہت اچھا کیا مضا لفقہ لیکن کہو تو یوسف علیہ السلام کس کے دین پر ہے اپنے باپ داداؤں کے دین پر ہے یا نہیں اس میں مجھ کو اندیشہ ہے اس نے کہا ہنوز اپنے آباؤ اجداد کے دین پر قائم ہے۔ یہ سن کر حضرت یعقوب علیہ السلام سجدے میں گرے شکر خدا کا پر سجلائے اور تمام کنعان کے لوگ خوش ہو گئے تب یہود ابھی مصر سے آ پہنچے پیرہن یوسف علیہ السلام کا یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈال دیا فوراً حضرت آنکھوں سے دیکھنے لگے تب آپ نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ ہم نے نہیں کہا تھا تم کو کہ یوسف علیہ السلام تم ہوئے کہ پیرہن کی بو آتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلما ان جاء البشیر القنہ علی وجہہ فرند بصیراً قال الم اقل لکم انی اعلم من اللہ ما لا تعلمون ترجمہ پس جب آیا خوش خبری لانے والا ڈال دیا اس کرے کو اوپر منہ اس کے پس ہو گیا بیٹا بولا میں نے نہ کہا تھا کہ تم کو میں جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے سوال اگر کوئی کہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پیرہن کی بو مصر سے یعقوب علیہ السلام کو پہنچی تھی اور کسی کو نہیں آئی اس میں کیا بعید تھا جواب جو عاشق معشوق کا ہو تو ضرور ہے بو محبوب کی اسی کو آتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مومنو تمام مخلوقات میں نے کسی کو ایسا پیدا نہیں کیا کہ رنگ و بو میری نہ دے اس میں ایک اشارہ ہے کہ یعقوب علیہ السلام نپٹ دوست تھے تو بو پیراہن کی اس کے پائی تھی ایسے ہی جو بندہ مومن خدا کا دوست ہے موت کے وقت اس

کو راحت اور بودوست کی ملے گی مروی ہے کہ موت کے وقت جو مومن حالات نزع میں ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ دوست میرا ہے جب جان اس کی نکلنے کو ہوگی خدا کی طرف سے بشارت دی جائے گی کہ خوشی سے نکلے فرشتے اس سے کہیں گے اے مومن تم کو سب عصیان اور غفلت کے راہ امر و نہی خدا کی نہیں سو جھی تھی اب جاتے وقت تکلیف کھنچتے ہو اور روتے ہو اس لیے پیرا ہن مغفرت کا اللہ نے تم کو بھیجا تاکہ آنکھوں میں تمہاری روشنی آجائے اور جگہ اپنی بہشت میں پاؤ القصبہ یوسف علیہ السلام بعد رخصت کرنے کا اثر پیک کے اور بھی تین دن بھائیوں کی تدبیر میں رہے اچھے اچھے کپڑے اور ہزار اونٹ بوجھ گیہوں کے اور اقسام اقسام کے کھانے کی چیزیں اور گھوڑے اچھے اچھے چنگے ہر ایک بھائی کو جدا جدا دے کر اور اہل کنعان کے لیے بھی ہدایا باپ کے پاس بھیجے تاکہ تمام کنعانی کو حصے پہنچیں اور اپنے باپ کے حق میں دعا کریں کہتے ہیں کہ چالیس اونٹ بوجھ سونا چاندی اور کپڑے نفیس عماریوں میں رکھ کر اور ایک عماری مکمل جو اہر سے باپ کے لیے علیحدہ خاص بردار کی معرفت بھیجی گئی دن کے بعد یہ سب کنعان میں جا پہنچے یعقوب علیہ السلام اہلبیت کو لے کر مصر کے قریب آئے اس کی خبر ملک ریان سن کر بہت خوش ہوا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو کہا کہ ادائے شکر تم کو واجب ہے اپنے ماں باپ سے اور اہل بیت سے تمہاری ملاقات ہوئی جتنا مال سب کے واسطے تم نے اپنے باپ کے پاس بھیجا تھا ہم بہت خوش ہوئے اور بھی اتنا ہی مال خزانے سے لے کر ادائے شکر میں اس کے فقیر محتاجوں کو خیرات کرو اور ملک ریان نے بھی ہدیہ خاص یعقوب علیہ السلام کے واسطے بھیجا اس کے بعد یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام مصر کو دیباچے رومی سے آراستہ کریں اور مکانات نئے نئے جداگانہ تیار ہوں پس یوسف علیہ السلام مع لشکر و حاجب دیباچوں بادشاہت مصر سے نکل کر دو منزل آگے باپ کے استقبال کو آئے اور راہ میں جس سے ملاقات ہوئی اس سے یعقوب علیہ السلام پوچھتے یوسف میرا کہاں ہے آیا تم لوگوں میں ہے یا نہیں وہ بولے نہیں ہم سب ان کے غلام ہیں اسی طرح اسی سو سوار اونٹ کے حضرت یعقوب علیہ السلام کے سامنے سے گزرے اس کے بعد یوسف علیہ السلام باحشمت و ہدیہ لشکر کے ساتھ آ پہنچے یعقوب علیہ السلام اس شتر کی عماری پر تشریف لائے جو حضرت یوسف علیہ السلام نے خاص ان کے لیے بھیجا تھا پس راہ میں باپ بیٹے سے ملاقات ہوئی اور بعض تفسیروں میں یوں لکھا ہے کہ ملک ریان نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہہ دیا تھا کہ جب اپنے والد بزرگوار سے ملاقات ہو تو گھوڑے سے نہ اترے اگرچہ اپنے باپ کی تعظیم واجب ہے لیکن بادشاہوں کو پا پیاوہ ہونا لازم نہیں تب یوسف علیہ السلام نے واسطے رعایت حکم بادشاہ ریان کے اور نگاہ رکھنے تعظیم اپنے والد کے ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جا اترے اس کے بعد مشاہدے میں گئے غیب سے ایک آواز آئی اے یوسف علیہ السلام جو

جس کا دوست محبت جانی ہوتا ہے اس کی ماں محبت کرنی ہوتی ہے تب یوسف علیہ السلام نے جانا کہ یہ ہدایت اللہ کی طرف سے ہے اور یعقوب علیہ السلام کو دیکھتے ہی اپنی سواری سے اتر پڑے اور محبت و تعظیم سے یوسف علیہ السلام کو اپنی عماری پر اٹھالیا اور دونوں مل کر بہت روئے اور تمام لشکر بھی روئے ان کے روئے سے بھائی سب اور تمام لشکر پا پیادہ مصر میں آئے اس کے بعد زردو گوہر نثار کیے خبر ہے کہ جب یعقوب علیہ السلام لشکر میں آئے علم و نشان جتنے تھے انہوں میں سب پشت ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام کا سر سب میں بلند ہوا یہ دیکھ کر سب متعجب ہوئے اور کہتے ہیں کبھی یعقوب علیہ السلام ہنستے تھے یوسف علیہ السلام روتے تھے اور کبھی یوسف علیہ السلام ہنستے تھے اور یعقوب علیہ السلام روتے تھے اور کبھی یوسف علیہ السلام ہنستے تھے اور یعقوب علیہ السلام روتے تھے اس میں ایک اشارہ عاشقانہ ہے گاہ عاشق روتے معشوق ہنستے گاہ معشوق روتے عاشق ہنستے ہیں تب یعقوب علیہ السلام سب الہ بیت اپنا لے کر اس قصر معلے میں جا اترے جو کہ خاص حضرت کے لیے بنا تھا یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو لے جا کر تخت پر بٹھایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے و رفیع ابویہ علی العرش و خرو لہ مسجداً ترجمہ اور اونچا بٹھایا اپنے ماں باپ کو تخت پر اور سب گئے اس کے آگے سجدے میں یعنی سب بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے آگے سجدے میں گئے تب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا قولہ تعالیٰ وقال یا ابنا ہذا تاویل رؤیای من قبل فید جعلها ربی حقا ط وقد احسن بی از اخر جنی من السجن وجاء بکم من البدن بعد ان نزع الشیطان بینی و بین اخوتی ان ربی لطیف لما یشاء انہ هو العلیم الحکیم ط ترجمہ اور کہا یوسف نے اے باپ یہ بیان ہے میرے اس پہلے خواب کا اس کو میرے رب نے سچ کیا اور اس نے خوبی کی مجھ سے جب مجھ کو نکالا قید سے اور تم کو پلے آیا گاؤں سے اس کے بعد جھگڑا اٹھایا مجھ سے اور میرے بھائیوں میں شیطان نے میرا رب تدبیر سے کرنا ہے جو چاہتا ہے بے شک وہی ہے خبر دار حکمت والا اگلے زمانے میں سجدہ کرنا تعظیم تھی اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا اس وقت اللہ نے وہ و اج موقوف کیا اور کہ وان لمساجد اللہ ط ترجمہ تحقیق سجدہ کرنا اللہ تعالیٰ ہی کو ہے سو اس کے سوا کسی کو رو نہیں اس وقت پہلے رواج پر چلنا ویسا ہی ہے کہ کوئی بہن سے نکاح کرے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت میں بہن سے نکاح ہوتا تھا پس حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا اے باپ یہ وہی خواب ہے جو میں نے دیکھا تھا آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستارے مجھ کو سجدہ کرتے ہیں اب اللہ نے وہی خواب میرا سچا کیا اس کے بعد دوسرے دن تمام اہل مصر نے آگے ہدیے اور نذرین گزاریں کہ حساب سے باہر تھے وہ سب مال حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو دے ڈالا اور ملک ریان

حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھنے کو آیا خدا کے فضل سے اور ان کی صحبت کی برکت سے وہ دین اسلام سے مشرف ہوا اسی طرح کئی لوگ آ کے مسلمان ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام کو جو دیکھنے جاتا اچنبھے کا نور چمکتا حضرت کی پیشانی پر دیکھتا تب اسی وقت متحیر ہو کر دین اسلام قبول کر لیتا اس کے بعد ملک ریان نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے پوچھا اے حضرت یوسف علیہ السلام آپ ہی کے صاحبزادے ہیں بولے ہاں تب بادشاہ ریان نے کہا میں ان سے بہت خوش ہوں اور میں نے اپنی سلطنت کا روبرو ان کو دیا ہے حضرت نے فرمایا یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اس کو کل اختیار ہے وہ جو چاہے سو کرے راویوں نے یوں روایت کی ہے کہ بادشاہ کے گھر میں سات چکیاں رنگین طلائی تھیں اور ہر ایک چکی وزن میں پانچ ہزار من کی تھی ایک دن حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاؤں میں ایک چکی کی ٹھوکری لگی یوسف علیہ السلام نے آ کر اسی چکی کو سر دست سے اٹھا کر پھینک دیا ایسا زور ان کو تھا نبوت کے سبب قصہ کوتاہ یوسف کے بھائیوں نے دریائے نیل کے کنارے پر عمارت بنا کے سکونت اختیار کی مروی ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے ایک روز یوسف علیہ السلام سے کہا کہ تم کو معلوم تھا کہ میں کنعان میں ہوں کیوں تم نے مجھ کو اتنے دن اپنے حال سے خبر نہ دی یوسف علیہ السلام نے کہا دیکھو بابا جان میں نے کتنے خط آپ کے واسطے لکھ رکھے ہیں ایک صندوق لاکھے دکھایا اور کہا کہ میں جب خط لکھ کے حضور میں بھیجنا چاہتا تھا اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام آ کے مجھ کو منع کرتے اور کہتے اے یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہنوز تمہارا وقت باقی ہے اس وقت مت بھیجو تب آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مالک ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور روایت کی ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام سے پوچھا کہ تیرے بھائیوں نے تیرے ساتھ کیا کیا بد سلوکی کی کہوتو سنتوں حضرت یوسف علیہ السلام نے کچھ نہ کہا چپکے ہو رہے اور سب بھائیوں نے آ کے حضرت سے کہا اے باپ ہم اس کے بدخواہ تھے ہم گنہگار ہیں لیکن اب ہم معافی چاہتے ہیں تم سے اور کہا قولہ تعالیٰ قالوا یا ابانا استغفر لنا ذنوبنا انا كنا خاطئين ط قال سوف استغفر لكم رب انه هو الغفور الرحيم ترجمہ کہا انہوں نے اے باپ بخشو ہمارے گناہوں کو بے شک ہم تھے خطا کرنے والے حضرت نے کہا رہو بخشواؤں گا اپنے رب سے وہ ہے بخشنے والا مہربان سوال اس میں کیا بات تھی جب یعقوب علیہ السلام سے بیٹوں نے خطا کی معافی مانگی جو خطا کی تھی یوسف علیہ السلام کے مادہ ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وعدے میں رکھا اور کہا رہو بخشواؤں گا تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ وعدہ عفو صبح کیا تھا کیونکہ صبح کی دعا واللہ کے یہاں مستجاب ہے اور بعض مورخین نے لکھا ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کے حق میں دعا کرنے میں اس واسطے تاخیر کی تھی کہ خیر میں یوں آیا ہے کہ حق تعالیٰ گناہ کسی کا معاف نہیں

کرتا ہے مگر جب تک کہ خصم اس کا راضی نہ ہوئے اس سے پس یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے پوچھا کہ تم اپنے بھائیوں سے خوشی و راضی ہو یا نہیں حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا میں راضی ہوں تب حضرت یعقوب نے اپنے بیٹوں کے حق میں خدا کے پاس دعا مانگی بعد چند روز کے انتقال کر گئے ان کے بعد شمعون نبی ہوئے اور بعضوں نے کہا کہ یوسف علیہ السلام نبی ہوئے اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام چوبیس برس جئے جب ستر برس کی عمر ہوئی موت قریب آئی تب خدا کی درگاہ میں دعا مانگی اور کہا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رب قد اتيتني من الملك و علمتني من تاويل الاحاديث فاطر السموات الارض انت ولي في الدنيا والآخرة توفني مسلماً والحقني بالصالحين ط ترجمہ اے پروردگار میرے تحقیق دی تو نے میرے تخمین کچھ بادشاہی اور سکھائی تو نے میرے تخمین تعبیر خوابوں کی یعنی کل بٹھانی باتوں کی اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے تو ہی دوست یعنی کارساز میرا بیچ دنیا اور آخرت کے قبض کر میرے تخمین یعنی موت دے نیک بختوں میں اور ملا دے میرے تخمین ساتھ صالحوں کے ایک دن کا ذکر ہے کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا تھا کہ یوسف علیہ السلام بادشاہ ہے وہ قیامت کے دن بادشاہوں کے زمرے میں اٹھے گا اور محسوب نہ ہوگا نبیوں میں اس بات کو حضرت یوسف علیہ السلام نے سنا تھا تب موت کے وقت خدا کی درگاہ میں دعا مانگی اے پروردگار تو نے میرے تخمین بادشاہی دی دنیا میں اور موت دے مجھ کو ساتھ ایمان کے اور ملا دے ساتھ انبیاءوں کے جب ستر برس کی عمر ہوئی تب رحلت فرمائی اور ان کے بھائی سب ایک کے بعد ایک نبی ہوئے اور انتقال فرمایا یہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے تک بارہ قوم تھے جو قرآن شریف میں مذکورہ ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو اسباب فرمایا اسباب کہتے ہیں نبی اسرائیل علیہ السلام کو یعنی یعقوب علیہ السلام کے فرزندوں کو اور دوسرے نبی اسرائیل کو قبائل کہتے ہیں تاکہ تمیز ہوئے دونوں لہجوں میں قصہ یہاں تک تھا یوسف علیہ السلام کا واللہ اعلم۔

اصحاب کہف کا قصہ

روایت کی گئی ہے کہ روم کے ملک میں ایک بادشاہ تھا نام اس کا وقیانوس خدا نے اس کو بڑی سلطنت دی اور لشکر بے شمار ایک دن کسی نے اس کو خبر دی کہ فلانا بادشاہ تیرے ساتھ لڑنے کو مستعد ہے فوج کثیر لے کر آیا ہے پس وقیانوس یہ سن کر اپنے لشکریوں کو لے کر واسطے دفع دشمن کے مستعد جنگ ہوا آخر جو بادشاہ لڑنے کو آیا تھا وقیانوس کے ہاتھ سے مارا گیا اور بیٹے سب گرفتار ہوئے بعض کہتے ہیں کہ چھ بیٹے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ پانچ تھے سب کو اپنی خدمت میں رکھا ان میں سے ایک کو عہدہ جاضرور کا دیا تھا جب وقیانوس جاضرور میں جاتا اس سے آبدست کروا لیتا سب اس کا یہ تھا کہ وہ ایسا جوان فریبہ موٹا تھا کہ ہاتھ اس کا اپنی مقعد پر نہیں پہنچتا تھا بڑا عظیم البطن تھا اور کہتے ہیں کہ وہ ملعون دعویٰ خدائی کا کرتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے ان شاہزادوں کو خطاب اصحاب کہف کا دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ام حسب ان اصحاب الکھف الرقیم کانو میں ایاتنا عجبا ط اذ اوی الفتیة الی الکھف فقالو ربنا اتنا من لدنک رحمة وهی لنا من امرنا رشدا ط ترجمہ کیا تو خیال رکھتا ہے کہ غار اور کھو والے ہماری قدرتوں میں اچھنچاتے تھے جب جا بیٹھے وہ جوان اس کھو میں پھربو لے اے ازب دے ہم کو اپنے پاس سے مہر اور بنا ہمارے کام کا بناؤ یہی شاہزادے مذکور سب کچھ تدبیر اور خیلہ کرنے لگے کہ کیونکر اس ظالم بد بخت کے ہاتھ سے ہم خلاصی پائیں اور خدا کی عبادت کریں ایک روز وقیانوس جاضرور کو گیا تھا اس غلام کو جو خادم جاضرور کا تھا نہ پایا کہ مقعد اس کی دھلائے تب اس ملعون نے خفا ہو کر حکم کیا اس کو اور اس کے بھائیوں کو سو درے مارنے کا اور تاکید کر دی کہ خبردار آئندہ ایسا نہ ہونے پائے اپنے اپنے کام پر سب حاضر رہنا غافل نہ ہونا آخر وہ شاہزادہ کہ جس کا عہدہ جاضرور کا تھا

جب رات ہوئی سب بھائیوں کو لے بیٹھا وہ سب اکٹھے ہو کر صلاح مشورہ کرنے لگے کہ یہ ملعون ہم کو ستاتا ہے اور دعویٰ خدائی کا کرتا ہے اور سب سے سجدہ کرواتا ہے اب ہم پر واجب ہے کہ اس کی خدمت سے باز رہیں اور یہاں سے کہیں نکل جائیں اپنے خالق ارض و سما کی عبادت کریں جو آخرت میں کچھ بھلا ہو بھائی بولے یہ اچھی بات ہے جو تم کہتے ہو کسی صورت یہاں سے نکلنا چاہتے تب وہ بولے ایک تدبیر ہے جب وہ ملعون میدان میں چوگان کھیلنے کو جائے گا البتہ ہم کو بھی لے جائے گا جب ہم کو کھیلنے کو کہے گا تب ایسی چستی و چالاکی سے چوگان کھیلنا چاہیے کہ وہ خوش ہو جائے اور تعریف کرے جب شام عنقریب ہوگی تب میں چوگان میدان سے باہر پھینکوں گا تم سب ہمارے پیچھے بہ بہانہ چوگان میدان سے باہر نکل رہنا تب سب مل کے ایک جگہ میں جا کے گھوڑے پر اسے اتر کر میلا کپڑا بدل کے پاؤں پاؤں چلے جائیں گے اور ہم کو کوئی نہیں پہچانے گا جب بھائیوں نے یہ صلاح ٹھہرائی اور دوسرے روز وقتانوس کے پاس سب آ کے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے عہدے پر جا کھڑے ہوئے وہ ملعون تخت پر بیٹھے دعویٰ خدائی کا کرتا تھا **عزیزتم کہاں جاتے ہوں انہوں نے کہا خالق ارض و سما کی طلب کو جاتے ہیں انہوں نے کہا وہ کیسا خدا ہے**

جسے چاہتے ہو وہ بولے آسمان اور زمین اور ہمارے تمہارے بیچ میں وہ سب کا پروردگار ہے اور ملک عدم سے ملک وجود میں لانے والا وہی ہے پس ان سب باتوں سے وہ لوگ خوش ہوئے اور بولے کہ یہ سچ کہتے ہیں تب وہ بھی پاسبانی چھوڑ کے شاہزادوں کے ساتھ مل گئے صبح ان کی اختیار کی اور ایک کتا ان کے ساتھ تھا وہ بھی ہمراہ ہولیا وہ بولتے کتے کو ہنکار دو تو بہتر ہے وگرنہ ہمارے ساتھ رہے گا تو بھونکے گا اس کی آواز سن کے لوگ آ کے ہم کو پکڑیں گے تب پاسبانوں نے کتے کو مارا پینا یہاں تک کہ اس کے ہاتھ پاؤں توڑ ڈالے اور سارا بدن زخمی کیا تو بھی اس نے پیچھا نہ چھوڑا آخر ان کے ساتھ رہ گیا اور اللہ نے اس کو زبان دی تب اسے کہا اے یارو مجھے مت مارو تم جس کے بندے ہو میں بھی اسی کا تابع ہوں تم جس کی یاد کو جاتے ہو میں بھی اسی کو چاہتا ہوں مجھ کو بھی تم اپنے ہمراہ لے چلو کتے سے یہ باتیں سن کے اصحاب کہف کو ترس آیا اور پیار کر کے کتے کو ساتھ لے چلے کاندھے پر تمام رات چلتے چلتے جب روز روشن ہوا سب جا کے پہاڑ کے اندر کھو میں جا گھے اور بولے کہ یہاں ذرا دم لینا چاہیے کہ جیسا کہ قولہ تعالیٰ از اوی الفتیۃ الی الکھف فقالو ربنا اتنا من لدنک رحمۃ وہی لنا من امرنا رشداً فضر بنا علی اذانہم فی الکھف سنین عددا ثم بعثنا لنعلم ای الحزبین اصحیٰ لما لیبثو امداً ترجمہ جب جا بیٹھے وہ جوان اس کو کھو میں پھر بولے اے رب وہ ہم کو اپنے پاس سے مہر اور بنا ہمارے کام کا بناؤ پس پردہ ہمارا ہم نے اوپر کانوں کے ان کے یعنی سلا دیا ہم نے ان کو بیچ غار کے کئی برس گنتی کے پھر آیا ہم نے ان کو کہ معلوم کریں دو فرقوں میں کس نے یاد رکھی ہے جتنی مدت رہے تھے اصقیہ و قیانوس نے اس کھیل کے میدان میں شاہزادوں کو نہ پا کے بہت تاسف کیا اور چند سواروں کو ان کے پیچھے دوڑایا تفحص و تجسس کرتے ہوئے اسی کھو کے پاس جا پہنچے خدا کے فضل سے اس غار کا منہ چیونٹی کے سوراخ سا بن گیا اور ان سب کا نام و نشان نہ پایا پھر آئے اور بعض روایت میں یوں آیا ہے کہ اس کھو کے کنارے پر انھوں کو مردہ پایا تھا اور اسی کھو میں ڈال کے چلے آئے تھے اور اسی دن سے لقب انھوں کا اصحاب کہف ہوا اور بعضوں نے یوں روایت کی ہے کہ وہ بادشاہ کے باورچی کے بیٹے تھے اور بعض ان میں نان بانی کے بیٹے تھے بادشاہ و قیانوس نے ایک کو جادو سیکھنے کو ایک جادوگر کے پاس بھیجا تھا ایک دن اس لڑکے سے اثنائے راہ میں ایک راہب سے ملاقات ہوئی راہب نے اس لڑکے سے پوچھا تم کہاں جاتے ہو وہ بولا میں جادو سیکھنے کو جاتا ہوں راہب بولا جادو تو کفر ہے تو مسلمان کیوں نہیں ہوتا تب خدا کے فضل سے اس وقت وہ ایمان لایا مسلمان ہوا۔ و قیانوس اس بات کو سن کے خفا ہوا اور اس لڑکے کو دار پر کھینچنے کا حکم کیا کہتے ہیں کہ اس کو پانچ دفعہ سولی پر چڑھایا تو بھی وہ نہ مرا اللہ کے فضل سے سلامت رہا اور کہا امننت برب العلمین آخر اس کو و قیانوس نے قید میں رکھا اس کے

ہم جنس اور پانچ چھ لڑکے و قیانوس کے ملازم تھے انھوں نے باہم صلاح مشورہ کر کے کسی حیلہ سے قید سے اس کو چھڑالیا اس کے بعد وہ متفق ہو کر اس ظالم کے قبضے سے اس شہر سے خدا کی عبادت کو نکلے ایک پہاڑ کی طرف گئے ایک کھو میں جا رہے اور وہاں سو رہے اس میں تین سو نو برس گزر گئے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و لیسو فی کھفہم ثلث مائۃ سنین و از دادو تسعاً ترجمہ اور مدت گزری ان پر کھو میں تین سو اور نواد پر اور اصحاب کھف کے نام اور ان کے عدد میں بہت اختلاف ہے یہ سب اہل روم تھے اور ان کا غار بھی ارض روم میں ہے اور بعض کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین میں تھے اور قاموس میں لکھتا ہے ابن قتیبہ نے روایت کی ہے وہ اصحاب کھف حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ کے قبل تھے اور بعض کہتے ہیں کہ اصحاب کھف کا دین و مذہب اللہ کو معلوم ہے فقط توحید پر قائم تھے اور کسی نبی کی شریعت پکڑنے نہیں پائے مگر جس نے ان کی خبر پائی معتقد ہوئے اور پاس ان کے مکان زیارت گاہ بنا دیا وہ نصاریٰ تھے نام انھوں کے یہ ہیں ^{مکسملین} ان و ملیخا و یکسر مرکوش نوزش ساینوس بطیونس کشفوط اور کسی نے کہا نا کا ملیخا مکسینا مرطوس نوائس اریطانس کید سلطیطوس اور بعضوں نے کہا مکسملینا بیخا مرطوس بیونس سا بونس کفسططوس ذونواس اور بعض نے کہا مکسملینا ملیخا مرطوس بوانس سارینوش بطشوش کشفوط اور بعض کے نزدیک یہ نام ہیں مکسملینا ملیخا مطونس بیونس سارینوس ذونواس کشفیطط یونس اور آٹھواں ان کا کتا کہ نام اس کا قطیر تھا قاموس میں یہی لکھا ہے لیکن شمار انھوں کا سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں کہ کتنے آدمی تھے اور ان کے عدد کا بہت اختلاف ہے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ سیقولون ثلثۃ رابعہم کلہم و یقولون خمسۃ سادسہم کلہم رجماً بالغیب و یقولون سبعة و ثامنہم کلہم قل ربی اعلم بغدثہم ما یعلم الا قلیل ترجمہ البتہ کہیں گے وہ تین ہیں چوتھا ان کا کتا ہے اور یہ بھی کہیں گے کہ وہ پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا بن دیکھے نشانی کے پتھر چلانا اور یہ بھی کہیں گے وہ سات ہیں آٹھواں ان کا کتا ہے تو کہہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے کتنے آدمی ان کے ہیں خبر ان کی نہیں رکھتے مگر تھوڑے لوگ جب تین سو نو برس کے بعد نیند سے جاگ اٹھے اصحاب کھف آپس میں پوچھنے لگے ایک دوسرے سے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے و کذلک بعثناہم لیساء لربینہم قال قائل منہم کم لیشم ط قالو لبثنا یوماً او بعض یوم ط قالو ربکم اعلم بما لیشم فابعثوا احدکم بورقکم ہذہ الی المدینۃ فلینظر ایہا از کی طعاماً فلیاتکم برزق منہ و لیتلطف و لا یشر عن بکم احداً ترجمہ اور اسی طرح ان کو جگا دیا ہم نے آپس میں لگے پوچھنے ایک بولا ان میں کتنی دیر ٹھہرے تم بولے ہم ٹھہرے ایک دن یا دن سے کم بولے تمہارا رب بہتر جانے جتنی دیر ہے ہوا ب بھیجوا اپنے میں سے ایک کو روپیہ لے کر اپنا اس شہر کو پس دیکھنے

کون سا ستر ا کھانا لادے تم کو اس میں سے کھانا اور نرمی سے جائے اور جتا دے تمہاری خبر کسی کو جب اصحاب کہف تین سو نو برس کے بعد ایک بارگی جاگے تو بھوک ان پر غالب ہوئی ان میں یملیخا کو شہر میں روٹی لانے کو تان بانی کے دوکان میں بھیجا اور وہ دینار ضرب وقتیا نوس کا تھا روٹی والے کو دیاروٹی والے نے دیکھ کے پوچھا اے یارو تم نے گڑمال کہیں پایا ہے کیونکہ اس دینار پر نام وقتیا نوس کا تھا بادشاہ ادکھتا ہوں اس کا زمانہ تو قرون گزر رہے وہ مر گیا اب مجھے بھی اس کا حصہ دو نہیں تو بادشاہ کے حضور میں تمہیں لے جاؤں گا وہ دیکھتے ہی تم سے سب روپیہ چھین لے گا آخر یملیخا نے اپنا سارا قصہ اس سے بیان کیا اس میں بہت آدمی دونوں کی قیل و قال سے آ کے مجتمع ہو گئے اور اس کی خبر بادشاہ تک پہنچی بادشاہ عادل تھا یملیخا کو حضور میں بلا کے ساری حقیقت اس سے پوچھی تب یملیخا نے بادشاہ سے کہا کہ ہم کئی آدمی ہیں بادشاہ وقتیا نوس کے ظلم سے بھاگ کر فلانے پہاڑ کی کھو میں جا رہے ہیں اور بعد مدت کے جب نیند سے جاگ اٹھے مارے بھوک کے برداشت نہ کر سکے تب سب کو وہاں بٹھا کے میں روٹی کے لیے شہر میں آیا بادشاہ یہ سن کے متعجب ہوا اوف علماء تو ارنج دان کو بلا کے پوچھا تم جانتے ہو بادشاہ وقتیا نوس کون سے زمانے میں گزرا ہے ان سب نے متفق الکلمہ عرض کی اے جہاں پناہ جو باتیں یملیخا نے حضور میں عرض کی ہیں سوچ ہیں ہم نے تو ارنج کی کتابوں میں دیکھا ہے کہ بادشاہ بڑا ظالم نام اس کا وقتیا نوس تھا سابق میں گزرا ہے پس چونکہ یہ بادشاہ عادل اور منصف مزاج تھا یہ حقیقت سن کے یملیخا کے ساتھ اس کھو میں جانے کا عزم کیا پس باشوکت شاہی سوار ہو اس کے ساتھ اس غار کے پاس جا پہنچا تب یملیخا نے اس سے کہا کہ آپ اگر اس حشمت اور بدبے کے ساتھ انھوں کے پاس جائیں گے تو اغلب ہے کہ وہ آپ کو دیکھ کے ڈریں گے اور چھپ جائیں گے اور آپ سے کچھ بات چیت نہ کریں گے مناسب ہے کہ آپ ذرا یہاں ٹھہریں میں جا کے انھوں کو خبر دوں اور خا طع جمع کروں کہ بادشاہ وقتیا نوس دنیا سے مطرود و مردود ہوا اب مسلمان بادشاہ ہے چلو شہر میں جائیں پس یملیخا بادشاہ سے کہہ کر غار میں چلا گیا اور سب احوال یہاں کا جو جو گزرا تھا ان سے بیان کیا وہ بولے ہم کو اب کھانے پینے کی کچھ حاجت نہیں اور ہم کو دنیا سے بھی کچھ غرض نہیں ہم کو اپنے خدا ہی سے کام ہے یہ کہہ کر پھر سو گئے خبر ہے کہ اب تک بھی سوتے ہیں ایسا ہی حال قیامت تک رہے گا کہتے ہیں کہ وہ بادشاہ اور سب نے ان کی انتظاری دیکھ کر اس کھو کے اندر جانا چاہا کسی جانب کو راہ اس کی نہ ملی نا امید وہاں سے پھرا آیا اور اس پہاڑ کے کنارے بستی میں آ کے ایک عبادت گاہ بنا کر وہاں سب رہ گئے اور خبر ہے اصحاب کہف کے لیے حق تعالیٰ نے فرشتے مقرر کیے ہیں تاکہ انھوں کو پہلو بہ پہلو سلائیں اور کروٹ کروائیں اور بہشت کے پتھے سے ہوا کریں اور گرمی اور سردی وہاں انھوں پر نہیں لگتی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وتسرى الشمس اذا**

طلعت تزاور عن كهفهم ذات اليمين واذا غربت تقرضهم ذات الشمال وهم في فجوة منه ط ذلك من ايات الله من يهدي الله فهو المهتد ومن يضل فلن تجد له وليا مرشداً ترجمہ اور تو دیکھے دھوپ جب نکلتی ہے بچ کے جاتی ہے ان کی کھوسے داہنے کو اور جب ڈوبتی ہے کتر جاتی ہے ان سے بائیں کو تاہم انگریز اور سرڈی کا ان پر نہ لگے اور وہ میدان میں ہیں اس کی یہ ہے کہ قدرتوں سے اللہ راہ دے وہی آئے راہ پر اور جس کو گمراہ کرے پھر تو نہ پائے کوئی اس کا رفیق راہ پر لانے والا کہتے ہیں کہ وہ سوتے ہیں ان کی آنکھیں کھلی ہیں اس سے کوئی جانے جاگتے ہیں اور حق تعالیٰ نے اس مکان پر دہشت رکھی ہے تاکہ لوگ تماشا نہ پکڑیں کہ وہ بے آرام نہ ہوں اور ان کے ساتھ ایک کتاب لک گیا وہ بھی زندہ رہ گیا مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قبل زمانے کے اصحاب کہف اس کھوسے میں گھے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایام میں گھے اور انجیل پر ایمان لائے تھے لیکن اکثر کا قول یہ ہے کہ دین اور مذہب انہوں کا بجز خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔

حضرت شعیب پیغمبر علیہ السلام

شعیب علیہ السلام حضرت صلاح پیغمبر علیہ السلام کی اولادوں میں تھے اور رسول خدا ﷺ نے ان کو پیغمبروں کا خطیب فرمایا تھا چونکہ وہ فصیح اللسان تھے اور اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت کرتے تھے اور حضرت شہرمدین کے نبی تھے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے والی مدین اخاہم شعیباً ط قال یا قوم اعبدوا اللہ مالکم من اللہ غیرہ ولا تنقصوا المکیال والمیزان انی ارکم بخیر وانی اخاف علیکم عذاب یوم محیط ویا قوم ما وفوا المکیال والمیزان الی اخر ایہ ترجمہ اور مدین کی طرف بھیجا ہم نے ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو وہ جا کے بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہیں تمہارا خدا اس کے سوا اور نہ گھٹاؤ ناپ اور تول میں دیکھتا ہوں تم کو آسودہ اور ڈرتا ہوں تم پر آفت سے ایک گھرنے والے دن کے اور اے قوم پورا کرو ناپ اور تول کو انصاف سے اور نہ گھٹاؤ لوگوں کو ان کی چیزیں اور نہ مچاؤ زمین پر خرابی کا فردوں نے حضرت کو جواب دیا شعیب علیہ السلام مال ہمارا ہے خواہ زیادہ بچیں خواہ گھٹا کے بچیں وزن اور ناپ سے ہمارے تم کو کیا کام ہے پھر حضرت نے فرمایا اے قوم اگر خدا کی بندگی نہ کرو گے اور میزان اور ناپ کو درست نہ رکھو گے تو عذاب پہنچے گا تم پر خدا کی طرف سے جیسا کہ قوم نوح علیہ السلام اور قوم ہود علیہ السلام اور قوم صالح علیہ السلام اور قوم لوط علیہ السلام پر عذاب نازل ہوا تھا چنانچہ قولہ تعالیٰ ویا قوم لا یجر منکم شقاقی ان ینصیکم شل ما اصاب قوم نوح او قوم ہود او قوم صالح ط ویا قوم لوط منکم بیعدواستغفروا ربکم تو بوا الیہ ط ان ربی رحیم ودود ترجمہ اور اے قوم نہ کمانا میری ضد کرینہ کہ پڑے تم پر جیسا کچھ پڑا قوم نوح علیہ السلام پر یا ہود علیہ السلام پر یا قوم صالح علیہ السلام پر اور قول لوط علیہ السلام تو تم سے دور نہیں اور گناہ بخشو او اپنے رب سے اور اس کی طرف رجوع لاؤ البتہ میرا رب مہربان ہے محبت

والاقوم نے جواب دیا قولہ تعالیٰ یا شعیب ما نفقہ کثیراً مما تقول وانا لترك فینا ضعیفاً
ولولا رھطک لترجمناک وما انت علینا بعزیز ترجمہ اے شعیب علیہ السلام ہم نہیں سمجھتے
بہت باتیں جو تو کہتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں تو ہم میں کمزور ہے اور اگر نہ ہوتے تیرے بھائی تو تجھ کو ہم
سکسار کر ڈالتے اور کوئی تو ہم پر سردار نہیں پھر حضرت شعیب نے ان سے کہا اے قوم ڈرو اللہ سے اور
پوچھو اسی کو مجھے سچا نبی جانو اور کہا مانو ہر چند کہ شعیب علیہ السلام کہتے رہے پھر نہ مانا تب حضرت نے ان
سے مایوس ہو کر بنا چاری ان پر بددعا کی حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا اے شعیب
علیہ السلام قریب ہے تمہاری قوم پر اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرے گا تم ہوشیار رہو جو لوگ تم پر ایمان
لائے ہیں ان کو لے کر شہر سے نکل رہنا اس قوم سے دور رہنا تب حکم الہی سے شعیب علیہ السلام نے
اپنے اہل و عیال اور وہ لوگ جو ان پر ایمان لائے تھے سب ایک ہزار سات سو آدمی ہمراہ لے کر شہر سے
باہر نکل گئے کافر سب ہنسنے لگے بولے اے شعیب علیہ السلام کیا مصیبت پڑی ہے کہاں جاتے ہو شہر
سے حضرت نے کہا میں تم سے جدا ہوتا ہوں خدا کے کہنے سے اب حق تعالیٰ تم پر عذاب نازل کرے گا
جب حضرت یہ بول کے شہر سے تین میل باہر نکل گئے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر خبر دی کہ
کل صبح تمہاری قوم پر عذاب نازل ہوگا جب صبح ہوئی حضرت عبادت میں مشغول ہوئے اور جتنی قوم
کفار کی تھی صبح کو اپنے گھروں میں سوتے تھے اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کے خدا کے حکم
سے ایسی ایک چیخ ماری کہ تمام کافر شہر کے ہلاک ہو گئے یہاں تک کہ کوئی مویشی بھی نہ رہا اور آگ آ
کے ان سب مردودوں کو جلا گئی اس کے بعد حضرت نے خدا کی درگاہ میں عرض کی الہی میں اب کہاں
جاؤں کہاں رہوں ندا آئی تم اپنے گھر میں جا کر رہنا شروع کر دو تب شعیب علیہ السلام اپنی قوم کو لے
کر شہر میں آئے دیکھا کہ سارے مردود کفار جل بھن کر خاک ہو گئے پھر حضرت کے آنے سے شہر مدین
آباد ہوا اور اشجار و درخت از سر نو تروتازہ ہوئے پھول پھل کر پھلنے لگے۔ پس شعیب علیہ السلام نے اپنی
قوم کو بارہ برس تک شریعت سکھائی اور ہلاک ہونے میں قوم کے اپنی بددعا سے بہت تاسف کرنے لگے
اور اس کے غم سے روتے روتے آنکھیں جاتی رہیں مروی ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نازل ہو
کر حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا اے شعیب علیہ السلام تم کیوں غم کھاتے ہو اگر اپنی آنکھ کے لیے
روتے ہو تو آنکھ دی جائے اور اگر کسی کام کے لیے روتے ہو تو وہ بھی حاصل ہوگا اور دوزخ کا ڈر ہے تو
کچھ اندیشہ مت کرو اگر دنیا کے لیے روتے ہو تو دنیا بھی دی جائے خدا اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے
تب حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا اے حضرت جبرائیل علیہ السلام میں کچھ نہیں چاہتا ہوں مگر خدا کے
دیدار کی آرزو ہے حضرت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ سن کر باری تعالیٰ سے عرض کی الہی تو دانا پنا

ہے شعیب علیہ السلام جو کہتا ہے تجھ کو خوب معلوم ہے ندا آئی اے حضرت جبرائیل علیہ السلام تم اس سے جا کر میری طرف سے کہو کہ ہمارا دیدار قیامت کو ملے گا غرض شعیب علیہ السلام بارہ برس دنیا میں ٹاپتا رہے۔

قصہ حضرت یونس علیہ السلام

روایت کی گئی ہے کہ حضرت یونس پیغمبر علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلام کی اولاد میں تھے اللہ تعالیٰ نے شہر نیوی کی ان کو پیغمبری دی تھی اب جس کو دمشق کہتے ہیں وہاں قوم شمود کی تھی سب بت پرست تھے ایک روز ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب رسالت مآب ﷺ سے پوچھا کہ یونس پیغمبر علیہ السلام کی قوم کتنی تھی حضرت نے فرمایا لاکھ سے زیادہ تھی سب نافرمان تھی چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا وارسلنا الی مائة الف او یزدون ترجمہ اور بھیجا اس کو ہم نے لاکھ آدمی پر یا زیادہ پر فائدہ یعنی اگر عاقل بالغ شمار کیجئے تو لاکھ تھے اور سب کو شامل کیجئے تو لاکھ سے زیادہ تھے یہ اللہ کو شک نہیں مروی ہے کہ یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کو چالیس برس تک خدا کی طرف دعوت کی اور کہتے رہے اے قوم کہو لا الہ الا اللہ یونس نبی اللہ وہ مردود کبھی اس کلمہ کو زبان پر نہ لائے اور کہتے تم اگر ہم کو پارہ پارہ کرو گے پھر بھی تم کو نبی اللہ کا نہیں کہیں گے حضرت اس بات سے اور زیادہ مایوس ہوئے قوم بت پرستی کرنے لگی پھر کہا اے قوم اپنے خالق ارض و سما کو چھوڑ کر کیوں بت پرستی کرتے ہو جس میں نفع نہیں وہ جہنم کی راہ ہے ان منکروں نے ہرگز نہ سنا اور کہا کہ ہم تیرے خدا کو نہیں مانتے ہیں اور حضرت کو اذیت دینے لگے پھر حضرت نے عاجز ہو کر کہا اے قوم خدا کی عبادت کرو اور راہ ضلالت کو چھوڑو نہیں تو خدا تم پر عذاب نازل کرے گا وہ بولے عذاب کیا چیز ہے کیسا ہوتا ہے حضرت بولے عذاب آتش دوزخ ہے یہ سن کر ان مردودوں نے کہا بھلا کچھ مضائقہ نہیں تب یونس علیہ السلام نے ان کے لیے بددعا مانگی ندا آئی اے یونس علیہ السلام جب وقت آئے گا ان پر عذاب نازل کروں گا پس یونس علیہ السلام خفا ہو کر اس شہر سے اپنی قوم کو چھوڑ کر بے رضائے الہی کے نکلے اسی سبب اللہ نے ان کو بلا میں مبتلا کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وذلنون اذ ذهب مغاضباً فظن ان نقدر علیہ فنادی فی الظلمت ان لا الہ الا الت سبحک انی کنت من الظالمین فاسجنناہ و لنجیناہ من الغم ط و کذلک لننجی المؤمنین ترجمہ اور مچھلی والے کو جب چلا گیا غصے سے لڑ کر پس سمجھا وہ کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے پس پکارا راج اندھیروں کے کہ کوئی حاکم نہیں سوائے تیرے بولے تو بے عیب ہے بے شک میں تھا گنہگاروں میں پس قبول کی ہم نے اس کی پکار اور نجات دی ہم نے اس کو غم سے اور اندھیرے سے اور اسی طرح نجات

دیتے ہیں ہم ایمان والوں کو یونس علیہ السلام بڑے شوقین تھے عبادت کے اور دنیا سے الگ تھے حکم ہوا کہ ان کو بھیجو شہر نینوی میں مشرکوں کو منع کریں بت پوجنے سے یہ خفا ہو کر چلے راہ میں ایک ندی ملی ایک بیٹا کنارے چھوڑ کر ایک کندھے پر لیا عورت کا ہاتھ پکڑا ندی میں پانی نے زور کیا عورت کا ہاتھ چھوٹ گیا اس کے تھامنے سے وہ لڑکا کندھے سے پھسل پڑا گھبراہٹ میں کنارے پر آئے دوسرے لڑکے کے پاس اس کو بھیڑیا لے گیا جب اس شہر میں پہنچے سرداروں سے ملے پیغام اللہ کا پہنچایا وہ ٹھٹھا کرنے لگے ایک مدت تک وہاں رہے آخر خفا ہو کر عذاب کی بددعا کی اللہ سے اور آپ نکل گئے تین دن کا وعدہ کر کے تیسرے دن عذاب آیا شہر کے سب لوگ جنگل میں نکلے اللہ کے آگے توبہ کی روئے سارے بت توڑ ڈالے عذاب ٹل گیا شیطان نے یونس علیہ السلام کو خبر دی کہ وہ قوم اچھی بھلی ہے اس پر عذاب نہ آیا یہ سن کر حضرت ذل میں خفا ہوئے کہ اللہ نے مجھ کو جھوٹا کیا یہ کہہ کر اللہ کے حکم کی راہ نہ دیکھی کسی طرف چل کھڑے ہوئے ایک کشتی پر جا سوار ہوئے وہ کشتی بھنور میں چکر کھانے لگی لوگوں نے کہا کشتی میں کسی کا غلام ہے اپنے خدا سے بھاگا ہوا قرعہ ڈالا تو حضرت کے نام پر آیا دریا میں ان کو ڈال دیا ایک مچھلی ان کو نگل گئی اس اندھیرے میں رب کو پکارا توبہ قبول ہوئی مچھلی نے کنارے پر اگل دیا وہاں ایک تیل نے چھا کر چھاؤں کی یعنی کدو کی تیل نے چھاؤں کی اور ہرنی نے دودھ پلایا جب قوت بدن میں آئی حکم ہوا اسی قوم میں پھر جانے کا وہ قوم ان کی آرزو مند تھی راہ دیکھتی ان کی عورت اور لڑکے پھر ملے بھیڑیے سے لوگوں نے چھڑا لیا اور بہتوں کو نکال لیا تھا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ یونس علیہ السلام خدا کی مرضی نہ دریافت کر کے جلدی غصہ ہوئے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی عبرت کے لیے مچھلی کے پیٹ میں ان کو چند روز رکھا حکمت یہ تھی کہ مومن بندوں کو دکھا دے کہ عبرت ہو کہ اپنے پیغمبر کو ایسے مقاموں میں نہ چھوڑا مچھلی کو کھلایا پھر نجات دی پس مومن بندوں کو یہ لازم ہے کہ مرضی الہی میں کسی امر میں سرکشی نہ کریں ہر آن ان کا شکر کرے الغرض یونس علیہ السلام جاتے جاتے کسی ندی کے کنارے پر جا پہنچے دیکھا کہ لوگ کشتی پر سوار ہو کر پار اترتے ہیں آپ بھی جا کر سوار ہوئے تین شبانہ روز کشتی پر تھے چوتھے روز آٹھ گھڑی کے وقت تمام دریا ایک بارگی اندھیرا ہو گیا اور بڑی بڑی مچھلیاں آ کے کشتی کو حرکت دینے لگیں آدمیوں نے کہا کہ کوئی گنہگار بندہ کشتی پر ہوگا اس کو کشتی سے نکال دریا میں ڈال دو مچھلی نگل جائے شاید ہم اس تہلکے سے بچیں ایسا نہ ہو کہ کشتی ہماری غرق ہو اور ہم سب ڈوب جائیں یونس علیہ السلام اس بات کو سنتے ہی کشتی پر سے اٹھ کھڑے ہوئے بولے تم میں میں گنہگار بندہ ہوں مجھ ہی کو دریا میں ڈال دو مچھلی نگل جائے سب نے کہا آپ کو ہم درویش صفت دیکھتے ہیں اور عقلمند آپ پر بدگمانی نہیں کر سکتے بلکہ بہ نسبت آپ کے ہم بہت گنہگار ہیں آپ کو ناحق دریا میں ڈال کے کیوں عاصی ہوں تب ہر ایک نے

مچھلی سے کہا اے مچھلی جو گنہگار بندہ ہے ہم میں اس کو نکل جا مچھلی نے کسی کو قبول نہ کیا تب حضرت یونس علیہ السلام نے ان سے کہا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں ہی بندہ گنہگار ہوں اپنے خدا سے بھاگ کر آیا ہوں تب انہوں نے سب کے نام پر قرعہ ڈالا تین مرتبہ حضرت یونس علیہ السلام کا نام اٹھا تب انہوں نے ناچار ہو کر مچھلی کے آگے ڈال دیا مچھلی ان کو نکل گئی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ **فالتقمہ الحوت وهو ملیم ترجمہ** پس نکل لیا مچھلی نے اور وہ ملامت میں پڑا ہوا تھا اور تفسیر میں یوں لکھا ہے مچھلی نے حضرت یونس علیہ السلام سے یہ بات کہی کہ اے پیغمبر خدا مجھ کو اللہ نے فرمایا ہے تم کو اچھی طرح سے اپنے پیٹ میں رکھوں کسی طرح اذیت نہ دوں اب میرا پیٹ آپ کیلئے زندان ہوا جب چاہے وہ خلاص کرے اور پیٹ میرا غلاظت سے پاک ہے میں خدا کو یاد کرتی ہوں تسبیح تلاوت میں اس کی مصروف ہوں اب یہی پیٹ تمہاری عبادت گاہ ہوئی۔ سو چو مچھلی کس طرح خدا کی عبادت کرتی تھی یونس کے پیٹ میں رکھ کے تم اپنی اوقات دنیا کے پیچھے برباد کرتے ہو کیوں خدا کی بندگی نہیں کرتے ہو آلائش دنیوی میں اپنے آپ کو ڈباتے ہو خراب کرتے ہو جو مومن خدا کا پیارا ہو گا وہ البتہ اس کی عبادت میں مصروف رہے گا اور اپنے آپ کو معصیت سے باز رکھے گا غرض یونس علیہ السلام کو جو مچھلی نکل گئی تھی اس مچھلی نے چالیس دن تک منہ اپنا کھلا رکھا تھا حضرت کو کچھ اذیت نہ پہنچی تھی کہ وہ خاص بندہ خدا کا تھا اور چالیس دن رات حضرت نے کچھ کھانا پینا نہیں کھایا تھا تاب و طاقت جاتی رہی اس میں بھی عبادت اور ذکر الہی میں مشغول تھے اس لیے نجات پائی جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **فلولا الہ کان من المسبحین لبث فی بطنہ الی یوم یبعثون ترجمہ** پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ ہوا وہ تسبیح کرنے والوں سے البتہ رہتا مچھلی کے پیٹ میں اس دن تک کہ اٹھائے جائیں مردے یعنی یونس پیغمبر علیہ السلام اگر مچھلی کے پیٹ میں خدا کو یاد نہ کرتے تو قیامت تک رہتے مچھلی کے پیٹ میں اسے مومنو یونس علیہ السلام نے بسبب تسبیح پڑھنے کے مچھلی کے پیٹ میں نجات پائی کہ کیا عجب ہے تم بھی اگر خدا کی اطاعت و بندگی کرو گے تو البتہ آتش و دوزخ سے نجات پاؤ گے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ دریا کی تمام مچھلیاں بیمار ہو گئیں تسبیح اور تہلیل سے ان کی سب بھلی ہو گئیں اور جناب باری میں مچھلیوں نے عرض کی یا رب العالمین تیرے بندے جب بیمار ہوں تیری رحمت کے علاج سے آرام پائیں اور ہم کو بھی اپنے لطف کے شفا خانے سے دوا و شفا کی بتلائے کہ ہم اس سے بھلے ہوں تب جناب باری سے ارشاد ہوا اے مچھلیوں یونس علیہ السلام جس مچھلی کے پیٹ میں تھا تم اسے جا کر سونگھا کی جیوتب جمیع امراض سے شفا پاؤ گی اور کبھی بیمار نہ ہو گی چونکہ اس مچھلی نے یونس علیہ السلام کی صحبت پائی تھی اور چالیس دن رات حضرت کو پیٹ میں رکھا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی کے تئیں جمیع امراض مچھلیوں کی دوا

گردانی پس جو مچھلی بیمار ہوئے گی اسے جا کے سونگھے گی آرام پائے گی سنو اے مومن بھائیو جو شخص خدا اور رسول ﷺ کی محبت اور رضا پر رہے گا اور اس کا حکم بجلائے گا تو امید قوی ہے کہ عذاب دوزخ سے وہ نجات پائے گا ان کی آل و اصحاب کے طفیل اور برکت سے اگر حسن اعتقاد اور محبت ان سے ہو جیسا کہ یونس علیہ السلام کی برکت سے اور صحبت سے اس مچھلی کو نجات ہوئی اور اس کے وسیلے سے تمام دریا کی مچھلیوں کو راحت پہنچی اور حضرت کو مچھلی کے پیٹ میں جانے کی دوسری وجہ یہ تھی کہ دریا کی مچھلیاں اپنی تسبیح اور تہلیل سے فخر کرتی تھیں کہ ہم تسبیح پڑھنے میں اور عبادت کرنے میں تیری فاضل تر ہیں نبی آدم سے تب ان کو دکھانے کے لیے حق سبحانہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں قید فرمایا اور کہا اے مچھلیوں دیکھو یونس علیہ السلام کیسی جگہ تنگ و تاریک میں ہمارا نام لیتا ہے تم تو جائے آرام میں رہ کر ہمارا ذکر کرتی ہو پس اس کی عبادت فضیلت رکھتی ہے تمہاری عبادت پر جب یونس علیہ السلام کے حال سے دریا کی مچھلیاں آگاہ ہوں تب خدا کی بارگاہ میں شرمندہ ہوں خبر ہے کہ چھ پیغمبروں کو حق تعالیٰ نے سخت بلاؤں میں مبتلا کیا تھا تو بھی انہوں نے اپنی حالت مصیبت میں خالق کی بندگی نہ چھوڑی اور تمام ارض و سما کے فرشتے اور نبی آدم کو حق تعالیٰ نے دکھلایا اور تنبیہ کی دیکھو کیسی کیسی مصیبت میں ہمارا بندہ مبتلا رہا پر ہم کو نہیں بھولا یاد کرتا رہا پس ہم نے اس کو نجات دی چنانچہ پہلے نوح پیغمبر علیہ السلام کو ان کی قوم کے سبب سے رنج و بلا میں گرفتار کیا تھا پھر ان کو نجات دی دوسرے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو آگ میں نمرود کی ڈالا دوستی اور صدق اعتقاد ان کا تمام خلائق اور فرشتوں کو دکھلایا پھر ان کو نجات دی تیسرے یونس پیغمبر علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں رکھا تھا پھر ان کو نجات بخشی چوتھے یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں اور زندان میں اور غلامی میں ان سب بلاؤں میں مبتلا کیا تھا تو بھی ان مقاموں میں خدا کی عبادت کی تب نجات اس سے پائی اور پانچویں ایوب علیہ السلام کو بیماری میں مبتلا کیا تھا ایسا کہ تمام بدن میں ان کے آبلے پڑے کیرے پڑ گئے تھے باوجود اس کے ایوب علیہ السلام نے خدا کی عبادت نہ چھوڑی۔ تب ان کو اس سے نجات بخشی اور چھٹے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا دندان مبارک شہید ہوا اور عار میں شب معراج میں ستائیس آسمان سے لامکان پر لے گیا صدق و محبت ان کی اللہ کے ساتھ ہفت آسمان کے فرشتوں کو دکھلایا اس حالت میں بھی حضرت نے اللہ کی اطاعت نہ چھوڑی اور اللہ نے ان کو مقرب مقربین سے اور مکرم تر مکرمین سے کیا تا کہ عالم بالا کو معلوم ہو کہ سب سے بزرگی اور شرافت جو کچھ کہ اللہ نے دی ہے نبی آدم کو دی ہے اور کسی کو نہیں قصہ کوتاہ غرض اس مچھلی نے حضرت یونس علیہ السلام کو پیٹ میں لے کر سات سمندر پھری اور تمام قدرت الہی دریا میں دیکھی بعد چالیس دن کے حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ کو پکارا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا **فنادی فی الظلمات ان لا اله الا انت**

سبحنک ان كنت من الظالمين ترجمہ پس پکارا یونس علیہ السلام نے ان اندھیروں میں کہ کوئی حاکم نہیں ہے سوائے تیرے تو بے عیب ہے تحقیق میں تھا گنہگاروں میں سے معلوم ہوا یونس علیہ السلام چار تار کی میں تھے ایک ذلت و خواری اور دوسرے رنج و عذاب اور تیسرے قعر دریا اور چوتھے مچھلی کے پیٹ میں تھے بمصداق اس آیت کے فاستجینا لہ و نجینا من الغم و کذلک ننجی المؤمنین ترجمہ پھر سن لی ہم نے اس کی پکار اور نجات دی ہم نے اس کو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہیں ہم ایمان والوں کو پس اللہ کے حکم سے اس مچھلی نے یونس علیہ السلام کو چالیس دن کے بعد دریا کے کنارے سوکھے پر آ کے اگل دیا تب حضرت نے اس سے نجات پا کر چار رکعت نماز شکرانے کی ادا کی مروی ہے کہ وہ نماز عصر کی تھی اب اس کو فرض گردانا اللہ نے ہم پر جب اپنے گناہ سے وہ مقرر ہوئے تو بہ کی تبت خدا کی مہربانی ان پر ہوئی بلا سے نجات دی اور وہ جن قوموں سے خفا ہو کر شہر سے نکل گئے تھے پیچھے خدا نے ان پر عذاب نازل کیا اچانک ایک آگ غضبناک آسمان سے مثل ابرسرخ کے نازل ہوئی اور ان کے سر پر آ موجود ہوئی وہ مارے خوف کے سب کے سب ایک میدان میں جا کے دو فرقے ہو گئے ایک فرقہ بوڑھے اور جوانوں کا اور دوسرا فرقہ عورت اور لڑکوں کا ہوا اور ایک جگہ تمام مویشی جمع کیے اس کے بعد سب کے سب نے سراپنا نکا کر کے سجدے میں گر کے خدا کی درگاہ میں تضرع کی اور دعا مانگی الہی ہم اب تیرے حکم میں آئے اور نافرمانی نہیں کریں گے اور تیرے پیغمبر کی بات مانیں گے ہم نے توبہ کی اس بلا سے تو نجات دے اگرچہ ہم مستحق عذاب کے ہیں اور یہ ستوران بے زبان بے گناہ ہیں ان پر تو رحم کر جب اس طرح انہوں نے تضرع و زاری کی تب حق تعالیٰ نے توبہ ان کی قبول کی اور بلا سے نجات دی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلولا کالت قریتہ امت فنفعہا ایمانہا الا قوم یونس لما امنو کشفنا عنہم عذاب الخزی فی الحیوة الدنیا و متعنہم الی حین ترجمہ سونہ ہوئی کوئی بستی کہ یقین لاتی پس کام آتا ان کو یقین لانا مگر یونس علیہ السلام کی قوم جب وہ یقین لائے کھول دیا ہم نے ان سے ذلت کا عذاب دنیا کی زندگی میں اور کام چلایا ان کا ایک وقت تک دنیا میں عذاب دیکھ کر یقین لانا کسی کو کام نہیں آیا مگر قوم یونس علیہ السلام کو اس واسطے کہ ان پر عذاب کا حکم نہ پہنچا تھا حضرت یونس علیہ السلام کی شتابی سے صورت عذاب نمودار ہوئی تھی وہ ایمان لائے تب نجات گئے اس کے بعد قوم نے یونس علیہ السلام کو تلاش کیا نہ پایا دعا مانگی الہی پھر اس پیغمبر کو ہماری قوم میں بھیج تب مچھلی حضرت کو دریا کے کنارے سوکھے میں آ کے گل گئی اور حضرت کے تمام اعضا نازک و ضعیف ہو گئے تھے کچھ کھانے کو نہیں کھا سکتے تب حق سبحانہ تعالیٰ نے اسی وقت اپنے فضل و کرم سے ایک کدو کا گاچہ پیدا کیا اور اسی گھڑی گاچہ میں کدو لگا حضرت اسی کو کھاتے اور اسی کے سائے کے تلے دھوپ میں آرام پاتے

اسی طرح چالیس دن بلب دریا کدو کی بیل کے تلے رہے تب کچھ قوت آئی اس کے بعد اللہ کے کہنے پر پھر اسی قوم کی طرف گئے بمصداق اس آیت کے فبذناہ بالعرآء وهو سقیم وابتنا علیہ شجرة من یقطين ط وارسلنا الی مائتہ الف او یزیدون فامنوا فمتعنہم الی حین ترجمہ پس ڈال دی ہم نے اس کو زمین بن گھانس والی میں اور وہ بیمار تھا اور اگایا ہم نے اوپر اس کے ایک درخت بیل والا یعنی کدو کا درخت اور بھیجا ہم نے اس کو طرف لاکھ آدمی کے بلکہ زیادہ پس ایمان لائے پس فائدہ دیا ہم نے ان کو ایک مدت تک وہی قوم جن سے بھاگے تھے ان پر ایمان لائے ڈھونڈتے تھے اس میں حضرت جاپنچے ان کو بڑی خوشی ہوئی سب قوم آ کے حضرت کو استقبال کر کے تعظیم و تکریم سے لے گئے اور حضرت سے شریعت سیکھی اکتیس برس یونس علیہ السلام اس قوم میں رہے اس کے بعد انتقال کیا اور وہ حضرت پیغمبر مرسل تھے حق تعالیٰ فرماتا ہے وان یونس لمن المرسلین ترجمہ تحقیق یونس علیہ السلام البتہ پیغمبر مرسلوں میں سے تھا جناب باری نے رسول خدا کو یہ فرمایا فاصبر لحکم ربک ولا تکن کصاحب الحوت اذ نادى وهو مکظوم ط ترجمہ اب ٹھہرا رہا دیکھ اپنے رب کے حکم کی اور مت ہو جا جیسا مچھلی والا جب پکارا اس نے اور وہ غم سے بھرا تھا پس اے مومنو جبکہ یونس علیہ السلام چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو صاحب حوت فرمایا یعنی مچھلی کے یار پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس برس تک رسول خدا ﷺ کی صحبت میں رہے اور وہ یار غار حضرت کے تھے یعنی مکے کے کافروں نے جب حضرت کا پیچھا کیا آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر مکے کے نزدیک پہاڑ پر ایک غار میں چھپ رہے ایک رات دن کے پیچھے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذا خرجه الذین کفرو الساسی الثین اذہما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان اللہ معنا ترجمہ جس وقت اس کو نکالا کافروں نے دو جان سے جب دونوں تھے غار میں جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تم غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے پس رفیق غار حضرت رسول خدا ﷺ کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جس دن ہجرت کی مکے سے مدینہ منورہ میں بعض اصحاب حضرت کے آگے نکل گئے تھے مدینہ منورہ کی طرف اور بعض حضرت کے پیچھے نکل آئے پس اے یارو مومنو اگر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول خدا ﷺ کا یار غار اور پیٹو مومنوں کا ہم جانیں تو بموجب نجات اور کمال ایمان ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت ایوب علیہ السلام حضرت عیص علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے نیک مرد صالح اور وطن آپ کا شام تھا افرائیم بن یوسف کی بیٹی سے شادی کی تھی اور دس غریب مسکین محتاجوں کو جب تک کھانا نہ کھلاتے تب تک وہ نہ کھاتے اور دس ننگے کو جب تک نہ پہناتے خود نہ پہنتے اور قبل بتلا ہونے کیڑوں کی بلا میں نہ تھے اس کے بعد نبی مرسل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت مال و فرزند عنایت کیا تھا دنیا میں سب طرح سے خوش تھے شب و روز عبادت بندگی میں رہتے ایک دن یہ دیکھ کے شیطان مردود نے خدا کی درگاہ میں عرض کی اے رب تیرا بندہ ایوب علیہ السلام جو اتنی عبادت کرتا ہے اور لوگوں سے سلوک کرتا ہے صرف یہ دولت اور فرزند کے باعث ہے کیونکہ تو نے اس کو بہت دولت و فرزند دیے ہیں نہیں تو کبھی ایسی عبادت نہ کرتا پس ہم کو اس کے پاس جانے کا حکم دے دیکھیں تیری بندگی کیونکر کرتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہے اس راہ سے ہم اس کو گمراہ کریں گے تب حق سبحانہ تعالیٰ نے ان کے آزمانے کے لیے شیطان کو ایوب علیہ السلام کے پاس بھیجا جا کے دیکھا کہ حضرت عبادت میں مشغول ہیں بہر صورت چاہا کہ حضرت کو کچھ معاملہ دے مگر وہ نہ سکا آخر منہ موڑ کے مرحوم مردود ہو کے چلا گیا اور ایک روایت ہے کہ فرشتوں نے ان کی بندگی دیکھ کر تعجب کیا اور جناب باری میں عرض کی کہ ایوب علیہ السلام مال و دولت زن و فرزند پانے کے سبب سے تیری بندگی کرتے ہیں اور تو نے ان کو دنیا میں سب طرح آرام سے رکھا ہے اس لیے ادائے شکر کرتے ہیں تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے فرشتو اطاعت بندگی اس کی بعض دولت کے نہیں بلکہ خاص میرے لیے ہے جو جو نعمتیں میں نے اس کو دی ہیں اگر پھروں تو بھی میری بندگی کرے گا ہر حال میں وہ ہماری رضا پر شاکر و صابر ہے اس وقت جیسا میرا مطیع ہے حالت فقر میں اس سے بھی زیادہ ہوگا مروی ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے بلا اور مصیبت اپنے اوپر اللہ سے مانگ لی تھی تاکہ اس میں شکر زیادہ کریں اور صابروں میں داخل ہوں اور ثواب ملے وحی نازل ہوئی اے ایوب علیہ السلام تو مجھ سے صحت اور تندرستی مانگتا ہے یا رنج و بلا حضرت نے عرض کی اے پروردگار میرے لیے مصیبت تیری بہتر ہے صحت و عافیت سے پس بخواہش اپنی کے مرض میں گرفتار ہوئے مرض الہمی سے تمام بدن میں ان کے پھپھولے پڑ کے کپڑے پڑ گئے اور دوسری روایت ہے کہ ایک روز

حضرت کو کسی نے کہا آپ کو اللہ نے بہت مال و فرزند نعمتیں دنیا میں عطا کی ہیں حضرت نے فرمایا اس کے عوض ہم تو بہت عبادت اور شکر کرتے ہیں اس بات سے خدا کو ناگوار ہوا تب کیڑوں کے مرض میں گرفتار کیا خبر ہے کہ اول نقصان مال و اسباب میں ہوا جس سے سب چیزیں جاتی رہیں اولاد ان کی چھت کے تلے دب کر گئی اور چالیس ہزار بھیڑ بکری ہاتھی گھوڑے اونٹ گائے بیل مویشی جتنے تھے سب مر گئے پاسبانوں نے آ کر حضرت کو خبر دی آپ عبادت میں تھے بعد فراغ وہ بولے اے حضرت آپ کی بھیڑ بکریاں میدان میں جتنی تھی غیب سے آتش آئی سب کو جلا گئی حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا کیا کروں جس کی تھی سولے گیا پھر عبادت میں مشغول ہوئے پھر اس کے بعد جتنے گائے بیل تھے سب جل گئے چرواہے نے آ کر خبر دی اے نبی اللہ آپ کے گائے بیل جتنے تھے میدان میں غیب سے آگ آ کے سب کو جلا گئی یہ بھی سن کے حضرت عبادت میں مشغول ہو گئے اس کے بعد شتر بانوں نے آ کر خبر دی اے حضرت جتنے ہزار اونٹ آپ کے تھے سب کے سب جل کر مر گئے حضرت نے فرمایا مرضی الہی ہے میں کیا کروں پھر سائیسوں نے آ کر خبر دی اے حضرت جتنے گھوڑے آپ کے تھے آج سب مر گئے حضرت نے فرمایا خدا سے مجھ کو کچھ چارہ نہیں اس کے بعد تمام اسباب و اثاث الیت گھر دروازے فرش و فرش پردے آگ سے جل گئے کوئی چیز باقی نہ رہی اس وقت حضرت عبادت میں مشغول تھے زبانی آگ کے ان پر آگرے لوگوں نے حضرت سے کہا اے حضرت آپ کیا دیکھتے ہیں اب تو کچھ باقی نہ رہا آپ نے فرمایا شکر ہے ہنوز جان باقی ہے جو بہت ہے سو ہے پھر دوسرے دن چار بیٹے تین بیٹیاں معلم کے پاس پڑھتی تھیں اتفاقاً معلم کسی کام کو مکتب سے نکل گیا تھا آ کے دیکھتا ہے کہ لڑکے بالے چھت کے نیچے سب دب کے مر گئے معلم نے جا کر حضرت کو خبر دی اے حضرت آپ کی اولاد لڑکے بالے مکتب میں چھت گرنے سے دب کر مر گئے حضرت نے فرمایا سب شہید ہوئے غرض زن و فرزند مال و متاع گھر بار سب جاتا رہا کوئی چیز باقی نہ رہی غم فرزند ان سے صبر کرتے اور بی بی کو بھی سمجھاتے اور یہ کہتے الصبر مفتاح الفرح یعنی صبر کنجی ہے کشادگی کی پھر ایک ہفتہ کے بعد حالت نماز میں پاؤں میں پھوپھولا پڑا اور زخم ہوا یہاں تک کہ تمام بدن کا گوشت سڑنے کیڑے پڑ گئے باوجود اس کے تس پر بھی خدا کی بندگی میں سستی نہ کرتے اور عبادت زیادہ کرتے ایک ہی جگہ پر پڑے رہتے اٹھنے بیٹھنے ملنے ڈلنے کی طاقت نہ تھی اسی طرح چار برس تک ذی فرش رہے یہاں تک کہ آنکھوں میں کیڑے پڑ گئے تھے خویش و اقربا اپنا بیگانہ محلے والے ان سے نفرت کرنے لگے سب سے رشتہ چھوٹ گیا چار بیٹیاں تھیں مطلقہ ہوں صرف ایک بی بی رحیمہ ہی نیک بخت تھیں خدمت میں حضرت کے رہ گئیں اور بولیں اے حضرت جیسا کہ آپ کی صحت و تندرستی میں اور دولت و نعمت کھانے پینے میں شریک تھی

اب اس مصیبت میں بھی شریک رہوں گی تمہاری خدمت کروں گی اور رنج و مصیبت اٹھاؤں گی یہی وسیلہ میری نجات کا دونوں جہاں میں ہے اگر خدا چاہے پس اسی طرح سے سات برس گزرے اور حدیث میں آیا ہے کہ ایوب علیہ السلام اٹھارہ برس مرض میں گرفتار رہے تمام بدن میں ان کے کیڑے پڑ گئے تھے ان کی بدبو سے محلے کے لوگ تنفر کرتے اور کہتے کہ ہم ان کی بدبو سے محلے میں رہ نہیں سکتے خدا نخواستہ ہم ڈرتے ہیں کہ اگر ان کی بیماری ہم پر سرایت کرے گی تو ہمارے مارے جائیں گے اس لیے لوگوں نے اس گاؤں میں حضرت کو رہنے نہ دیا اور خویش واقربا کسی نے نہ پوچھا حضرت کی خدمت میں بی بی رحیمہ اور دو شاگرد رہے ان کو ایک ٹاٹ میں لپیٹ کر ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں لے جا کے رکھا پس روتے تھے اور کہتے تھے یا اللہ ہماری سرداری کہاں گئی اور زن و فرزند عزیز میرے کہاں گئے آج کوئی نہیں مگر تو ہی میرا مالک اور رحم والا یہ خرابی مجھ پر ہے کہ اپنے گاؤں سے دور کرتے ہیں پھر وہاں سے تیسرے گاؤں میں لے جا کر رکھا پھر اس بستی والوں نے بھی نفرت کر کے نکال دیا نقل ہے کہ سات گاؤں سے نکال دیا تھا آخر وہ شاگردان کے ناچار ہو کر ایک میدان میں چھاؤں کے تلے سلا رکھا بعد چند روز کے وہ دونوں چلے آئے صرف بی بی رحیمہ ان کی خدمت میں رہیں کہتے ہیں کہ ہر روز رحیمہ حضرت کو اس میدان میں اکیلا رکھ کے محلے میں جا کر محنت و مشقت کر کے لاکے کھلاتیں اور دست بستہ خدمت میں حاضر رہتیں ایک دن کا ذکر ہے کہ اپنی عادت کے موافق گاؤں کی طرف نکل گئیں کہ دکھ محنت کر کے کچھ لاکے اپنے شوہر کو کھلائیں ان دن کسی نے ان مزدوری میں نہیں بلایا آخر شام کے وقت حیران و پریشان مایوس ہو کر اپنے دل میں کہنے لگیں کہ آج خالی ہاتھ کس طرح شوہر کے پاس جاؤں ان کو کیا کھلاؤں گی خدایا آج مجھ کو کہیں سے کچھ دے یہ بول کر ایک عورت کافرہ کے پاس گئیں سوال کیا اے بی بی مجھ کو آج کھانے پکانے کو کچھ نہیں ہے تم کچھ دیکے آج خبر لو میرا خصم بیمار ہے اس کو جا کے کھلاؤں اس کی مزدوری جو ہوگی کل ادا کروں گی وہ عورت کافرہ بولی کہ کل میرا کچھ کام نہیں مگر تیرے سر کے بال مجھ کو بہت خوش آتے ہیں تھوڑے سے کاٹ کر مجھ کو دے تب جاتے تھو کچھ کھانے کو دوں گی بی بی رحیمہ یہ سن کر رو پڑیں اور عاجزی اکساری سے کہنے لگیں اے بی بی اس بات سے مجھ کو معاف رکھ شوہر میرا بیمار ہے طاقت اصلاً نہیں بجا عصا کے ان بالوں کو میرے پکڑ کے نماز کے لیے اٹھا بیٹھا کرتا ہے آخر بہتیرا سمجھایا اس کافرہ نے نہ مانا تب ناچار ہو کر رحیمہ اپنے سر کے بال کاٹ کے اس کافرہ کو دے آئیں اور اپنے شوہر کے لیے کچھ کھانے کو لائیں اس شیطان مردود نے بصورت پیر مرد کے حضرت ایوب علیہ السلام سے جا کے کہا تیری جو رو کو فلانی عورت نے بدکاری چوری میں پکڑ کے سر کے بال کاٹ دیے ہیں حضرت یہ سن کے بہت غمگین و پریشان حال ہوئے اور روئے کہتے ہیں کہ ایوب

علیہ السلام اس بارے میں جیسا روئے تھے اٹھارہ برس کی بیماری میں ایسا کبھی نہیں روئے مگر شیطان علیہ
 اللعنه کی تہمت دینے سے اپنی بی بی پر روئے اور قسم کھا کے عہد کیا کہ اگر میں اس بیماری سے آرام پاؤں
 گا تو رحیمہ کو سو درے ماروں گا اور بعض علماء مورخین نے بال کاٹنے کا ذکر نہیں کیا بلکہ یوں روایت
 کی ہے کہ بی بی رحیمہ گاؤں سے محنت و مشقت کر کے حضرت ایوب علیہ السلام کے لیے کچھ کھانے کو
 لے آتی تھیں راہ میں شیطان مردود سے ملاقات ہوئی شیطان بولا تم کون ہو کہاں سے آتی ہو کہاں جاؤ
 گی ایسی پریشان خاطر کیوں ہو کہا کہ شوہر میرا سخت بیمار ہے جس و حرکت کی طاقت اس میں نہیں بسکہ ذی
 فرس ہے اس لیے پریشان کمال ہوں کیا کروں پس شیطان لعین نے ان سے کہا ایک دوا تم کو بتاتا ہوں
 اگر تم اس کو عمل میں لاؤ تو بہت جلد اچھا ہو گا وہ یہ ہے کہ اگر سو اور شراب استعمال میں لاؤ گی تو البتہ بھلا
 ہوگا آرام پائے گا مرض جاتا رہے گا بہت اچھی دوا ہے پس بی بی حضرت سے جا کے بولیں کہ اے
 حضرت ایک شخص پیر مرد سے مجھ کو راہ میں ملاقات ہوئی میں نے تمام حال آپ کا ان سے ظاہر کیا انھوں
 نے مجھ کو یہ دوا بتائی ہے حضرت نے کہا کیا چیز ہے وہ بولیں آپ اگر شراب اور خوک کو گوشت کو استعمال
 میں لائیں گے تو فوراً بھلے ہوں گے اس بات سے حضرت بی بی پر بہت غصہ ہوئے اور کہا اے رحیمہ مجھ کو
 تو گنہگار کرنا چاہتی ہے اس وقت حضرت قسم کھا کے بولے میں اگر بھلا ہوں گا تو تجھ کو سو لکڑی ماروں گا
 کیوں تو نے ایسی بات کہی اس کے بعد خدا کی درگاہ میں تضرع کی اور کہا کہ یا اللہ میں اتنے دن بیماری
 میں برداشت اور صبر کیا اب نہیں کر سکتا مجھ کو اس بلا سے نجات دے اور بہت غم لاحق ہوا سوال ایوب علیہ
 السلام نے اتنے برس صبر کیا آخری درجے میں کیوں روئے جواب حدیث میں آیا ہے کہ اس میں کئی
 روایت کی گئی ہے بعضوں نے کہا ایوب علیہ السلام کے رونے کا سبب یہ تھا کہ ان کے دوشاگرد تھے
 فریبیوں میں ہمیشہ ان کی عیادت کو بیمار داری میں آیا کرتے تھے ایک روز کہنے لگے کہ ایوب علیہ السلام
 اگر کچھ گناہ خطا نہ کرتے تو خدا ان کو اس مرض میں کیوں گرفتار کرتا حق تعالیٰ عادل ہے بے گناہ کو نہیں
 پکڑتا ہے تب حضرت اس بات کو سن کر بسا غمگین ہوئے اور ورو کے بولے الہی تجھ کو ہی معلوم ہے
 میرے گناہوں کی خبر اور دوسری روایت ہے ایک دن دو کپڑے ان کے زخم میں سے گر پڑھے پھر ان
 دونوں کو پکڑ کر اسی گھاؤ میں رکھ دیا اور کہا کہ اپنی جگہ میں رہو تب وہ ایسا کاٹنے لگے کہ ابتدائے بیماری
 سے اٹھارہ برس تک ان کو کبھی ایسا درد نہ پہنچا تھا جناب باری میں فریاد کی قولہ تعالیٰ وایوب اذ نادى
 ربہ النی مسنی الضر و انت ارحم الراحمین ترجمہ اور ایوب علیہ السلام پکارا جس وقت اپنے
 رب کو الہی بے شک پہنچا ہے مجھ کو درد ورتو ہے مہربان رحیم والوں سے رحیم والاتب حضرت جبرائیل علیہ
 السلام نازل ہوئے اور کہا اے ایوب علیہ السلام تو کیوں اتنا روتا ہے بولے اس کپڑے کے کاٹنے سے

بے تاب ہوا ہوں اور برداشت نہیں کر سکتا میں نے آج اٹھارہ برس سے تکلیف ایسی نہیں اٹھائی حضرت
 جبرائیل علیہ السلام نے کہا تم نے تو آپ سے آپ اس مرض کو خدا سے مانگتا ہے اور کیڑے کو اپنے گھاؤ
 پر رکھ دیا اب تکلیف اٹھاتے ہو خدا بے گناہ کسی تکلیف دیتا نہیں اور نہ کسی امر میں اختیار دیا مگر جو جیسا خدا
 سے مانگتا ہے سو ویسا پاتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک روز سودا گروں کے قافلے حضرت ایوب علیہ
 السلام کے دروازے پر آئے اور پوچھا یہ مکان کس کا ہے اس میں کون رہتا ہے لوگوں نے کہا کہ اس
 میں ایوب علیہ السلام پیغمبر رہتے ہیں وہ بولے اگر نیک بندہ خدا کا ہے تو اس بلا میں کیوں گرفتار ہے شاید
 خدا کے کچھ گناہ کیا ہوگا ایوب علیہ السلام یہ سن کر زار زار رونے لگے اور کہا وہ سچ کہتے ہوں گے مجھ کو تو
 معلوم نہیں کیا گناہ میں نے کیا خدا کی درگاہ میں یہ بول رہا تھا اس وقت ایک آواز آسمان سے آئی اے
 ایوب علیہ السلام کچھ اندیشہ نہ کر گھبرا مت بلائیں اللہ کی رحمت میں پس ایوب علیہ السلام یہ سن کر جانا کہ
 مجھ پر عتاب آیا پکارے یا روہ الامین تم کہاں ہو آواز آئی میں روح الامین نہیں ہوں ایک فرشتہ ہوں
 فرشتوں میں سے اللہ کے یہ خبر عتاب لے کے آیا تھا تب ایوب علیہ السلام نے درود سے اپنے اللہ کو پکارا
 قوله تعالیٰ وایوب اذ نادى ربه انى مسنى الضر وانت ارحم الراحمين فاستجبنا له
 فكشفنا ما به من ضر و اتيناہ اہله و مثلہم معهم رحمة من عندنا و ذكرى للعابدين
 ترجمہ اور پکارا ایوب علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو تحقیق مجھ کو پہنچی ہے ایذا اور تو بہت مہربان ہے سب
 مہربانی کرنے والوں سے پھر ہم نے سن لیا اس کی پکار کو پس اٹھادی ہم نے جو اس پر تھی تکلیف اور اس کو
 دیا ہم نے اس کی گھر والی کو اور ان کے برابر ساتھ ان کے پاس کی مہر سے اور نصیحت دی ہم نے بندگی
 والوں کو مروی ہے کہ جب حضرت ایوب علیہ السلام کی بلا اللہ نے دور کی اور شفا دی اور خدا کے حکم سے
 حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا ایوب علیہ السلام قم باذن اللہ تعالیٰ رحمک و فرحک
 من الغم یعنی اٹھ اللہ کے حکم سے خدا نے رحم کیا تجھ پر اور راحت دی تجھ کو غم سے بولے اے جبرائیل
 کیونکر اٹھوں اس حال میں کہ کچھ طاقت نہیں مجھ میں بولے پاؤں مار زمین پر چٹا چھ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 ارکض برجلک هذا مغتسل بارد و شراب ترجمہ فرمایا لات مار اپنے پاؤں سے یہ ہے چشمہ
 جگہ نہانے کی اور پینے کی ٹھنڈی تب حضرت نے لات ماری اس سے چشمہ نکلا حضرت جبرائیل علیہ
 السلام بولے اس میں نہاؤ اور پو خدا کے فضل و کرم سے آرام پاؤ گے تب حضرت اس میں نہائے اور پیا
 فضل حق سے چنگے ہوئے جیسا کہ چاند شب چہار وہم کا اس سے نکل آیا اور ایک چادر بہشت سے لاس کے
 حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان کو اڑھا دی اس کے بعد ایوب علیہ السلام ایک پل پر جا بیٹھے اس
 کے ایک لختہ کے بعد بی بی رحیمہ گاؤں سے دکھ مٹت کر کے حضرت کے لیے کچھ کھانے کو لائیں آ کے

دیکھتی ہیں کہ حضرت کو جس جگہ میں رکھ گئی تھی وہاں نہیں ہیں تب پکار پکار کے روتی ہوں کہہنے لگیں وائے افسوس صد افسوس اس ضعیف بیمار پر کاش کہ میں اگر جانتی تو یہاں سے نہ جاتی تم کہاں ہو کیا شیر کھا گیا یا بھیڑیا لے گیا میں رہتی تو تمہارے ساتھ جان دیتی اس بلا اور محنت کی جدائی سے تمہاری خلاصی پاتی اگر تیری ہڈی بھی ملتی تو اس کو تعویذ بنا کے اپنے گلے میں رکھتی تو اس سے یادگار رہتی اب کہاں جاؤں کس سے پوچھوں کچھ بن نہیں آتی غرض اس طرح میدان میں چاروں طرف تفحص کرتی پھرتیں اور روتیں ایوب علیہ السلام نے یہ فریاد و زاری ان کی سن کے اجنبی ہو کے پوچھا اے بی بی تم کیوں روتی ہو کیا چیز کھو گئی ہے وہ بولیں یہاں ایک بیمار تھا ان کو ڈھونڈتی ہوں تمہیں اگر معلوم ہو تو بتا دو حضرت نے کہا اس کا نام کیا اور شکل و صورت اس کی کیسی تھی وہ بولیں آپ کی سی شکل و صورت تھی جب تندرست تھے اور نام ان کا ایوب علیہ السلام اور پینمبر خدا تھے اور حال ان کا ایسا تھا کہ آفتاب کی دھوپ ان کے پہلو میں تپش کرتی کیونکہ تمام بدن ان کا سر کے گوشت پوست رگوں میں کیڑے پڑ گئے تھے اور بہت ناتواں اور ضعیف تھے کر وٹ کی طاقت نہ تھی حضرت نے کہا میرا نام ایوب علیہ السلام ہے تم پہنچاتی ہو رحیمہ نے ادنیٰ تاہل میں پہچان لیا صورت و شکل ان کی بدل گئی تھی پس رحیمہ نے جلدی سے آ کے گود میں اٹھالیا اور خوش و مخلوظ ہو کر پوچھنے لگیں اے حضرت آپ کس طرح بھلے ہوئے تب حضرت نے اپنا حال بیان کیا اور وہ چشمہ آب شفا کا دکھایا بی بی رحیمہ دیکھ کر شکر خدا کا بجلائیں اس کے بعد دونوں اپنے مکان کی طرف تشریف لے گئے پھر اللہ تعالیٰ نے جو ان کے بیٹے بیٹی چھت کے نیچے دب کے مرے تھے سو جلا دیے اور جو چیزیں گئی تھیں سو سب ملیں تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو دنیا میں سب طرح سے آلودہ رکھا تھا کھیت اور مویشی اور لوٹھی غلام کاتے اور اولاد صالح اور عورت موافق مرضی کے اور بڑی شکر گزار تھی پھر آزمانے کے لیے ان پر شیطان کو مسلط کیا کھیت جل گئے مویشی مر گئے اولاد اکھٹی چھت کے تلے دب کے مری اور دوستدار الگ ہو گئے بدن میں آبلے پڑ کر کیڑے پڑ گئے صرف ای کعورت رفیق رہی جیسی نعمتیں شا کر تھی ویسے بلا میں صابر رہے ایک قرن کے بعد توبہ کی دعا مانگی تب اللہ تعالیٰ نے مری ہوئی اولاد کو جلا دیا اور بھی نئی اولاد دی اور زمین سے چشمہ نکالا اسی سے پی کر اور نہا کر چنگے ہوئے اور سونے کی ٹڈیاں برسائیں اور سب طرح درست کر دیا غرض جو جو نعمتیں اللہ نے لے لی تھیں پھر اس سے دونی عنایت کیں اور جو یہاں چلی گئی تھیں پھر دیں سنو اے مومنو بندہ نیک صاب ہے اللہ تعالیٰ ایسی ایسی نعمتیں بخشا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و وہبنا لہ اہلہ و منلہم معلم رحمة و ذکرى لا اولی الا للہاب ترجمہ اور دیا ہم نے اس کو اس کی گھر والی کو اور ان کے برابر ان کے ساتھ اپنی طرف مہر سے اور یادگاری واسطے محل مندوں کے جب اللہ تعالیٰ نے چاہا ان کو

چنگا کرے ایک چشمہ نکالات مارنے سے اسی سے نہایا کرتے وہی ان کی شفا ہوئی اور جوان کے بیٹے بیٹیاں چھت کے نیچے دب کر مرے تھے ان کو زندہ کر دیا اور اتنی ہی اولاد اور دی اور رسول ہوئے اپنی قوم کو ہدایت کرتے اور شریعت سکھاتے اور حالت بیمار میں جو قسم کھائی تھی کہ جب بھلا ہوؤں گا رحیمہ کو سو لکڑی ماروں گا چاہا اس کو ادا کریں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر خدا کے حکم سے منع کہا اور کہا اے ایوب علیہ السلام رحیمہ مستوجب سزا کی نہیں ہے اس کو رنج مت دے کہ سب عورتیں تمہاری بیماری میں چھوٹ گئی تھیں صرف وہ بیمار دار میں رہی اس کو رفق جانی جان اور پیار کر جیسے تیری تندرستی میں تھی ایسا ہی حالت بیماری میں تکلیف میں تیری محبت میں شریک رہی حضرت نے ان سے کہا میں نے قسم کھائی تھی کہ اس کو سو لکڑی ماروں گا حضرت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا لو ایک مٹھا سیکوٹکا سو خوشے گندم کے مارو ایک دفعہ گویا تم نے اس کو سو لکڑی ماری تب اپنی قسم میں گنہگار نہ ہو گے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وخذ بیدک ضعتا فاضرب به ولا تعنت ترجمہ اور پکڑ اپنے ہاتھوں سے سیکوٹکا مٹھا پس مارا اسے اور قسم میں جھوٹا نہ ہو سوال ایوب علیہ السلام بڑے صابر تھے آخر صبر کی جزا میں صحت پائی کیونکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا وجدناہ صابراً نعم العبد انہ او اب ترجمہ یعنی تحقیق پایا ہم نے اس کو صبر کرنے والا اچھا بندہ تحقیق و رجوع کرنے والا تھا بحق اس میں کیا حکمت تھی جو اب خوب معلوم ہے کہ بندہ کو کسی امر میں صبر نہیں اس لیے ایوب علیہ السلام کو بلا میں مبتلا ہو تو بدن اپنا آپ ندامت سے دھوکہ توبہ کرے تب گناہ اس کا جاتا ہے جیسے کیڑے ایوب علیہ السلام کے بدن سے جاتے رہے اس چشمہ میں نہا دھو کر پی کے شفا پائی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا ایوب علیہ السلام تم اس سے نہاؤ اور پیو کہ خلق میں جانا جائے کہ عبادت بھی کرے اور شکر بھی کرے حق کا پس اے مومنو ہم سب کو لازم ہے کہ اس کا شکر کریں اور حکم پر عمل کریں آخر ایوب علیہ السلام اپنی رسالت اور نبوت میں اڑتالیس برس رہے اس کے بعد انتقال فرمایا۔

اسکندر ذوالقرنین

اسکندر کو ذوالقرنین اس لیے کہتے ہیں کہ مشرق سے مغرب تک اللہ تعالیٰ نے ان کو بادشاہی دی تھی اور سیر کی اور قرن کہتے ہیں تیس برس یا اسی برس یا ایک سو بیس برس کو کہتے ہیں یہ صحیح ہے حدیث میں آیا ہے حضرت ﷺ نے فرمایا ایک لڑکے کو عشق کرنا اور اس لڑکے کی عمر سو برس کی تھی اور قرن گوشہ جہاں کو بھی کہتے ہیں ایک گوشہ جہاں کا وہ ہے کہ جہاں سے آفتاب طلوع ہوتا ہے اور دوسرا گوشہ وہ ہے جہاں غروب ہوتا ہے پس اسکندر ذوالقرنین دونوں گوشے تک پہنچے تھے اور ذوالقرنین اس لیے کہتے ہیں کہ ان کے دو شاخ تھیں اور اسکندر کہتے ہیں اس واسطے کہ شہر اسکندر یہ میں تولد ان کا تھا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ابو جہل اور مکے کے کفار سب جناب رسول خدا مصطفیٰ ﷺ کی رسالت پر ایمان نہ لائے اور بدذاتی کر کے حضرت کی پیغمبری آزمانے کے لیے ایک شخص کو ملک یثرت میں علماء یہود کے پاس بھیجا کہ ہمارے بیچ میں ایک شخص نکلا ہے کہ وہ دعویٰ نبوت کا کرتا ہے ہم نہیں سمجھتے یہ سچ کہتا ہے یا جھوٹ تم کو علم توریت خوب معلوم ہے ہمارے لیے چند مسئلے قدیم زمانہ گزشتہ کے جیسا کہ جواب اس کا وہ نہ دے سکے تمہاری کتابوں سے جن جن کے نکال کر ہمارے پاس بھیج دو یہاں آ کے ہم کو سوالات اس کے سکھا دو کہ ہم اس سے پوچھیں سوال کریں دیکھیں اس کا جواب دے سکتا ہے یا نہیں تب یہودیوں نے کئی سوالات مشکلات دیکھ دیکھ کے توریت اور زبور سے نکال کر مثلاً روح کیا چیز ہے اور اصحاب کہف کون ہیں حال ان کیا تھا اور ذوالقرنین کون ہے حال اس کا کیا تھا یہ مسائل ابو جہل کے پاس لکھ کر بھیجے تب اس ملعون نے حضرت ﷺ کے پاس جا کے سوالات مذکورہ شروع کیے اول یہ کہا ان اتیت الكتاب بمثل ما اوتیتی موسیٰ من الكتاب لا منابک ترجمہ یعنی اگر آئے تم کتاب کے ساتھ مثل اس کتاب کے کہ دی گئی موسیٰ کو یعنی توریت تو البتہ ہم تم پر ایمان لائیں گے جیسا کہ توریت پر ایمان لائے حضرت ﷺ نے فرمایا اس کا جواب میں کل دوں گا اس بھروسے پر کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام آئیں گے ان سے پوچھیں گے اور اس کا جواب دیں گے اس میں لفظ انشاء اللہ نہ کہا اس لیے گیارہ دن تک حضرت ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل نہ ہوئے اور جواب اس کا دے نہ سکے پس کافروں نے آ کے حضرت سے کہا اے محمد ﷺ تیرے خدا نے تجھ کو چھوڑ دیا رسالت پناہ ﷺ اس بات سے بہت غمناک ہوئے اور جناب باری میں عرض کی تب

حضرت جبرائیل علیہ السلام جمعہ کے روز ظہر کے وقت نازل ہوئے اور درود و سلام اللہ کی طرف سے پہنچایا اور یہ آیات لائے قولہ تعالیٰ ولا تقولن بشئ انبی فاعل ذلك غداً الا ان یشیاء اللہ ترجمہ اور نہ کہو تو کسی کام کو کہ یہ کروں گا کل مگر یہ کہ اللہ چاہے اور اگر بھول جاؤ جب یاد ہوا اگرچہ وہ وقت گزر رہے پھر بھی انشاء اللہ کہنا چاہیے اور کافروں نے جو کہا خدا نے تم کو چھوڑ دیا وہ تو دشمنی سے کہتے ہیں وہ خود مفعول ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قسم کھا کر والضحیٰ والیل اذا مسجی ما وعدک ربک وما قلنی ترجمہ قسم ہے دھوپ چڑھتے وقت کی اور رات کی جب چھا جاوے نہ رخصت کیا تیرے رب نے تجھ کو اور نہ بیزار ہوا یعنی حضرت کو کئی دن وحی نہ آئی دل مگر رہا تہجد کو نہ اٹھے کافروں نے کہا اس کے رب نے اس کو چھوڑ دیا پس یہ سورۃ نازل ہوئی پہلے قسم کھائی دھوپ کی اور رات اندھیری کی یعنی ظاہر میں بھی اللہ کی دو قدرتیں باطن میں بھی کبھی چاندنی ہے کبھی اندھیرا وہ دونوں اللہ کی ہیں بندہ اللہ سے کبھی دور نہیں یہ فائدہ تفسیر سے لکھا ہے اور اگر سوال کریں تجھ سے قولہ تعالیٰ ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتیم من العلم الا قليلاً ترجمہ اور تجھ سے پوچھیں روح کو کہہ روح ہے میرے رب کے حکم سے اور تم کو خبر دی ہے تھوڑی سی یعنی حضرت محمد ﷺ کے آزمانے کو یہود نے پوچھا سو اللہ نے نہ بتایا کہ ان کو سمجھنے کا حوصلہ نہ تھا آگے بھی پیغمبروں نے خلق سے باریک باتیں نہ کہیں تھی خیر اتنا ہی جاننا بس ہے کہ اللہ کے حکم سے ایک چیز بدن میں آ پڑی وہ جی اٹھا جب نکل گئی مر گیا یہ بھی تفسیر کا مضمون ہے اگر سوال کریں ذوالقرنین سے قولہ تعالیٰ ویسئلونک عن ذی القرنین قل سائلو علیکم منہ ذکراً الا مکننا لہ فی الارض و اتیناہ من کل شیء سبباً فاتبع سبباً حتی اذا بلغ مغرب الشمس وجدھا تغرب فی عین حمئیة و وجد عندھا قوماً قلنا یا ذالقرنین اما ان تغلب و اما ان تتخذ فہیم حسناً قال اما من ظلم فسوس نعذبہ ثم یرد الی ربہ فیعذبہ عذاباً بکراً ط و اما من امن و عمل صالحاً فلہ جزاء ن الحسنی و سنقول لہ من امرنا یسراً ترجمہ اور سوال کرتے ہیں تجھ کو ذوالقرنین سے تو کہہ شتاب پڑھوں گا میں اوپر تمہارے اس میں سے کچھ مذکور تحقیق اللہ نے اسے قوت دی تھی بیچ زمین کے اور وہی تھی اس کو ہر چیز سے راہ پس پیچھے چلا ایک راہ کے یعنی سرانجام سفر کا کرنے لگا یہاں تک کہ جب پہنچا سورج ڈوبنے کی جگہ پر پایا کہ وہ ڈوبتا ہے ایک دلدل کی ندی میں اور پایا اس کے پاس ایک قوم کو ہم نے کہا یعنی اللہ نے کہا اے ذوالقرنین یا یہ کہ عذاب کرے تو ان کو اور یا یہ کہ پکڑے تو بیچ ان کے بھلائی ذوالقرنین بولا جو شخص ظالم ہے پس البتہ عذاب کریں گے ہم اس کو پھر پھیرا جائے گا طرف پروردگار اپنے کے پس عذاب کرے گا اس کو عذاب بڑا اور لیکن جو شخص کہ ایمان لایا اور عمل کیے اچھے پس اس کے واسطے

بطریق جزا کے نیکی ہے اور البتہ کہیں گے ہم اس کو ماپنے ہے آسانی فائدہ پس جو حاکم عادل ہو اس کی یہی راہ ہے بروں کو مزادے برائی کی اور بھلوں سے نرمی کرے پس اسکندر نے یہ بات کہی یہ چال اختیار کی عبداللہ بن عباس نے روایت کی ہے کہ ذوالقرنین مغرب کی زمین میں معہ لشکر کئی برس رہے لوگوں کو خدا کی طرف دعوت کرے سب لوگ وہاں کے ان کے مطیع فرمان ہوئے ان کو نوازش فرمائی اور جو باغی تھا اس کو راہ جہنم کی دکھائی کہتے ہیں کہ اسکندر ذوالقرنین کی نبوت اور بادشاہت میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا کہ اول بادشاہ تھے پیچھے نبی ہوئے اور بعض نے کہا اول نبی تھے پیچھے بادشاہ ہوئے اور بعض نے اسی پر دلیل قائم کی کہ اگر نبی نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ قلنا یا ذلقرنین کر کے خطاب کیوں فرماتا اس کا جواب یہ ہے کہ وحی الہامی تھی جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو حق تعالیٰ نے واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیہ الہام فرمایا تھا نہ بواسطہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے اور ان کو بادشاہی دی تھی مشرق سے مغرب تک اور تمام راہ ملک کی سمجھائی تھی مشرق اور مغرب اور جزائر اور شہروں میں جا کے خلق کو خدا کی طرف دعوت کرتے یہاں تک کہ زمین مغرب میں جہاں آفتاب غروب ہوتا ہے جا پہنچے وہاں وہاں ایک شہر ایسا پایا کہ چار دیواری اس کی روئین کی تھی اس کے اندر کسی طرف سے جانے کی راہ نہ تھی تمام لشکر گرد اس کے پڑے رہے اور بولے کس طرح اس کے اندر جائیں بہتر تقدیر کسی حکمت سے رسی اور کند دیوار پر ڈال کے ایک آدمی کو اس پار کر دیا وہ پھر نہ آیا دوسرے کو دیوار پر چڑھا دیا اور کہا شاید اس طرف بہشت یا اور کچھ ہو گا تم نہ رہنا دیکھ کے پھر آؤ جو جب وہ بھی گیا اور پھر نہ آیا تب ذوالقرنین نے سمجھا کہ جس کو بھیجوں گا وہ نہیں آئے گا پس ملک کی حد بنا کے وہاں سے پھرے مشرق کی طرف مراجعت کی ایک جزیرے میں آ پہنچے ایک شہر ایسا پایا کہ بے کشتی کے وہاں جانا محال تھا اور اس شہر میں دانا عقلمند حکیم بہت تھے جب ذوالقرنین کے آنے کی خبر پہنچی تمام کشتیاں جزیرے سے لے کے چھپادیں غرض ذوالقرنین معہ لشکر بلب دریا چند دن ٹھہر کے کسی حکمت سے دریا عبور کر کے اس جزیرے میں جا ترے وہاں کے لوگوں کو سوکھا و بلا دیکھ کے ان سے پوچھا کہ تمہارے لاغر ہو جانے کا کیا باعث ہے انھوں نے کہا یہ ہمارے شہر کی غذا کی تاثیر ہے ہم حکمت سے غذا تیار کر کے ایک خوان پر جو اہرات سجا کے ذوالقرنین کے سامنے لا رکھا اور الگ ہو گئے اور کہا کہ آپ تناول کیجئے انھوں نے کہا کہ آپ آئیں ہمارے ساتھ شامل تناول فرمائیں یہ کہہ کر سرپوش خوان پر سے اٹھا کے کیا دیکھتے ہیں کہ طاس گلی پر جو اہرات سے ہے تب کہا ہم کس طرح سے یہ کھائیں گے یہ تو ہماری غذا نہیں ان سب نے کہا تم اس لیے یہاں تک آئے ہو اور یہی تمہاری غرض اور مقصود ہے مگر یہ چیز بھوکوں کو نفع دیتی ہیں تم کو نفع نہیں اور ہم سے تم کیا چاہتے ہو پھر ذوالقرنین یہاں سے طرف ہندوستان کے

آئے اور ایک قاصد شاہ ہند کے پاس بھیجا کے جا کے کہو کہ ہمارے ساتھ بہت لشکر ہے ہم نہیں چاہتے ہیں کہ تمہارا ملک برباد ہووے اور ہم تم سے لڑائی کریں پس تمہیں لازم ہے کہ ہماری اطاعت میں آؤ اور خراج قبول کرو تب اس قاصد نے جا کے شاہ ہند سے یہ باتیں کہیں کہ آپ ہمارے بادشاہ کی اطاعت قبول کریں اور ایک ایلچی اپنی طرف سے ان کے پاس بھیج دیں کہ جہاں پناہ کو جا کے استقبال کر کے لائے تب شاہ ہند نے تعظیم و تکریم سے ایک ایلچی معہ تحفہ و ہدایا دے کر ذوالقرنین کے پاس بھیجا جب ایلچی نے جا کے تحفہ اور ہدیا اور نذریں ان کے گزاریں تب آپ نے حکم کیا کہ اس کے لیے جا کے اچھی طرح رہنے کو جگہ دو اور بعد تین دن کے میرے پاس حاضر کرو تب بحسب حکم ملازموں نے اس کو لے جا کے اچھی طرح سے ایک جگہ میں رکھا اور بعد تین دن کے حضرت کی ملازمت میں حاضر کیا اسکندر نے اس کو دیکھ کر سراپنا نچا کیا اور ایلچی نے اسکندر کو دیکھ کر انگلی اپنی ناک کے نتھنے میں ڈال کر پھر نکالی اور بغیر کہے بولے کسی سے اپنی جگہ پر چلا گیا خواصوں نے یہ حال دیکھ کر اسکندر سے عرض کی اے خدا حضور نے شاہ ہند کے ایلچی کو دیکھ کر سراپنا نچا کیا اور اس نے حضور کو دیکھ کے انگلی اپنے ناک کے سوراخ میں ڈال کر پھر نکالی اور بغیر کہے سنے یونہی چلا گیا اس کا کیا بھید ہے فرمایا میں نے اس کو دراز قد دیکھ کے سراپنا فرو کیا یہ بات سب کو معلوم ہے کہ لمبے قد کا آدمی احمق اور بے وقوف ہوتا ہے اور آیا ہے کل طویل احمق الاعمر و کل قصیر فتنۃ الاعلیٰ یعنی جو آدمی دراز قد والے ہیں اور وہ احمق ہوتے ہیں مگر حضرت عمرؓ اور سب نانے آدمی فتنے ہوتے ہیں مگر حضرت علیؓ اور اس نے جو اپنی ناک کے سوراخ میں انگلی رکھی تھی یہ میرا طالع سکندری دیکھ کے پھر جاؤ اس کو میرے پاس لے آؤ اور کھانا کھلاؤ وہ بزرگ آدمی ہے پھر اس کو لے آئے اور کھانے کو صرف روٹی اور گھی بھیج دیا اس کی عقل آزمانے کو اور وہ کھا گیا اور ایک سوئی اس میں رکھ کے سکندر کے پاس بھیجی اور سکندر نے اسی سوئی کو سیاہ رنگ کر کے اسی روٹی گھی پر رکھ کے پھر اس کے پاس بھیج دی اور اس نے پھر ایک کٹڑا آئینہ کا اس پر رکھ کے ذوالقرنین کے پاس بھیج دیا پس ماجرا خواصوں نے دیکھ کے ذوالقرنین سے عرض کی اے جہاں پناہ اس میں کیا حکمت ہے بولے کہ روٹی اور گھی دینے کا مجھ کو یہ مطلب تھا کہ مرد علم اور حکمت میں خوب ہوتے ہیں جیسے روٹی گھی کے ساتھ اور جو وہ روٹی اور گھی پر سوئی رکھ کر بھیجی تھی یہ سمجھ کر کہ وہ علم اور حکمت میں خوب ہے پھر میں نے اس کی سوئی کو سیاہ رنگ کر کے جو بھیجی ہے یہ مطلب تھا کہ اس کا علم اور حکمت بغیر عقل کے تیرہ تاریک اور بے قیمت ہے پھر اس نے یہ سمجھ کر روٹی اور گھی پر آئینہ رکھ کے میرے پاس بھیجا کہ وہ علم اور حکمت میں مانند آئینہ کے صاف روشن ہے اور ہم نے معلوم کیا کہ لمبے قد کے آدمی بے وقوف ہوتے ہیں پس ہم دونوں میں یہی اشارت گفتگو تھی پھر ہند سے ذوالقرنین مشرق کو جہاں کہ آفتاب طلوع ہوتا

ہے وہاں جا پہنچے حق تعالیٰ فرماتا ہے ثم اتبع سبباً حتى اذا بلغ مطلع الشمس وجدھا تطلع
 علی قوم لم نجعل لهم من دوننا ستراً ترجمہ پھر لگا کر ایک اسباب کے پیچھے یعنی سفر کا سرانجام
 کیا یہاں تک پہنچا ذوالقرنین سورج نکلنے کی جگہ پہنچا کہ وہ نکلتا ہے ایک قوم پر کہ نہیں کیا ہم نے ان کے
 لیے سو آفتاب کے پردہ فائدہ قوم شرقی کا نہ گھر تھا نہ کسی کی چھاؤں نہ کپڑا بیابان اور ریگستان میں رہتے
 تھے کیونکہ ریگستان میں گھر نہیں بن سکتے نہ روئی کی کھیتی ہو سکتی ہے کہ اس سے کپڑا بنائیں اور وہاں جاڑا
 بہت ہوتا ہے اور کھانے کو دوسرے شہروں سے لاکے کھاتے اور زن و مرد ننگے رہتے مثال جانوروں کے
 جماع کیا کرتے اور جب دھوپ نکلتی تو بدن میں قوت آتی جب آفتاب غروب ہوتا تو سخت سردی پڑتی
 تھی پھر وہاں سے سکندر ذوالقرنین دوسری جگہ میں جا پہنچے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ثم اتبع سبباً
 حتى اذا بلغ بين السدين وجد من دونها قوماً لا يكادون يفقهون قول ترجمہ پھر پیچھے چلا
 ذوالقرنین اور راہ کے یہاں تک کہ جب پہنچا درمیان دو دیوار کے پایا سوان دونوں دیواروں کے ایک
 قوم کو نزدیک نہ تھے جو سمجھیں بات کو فائدہ حد مشرق میں دو پہاڑ بلند ہیں درمیان ان دونوں پہاڑوں
 کے زاہد اور حکیم بہت تھے کسی کی بولی کوئی نہ سمجھا اس لیے کہ پہاڑ دو آڑ تھے اس میں یا جوج ماجوج کے
 ملک میں وہی پہاڑ اٹکاؤ تھے مگر بیچ میں کھلا تھا اس راہ سے یا جوج ماجوج آتے اور ان لوگوں کو لوٹ مار کر
 چلے جاتے پس ذوالقرنین نے وہاں جا کے زاہدوں اور حکیموں کو وعظ و نصیحت کی اور خدا کی طرف راہ
 بتائی اس کے بعد ان دونوں پہاڑوں کی طرف گئے دو عظیم الشان پہاڑ تھے راہ اس میں کسی طرف نہ تھی
 اس میں آدمیوں کے دو گروہ تھے بے عدد بے شمار عدد ان کا سو خدا کے کوئی نہیں جانتا ان کو قوم یا جوج اور
 ماجوج کہتے ہیں اور اولاد یا جوج کی ایک پہاڑ میں رہتی ہے اور اولاد ماجوج کی دوسرے پہاڑ میں یہ
 دونوں بھائی یافت بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں بعد طوفان نوح علیہ السلام وہاں رہ گئے نسل
 ان کی بے حد ہے اور صورت انہوں کی آدمی کی لیکن قد و قامت میں کم و بیش ہیں بعض دراز قد اور
 بعض ایک گز اور بعض ایک بالشتش کے ہیں اور کان انہوں کے اتنے بڑے ہیں کہ زمین پر ٹپکتے ہیں
 جب وہ سوتے ہیں ایک کان زمین پر بچھاتے ہیں اور دوسرا کن بور چادر کے اوڑھتے ہیں وہ سب ننگے
 پھرتے ہیں اور مثال حیوانوں کی ایک سے ایک جماع کرتے ہیں اور کچھ شرم و حیا ان میں نہیں اور مثال
 بہائم کے غائط و بول کرتے ہیں اور وہاں کھیت میں سواتل کے اور دوسری چیز پیدا نہیں ہوتی اسی کو کھاتے
 ہیں اور کوئی دین و مذہب کی خبر نہیں رکھتے ہیں اور خدا کو نہیں جانتے اور مرتے بھی نہیں پس وہ ذوالقرنین
 کے آنے کے آگے پہاڑ سے نکل کر ان زاہدوں اور حکیموں پر آ کے ظلم کیا کرتے جس کو پاتے مار ڈالتے
 کھیت اور مویشی انہوں کے لوٹ مار کے کھا جاتے اور وہ سب اس قوم مویشی سے مقابلہ نہیں کر سکتے

جب ذوالقرنین وہاں تشریف لے گئے زاہدوں اور حکیموں پر نوازش فرمائی اور سب نے مل کر ذوالقرنین سے عرض کی کیا یا جوج اور ماجوج کے ظلم سے ہم یہاں رہ نہیں سکتے جو جو احوال ان پر گزرے تھے سب یہاں بیان کیے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے قالو یا ذوالقرنین یا جوج و ماجوج مفسدون فی الارض فهل نجعل لک خراجاً علی ان تجعل بیننا و بینہم سداً ترجمہ کہا انہوں نے اے ذوالقرنین تحقیق یا جوج اور ماجوج فساد کرنے والے ہیں بیچ زمین کے پس آیا کر دیں واسطے تیرے کچھ مال اوپر اس بات کے کر دیں درمیان ہمارے اور درمیان انہوں کے دیوار کہ ہماری طرف وہ نہ آسکیں پس خراج گزار ہمیشہ ہم تمہارے ہوں گے یہ کہا تب ذوالقرنین نے فرمایا قولہ تعالیٰ قال مالکنی فیہ ربی خیر فاعینونی بقوة اجعل بینکم و بینہم وردماً اتونی زبر الحدید ط حتی اذا ساوی بین الصدفین قال انفحوط حتی اذا جعلہ ناراً قال اتونی افرغ علیہ قطراً ط فما استطاعوا ان ینظروہ وما استعولہ نقباً قال هذا رحمة من ربی فاذا جاء وعد ربی جعلہ دکآع و کان وعد ربی حقاً ترجمہ کہا ذوالقرنین نے جو مقدور دیا مجھ کو میرے رب نے وہ بہتر ہے بیچ اس کے پس مدد کر میری ساتھ قوت کے کہ کروں میں درمیان تمہارے اور درمیان یا جوج و ماجوج کے دیوار موٹی کہا تم لے آؤ میرے پاس تختے لوہے کے یہاں تک کہ جب برابر کر دیا دو پھاٹکوں تک پہاڑ کی کھادھوں کی یہاں تک کہ جب کر دیا اس کو آگ کہا ذوالقرنین نے کہ لے آؤ میرے پاس کہ ڈالوں اس پر تانبا پگھلا ہوا پس نہ آسکیں کہ چڑھ آئیں اوپر اس کے اور نہ سوراخ کر سکیں اس میں کہا کہ یہ مہربانی ہے میرے پروردگار کی پس جب آئے گا وعدہ میرے پروردگار کا کرے گا اس دیوار کو ریزہ ریزہ اور یہی وعدہ میرے پروردگار کا سچ ہے فائدہ اول لوہے کے بڑے بڑے تختے بنائے ایک پر ایک دھرتے گئے کہ دو پہاڑوں کے برابر ملا دیا پھر تانبا پگھلا کے اس کے اوپر ڈالا وہ درزوں میں بیٹھ کر جم گیا سب مل کر ایک پہاڑ ہو گیا ہمارے پیغمبر ﷺ کے پاس ایک شخص نے کہا میں سد تک گیا ہوں اور اس کو دیکھا ہے حضرت نے کہا کہ اس کی طرح بیان کر اس نے کہا جیسا چار خانہ لنگی فرمایا تو سچا ہے وہ لوہے کے تختے سیاہ لگتے ہیں اور درجوں میں لکیر تانے کی سرخ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حتی اذا فتحت یا جوج و ماجوج وہم من کل حدب ینسلون ترجمہ یہاں تک کھولے جائیں یا جوج اور ماجوج اور ہر انوچان سے دوڑتے ہوں گے یعنی جب روز قیامت نزدیک آئے گا یا جوج اور ماجوج سد سے نکلیں گے تمام روئے زمین پر منتشر ہوں گے جہاں جہاں جو پائیں گے سوکھا جائیں گے اور خدا کے حکم سے جب نرسنگا اسرائیل علیہ السلام پھونکیں گے اس کی آواز سے ساری مخلوقات مرجائے گی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک روایت ہے کہ ہر روز

یا جوج اور ماجوج کو شش کرتے ہیں کہ سد سکندری توڑ کے باہر آئیں لیکن بحکم خدا توڑ نہیں سکتے صبح سے شام تک دیوار کو آ کے سب چاٹتے ہیں اور کچھ ہتھیار نہیں رکھتے کہ اسی سے توڑیں مگر تمام دن زبان سے چاٹتے چاٹتے مثل پوست بیضہ کر ڈالتے ہیں تھوڑی سی باقی رہ جاتی ہے تب کہتے ہیں کہ کل سب توڑ دیں گے اور نکل جائیں گے مگر انشاء اللہ تعالیٰ زبان سے نہیں بولتے اس لیے نہیں توڑ سکتے صبح سے شام تک ان کا یہی معمول ہے اور جب خروج ہوگا قیامت کے قریب اس قوم میں ایک لڑکا مسلمان پیدا ہوگا جب وہ بڑا ہوگا انھوں کے بسم اللہ کر کے دیوار کو چاٹنی شروع کرے گا اور کہے گا انشاء اللہ کل اس دیوار کو توڑ ڈالیں گے تب خدا کے حکم سے وہ سد سکندری ٹوٹے گی اس کے بعد سب قوم نکل آئے گی مروی ہے کہ طول اس دیوار کا چھتیس میل کی راہ ہے اور عرض تیس میل کی راہ اور بعض نے کہا کہ دیوار کا طول تین سو میل کی راہ ہے اور عرض اس کا ڈیڑھ سو میل اور اونچائی ستر گز ہے اور خبر ہے کہ وہ جب دیوار توڑ کے نکلیں گے پہلے ملک شام میں آئیں گے اس کے بعد بلخ میں پس ذوالقرنین نے یہاں سے مشرق کی طرف جانے کا قصد کیا علماء حکماء سے پوچھا کہ تم نے کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ درازی عمر کس چیز سے ہوتی ہے ان میں سے ایک حکیم نے عرض کی اے جہاں پناہ میں نے آدم علیہ السلام کی وصیت نامہ میں دیکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے ایک چشمہ آب حیات کا ظلمات میں کوہ قاف کے اندر پیدا کیا ہے کہ پانی اس کا دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے خشک تر اور شہد سے بیٹھا زیادہ اور مکھن سے نرم اور مشکل سے خوشبو زیادہ ہے جو کوئی اسے پئے گا اس کی موت نہ ہوئے گی قیامت کے تک وہ زندہ رہے گا اور اس پانی کا نام آب حیات ہے تب ذوالقرنین کو شوق ہوا آب حیات پینے کا علماءوں سے کہا تم بھی ہمارے ساتھ ظلمات میں چلوں انھوں نے کہا کہ آپ جائیے یہاں کے ہم قطب ہیں دنیا کی آفت سے ہم نہیں جاسکتے ذوالقرنین نے کہا تم لوگوں کو میرے ساتھ ہونا ضروری ہے اور کہو تو سواری میں کون سا جانور چست و چالاک ہوتا ہے وہ بولے اسپ تازی ما دیان کہ جو بچہ نہ جنی ہو تب ہزار سوار ما دیان اسپ تازی جن جن کر لی اور حضرت خضر علیہ السلام کو سب لشکر کے آگے پیشوا کیا اور کہا کہ ظلمات میں جب پہنچیں گے تو یقین ہے کہ کوئی کسی کو دیکھنے نہیں پائیں گے اس وقت کیا ہوگا حکماء نے کہا اگر للعل دیا گو ہر شاہوار حضور کی سرکار میں ہو تو لے لیجئے۔ جب ایسی نوبت آئے گی تو اسی کی روشنی سے راہ چلیں گے تب ایک گوہر شب چراغ خزانہ عامرہ سے نکال کر حضرت خضر علیہ السلام کے حوالے کیا اور تخت اور تاج اور سلطنت ملازموں میں سے اپنے ایک دانا عقل مند کو سپرد کر دیا اور بارہ برس کے وعدے پر اس سے رخصت ہو کر اور کھانے پینے کا توشہ سرانجام سب لے کر ظلمات کی طرف آب حیات کی تلاش کو نکلے جب کوہ قاف میں گئے راہ بھول کر ایک برس تک اس میں گھومتے رہے اور خضر علیہ السلام لشکروں سے

جدا ہو کر ایک اندھیرے میں جا پڑے تب وہ گوہر شب چراغ جیپ سے نکال کر زمین پر رکھ دیا اس کی روشنی سے تاریکی جاتی رہی اللہ کی مہر سے چشمہ آب حیات کا ان کو ملتا تب حضرت خضر علیہ السلام نے منہ ہاتھ دھو کر آب حیات پی لیا اور خدا کا شکر بجلائے پس خضر علیہ السلام کی عمر دراز ہوئی پھر وہاں سے مراجعت کر کے دوسری ایک تاریکی میں آ پڑے وہ گوہر شب چراغ نکال کر زمین پر رکھ دیا سب اجالا ہو گیا اور جتنے لشکر اندھیرے میں پڑے ہوئے تھے حضرت خضر علیہ السلام کے پاس آ کے جمع ہوئے اور اسکندر ذوالقرنین اپنے لشکروں سے کہہ گئے تھے کہ تم یہاں ٹھہرو میں آگے چل کے کچھ تماشا عجب و غریب دیکھ آؤں یہ کہہ کر جب آگے بڑھے ایک بالا خانہ نظر آیا ایسا کہ چار دیواری اس کی ہوا پر متعلق ہے اس میں مرغ پر دے بہت دیکھے مرغوں نے حضرت سے کہا کہ تو اس ظلمت میں بستی چھوڑ کے کیوں آیا ہے بولے میں آب حیات پینے کو آیا ہوں پھر شاہ مرغ نے ان میں سے کہا اے ذوالقرنین اب وہ وقت آ پہنچا ہے کہ مرد سب لباس حریر پہنیں گے اور اچھے اچھے مکان بنا کے دنیا کے پیچھے لہو لعب عیش و نشاط میں مصروف رہیں گے۔ یہ کہہ کر پر اپنا جھاڑا پھر کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بالا خانہ تمام جواہرات کا بن گیا پھر کہا اے ذوالقرنین جنگ باجہ اور بریط اور طنبور بجنے کا وقت آیا ہے کہ پھر اپنا پر جھاڑا سو کیا دیکھتے ہیں کہ تمام بالا خانہ لعل دیا قوت کا بن گیا سو یہ دیکھ کر بھونچک ہو گئے اس مرغ نے پھر حضرت سے کہا کہ تو مت ڈر یہ کارخانہ ایلیمس کا ہے پھر اس مرغ نے کہا کہ اب فساد ظاہر ہو گا لا الہ اللہ باقی ہے یا نہیں حضرت نے کہا باقی ہے پھر پوچھا خلق اللہ میں ہنود دیانت بجا ہے یا نہ حضرت نے کہا بجا ہے تب وہ مرغ وہاں سے دوسرے گوشک پر چلا گیا مروئی ہے کہ اس مرغ نے ذوالقرنین سے کہا کہ تو اس بالا خانے پر جا کے دیکھ وہاں کیا چیز ہے تب ذوالقرنین وہاں جا کے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص ایک پاؤں پر کھڑا ہوا نرسنگا منہ میں لگا کے آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے وہ اسرائیل علیہ السلام تھے ذوالقرنین سے کہا کہ اے ذوالقرنین تو اپنی سلطنت اور روشنی ملک کی چھوڑ کر اس ظلمات میں کیوں آ پڑا کیا وہ تجھ کو بس نہ تھا آپ نے کہا کہ میں آب حیات پینے کو آیا ہوں تاکہ آب حیات سے زندگی کی زیادتی ہو خدا کی عبادت کروں تب اسرائیل علیہ السلام نے ذوالقرنین کے ہاتھ میں ایک پتھر مثال ملی کے سر کے دیا اور کہا کہ میں نے تجھ کو غفلت سے ہوشیار کیا اب چلا جا بہت حریص مت ہو ذوالقرنین وہاں آب حیات نہ پا کے اپنے لشکروں میں پھر آئے سب اکٹھے ہو کر چلے آتے تھے اندھیری میں ٹکڑے ٹکڑے سنگ ریزے کے گھوڑوں کے پیر کے تلے مثال لعل شب چراغ کے چمکتے دیکھ کے پوچھا یہ سب کیا چیز ہے لقمان حکیم نے کہا یہ پتھر ہیں جو شخص ان کو اٹھالے گا جن لے گا آخر وہ پھٹتا ہے گا اور جو ٹھنہیں اٹھائے گا وہ بھی پھٹتا ہے گا آخر کسی نے جن لیے اور کسی نے نہ لیے جب ظلمات سے نکل آئے کیا دیکھتے ہیں کہ تمام

جواہرات لعل اور زبرجد اور یاقوت اور فیروزہ اور زمرد ہیں تب جن لوگوں نے نہ لیے تھے پچھتائے گئے اور جنہوں نے کچھ لیے تھے وہ بھی پچھتائے کہ کیوں زیادہ نہ لیے ذوالقرنین نے لقمان حکیم سے پوچھا جو پتھر اسرائیل علیہ السلام نے مجھے دیا اس میں کیا ماجرا ہے لقمان نے کہا کہ تم اپنا پتھر ترازو میں ایک طرف رکھو اور سب کا پتھر ایک طرف رکھو دیکھو کس کا پتھر وزن میں بھاری ہوتا ہے دیکھا ذوالقرنین کا پتھر وزن میں بھاری ہوا پھر لقمان حکیم سے پوچھا کہ اس میں کیا اسرار ہے وہ بولے اب سب کے پتھر اتار کر اس پلے میں ایک مشت خاک رکھ دو جب کھائے پلے ترازو کے دونوں طرف برابر آئے پھر پوچھا لقمان سے اس میں کیا بھید ہے لقمان نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرق سے مغرب تک بادشاہت دی ہے تو بھی تم کو سیری نہیں مگر پیٹ تمہارا ایک مٹھینا ک گور سے بھرے گا جب ذوالقرنین نے یہ بات سنی تمام لشکروں کو اپنے پاس سے رخصت کیا اپنے ملک بملک چلے گئے اور ذوالقرنین یہاں رہ گئے اور عبادت میں مشغول ہوئے بعد چند روز کے انتقال کیا اور سونے کے تابوت میں وہاں مدفون ہوئے نقل ہے کہ ذوالقرنین نے مرنے کے وقت اپنی ماں کو وصیت کی تھی کہ بعد میری موت کے میری روح کو ثواب بخشو اور یتیم اسیر غریب مسکین بیوہ بے کس محتاجوں کو کھلائو جب ان کی ماں کو یہ خبر پہنچی زار زار رونا لگیں اور ان کی وصیت پر عمل کریں جب رسول خدا ﷺ نے احوال سکندر ذوالقرنین کا اور سوالات مذکور سے ابو جہل اور مکے کے کافروں کو اور یہودیوں کو جواب دیا کافر سب من کے متجب ہوئے اور بولے یہ سچ کہتے ہیں مطابق تورات اور زبور کے کہتے ہیں اس میں ذرا فرق نہیں پس سوا ابو جہل کے اور سب کے سب رسول خدا ﷺ پر ایمان لائے اور ابو جہل سے حضرت ﷺ نے کہا اب تم کو معلوم ہوا یا شک میں ہو کہ میں رسول ﷺ سچا ہوں یا نہیں اگر تم کو شک ہو تو پھر پوچھو تب اس لعین نے کہا کہ تم ایک ساحر ہو اور دوسری ساحر موسیٰ تھا ہرگز تمہارے دین میں نہیں آؤں گا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کافروں کی شان میں فلما جاءهم الحق من عندنا قالوا الولا اوتی مثل ما اوتی موسیٰ ترجمہ پس جب پہنچی ان کو ٹھیک بات ہمارے پاس سے کہا انہوں نے کیوں نہ ملیا اس کو پیغمبری جیسے ملی تھی موسیٰ کو یہ بات کہی اور راہ ضلالت اختیار کی پس بھائیو مومنو ہم سب کو لازم ہے کہ خدا اور رسول کی رضا مندی پر رہیں اور ان کے احکام شرع پر عمل کریں اس سے غافل نہ ہوں آمین یا رب العالمین یہاں تک تھا قصہ سکندر ذوالقرنین کا واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

کہتے ہیں فرعون کے باپ کا نام معصب اور دادا کا نام ملک ریان تھا اور بعض نے کہا کہ فرعون کا معصب بن ولید بن ریان تھا اور چار سو برس کی عمر اس کی تھی اتنی مدت میں کبھی بیمار نہ ہوا تھا اور سر میں درد نہ ہوا تھا اور نہ کوئی دشمن اس پر غالب ہوا اور فرعون اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ خدائی کا دعویٰ کیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورہ نازعات میں فقال اننا ربکم الاعلیٰ فاعلمہ اللہ نکال الاخرۃ والاولیٰ ترجمہ کہا فرعون نے لوگوں سے میں ہوں تمہارا رب سب سے اوپر پس پکڑا اس کو اللہ نے سزا میں پھیلی کی اور پہلی کی آخرت میں بھی عذاب ہوگا اور دنیا میں بھی عذاب پایا اول اچھا تھا اس ملعون نے جب دعویٰ خدائی کا کیا تب اللہ نے اس کو بہتر بلا میں گرفتار کیا خبر ہے کہ پیدائش اس کی بلخ میں تھی وہاں سے سیاحت کو نکلا بیوٹھنہ ایک شہر کا نام ہے یہاں آیات ہامان بے ایمان سے ملاقات ہوئی اور وہ یہاں کا باشندہ تھا فرعون سے پوچھا تم کہاں سے آتے ہو کہاں جاؤ گے وہ بولا میں بلخ سے آتا ہوں ایام خربوز کے تھے جا کے کھیت والے سے کھانے کا سوال کیا اس نے کہا کہ تم میرے خربوزے شہر میں لے جا کے بیچ آؤ تب تمہیں کھانے کو دوں گا تب فرعون ملعون ہامان بے ایمان کو یہاں رکھ کے خربوزے بیچنے کو شہر میں گیا دوکانداروں نے اس سے کہا ہم زرباقی میں بھی پھل پھلاری ترترکاریاں سب مول لیتے ہیں نقد میں نہیں بیچے بیچ کے جس کی جو قیمت پانا ہوتی ہے سو دے ڈالتے ہیں ہمارے شہر کا یہی دستور ہے تب فرعون ملعون خربوزے وعدے پر بیچ کے وہاں سے خالی ہاتھ پھر آیا اور مالک خربوزے سے جا کے کہا یہ کام اچا نہیں ہے اتنا بول کے وہاں سے پھر اور شاہ مصر کو جا کے ایک عرضی کی کہ میں بعید الوطن غریب ہوں کھانے بغیر عاجز ہوں فدوی کو کوئی کام اسی شہر میں جہاں پناہ کی سرکار عالی میں کہ موافق وجہ گزاران کے ہو تو غلام کو دے کر سرفراز کریں پس اس بد بخت کا بخت بیدار تھا بادشاہ کا حکم ہوا کہ تو کون سا کام چاہتا ہے وہ بولا کہ داروغی مقبرہ اس شہر کی چاہتا ہوں کہ بے اجازت میری کوئی مردہ وہاں گاڑنے نہ پائے تب شاہ مصر نے اس کو شہر میں گورستان کی داروغی دی تب دروازے پر گورستان کے جا بیٹھا قضائے الہی سے ایسا ہوا کہ اسی سال مصر میں وبا پھیل گئی بہت آدمی مرنے لگے تب فرعون مردود ایک ایک لاش کے پیچھے ایک ایک درم سونے کا لیا کرتا تھوڑے دن میں اس کا مال انبوه روپیہ جمع ہوا اس کے بعد مقبربان بادشاہ کو کتنا روپیہ ڈے کے تمام شہر کی داروغائی لے لی اور وہ شاہ مصر اپنے جہل سے اس

کو پیار کرتا اور خلعت بھی دیتا اتفاقاً قضائے الہی سے وزیر مصر کا مر گیا اس کے بعد فرعون کو وزیر مصر کا کیا تب ہامان سے فرعون نے کہا میں چاہتا ہوں کہ خدائی کا دعویٰ کروں کہ ساری خلق آ کے مجھ کو پوجے اور معبود خانے لعنتہ اللہ علیہ ہامان نے اس سے کہا کہ تو اگر خدائی چاہتا ہے تو آہستہ آہستہ پہلے خلق کو ہاتھ میں لے فرعون بولا اس کی کیا تدبیر ہے سب لوگ تو یوسف پیغمبر علیہ السلام ابن یعقوب علیہ السلام کے دین پر مستحکم ہیں کیسے ان کو لاؤں اس کے بعد یہ تدبیر ٹھہرائی بادشاہ کے پاس عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ اس برس کا خزانہ مصر کی رعیتوں پر آپ معاف کریں۔ سرکار میں ایک سال کا خزانہ فدوی اپنی طرف سے دے گا بادشاہ نے کہا میں نہیں چاہتا ہوں کہ تمہارا نقصان ہو اور میرا نفع اچھا اس سال کا خزانہ رعیتوں پر تمہاری خاطر سے ہم نے معاف کیا فرعون نے کہا میں نہیں چاہتا ہوں کہ سرکار عالی خزانہ کتنی ہو پس بادشاہ نادان کم فہم تھا فرعون کی خاطر رعیتوں سے ایک سال کا خزانہ نہ لیا اور کہا کہ اپنے دل کی مراد پوری کر تب فرعون نے دیوان اور خزانچوں کو بلا کے پوچھا کہ مصر کا خزانہ رعیتوں سے کتنا وصول ہوتا ہے بولے اتنا ہوتا ہے پس فرعون نے اسی قدر روپیہ اپنی طرف سے خزانہ بادشاہ کی سرکار میں داخل کیا اور دو برس کی معافی کے واسطے بھی ہم نے سرکار عالی میں عرض کی سو بھی قبول ہوئی تب تمام رعایا مصر کی سن کے خوش ہوئی غریب غریب جتنے تھے فرعون کی ترقی کی دعا کی اور شکر خدا کا بجلائے پس تین سال کا خزانہ موقوف ہونے سے مصر کی رعایا کو فراغت ہوئی پھر بعد چند روز کے مصر کا بادشاہ مر گیا اور کوئی ولی وارث اس کا نہ تھا کہ اس کے تخت پر بیٹھے پس بادشاہ کو دفن کر تین روز تک تعزیت کی اور چوتھے روز تمام شہر کے لوگ قاضی مفتی عالم فاضل غریب غریب چھوٹے بڑے سب بادشاہی دربار میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ تخت پر کسی کو بٹھایا جائیے کیونکہ ملک بے سرباشد چونکہ مصر کے لوگوں نے فرعون سے نیکی دیکھی تھی کہ تین برس کا خزانہ مصر کا معاف کیا تھا اپنے پاس سے روپیہ تین برس کا بادشاہ کو دیا تھا اس لیے سب اس سے خوش تھے یہ خیر خواہی دیکھ کے سب نے اس مردود کو تخت پر لے جا کے بٹھایا جب یہ ملعون مصر کا بادشاہ ہوا اور اس ہامان بے ایمان کو اپنا وزیر بنایا تب کہنے لگا اہملک مصر مسلم ہمارے ہاتھ میں آیا ہم بادشاہ ہوئے اب ایسی تدبیر کیا چاہیے کہ خلاق مجھ کو خدا کہے اور معبود جانے مجھ کو پرستش کرے لعنت اللہ علیہ ہامان بے ایمان نے اس کو یہ صلاح دی کہ پہلے مصر میں یہ حکم دیا جائیے کہ علماء فضلاء جتنے ہیں ہمارے قلمرو میں درس تدریس نہ دینے پائیں موقوف کر دیں تب آہستہ آہستہ وہ اپنے دین سے بے خبر رہیں گے اور جو آئندہ پیدا ہوں گے لڑکے بالے بغیر علم سب جاہل ہوں گے اسی طرح آہستہ آہستہ اپنے دین سے برگشتہ ہو جائیں گے پس ہامان بے ایمان کے کہنے سے فرعون ملعون نے اپنے ملک میں تعلیم و تعلم کا باب موقوف کر دیا کہ میرے ملک میں کوئی علم سیکھنے نہ پائے درس و تدریس موقوف کریں

نہیں تو ہم ان سب کو قتل کر ڈالیں گے تب فرعون کے خوف سے لوگوں نے اپنا لکھنا پڑھنا سب چھوڑ دیا پس چند روز میں سب جاہل بن گئے خدا کو بھول گئے مثل چار پائے وحوش کے ہو گئے اس کے بعد فرعون نے لوگوں پر حکم کیا کہ بتوں کو سجدہ کریں اور پوجیں پس قوم قبطی نے بت پرستی شروع کی اسی طرح بیس برس تک رہا پھر پیچھے اس کے فرعون نے کہا کہ میں نے بتوں کو خدائی دی یہ سب چھوٹے خدا ہیں اور میں بڑا خدا ہوں فرعون نے کہا یہ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ نے فرمایا ہے فحشر فنادی فقال انا ربکم الاعلیٰ ترجمہ پس لوگوں کو جمع کیا پھر پکارا تو کہا میں ہوں رب تمہارا سب سے اوپر اور اس حالت پر چالیس برس گزرے اس کے بعد سب بتوں کو توڑ ڈالا پھر قوم قبطی نے فرعون کو پوجنا اختیار کیا ان پر فرعون نوازش کرتا اور بنی اسرائیل کو تکلیف دیتا یوسف علیہ السلام کے دین پر قائم تھے اور بعض جزیہ کے فرعون ان سے قبطیوں کی خدمت کروانا اور تحقیر کرتا اور جن کاموں کو جائز سمجھتا مثل محنت اور بار اٹھانا اور لکڑی چیرنا اور چننا اور گھانس کاٹنا اور جاڑو کشتی کرنا اور گوہر پھینکنا اعلیٰ ہذا القیاس ان سب کاموں میں مقرر کیا تھا اور بنی اسرائیل کو شہر اور دیہات میں اپنے تابعین کے خدمت میں بھیج دیتا اور ان کے عورتوں سے اپنی عورتوں کی خدمت لیتا غرض یہ کہ بنی اسرائیل کی عزت و وقار نہیں کرتا مگر ایک عورت کہ اس کا نام آسیہ تھا وہ بنی اسرائیل کی قوم میں سے تھیں وہ اپنے آباؤ اجداد کے دین پر قائم تھیں۔ وہ ماہر و حمیدہ خصال شہرہ آفاق تھیں فرعون ان کو نکاح میں لایا تھا اور بعضوں نے کہا کہ فرعون نے ان کو پسندیدہ اپنا جان کے عزت سے گھر میں رکھا تھا مگر وہ اپنے دین میں مضبوط تھیں خلاف شرع نہیں چلتیں جناب رسول خدا ﷺ نے پانچ عورتوں کی پاکی اور بزرگی کو بیان کیا ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں اور مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمران کی اور خدیجہ الکبریٰ بنت خویلد حضرت کی زوجہ اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زہرا بنت رسول خدا ﷺ اور بی بی آسیہ رضی اللہ عنہا یہ سب صالحہ تھیں الغرض قوم بنی اسرائیل تیرہ برس تک فرعون کے عذاب میں اور اس کی قوم کی خدمت گزاری میں گرفتار رہنے زن و مرد اس قوم کی خدمت کرتے اور بار بردار میسر رہتے اور صبر کرتے پھر بھی اپنے دین اسلام کے خلاف نہ چلتے شب و روز استغفار اور خدا کی عبادت کرتے خبر ہے کہ ایک فرعون علیہ العنت نے دریائے نیل کے کنارے مجلس جشن کی تمام لوگ لشکر کے اپنے ساتھ لے کر خوشیاں اور کھانا پینا کیا اور قوم سے کہا قولہ تعالیٰ و نادى فرعون لى قومہ قال یا قوم ائیس لی ملک مصر و ہذا الانہار لجرى میں تحتیط افلا تبصرون ط انا خیر من ہذا الذی ہو مومہین ولا یکادیبین ترجمہ اور پکارا فرعون اپنی قوم میں بولا اے قوم میری بھلا مجھ کو نہیں ہے حکومت مصر کی اور یہ نہریں چلتی ہیں نیچے میرے کیا تم نہیں دیکھتے بلکہ میں بہتر ہوں اس شخص سے جس کو عزت نہیں اور وہ صاف نہیں

بول سکتا ہے اتنی بات فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان پر تکبر سے کہا تھا وہ کیا جانتا ہے اس بات کو لوگوں نے مانا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاستخف قومہ فاطاعوه ط انہم کانو قوماً فاسقین ترجمہ پھر عقل کھودی اپنی قوم کی پھر اسی کا کہا مانا مقروئے لوگ تھے قوم فاسق پس چاہا اللہ تعالیٰ نے کہ اس کو دوزخ میں ڈالے اور اس کی قوم کو جہنم میں ملا دے تب اس کو چار سو برس کی عمر دی اس واسطے کہ وہ ہر روز باغی ہوئے اور نافرمانی کرتے تب ایک روز اللہ نے قدرت کاملہ سے اپنی دریائے نیل کو سکھا دیا کچھ پانی باقی نہ رہا تب فرعون کی قوم نے اکٹھے ہو کر اپنے جہل سے اس کو کہا کہ اگر تو ہمارا خدا ہے تو دریائے نیل کا پانی جاری کر دے جب جائیں گے کہ تو ہمارا رب ہے پس فرعون نے یہ سن کے سات لاکھ سوار ہمراہ لے کر میدان سعد الاعلیٰ کی طرف نکل گیا اور ایک ایک میل پر جا کر ایک ایک لاکھ سوار چھوڑتا گیا اسی طرح سب کو رخصت کر کے تنہا ایک میدان میں جا کے ایک غار کے اندر گھسا اور گھوڑے کی باگ گلے میں لپٹا کے قبلہ رخ ہو کر سجدے میں جا کر اور یہ مناجات کی الہی تو ہی حق ہے میں باطل پر ہوں تو میرا رب بے نیاز بے پرواہ ہے میں نے دنیا کو بعض آخرت کے اختیار کیا جو مجھ کو دینا ہے دنیا میں دے میں آخرت کو نہیں چاہتا ہوں سو دوزخ کے یہ مجھ کو خوب معلوم ہے فرعون نے جب خدا کی درگاہ میں یہ مناجات کی اچانک ایک شخص غیب سے آ کے اس غار کے منہ پر کھڑا ہوا اور فرعون سے کہنے لگا کہ میں ایک شخص کی شکایت تمہارے پاس لایا ہوں تم اس کا انصاف کرو فرعون بولا تو یہاں کہاں سے آیا یہ جگہ انصاف کی نہیں کل دربار میں آئیو انصاف کروں گا آج چلا جاوہ بولا ہمارا یہاں انصاف کرو بغیر اس کے ہم یہاں سے نہیں ملیں گے یہ خصوصیت حال میں واقع ہوئی ہے پس اس گفتگو میں دونوں تھے کہ ذرا دریائے نیل کا پانی جاری ہو اور یا بھر گیا تب فرعون نے پانی دیکھ کے خوش ہو کے اس جوان سے کہا کہ تو کیا چاہتا ہے بول اس نے کہا جو بندہ خدا کی نافرمانی کرے اور حکم اس کا نہ مانے اور وہ خدا اس پر مہر کرے اس بندے کی کیا سزا ہے فرعون نے کہا اس بندے کو دریائے نیل میں ڈبا کے مارا جا پیے وہ بولا بہت اچھا اب ذرا مجھ کو لکھ دیں تاکہ یہ یادداشت رہے کل بندہ آپ کے دربار میں حاضر ہوگا حضور میں اظہار کرے گا فرعون بولا یہاں دو ات قلم کاغذ نہیں ہیں کس طرح لکھوں اس جوان نے کہا میں دیتا ہوں تم لکھو تب فرعون نے اس غار کے اندر بیٹھ کر خوشی سے لکھا کہ جو بندہ اپنے خدا کی نافرمانی کرے اس کا نہ کہانہ مانے اور خدا اس کو سب طرح سے آرام کھانے کو دے تب اس کی سزا یہ ہے کہ دریائے نیل میں اس کو ڈبو کے مارا جا پیے اس طرح کی ایک دستاویز لکھ کے اس جوان کے حوالے کی اور یہ نہ جانا کہ وہ جوان کون تھا اس کے بعد نظروں سے غائب ہو گیا وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے اس کے بعد ایک آواز آئی کہ اے فرعون دریائے نیل کو میں نے تیرے حکم کے تابع کیا

تو جب حکم کرنے گا کہ اے پانی کھڑا رہ تو کھڑا رہے گا اور اگر کہے گا تو جاری ہو تو جاری ہو جائے گا تیرے فرمان سے باہر نہ ہوگا تب فرعون یہ سن کر خوش ہو کر اس میدان سعد الاعلیٰ سے گھر پر چلا آیا اور دریائے نیل کو جس طرح کہتا اسی طرح ہوتا اگر کہتا اے پانی اونچا کے چل تو پہاڑ سے زیادہ اونچا ہو کے چلتا اور اگر کہتا کہ نیچا ہو کے چل تو نیچا ہو کے چلتا چند روز فرعون کو اللہ نے ایسی کرامات دی تھی بایں سبب وہ ملعون دعویٰ خدائی کا کرتا تھا اور کہتا تھا اے لوگوں میں مصر کا مالک ہوں اور یہ دریائے نیل میرے تابع ہے دیکھو تو پانی دریائے نیل کا خشک ہو گیا تھا میں جاری کیا تمہارے پینے کے لیے اہل مصر نے جب یہ کرامات فرعون سے دیکھی تعریف کرتے ہوئے سجدے میں گرے اور اس کی ربوبیت کے مقرر ہوئے بولے بے شک تو ہمارا پروردگار ہے لعنۃ اللہ علیہم اجمعین اور ایک مکان عالیشان لب دریا بنایا تھا نام اس کا عین الشمس رکھا تھا اس پر ایک حوض بنا کر دریا کے پانی کی نہر اس پر جاری کی تھی اور اس پر چار ستون سونے کے بنائے اس طرح پر کہ حوض کا پانی ستونوں پر سے کو شک پر جا کے دوسری راہ نکل پڑتا تھا اور حق تعالیٰ نے دو درخت اس حوض کے کنارے پر پیدا کیے تھے ایک درخت سے روغن زرد نکلتا اور دوسرے سے روغن سرخ وہ روغن جن بیمار اور آزادی کو دیتا خدا کے فضل سے وہ شفا پاتا تب فرعون ان دونوں درختوں کے سبب خدائی دعویٰ کرتا تھا اور ربوبیت کی دلیل ان دونوں درخت سے دیتا کہ میری ربوبیت کی یہ دلیل ہے پس خلق اللہ اور بھی دونوں درخت کی کرامت سے فرعون کی ربوبیت کے قائل ہو کے گمراہ ہوتے چلے گئے۔

ایک رات فرعون نے خواب میں دیکھا کہ وہ دو درخت عالم بالا پر گئے اور سارا عالم ان کے زیر ہوا صبح کو اٹھ کر تمام حکیموں اور منجموں اور جادو گروں کو بلا کے پوچھا کہ تو اس کی کیا تعبیر ہے وہ بولے ہم اپنی اپنی کتاب میں دیکھتے ہیں میں پھر بیان کیا کہ بنی اسرائیل کی قوم سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ مملکت تمہاری وہی خراب کرے گا اور سب زیر حکم اس کے ہوں گے ملک و میراث مال و نعمت کل اس کے ہاتھ آئے گا یہ سن کر فرعون ہراسان ہو کر بولا کہ وہ لڑکا پیدا ہوگا اس تین رات دن میں باپ کی پشت سے ماں کے رحم میں آئے گا فرعون نے حکم کیا کہ جتنے بنی اسرائیل ہیں آج سے کوئی اپنی جو رو کے ساتھ ہم بستر نہ ہونے پائے منادی کر دو جو عدول حکمی کرے گا اس کو مار ڈالوں گا پس ایک ایک آدمی بنی اسرائیل کے گھروں میں تعین کیا تب فرعون کے ڈر کے مارے کوئی آدمی اپنی بیوی سے مباشرت نہ کرتا تقدیر الہی سے چارہ نہ تھا باوجود اس تنبیہ اور تہدید کے ان تین دن کے اندر جو نوجومیوں نے کہا تھا روز معبودہ میں وہ لڑکا یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام تولد ہوئے شرح اس کی یہ ہے کہ خاتون نام معران کی بی بی تھی وہ بنی اسرائیل کے قوم سے تھی آگے ایک بیٹا اس سے تولد ہوا نام اس ہارون علیہ السلام اور ایک

بیٹی نام اس کا مریم تھا اور عمران فرعون کے ندیموں سے تھا اس دن فرعون کے پاس حاضر تھا بی بی خاتون کو شوق مباشرت کا ہوا ایسا صبر و قرار جاتا رہا آ کر نہ ٹھہر سکی رات کو آٹھ گھڑی کے وقت گھر سے نکل کر فرعون کے دروازے پر جا پہنچی مرضی الہی سے سب دروازے کھلے ہوئے پائے دربان اور نگہبان کو سوتے ہوئے دیکھا اس دن اللہ تعالیٰ نے ان پر خواب کو غالب کیا تھا وہ خاتون بے کھٹکے فرعون کی خواب گاہ میں جا پہنچی اپنے شوہر کو دیکھا کہ فرعون کے نگہبان میں کھڑے ہیں فرعون سوتا ہے تب عمران کو اپنی بی بی کو دیکھ کے شوق مباشرت کا زیادہ ہوا وہاں سے سرک کے زن و شہر دونوں نے مجامعت سے فراغت کر لی اسی گھڑی موسیٰ علیہ السلام اپنے باپ کے صلب سے ماں کے رحم میں آئے اس کے بعد بی بی خاتون وہاں سے اٹھ کے اپنے گھر کی طرف چلی آئیں پس یہ بھید کسی کو معلوم نہ تھا سوائے رب العالمین کے کہ وہ سر باطن کی خبر رکھتا ہے جب صبح ہوئی فرعون نے نجومیوں کو بلا کے پوچھا کہ تو وہ لڑکا پیدا ہوا یا نہیں تب انھوں نے کچھ گن کے کہا وہ لڑکا کل گزشتہ کو باپ کے صلب میں سے ماں کے رحم میں آ چکا ہے تب فرعون نے چوکیداروں کو حکم کیا کہ اگر کوئی بھی لڑکا بنی اسرائیلی قوم میں پیدا ہو تو مار ڈالو لڑکی کو نہیں اور سردرم بعوض خون کے اس کے ماں باپ کو دبوچو پھر ایسا اتفاق ہوا کہ روپیوں کے لالچ سے ماں باپ اپنے بیٹے کو لاکے فرعون کے پاس دیتے فرعون کے حکم سے وہ بیٹے کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالتے فرعون نے ہر گھر میں بنی اسرائیل کے ایک ایک قبیلے کو تعینات کیا اگر بیٹا پیدا ہوتا تو مار ڈالتا اگر بیٹی پیدا ہوتی تو نہ مارتا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے واذن جنائنا کم من ال فرعون یسومونکم سوء العذاب یدبحون ابنائکم و یستحبون نساء کم و فی ذالکم بلاء من ربکم عظیم ترجمہ اور جب چھڑایا ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے کہ دیتے تم کو بڑی تکلیف ذبح کرتے تمہارے بیٹے اور جیتی رکھتے تمہاری عورتیں اور اس میں مدد ہوتی تمہارے رب کی پس چند سال بنی اسرائیل کو فرعون ملعون نے دکھ میں رکھا تھا اور ان کے بیٹوں کو قتل کرتا اور اس کی طرف سے عورتیں آ کے ان کی عورتوں کے پیٹ پر ہاتھ پھیرتیں غیر محرم کے آگے حمل دیکھتے کہ پیٹ سے ہیں یا نہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں حمل سے تھیں ایک دن اتفاق ایسا ہوا کہ وہ روٹی پکاتی تھیں اس وقت دروزہ ہوا موسیٰ علیہ السلام تولد ہوئے مانند ماہ شب چہار دہم کے ان کے نور سے سارا گھر روشن ہو گیا جو ان کی طرف دیکھتا آنکھیں خیرہ ہو جاتیں اس کے بعد فرعون کے لوگ آپہنچے اور حضرت کی والدہ اندیشہ کر رہی تھیں کہ یا اللہ اس بچے کو میں کہاں لے جا کے چھپاؤں فرعون کے لوگ دیکھ کر میرے بچوں کو مار ڈالیں گے تو پناہ دے یہ کہتی تھیں آخر تنور کی آگ میں لڑکے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کے ڈال دیا اور ایک دیگ خالی اس کے اوپر چڑھادی اس کے بعد فرعون کے لوگوں نے آ کے خاتون کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا کے دیکھا

تو کچھ اثر حمل کا نہ پا کے چلے گئے اور خاتون در فرزند سے اپنے رونے لگیں اور طمانچے اپنے گالوں پر مرتی رہیں کہ میں نے کیوں بچے کو چولہے میں ڈال دیا اپنے پاؤں پر آپ تیشہ مارا اب تو لڑکا جل گیا اگر اس کی ہڈی بھی رہتی تو اس سے اپنے دل مجروں کی دوا کرتی اس کے بعد جب اس کو چولہے کے اندر دیکھا تو آگ میں ایک سیب ہاتھ میں لیے کھیل رہا ہے یہ حال دیکھ کر متعجب ہوں اور خدا کا شکر بجا لائیں پس ان کو تنور میں اٹھالیا پر متفکر ہوں کہ لڑکے کو کہاں چھپا رکھوں ایسا نہ ہو کہ فرعون کے لوگ لے جا کے مار ڈالیں یہ کہہ کر روتی تھیں تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان ہوا و اوحینا الی ام موسیٰ ان ارضیہ فاذا حفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی و تحزنی انارا دوہ الیک و جاعلوہ من المرسلین ترجمہ اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو کہ اس کو تو دودھ پلا پھر جب تجھ کو ڈر ہو اس کا تو تو ڈال دے اس کو دریائے نیل کے پانی میں اور خطرہ نہ کر اور غم نہ کھا ہم پھر پہنچائیں گے اس کو تیری طرف اور کریں گے اس کو رسولوں سے تب حضرت کی والدہ یہ بشارت پا کے بہت خوش ہوں اور ایک صندوقچہ بنانے کے لیے بڑھئی کی تلاش کو نکلیں فوراً حضرت جبرائیل علیہ السلام بصورت بڑھی کے ان کے سامنے آکھڑے ہوئے بولیں تم صندوقچہ بنانا جانتے ہو وہ بولے جانتا ہوں تب حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے گھر میں جا کے ایک صندوقچہ بنا کے چلے گئے پس حضرت کی ماں نے ان کو خوب دودھ پلا کے حریر کے کپڑے میں لپیٹ کے صندوقچہ میں رکھ کے قفل کر کے دریائے نیل میں ڈال دیا اور دوسری روایت یہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کی ماں چپکے سے بڑھئی کو گھر میں لائیں اس سے کوئی آگاہ نہ تھا مگر ایک شخص ہمسایہ وہاں کا اس راز سے مطلع تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے مارے خوف سے ستر دینار بطور رشوت دے کر رخصت کیا اور اس سے کہا کہ قسم ہے تم کو اپنے رب کی یہ راز کسی سے مت کہو اور بڑھئی کو ستر دینار اجرت اس کی دے کر رخصت کیا اور اس ہمسایہ نے جو بی بی خاتون سے روپیہ لے کر کھایا تھا جا کے فرعون سے لڑکے کی بات کہہ دے اور اس سے کچھ لے کے خدمت اور نعمت اس کی سرفرازی ہوئے آخر فرعون کے پاس گیا چاہتا تھا کہ بولے اسی وقت زبان اس کی گوئی ہوگی جب فرعون کے پاس سے نکل آیا پھر زبان کھل گئی پھر قصد کیا جا کے بول دے پھر گونگا ہو گیا زبان بند ہوگی پھر باہر آیا زبان کھل گئی نقل ہے کہ اسی طرح سات دفعہ قصد کیا تھا ساتوں دفعہ زبان بند ہوگئی تھی پھر بھلی ہوئی تب اس سے باز آیا اور توبہ کی خدا پر ایمان لایا اور یہ بات بھی کسی سے نہ کہی آخر موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے موسیٰ علیہ السلام کو صندوقچہ میں رکھ کے دریا نیل میں ڈال دیا اور موسیٰ علیہ السلام کی بہن مریم علیہا السلام کو کہہ دیا اے بیٹی تو اس صندوقچہ کو دیکھتی ہوئی پیچھے پیچھے دریا کے کنارے سے چلی جا ایسا نہ ہو کہ تجھ کو کوئی دیکھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لاخۃ قصیہ فبصرت بہ عن

جنب وہم لایشرون ترجمہ اور کہہ دیا اس کی بہن کو اس کے پیچھے چلی جا پھر وہ دیکھتی رہی اس کو اجنبی ہو کر اور ان کو خبر نہ ہوئی پس خدا کے حکم سے وہ صندوقچہ پانی پر بہتا ہوا نیل کے دریا سے اس نہر کے اندر سے جو فرعون نے اپنی کوٹھی کے پاس محل کے اندر ایک حوض بنایا تھا وہاں جا ٹھہرا اور اس وقت فرعون اپنی بی بی آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خاتون کو ساتھ لے کر تخت پر بیٹھا تھا نظر اس پر جا گری فرعون بولا اے بی بی کیا چیز پانی پر بہتی ہے دونوں نزدیک جا کے دیکھتے ہیں کہ ایک صندوقچہ ہے فرعون نے چاہا کہ صندوقچہ کو اٹھالے اس کے ہاتھ میں نہ آیا کیونکہ فرعون مردود کا فر تھا پلید کے ہاتھ سے نہ اٹھا پیچھے آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آ کے صندوقچہ کو حوض سے اٹھالیا اور فرعون کے آگے لا رکھا فرعون نے بہتیرا چاہا کہ کھولے مگر اس سے صندوقچہ نہ کھلا آخر آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خاتون مومنہ تھیں دل سے بسم اللہ پڑھ کر فرعون کے سامنے جھٹ کھول دیا اس میں دیکھلہ کہ ایک لڑکا مہتاب صورت ہے اس کے نور سے سارا گھر فرعون کا روشن ہو گیا یہ دیکھ کے فرعون کے دل میں اس کی محبت آگئی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ایسی نیک صورت دی تھی کہ جو کوئی ان کی طرف دیکھتا فریفتہ ہو جاتا پس آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خاتون بنی اسرائیل تھیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چچیری بہن تھیں اور وہ بیچانتی تھیں اپنے خویش و برادر کو تب فرعون سے بولیں کہ یہ لڑکا تمہارا اور میرا نور چشم ہے اس کو نہ مارنا ہم پالیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَتْ امْرَاةُ فِرْعَوْنَ قُرْتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَکِ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰى اَنْ یَنْفَعَنَا وَاَوْ نَتَّخِذْہٗ وَاَوْلَادًا وَّہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ترجمہ اور بولی فرعون کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ لڑکا مجھ کو اور تجھ کو اس کو نہ مارو شاید ہمارے کام آئے یا ہم اس کو کر لیں بیٹا اور وہ نہ سمجھتے تھے یعنی خبر نہ تھی کہ وہ لڑکا بڑا ہو کر کیا کرے گا لیکن جانتا تھا کہ یہ لڑکا بنی اسرائیل میں سے ہے کسی نے خوف سے ڈالا ہے پر لڑکا نہ مارا تو کیا ہوا یہ سمجھ کے نہ مارا پس فرعون کی ایک بیٹی تھی اس کو بیماری برص کی تھی اس نے آ کے دیکھا لڑکا رو رہا ہے اور منہ سے رال گرتی ہے جلدی سے آ کے اس کو گود میں اٹھالیا خدا کے فضل سے اور موسیٰ علیہ السلام کی برکت سے جب ان کا لعاب لگا اس کا بدن بھلا ہو گیا برص کی بیماری جاتی رہی پس آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرعون سے بولی دیکھو یہ لڑکا مبارک ہے اس کے منہ کی رال لگنے سے تمہاری بیٹی کے بدن کا برص جاتا رہا تب فرعون نے اس کو پیار کر کے گود میں لیا اور دای دودھ پلانے کو مقرر کی بہت سی دایاں آئیں اس نے کسی کا دودھ نہ پیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَحَمٰنَا عَلَیْہِ عَلَیْہِ الْمَرٰضِعُ وَمِنْ قَبْلِ فَقَالَتْ هَلْ اَدْلٰکُمْ عَلٰی اٰہْلِ بَیْتِ یٰکَفَلُوْنَہٗ لَکُمْ وَہُمْ لَہٗ نٰصِحُوْنَ ترجمہ اور حرام کر دیا ہم نے اوپر اس کے دودھ دایوں کا پہلے سے پس خواہر موسیٰ علیہ السلام وہاں موجود تھیں وہ بولیں میں بتاؤں ایک گھر والی کو پالے اس کو واسطے تمہارے اور واسطے اس کے بہت خیر خواہ ہے فرعون نے کہا

لے آؤ اس کو تب وہ دوڑیں اپنی ماں کے پاس جا کے بولیں اے ماں میری خدا نے مدد کی ہے ہم پر چلو بھائی کو دودھ پلانے فرعون بلاتا ہے اسے معلوم نہیں کہ وہ تمہارا بیٹا ہے اور بہت دانیوں کو بلایا تھا مگر وہ کسی کا دودھ نہیں پیتا ہے تم چلو میں نے اجنبی ہو کے تمہاری بات فرعون سے کہی ہے کہ میں دودھ پلانے والی ایک دائی لادوں گی تب موسیٰ علیہ السلام کی ماں خوش ہو کے فرعون کے گھر آئیں دیکھا کہ بہت سی دائیاں جمع ہیں کسی کا دودھ موسیٰ علیہ السلام نہیں پیتے جب ان کے والدہ نے جا کے گود میں لپا تب دودھ پینے لگے اور موسیٰ علیہ السلام کی ماں خوش ہو کر فرعون اور گھر والوں سے کہنا چاہتی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے تب فوراً اللہ کی طرف سے ان کے دل میں القا ہوا کہ اے خاتون یہ راز کسی پر مت کھولیو اپنا بیٹا کر کے کسی سے مت بولیو ہامان پلید نے جو وزیر فرعون کا تھا اس نے کچھ شہہ اس کا قرینہ قیاس سے دریافت کیا تھا وہاں کھڑا ہو کے دیکھتا تھا تب حضرت کی ماں سے پوچھا اے دائی یہ لڑکا شاید تمہارے بطن سے ہی معلوم ہوتا ہے وہ بولیں نہیں مگر یہ لڑکا میرے دودھ سے بہت خوش ہے پس فرعون نے ان سے کہا کہ تم اپنے دودھ پلانے کی اجرت ہر روز ایک دینار ہم سے لیا کرو تب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ فرعون سے اجرت دودھ پلانے کی مہینے میں تیس دینار لیا کرتیں اور اپنے بیٹے کو دودھ پلاتیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فردونا الی امہ کی تقر عینہا ولا تحزن ولتعلم ان وعدہ اللہ حق ولا کن اکثر ہم لا یعلمون ترجمہ پھر پہنچا دیا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اس کی ماں کی طرف کہ ٹھنڈی رہے اس کی آنکھ اور غم نہیں کھائے اور جانے کے وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے لیکن اکثر ان کے نہیں جانتے اسی طرح چند روز گزرے ایک دن موسیٰ کو فرعون دیکھ کے خوش ہوا گودی میں لے کر منہ پر بوسہ دینے لگا حضرت نے ایک ہاتھ سے اس کی داڑھی کو پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ سے منہ پر طمانچہ لگایا فرعون نے اسی وقت غصہ میں آ کے حضرت کو مار ڈالنے کا حکم کیا اور بولا کہ شاید یہی وہی لڑکا ہے جس کے ہاتھ سے میرا ملک برباد ہوگا آسیدہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اے فرعون تم نہیں جانتے شیر خوار بچوں کا یہی فعل ہے ان کو سمجھ بوجھ نہیں ہوتی یہ لڑکانی اسرائیل میں سے نہیں ہے جو تم خیال کرتے ہو اور تم نے تو تمام بنی اسرائیل کے لڑکوں کو مار ڈالا ہے۔ پس اس کے آزمانے کے لیے ہامان نے دو طشت زر کے ایک میں انگارے آگ کے اور دوسرا یاقوت سرخ سے بھر کے حضرت موسیٰ کے سامنے لا رکھا اور بولا اگر لڑکا آگ کی انگیٹھی میں ہاتھ ڈالے گا تو یہ لڑکانی اسرائیل میں سے نہیں اور اگر یاقوت کے طشت میں ہاتھ ڈالیں تو یہ وہی لڑکا ہے جو ہمارا دشمن ہے اسی وقت اللہ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر ان کا ہاتھ پکڑ کے آگ کی انگیٹھی میں ڈال دیا پس حضرت نے ذرا سی آگ پکڑ کے منہ میں رکھی کچھ زبان مبارک جل گئی تھی تب آسیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرعون سے کہا کہ تم نے دیکھا کہ بچہ نے آگ پکڑ کے اپنے منہ میں ڈال لی

یہی خصائل لڑکوں کے ہیں تب فرعون ان کو گود میں لے کر پیار کرنے لگا اور ان کے ماں کے حوالے کیا مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان طفولیت میں فرعون کے گھر میں جل گئی تھی صاف گفتگو نہیں کر سکتے جب حضرت بڑے ہوئے نوکر چاکر فرعون کے اپنے ساتھ لے کر شہر میں پھرایا کرتے تھے لقب آپ کا پسر فرعون تھا اور کبھی فرعون ملعون ان کا ہاتھ پکڑ کے سامنے بٹھا کے اکثر باتیں علم اور حکمت کی لب شیریں سے ان کے سنتا اور بہت پیار کرتا جب حضرت کی عمر تیس برس کی ہوئی تب فرعون نے ان کو بڑی شوکت سے بیاہ دیا اس میں دو لڑکے پیدا ہوئے اور نام ان دونوں کا چرٹون اور بلقا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس تیس برس رہے اس کے بعد شہر مدینکی طرف ہجرت کی اور حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس گئے۔

ہجرت موسیٰ علیہ السلام

ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر میں شہر کے اندر قیلوے کے وقت جا کر پھرتے تھے دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں ایک قوم قبیلی سے تھا یہ فرعون کے باورچی خانہ کے سرداروں میں تھا اور دوسرا نام اس کا سامری یہ قوم بنی اسرائیل سے تھا دونوں میں جھگڑا ہو رہا تھا سامری نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر فریاد کی کہ دیکھو یہ قبیلی مجھ پر ظلم کرتا ہے میری لکڑیاں ظلم سے چھین لیتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبیلی سے کہا کہ تو اس کی لکڑیاں چھوڑ دے قبیلی نے حضرت سے کہا یہ لکڑیاں تمہارے باپ فرعون کے باورچی خانہ کے لیے ہیں پھر حضرت نے اس سے کہا تو اسے چھوڑ دے اور دوسری لے اس نے نہ مانا تب حضرت نے قبیلی کے سینے پر ایک ایک گھونسا مارا کہ وہ زمین پر گر پڑا اور فوراً جان اس کی نکل گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قوله تعالیٰ ودخل المدينة على حين غفلة من اهلها فوجد فيها رجلين يقتلن هذا من شيعته وهذا من عدوه فستغاثه الذي من شيعته على الذي من عدوه فوكره موسى فقضى عليه ترجمہ اور موسیٰ آیا شہر کے اندر جس وقت بے خبر ہوئے تھے وہاں کے لوگ آپس پائے اس میں دو مرد لڑتے یہ اس کے رفیقوں میں اور وہ اس کے دشمنوں میں تھا پس فریاد کی موسیٰ کے پاس اس نے جو تھا اس کے رفیقوں میں اس شمس سے جو تھا اس کے دشمنوں میں پس مکہ مارا اس کو موسیٰ نے پس تمام کیا اس کو اور وہاں کوئی قبیلی برادر اس کا نہ تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو وہاں سے بھگا دیا کہ تو یہاں سے نکل جا نہیں تو تمہارے دشمن قبیلی تم کو پکڑ کے لے جائیں گے اس کے بعد موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں تضرع اور زاری کی اپنے گناہ کی قبیلی کو مار ڈالنے کے سب سے قوله تعالیٰ قال رب انى ظلمت نفسى فاغفر لى فغفر له انه هو الغفور

الرحیم ترجمہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے اب رب برا کیا میں نے اپنی جان کا سو بخش مجھ کو پس اس کو بخش دیا بے شک وہی ہے بخشنے والا مہربان ہے اس کے بعد قبلی سب آئے اس سردار قبلی کو لے جا کے دفن کیا اگرچہ فرعون کافر تھا عدل و انصاف ظالم و مظلوم کا کیا کرتا پس قاتل اس کا نہ پا کے خاموش رہا پھر دوسرے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صبح کو اٹھ کر شہر میں جا کر دیکھا دوسرا قبلی اسی سامری کو جو اوپر گزرا مار رہا ہے بمصداق اس آیت کے فاصبح فی المدینة خائفاً یترقب فاذا الذی استنصره بالامس یستصرخه قال له موسیٰ انک لغوی مبین فلما ان اراد ان یتطش بالذی هو عدولهما لا قال یا موسیٰ اتريد ان تقتلنی کما قتلت نفساً بالامس ان ترید الا ان تکون جباراً فی الارض وما ترید ان تکون من المصلحین ترجمہ پھر صبح کو اٹھا موسیٰ اس شہر میں ڈرتا ہوا خبر لیتا پھر بھی جس نے کل مدد مانگی تھی موسیٰ علیہ السلام سے اس سے فریاد کرتا ہے اور اس کو کہا موسیٰ علیہ السلام نے مقرر تو گمراہ ہے صریح یعنی تو ہر روز ظالموں سے الجھتا ہے اور مجھ کو لڑواتا ہے پھر جب چاہا کہ ہاتھ ڈالے اس پر جو دشمن تھا ان دونوں کا بول اٹھا اے موسیٰ کیا چاہتا ہے تو کہ خون میرا جیسے خون کر چکا ہے تو کل ایک جی کا تو یہی چاہتا ہے کہ زبردستی کرتا پھرے ملک میں اور نہیں چاہتا ہے کہ ہوئے تو ملامت کرنے والا پس جب موسیٰ علیہ السلام نے اس قبلی ظالم کو مارنا چاہا سامری مظلوم تھا اس نے جانا کہ زبان سے مجھ پر غصہ کیا ہاتھ بھی چلائیں گے وہ کل کا خون چھپا ہوا تھا کہ کس نے کیا آج اس کی زبان سے مشہور ملک میں پس دوسرا قبلی سامری سے بات سن کے دوڑا فرعون کے پاس کہ کل کی بات کہہ دے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ہی خون کیا ہے کل قبلی کا تس پیچھے موسیٰ علیہ السلام ڈرتے ہوئے مکان کی طرف گئے نہ جانے مجھ کو فرعون کیا کرے گا وہ ظالم بھی ہے عادل بھی ہے اپنے بیٹے کی رعایت نہیں کرتا قصاص لیتا ہے اپنی ماں سے مخفی یہ باتیں کہہ رہے تھے اسی وقت ایک شخص میا کے خبر دی کہ اے موسیٰ علیہ السلام تم کو فرعون مار ڈالنے کی فکر میں ہے اس قبلی کا قصاص تم سے لے گا تم اس شہر سے نکل جاؤ تب بچو گے میں تمہارا خیر خواہ ہوں تم کو سنایا اور خبر دینے والا فرعون کا چچیرا بھائی مومن مسلمان ایمان والا تھا قولہ تعالیٰ وجاء رجل من اقصى المدینہ یسعی قال یا موسیٰ ان الملاء یاتمرون لقتلوک فاخرج انی لک من الناصحین فخرج منها خائفاً یتربق وقال رب نجنی من القوم الظلمین ترجمہ اور ایک مرد شہر کے پرلے سرے سے دوڑتا آیا کہا اے موسیٰ علیہ السلام دربار والے مشورت کرتے ہیں تجھ پر کہ تجھ کو مار ڈالیں تو نکل جا یہاں سے میں تیرا بھلا چاہنے والا ہوں پھر نکلا موسیٰ علیہ السلام وہاں سے اپنی والدہ کو چھوڑ کر ڈرتا خبر لیتا ہوا کہ اے پروردگار نجات دے مجھ کو قوم ظالموں سے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے نکل کر شہر مدین کے گئے کہتے ہیں

کہ مصر سیدس میل کی راہ سے شہر مدین اور بعضوں نے کہا ست دن کی راہ موسیٰ علیہ السلام اس شہر کو گئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولما توجه تلقاء مدین قال عسی ربی ان یهدینی سوا سبیل ولما ورد ماء مدین وجد علیہ امة من الناس یسقون ووجد من دونهم امراتین تلودان قال ما خطبکما قالتا لا نسقی حتی یصدر الرعاء و ابونا شیخ کبیرہ ترجمہ اور جب متوجہ ہوا موسیٰ علیہ السلام مدین کے کہا نزدیک ہے پروردگار میرا کہ دکھا دے مجھ کو راہ سیدھی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین کی راہ سے واقف نہ تھے اللہ سیدھی راہ لے گیا اور جب پہنچا مدین کے پانی پر پانی اوپر اس کے ایک جماعت لوگوں کی کہ پلاتے تھے پانی مواشی کو اور پائیں ان کے سوا دو عورتیں رکی کھڑی بولا تم کو کیا کام ہے بولیں ہم نہیں پلا سکتے پانی جب تک پھر آئیں چرواہے اور ہمارا باپ بوڑھا ہے بڑی عمر کا یعنی وہ شرم و حیا سے کنارے کھڑی تھیں بکریاں ایک طرف لے کر اور ان کو قوت نہ تھی کہ بھاری ڈول سے پانی اٹھا کے بکریوں کو پلا دیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس میدان میں جا پہنچے دیکھا کہ دو عورتیں چند بکریاں دہلی لے کر چاہ کے کنارے کھڑی ہیں حضرت نے پوچھا تم کون ہو یہاں کیوں کھڑی ہو بولیں ہم بکریوں کو پانی پلانے آئی ہیں ہم کو زور نہیں کہ ہم اس پتھر کو سرچاہ سے اٹھا کے بکریوں کو پانی پلائیں کیونکہ اس پتھر کو اٹھانے کو چالیس آدمی چاہئیں اور ہمارا باپ بوڑھا ضعیف ہے قوت نہیں کہ یہاں آ کے پانی پلائے اس لیے ہم پاس بانوں کے انتظار میں کھڑے ہیں کہ ہم کو آ کے پانی اٹھا دیں جب حضرت نے یہ بات سنی مہربانی سے اس پتھر کو سرچشمہ سے اٹھا کر پانی ان کی بکریوں کو پلا دیا اس کے بعد چونکہ راہ کے تھکے ماندے بھوکے پیاسے ایک درخت سایہ دار کے تلے جا بیٹھے اور خدا سے مناجات مانگی الہی مجھ کو کچھ کھانے کو دے میں بھوکا ہوں حق تعالیٰ فرماتا ہے فسقی لہما تم تولی الی الظل فقال رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر ترجمہ پس اس نے پلا دیا ان کے جانوروں کو پھر ہٹ کر آیا چھاؤں کی طرف بولا اے رب تو نے جو اتاری ہے میری طرف اچھی چیز ہے میں اس کا محتاج ہوں پس دو بیٹیاں حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس جا کے بولیں ایک جوان اجنبی نے آ کے کنوئیں کے منہ پر سے اس پتھر کو اٹھا کے پھینکا اور پانی بھر کے ہماری بکریوں کو پلا دیا اور ایک درخت سایہ دار کے تلے جا بیٹھا جب تعریف قوت موسیٰ علیہ السلام کی اپنے باپ سے بیان کی حضرت شعیب علیہ السلام یہ سن کے بولے اے بیٹا جلدی جا کے اسے لا پانی بھرنے کی اجرت دیں حق ادا کریں تب حضرت شعیب علیہ السلام کی بڑی بیٹی صفورا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لانے گئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فجاءتہ اہداهما تمشی علی استحياء قالت ان ابی یدعوك لیجزیک اجر ما سقیت لنا ترجمہ پس آئی ان کے پاس ایک ان دونوں میں سے چلتی شرم سے کہا تحقیق میرا

باپ بلاتا ہے تجھ کو دے تجھ کو مزدوری اس کی کہ پانی پلایا تو نے واسطے ہمارے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام چونکہ سات رات دن کے بھوکے پیاسے تھے وہاں سے اٹھ کر صفورا کے ساتھ آگے اور حضرت ان کے پیچھے پیچھے چلے تھے صفورا سے کہا اے صاحبزادی میں آگے چلوں تو پیچھے میرے چلے کیونکہ پیچھے سے غیر محرم عورت کا پاؤں دیکھنا گناہ ہے، صفورا بولیں تم ہمارے گھر کی راہ نہ جانو گے اس لیے میں آگے چلتی ہوں حضرت نے کہا اگر میں راہ بھولوں گا تو تم پیچھے سے بتا دو اس بات سے صفورا نے معلوم کیا یہ شخص بڑا نیک مرد پارسا ہے پس موسیٰ علیہ السلام آگے آگے چلے وہ پیچھے چلیں راہ بتاتی ہوں تب شعیب علیہ السلام کے پاس جا کے سلام علیک کیا جواب سلام کا کہہ کے حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کو اپنے سامنے بٹھایا اور احوال پر سان ہوئے تب موسیٰ علیہ السلام جو کچھ احوال مصر کا اپنا تھا فرعون اور قبطی کا سب بیان کیا حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا کچھ اندیشہ مت کرو قولہ تعالیٰ فلما جاء وقص عليه القصص قال لا تخف نوت من القوم الظلمین ترجمہ پس آیا موسیٰ علیہ السلام شعیب علیہ السلام کے پاس اور بیان اوپر اس کے قصہ کہا مت ڈرو نجات پائی تو نے قوم کے ظالموں سے اس کے بعد شعیب علیہ السلام کی بیٹی جو موسیٰ علیہ السلام کو ہمراہ کر کے لائی تھی وہ اپنے باپ سے بولی چنانچہ قولہ تعالیٰ قالت اهدهما یا ابت استاجرہ ان خیر من استاجرت القوی الامین ترجمہ بولی ان دونوں میں ایک اے باپ اس کو لو کر رکھ لے البتہ بہتر تو کر ہے جو تو رکھنا چاہے وہ جو زور آور ہو اور امانت دار ہو حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا اے بیٹی بھلا تم نے ان کا زور دیکھا کنوئیں سے پانی بھرنے میں امانت دار کیونکر جانا تم نے وہ بولیں ہم نے ان کی چال اور گفتگو سے معلوم کیا تب شعیب علیہ السلام نے اس بات کو تسلیم کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا قولہ تعالیٰ قال انسی ارید ان انکحک اهدی ایتنی ہتین علی ان تاجر لی تمانی حجج فان اتممت عشرأ فمن عندک وما ارید ان اشق علیک متجدنی ان شاء اللہ من الصالحین ط ترجمہ کہا شعیب علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے میں چاہتا ہوں کہ بیاہ دوں تجھ کو ایک بیٹی ان دونوں میں سے اپنی اس پر کہ تو میری نوکری کرے آٹھ برس پھر اگر تو پورا کرے دس برس تو تیری طرف سے اور میں نہیں چاہتا ہے کہ تجھ پر تکلیف ڈالوں تو مجھ کو آگے پائے گانیک بختوں میں سے اگر اللہ نے چاہا اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا قولہ تعالیٰ قال ذلک بینک ایما الاجلین قضیت فلاحوا ان علی واللہ ما نقول وکیل ترجمہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے شعیب علیہ السلام سے یہ ہو چکا ہے میرے تیرے درمیان میں جو کسی مدت ان دونوں میں سے پوری کر دوں سو زیادتی نہ ہو مجھ پر اور اللہ پر بھروسہ ہے اس کا جو ہم کہتے ہیں یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا شعیب علیہ السلام کہ آٹھ برس کے بیچ میں مجھ کو اختیار

ہے چاہوں آٹھ برس نوکری کروں یا دس برس لیکن ایسا نہ ہو کہ تم اپنے قول سے پھر جاؤ شعیب علیہ السلام بولے یہ مومن کا کام نہیں کہ اپنے قول سے پھر جائے غرض شعیب علیہ السلام نے آٹھ برس کے اقرار سے اپنی بیٹی مہر کے عوض ان کی بکریاں چرانے کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لکھوا کے اپنی بیٹی کو ان سے بیاہ دیا تا کہ دونوں پر نکاح درست ہو بمصداق اس حدیث کے اعطوا العجیر اجرہ قبل ان ینخف عرقہ یعنی ادا کرو اجرت مزدور کی آگے اس کے نہ خشک ہوئے عرق پیشانی کا اس کی اب اس حدیث سے لازم آتا ہے کہ اجرت نوکری جلدی ادا کرنا واجب ہے اب اگر ہزار قطرے مزدور کی پیشانی سے نکل آئیں اور خشک ہوں تو بھی کوئی اس کا غور نہیں کرتا ہے غرض شعیب علیہ السلام نے جب اپنی بیٹی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سپرد کیا اور ایک عصا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بہشت سے لا کے حضرت آدم علیہ السلام کو دیا تھا وہ عصا حضرت شعیب علیہ السلام کے ورثے میں پہنچا تھا اپنی بیٹی سے کہا یہ عصا لائق پیغمبر مرسل کے ہے موسیٰ کو دیا چاہیے تب عصا لے جا کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے رکھ دیا اور کہا اے موسیٰ علیہ السلام اگر تم اس عصا کو زمین سے اٹھا سکو گے تو تم کو دوں گا حضرت نے یہ سن کے جلدی سے عصا ہاتھ میں اٹھا لیا یہ کرامت دیکھ کر شعیب علیہ السلام نے ان سے کہا اے موسیٰ علیہ السلام شاید تم کو اللہ تعالیٰ پیغمبر مرسل کرے گا اور ایک بات میں تم کو کہتا ہوں سنو نہار فلانے میدان میں بکری چرانے کو مت جائیوں وہاں اژدھے بہت ہیں بکریوں کو کھا جائیں گے آخر اس میدان میں بکریاں لے گئے جس میدان میں اژدھا تھا اور حضرت شعیب علیہ السلام نے منع فرمایا تھا پس موسیٰ علیہ السلام نے بہت چاہا کہ بکریوں کو سانپوں کی جگہ سے روکیں آخر نہ روک سکے بکریاں وہاں جا کے چرنے لگیں حضرت ناچار ہو کر وہاں سے ایک سرپشتہ پر جا کے بیٹھے اور عصا پہلو میں رکھ کے بولے اے عصا خبردار اگر اژدھا یہاں آئے تو مار ڈالیو تا کہ بکریوں کو کھانے نہ آئے نگہبان رہنا یہ کہہ کر سو گئے اور نیند آ گئی بعد ایک لمحہ کے اژدھا اپنی جگہ سے نکل کر بکریوں کو کھانے آیا پس وہ عصا حضرت کا مثال اژدھے کے بن کر اژدھے کو مار ڈالا حضرت موسیٰ علیہ السلام جب نیند سے اٹھے کیا دیکھتے ہیں کہ اژدھا مردہ پڑا ہے خوش ہو کے بکریاں لے کر گھر چلے آئے یہ بات اپنے سر حضرت شعیب علیہ السلام سے جا کے کہی اے حضرت وہ اژدھا جو حضور نے فرمایا تھا خدا کے فضل سے اس میدان میں مارا گیا پس شعیب علیہ السلام کو یقین ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام پیغمبر مرسل ہوں گے کہتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے چار برس شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرائیں پانچویں سال میں شعیب علیہ السلام نے کہا اے موسیٰ علیہ السلام تمہارے اقبال سے اگر اس سال ہماری بکریاں بچہ جنیں گی تو تم کو دے ڈالے چھٹے سال میں پھر فرمایا اس سال اگر مادہ جنیں گی تو تم کو دے ڈالیں گے فضل الہی سے سب مادہ جنیں اور حضرت کو طین پھر

ساتویں سال میں فرمایا اگر اس سال میں بچہ سیاہ جنیں گی وہ بھی تم کو ہبہ کریں گے آخر وہی ہوا پھر آٹھویں سال میں فرمایا اگر اس برس بچہ ابلق جنیں گی تو تمہاری ہیں مرضی الہی سے وہی جنیں بس ان کو ملیں ایسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی بکریاں شعیب علیہ السلام کی بکریوں سے دوئی ہو گئیں پس دس سال حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عوض مہر کے شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرائیں اس کے بعد شعیب علیہ السلام نے کہا ان سے اے موسیٰ یہ سب بکریاں اور لوٹڈی باندی مال و متاع اور صفورا کو میں نے تمہاری ملک کر دیا اور تمہارا جہاں جی چاہے وہاں جاؤ ان کو لے جاؤ میں اس میں مانع نہیں ہوں۔

ایک روز موسیٰ علیہ السلام کو تمنا ہوئی کہ مصر میں جا کے اپنی والدہ کی خدمت سے مشرف ہوں اپنے بھائی ہارون سے بھی ملاقات کریں تب اپنے سر سے رخصت ہو کر صفورا اور لوٹڈی باندی اور بھیڑ بکریاں مال و اسباب سب لے کر مصر کو چلے مدین سے ایک منزل راہ نکل گئے یہاں رات ہوئی مقام کیا اور بکریوں کو ایک جگہ باندھ دیا اور بی بی صفورا پیٹ پر تھیں دروزہ ہوا اتفاقاً مرضی الہی سے اس وقت ایک ایسی ہوا اور آندھی کا طوفان آیا کہ تمام عالم ان پر اندھیرا ہو گیا اور آسمان گرجنے لگا ایک عالم نے اس دم آرام نہ کیا پانی برسنے لگا اور سخت سردی پڑنے لگے تب حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ نکالنے کو چھماق جھاڑنے لگے آگ نہ نکلی ناچار ہو کر غصے سے چھماق زمین پر پھینک مارا پس خدا کے حکم سے اس چھماق نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے موسیٰ علیہ السلام مجھ کو خدا کا حکم نہیں کہ تم کو آگ دوں تب حضرت یہ سن کے اس سے باز آئے اور آگ کے لیے متفکر ہوئے اور چاروں طرف دیکھنے لگے مرضی الہی سے طور کی جانب ایک شعلہ آگ کا نظر آیا وہ آگ نہ تھی بلکہ خدا کا نور تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلما قضی موسیٰ الاجل و سار بأہلہ انس من جانب الطور ناراً قال لا اہلہ امکتوالی الست ناراً لعلی اتیکم منها بنخبر او جدوة من النار لعلکم تصطلون ترجمہ پس جب پوری چکا موسیٰ علیہ السلام وہ مدت اور لے کر چلا اپنے گھر والوں کو دیکھی کہ وہ طور کی طرف ایک آگ کہا اپنے گھر والوں کو ٹھہر رہا ہے یہاں میں نے دیکھی ہے ایک آگ شاید لے آؤں تمہارے پاس وہاں سے کچھ خبر یا انگار آگ کا شاید تم تا پو پھر جب پہنچا اس کے پاس قولہ تعالیٰ فلما اتھا نودی من شاطئی الواد لایمن فی البقعة المبارکة من الشجرة ان یاموسیٰ الی نا اللہ رب العالمین ترجمہ پھر جب پہنچا موسیٰ علیہ السلام اس آگ کے پاس آواز آئی میدان کے داہنے کنارے سے برکت والی زمین اس درخت سے کہ اے موسیٰ علیہ السلام میں ہوں اللہ جہاں کا رب پھر کہا الی السار بک فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی وانا اخترتک فاستمع لما یوحی النبی ان اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی و اقم الصلوة لکری ط ترجمہ تحقیق میں ہوں پروردگار تیرا پس اتار

ڈال دونوں جوتیاں اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے کہ نام اس کا طوئی ہے اور میں نے پسند کیا تجھ کو پس سن جو کچھ کہ وحی کی جاتی ہے تحقیق میں ہی ہوں اللہ نہیں کوئی معبود مگر میں ہوں پس عبادت کر میری اور قائم رکھ نماز کو واسطے یا د میری کے منقول ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین سے مصر کو آنے لگے عورت اور بکریاں ساتھ لے کر جنگل میں رات کی سردی میں راہ بھولے اور عورت کو جھننے کا درد ہوا دور سے آگ نظر آئی طور پر وہ آگ نہ تھی وہ اللہ کا نور تھا اپنی عورت سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو میں تمہارے لیے آگ لاؤں تب موسیٰ علیہ السلام اپنے عیال کو یہاں رکھ کے صرف عصا ہاتھ میں لے کر طور کی طرف گئے جب وہ نزدیک پہنچے ایک درخت سبز دیکھا کہتے ہیں کہ وہ درخت عناب کا تھا یعنی بیر کے درخت کے مثل اور اوپر سے نیچے تک اس پر نور تھا موسیٰ علیہ السلام نے جانا کہ یہ آگ ہے پس جھاڑ کاٹ کے سرے پر باندھ کے عصا کے اس درخت کے سر پر رکھ دیا تا کہ آگ سلگے اور اس میں پکڑے پس وہ نور درخت کا شاخ سے دوسری شاخ پر اور دوسری سے تیسری پر چلا جاتا تھا بھاگتا ہوا غرض جہاں عصا رکھ دیتے اس پر آگ نہیں سلگتی تب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس سے مایوس ہوئے اور اللہ کے حکم سے جب نعلیں اپنے پاؤں سے نکالے اس وقت دونوں نعلیں دو بچھو ہو گئے کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام سے کوہ طور کی طرف جاتے وقت صفورا نے ان سے کہا تھا کہ خبر دار اس میدان میں سانپ بچھو بہت ہیں اچھی طرح سمجھ بوجھ کے رہنا حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے میرے پاؤں میں نعلیں ہیں اور ہاتھ میں عصا مجھ کو کیا ہے جب ان پر اعتماد کیا خدا کے حکم سے دو نعلیں دو بچھو ہوئے یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام ڈر گئے وہیں آواز آئی حق تعالیٰ نے فرمایا وَمَنَّا لَكَ بِمِائِكَ يَا مُوسَىٰ قَالَ هِيَ عَصَابِي اَتُو كُو عَلِيهَا وَاَهْشَ بِهَا عَلِي غَنِيْمِي وَاَلِي فِيهَا مَا رَب اٰخِرِي قَالَ الْقَهَا يَا مُوسَىٰ فَالْقَهَا فَاذَا هِيَ حِيَةَ تَسْعَىٰ قَالَ خَلَّهَا وَلَا تَخَفْ سَنَعِيْدَهَا سِيْرَتَهَا الْاُولَىٰ ترجمہ اور کہا اللہ نے اے موسیٰ علیہ السلام یہ کیا ہے تیرے داہنے ہاتھ میں بولا یہ میری لائٹھی ہے اس پر ٹیکتا ہوں اور اس سے پتے جھاڑتا ہوں اپنے بکریوں پر اور اس سے میرے کتنے ہیں کہا ڈال دے اے موسیٰ علیہ السلام پس ڈال اس کو پس ناگہاں وہ سانپ تھا ڈورتا پھرتا کہا اس کو پکڑے لے اے موسیٰ علیہ السلام اور مت ڈر پھر کروں اس کو پہلے حال پر یعنی پھر لائٹھی ہو جائے گی پھر جب پکڑا موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پس اللہ کے حکم سے عصا ہو کر ہاتھ میں آیا اللہ نے اس عصا کو قرآن شریف میں ایک جگہ حِيَةَ تَسْعَىٰ اور ایک جگہ ثَعْبَان مَبِيْن اور ایک جگہ كَانَهَا جَان فرمایا اس لیے کہ پہلے دیکھتے ہی سانپ کا سا معلوم ہوتا دوڑتا پھرتا اور بزرگی میں ثعبان کے مانند اور صورت میں مانند جان کے یعنی سانپ کی ٹنگ یہ تینوں صفتیں اس میں تھیں خبر ہے کہ جب عصا ثعبان کے مانند ہوتا بڑا اثر دھا بناتا تو بہتر پاؤں موٹے مثال

ہاتھی کے اور سات سو دانت نکل آتے اور پشیمان بدن کی مثال نیزے کے ہوتیں اگر پتھر پر لگائے تو پتھر
 ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے پھر کہا اللہ نے اے موسیٰ علیہ السلام اسلک یدک فی حبیبک تخرج
 بیضاء من غیر سوء واضم الیک جناحک من الرهب فذالک برہانن من ربک
 الی فرعون و ملائکہ انہم کانو قوماً فسقین ترجمہ اے موسیٰ علیہ السلام بیٹھا اپنے ہاتھ اپنے
 گریبان میں نکل آئے سفیدی بغیر برائی کے اور ملا اپنی طرف بازو ڈر کے تاکہ سانپ کا ڈر جاتا رہے
 پس وہ دو دلیلیں ہیں تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے سرداروں پر تحقیق ہیں وہ ہیں قوم ساق
 پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کے کہنے پر گریبان میں ہاتھ ڈالا اس میں ایک سفیدی ہتھیلی پر نظر
 آئی اور مثل آفتاب روشن کے ظاہر ہوا اسی کا نام ید بیضا ہے اس کی روشنی سے جہاں روشن ہو جاتا اور نور
 اس کا آفتاب پر غالب ہو جاتا حق تعالیٰ نے دو معجزے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیے تھے ایک عصا اس
 سے ہزار طرح کے معجزے ہوتے تھے اور دوسرا بد بیضا تھا اس سے ایک عالم روشن ہوتا ان دو معجزوں سے
 خلایق ان پر ایمان لاتی حکم ہوا اے موسیٰ علیہ السلام مصر میں جا فرعون کے پاس قولہ تعالیٰ اذ نادہ ربہ
 ابالواد المقدس طوی اذہب الی فرعون انه طفی فقل هل لک الی ان تزکی و
 اهدیک الی ربک فتخشی ترجمہ جب پکارا اس کو رب نے پاک نام میں اس کا نام طوی ہے
 اے موسیٰ علیہ السلام جا فرعون کے پاس اس نے سراٹھایا ہے پس اس کو کہہ تیرا جی چاہتا ہے کہ تو سنورے
 اور راہ بتاؤں تجھ کو تیرے رب کی طرف پس تاکہ تجھ کو ڈر ہو کہا موسیٰ علیہ السلام نے رب عیال اور بکریاں
 میری بیابان میں پڑی ہیں اور وہاں کوئی نہیں یہ سب چھوڑ کر میں مصر کیونکر جاؤں ندا آئی اے موسیٰ علیہ
 السلام میں نے بہشت سے حوریں بھیجیں تیری عورت کے پاس کہ خدمت کریں بچے کی اور دودھ
 پلاؤں اور بھیڑیے نگہبان ہیں تیری بکریوں کے تو خاطر جمع رکھ اندیشہ مت کر میں نگہبان ہوں تیری
 عورت کا اور بکریوں کا تو مصر میں جا فرعون کے پاس موسیٰ علیہ السلام نے کہا قولہ تعالیٰ قال رب الی
 قتلت منهم نسفاً فاحاف ان یقتلون و اخی ہارون ہو الفصح منی لساناً فارسلہ معنی
 رط یصدقنی الی اخاف ان یکذبون قال سنشد عضدک باخیک و نجعل لکما
 سلطاناً فلا یصلون الیکما بایتنا التما و من تبعکما الغالبون ترجمہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا
 اے رب میں نے خون کیا ہے ان میں سے ایک جی کو سو ڈرتا ہوں کہ مجھ کو مار ڈالیں اور میرا بھائی ہارون
 اس کی زبان چلتی ہے مجھ سے زیادہ اس کو بھیج ساتھ میرے مدد کو مجھ کو سچا کرے میں ڈرتا ہوں کہ مجھ کو
 جھوٹا کریں گے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام زور دیں گے ہم تیرے بھائی سے اور دیں گے تم کو ان پر غلبہ
 پھر وہ پہنچ نہ سکیں گے تم تک ہماری نشانیوں سے تم اور جو تمہارے ساتھ ہو اوپر رہو گے تب موسیٰ علیہ

السلام نے پانچ حاجتیں اللہ سے مانگیں قال رب اشرح لی صدري ويسر لي امری والحل
 عقدة من السانی يفقهو قولی واجعل لی وزیراً من اهلی ہارون اخی اشدد به ازری
 و اشرکه فی امری کی نسیحک کثیراً لئلا ذکرک کثیراً انک کنت بنا بصیراً ترجمہ
 کہا موسیٰ علیہ السلام نے اے رب کشادہ کر سینه میرا کہ جلدی خفانہ ہوں اور آسان کر کام میرا سخت اور
 گرہ کھول میری زبان سے کہ لوگ سمجھیں میری بات زبان حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لڑکپن میں جل گئی
 تھی صاف نہ بول سکتے تھے اس لیے اللہ سے دعا مانگی الہی زبان میری کھول دے اور میرے واسطے وزیر
 کر میرے بھائی ہارون کو میری اہل سے مضبوط کر اس کے ساتھ میری قوت کو اور شریک کر اس کو میرے
 کام کا یعنی پیغمبری میں کہ تیری ذات پاک کا بیان کریں ہم بہت اور تیری یاد بہت تحقیق تو ہی ہم کو دیکھنے
 والا ہے۔ اللہ نے فرمایا قال قد اوتیت سؤلک یا موسیٰ ترجمہ کہا اللہ نے ملا تھجھ کو تیرا سوال اے
 موسیٰ علیہ السلام دل تیرا روشن کیا اور کام تیرا آسان ہوا اور زبان تیری فصیح ہوئی اور تیرے بھائی کو تیرا
 وزیر کیا اب جعفر عون کے پاس اس نے سراٹھایا ہے پس موسیٰ علیہ السلام نے جب سوال کیا اللہ سے تب
 پایا اور ہمارے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بے مانگے ہوئے اللہ نے سب کچھ عنایت کیا علم لدنی ان کو
 حاصل تھا اور ان کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک
 وزرک الذی انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک ترجمہ کیا ہم نے نہیں کھول دیا تیرا سینہ
 اے محمد ﷺ اگر تو نے مجھ سے نہیں چاہا تھا کہ علم اور حکمت سے پر رہے اور اتار رکھا ہم نے تجھ سے تیرا
 بوجھ جس نے توڑی تھی پیٹھ تیری اور بلند کیا ہم نے تیرے واسطے ذکر تیرا پیغمبروں میں اور فرشتوں میں
 نام تیرا بلند کیا اور ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ نے بھی اللہ سے حاجت مانگی تھی جب مکہ کی بنا شروع کی تھی
 قولہ تعالیٰ واذیرفع ابراهیم القواعد من البیت و اسماعیل ربنا تقبل منا ط انک انت
 السميع العليم ترجمہ اور جب اٹھانے لگے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام بنیادیں اس
 گھر کی یعنی مکے کی تب کہا اے رب قبول کر ہم سے تحقیق تو ہی سننے والا جاننے والا ہے اور کہا ربنا
 اغفر لنی ولوادی ترجمہ یا رب مجھ کو اور میرے ماں باپ کو معاف کر گناہ سے جب ابراہیم علیہ السلام
 خلیل اللہ نے اللہ سے مانگا تب سب کچھ ملا اور ہمارے رسول اللہ ﷺ کو بے مانگے اللہ نے سب کچھ
 عنایت کیا تھا اور ان کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما
 تاخر ترجمہ تو کہ بخشے اے محمد مصطفیٰ ﷺ واسطے تیرے جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ
 پیچھے ہوا پس آدم علیہ السلام کو بخشا ان کی ذلت سے تجھ کو شفیع لانے سے اور امت کو بخشا تیری شفاعت
 سے خلاصہ یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے چاہنے سے ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو ان کا وزیر کیا اور

ہمارے سردار جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے بے خواستہ چاریار کو ان کا وزیر کیا اور اسی طرح ہر پیغمبر نے اپنے اپنے مقصد کو خدا سے مانگ لیا تھا اور ہمارے پیغمبر کو خدا نے بے مانگے سب کچھ عنایت کیا غرض موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون کو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اذہب انت و اخوک بایاتی و لا تتیا فی ذکری اذہبآ الی فرعون انه طبعی فقولا له قولا لینا نعلہ یتذکر او یخشی تالا ربنا اننا نخاف ان یقرط علینا او ان یطغی قال لا تخافا انسی معکما اسمع واری فاتیہ الی آخرہ ترجمہ اور جاؤ اور تیرا بھائی میری نشانیاں لے کر اور سستی نہ کرو میری یاد میں جاؤ طرف فرعون کے کہ اس نے سراٹھایا ہے اور کرو بات نرم شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈرے کہا دونوں نے اے پروردگار ہمارے تحقیق ہم ڈرتے ہیں یہ کہ زیادتی کرے اوپر ہمارے یا جوش میں آئے کہا مت ڈرو تحقیق میں تمہارے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں پس جاؤ اس کے پاس اور کہو ہم دونوں رسول ہیں تیرے رب کے سو صحیح دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو اور مت عذاب کر ان کو ہم آئے ہیں تیرے پاس نشانی لے کر تیرے رب کی اور سلامتی اوپر اس شخص کے ہے جو پیروی کرے ہدایت کی وحی کی گئی ہو اسے یہ کہ عذاب اوپر اس شخص کے ہے جو جھٹلا لے اور منہ پھیرے بہتر یہ ہے کہ تو ایمان لا اور دعویٰ باطل چھوڑ دے تجھ کو تین چیزیں ملیں گی ایک جوانی اور بادشاہی مشرق سے مغرب تک اور تیری عمر دراز ہوگی تاکہ تو بادشاہی کرے دنیا میں اللہ نے رسول کر موسیٰ علیہ السلام کو تمام علم اور حکمت کی باتیں اس میدان مقدس میں کوہ طور پر سکھلا کے مصر میں فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا تب موسیٰ علیہ السلام یہاں سے اپنے قبیلہ میں بی بی صفورا کے پاس جن کو میدان مذکورہ میں چھوڑ کے آ کے دیکھتے ہیں کہ ایک لڑکا ان سے تولد ہوا ہے ان کی خدمت میں اللہ نے حوران بہشت مقرر کیں اور بھیڑیے اور ان کی بکریوں کی پاسبانی کر رہے ہیں تب حضرت نے احوال نبوت کا اور جو جو گفتگو اللہ سے کوہ طور پر ہوئی تھی اور فرعون کی طرف جانے اور اس کو ہدایت کرنے کا جو حکم ہوا تو صفورا سے بیان کیا وہ بولیں تم جاؤ اور خدا کے امر میں دیر نہ کرو جلدی جا کے اسے خدا کا پیغام پہنچا تب حضرت جو اسباب لوازمہ اپنا تھا صفورا کے پاس رکھ کے صرف عصا ہاتھ میں لے کر خدا کو یاد کر کے مصر کو روانہ ہوئے عشاء کے وقت جا کے شہر میں داخل ہوئے اور اپنے گھر جا کر دستک دی بہن ان کی مریم نے گھر سے نکل کر پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو حضرت نے کہا میں مسافر ہوں تب مریم اپنی ماں سے جا کر بولیں اے اماں جان ایک مسافر مہمان دروازے پر آیا ہے وہ بولیں جلدی جا کے دروازہ کھول دے اور اسے لا کے کھانا کھلا موسیٰ علیہ السلام یہ سن کر صورت اپنی اجنبی کی سی بنا کر پھونے کے کنارے پر جا بیٹھے اس کے بعد ہارون علیہ السلام اور ان کے والد عمران ان دونوں نے حضرت کو آ کے دیکھا لیکن قول صحیح یہ ہے کہ اس وقت ان کی

بہن اور والدان کے انتقال کر گئے تھے والدہ نے آ کر دروازہ کھول دیا پچھونا اور چراغ کھانے کو نمک اور روٹی لادی موسیٰ علیہ السلام کھانے کو کھار ہے تھے تب ہارون علیہ السلام نے آ کے ماں کو پوچھا یہ کون ہے وہ بولیں مسافر مہمان ہے ہارون علیہ السلام نے آ کے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں تب اپنی ماں سے بولے واہ یہ تو میرا بھائی موسیٰ علیہ السلام ہے یہ کہہ کے گلے گلے کے رونے لگے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں بھی بہت رونے لگیں تب موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے قدم بوس ہو کے تسلی دینے لگے اور ہارون نے حضرت سے پوچھا اے بھائی میں نے سنا ہے کہ تم نے شہر مدین میں حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی سے بیاہ کیا ہے اور وہاں بہت دن رہے حضرت نے کہا ہاں میں نے وہاں شادی کی اور ایک خوش خبری تم کو میں دیتا ہوں کہ خدا نے مجھ کو پیغمبر کر کے فرعون کی طرف بھیجا ہے اور بے واسطہ کوہ طور پر مجھ سے کلام کیا ہارون اس بات کو سن کر بہت خوش ہوئے جلدی سے اٹھ کے تعظیم کی اور دست بوس ہوئے اور خدمت میں حاضر رہے حضرت نے ان سے کہا اے بھائی تم کو بھی اللہ نے میری پیغمبری میں شریک کیا ہے چلو فرعون کے پاس چلیں اور اس مردود کو خدا کی طرف دعوت کی راہ بتائیں خدا نے دو معجزے مجھ کو عنایت کیے ہیں ایک تو عصا اگر میں اس کو زمین پر ڈالوں تو اڑدھا بن کر سارے کفاروں کو مصر کے کھا جائے گا اور جو میں کہوں گا اللہ کے فضل سے ہزار طرح کے معجزے اس عصا سے ہوں گے اور دوسرا یہ بیضا جب جیب میں ہاتھ ڈالوں گا یہ بیضا سے سفیدی نکل آئے گی اور ہر انگلی سے نور نکلے گا تاریکی جاتی رہے گی جہاں روشن ہوگا اللہ کے فضل سے سب کفاروں پر ہم غالب ہوں گے ہارون یہ سن کے بہت خوش ہوئے کہا اب بنی اسرائیل فرعون کے ظلم سے خلاصی پائیں گے تب موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام دونوں فجر کی عبادت سے فراغت کر کے فرعون لعین کے مکان پر گئے اور اس مردود نے اپنے بالا خانے کے سامنے دونوں طرف راہ کے دونوں رخ خرما بویا تھا اس کے تلے بڑے بڑے شیر باندھ رکھے تھے تاکہ کوئی دشمن اس کے مکان پر نہ جاسکے بے حکم پھر عکس فی الواقع وہاں کوئی ڈر اس کے نہ جاسکتا تھا اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل سے جب موسیٰ علیہ السلام وہاں تشریف لے گئے تب تمام شیروں نے حضرت کو دیکھ کر سلام کیا اور سرنگوں ہو گئے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جا کے فرعون کے بالا خانے کا حلقہ در پکڑ کے ہلا دیا جمیع مکان پر اس کے لرزہ پڑ گیا اور یہ آواز دی انسا رسول رب العالمین العالمین یہ آواز فرعون کے کان میں جا پہنچی پردہ زرقعت اٹھا کے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام ہیں چپکا ہو رہا اور ایک روایت ہے کہ دو برس فرعون کے در پر موسیٰ علیہ السلام رہے دربان وغیرہ سے کہتے رہے کہ ہم دونوں رسول خدا کے ہیں فرعون کے پاس جا کر خبر دو وہ مردود کہنے لگے تم دیوانے ہو فرعون ہمارا خدا ہے تم کیا بکتے ہو دوسرے دن پھر انہوں نے کہا ہم کو فرعون کے پاس جانے دو یا ہماری

خبر اس کے پاس پہنچا دو ہم خدا کی طرف سے آئے ہیں اس کو راہ بتانے کو تب بھی ان کافروں نے نہ مانا اور ایک دن ایک مسخرہ کہ وہ فرعون کے دربار میں ہمیشہ ہزلیات کہا کرتا تھا جا کے بولا یہ عجیب بات ہے کہ دو شخص دیوانے سے آپ کے در پر قریب دو برس سے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا وہ ہے کہ صاحب ہے تمہارے اگلے پچھلوں کا فرعون مردود یہ بات سن کے خفا ہوا اور حضرت کو سامنے بلایا تو لہ تعالیٰ قال

الم بک فینا ولیداً او لبثت فینا من عمرک سنین و فعلیت فعلتک التی فعلت و انت من الکافرین ترجمہ کہا فرعون نے کیا تجھ نہیں پالا تھا بجائے فرزند کے اور برسوں تو ہمارے پاس رہا اور کر گیا تو وہ کام اپنا جو کر گیا اور تو ناشکروں میں سے ہے پس تھوڑے دن ہوئے تو ہمارے پاس سے نکل گیا ایک قبلی کا خون کر کر اور اب آئے ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا سچ میں وہی ہوں قولہ تعالیٰ قال فعلتھا اذا و انما من الضالین ط ففروت منکم لما خفتکم فوہب لی بی حکماً و جعلنی من المرسلین ترجمہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا میں نے وہ کام اس وقت اور میں تھا چوکنے والا پس بھاگا میں تم سے جب تمہارا ڈر دیکھا پھر بخشی مجھ کو میرے رب نے حکومت اور کیا مجھ کو پیغمبروں سے کہا فرعون نے قولہ تعالیٰ قال فرعون و ما رب العلمین ترجمہ کہا فرعون نے کون ہے پروردگار تیرا جس نے تجھ کو بھیجا ہے حضرت نے کہا قولہ تعالیٰ قال رب السموات والارض و ما بینہما ان کنتم موقنین ترجمہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار ہے آسمان اور زمین کا اور جو کچھ کہہ درمیان ان دونوں کے ہے اگر ہو تم یقین لانے والے یہ سن کے فرعون نے اپنی قوم سے کہا قال لمن حولہ الا تستمعون قال ربکم و رب ابائکم الاولین ترجمہ کہا فرعون نے واسطے ان لوگوں کے کہ ارد گرد اس کے موجود تھے نہیں سنتے ہو تم کیا کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام کہا پروردگار تمہارا اور پروردگار تمہارے اگلے باپ دادوں کا ہے حضرت کو کہا فرعون نے قولہ تعالیٰ قال ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون ترجمہ کہا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو تمہارا پیغام والا جو تمہیں ہماری طرف بھیجا ہے سو باؤلا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا قولہ تعالیٰ قال رب المشرق والمغرب و ما بینہما ان کنتم تعلقون ط ترجمہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے یہ پیغام ہے پروردگار مشرق اور مغرب کا اور جو کچھ درمیان انہوں کے ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو پس حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک ایک بات کہتے جاتے۔ اللہ کی قدرت کی نشانیاں بتانے کو اور فرعون بیچ میں اپنے سرداروں کو ابھارتا تھا کہ ان کو یقین نہ آجائے اور فرعون بولا قولہ تعالیٰ قال لئن اتخذت الهناً غیری لا جعلنک من المسجولین ترجمہ کہا فرعون نے اگر پکڑے گا تو معبود میرے سوا البتہ کر دوں گا میں تجھ کو قیدیوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا خدا نے مجھ کو تم پر پیغمبر کر کے بھیجا ہے تو کہہ لا الہ الا اللہ موسیٰ رسول اللہ

ترجمہ فرعون بولا میں یہ کلمہ پڑھوں گا تو تیرا خدا مجھ کو کیا دے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر تو ایمان لائے گا تو میرا خدا تجھ کو تین چیزیں دے گا اول جوانی اور دوسری بادشاہی مشرق سے مغرب تک تیسری سو برس کی عمر اور ملے گی تاکہ تیری زندگی دنیا کے عیش و نشاط میں بخوبی کئے قیامت میں اس کا حساب نہ ہوگا موسیٰ علیہ السلام کو خدا کی طرف سے حکم ہوا تھا کہ فرعون کے ساتھ نرم نرم بات کی جیو اس لیے فرعون ملعون سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نرم نرم بات کہتے تھے فرعون بولا اے موسیٰ آج مجھ کو مہلت دے میں اپنے وزیروں سے مشورہ کر کے جو مصلحت ہوگی اس کا جواب کل دوں گا پس موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام اپنے گھر کو چلے آئے اس کے بعد فرعون نے ہامان کو بلا کے جو جو باتیں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تھیں سوسب بیان کیں اور بولا کہ مجھ کو اور کسی بات کی آرزو نہیں ہے مگر میں جوانی چاہتا ہوں کہ پھر از سر نو جوان ہو جاؤں تب وزیر ہامان بے سامان نے اس سے کہا چند روز ہوئے ہیں کہ تو نے دعویٰ معبودیت کا کیا اقرار عبودیت کا کرتا ہے خلاق بنسے گی اور تجھ کو جوان ہونے کی آرزو ہے تو آج ہی کی شب تجھ کو میں جوان کر دوں گا جب رات ہوئی جو ہر فرعون کی ریش میں تھے اس ملعون نے انھیں لے کے ایک ترکیب سے خصاب بنا کر سوتے میں اس کی داڑھی کو لگا دیا فرعون نے فجر کو نیند سے جواٹھ کے دیکھا تو داڑھی اپنی سیاہ پائی تب اس کو یقین ہوا کہ میں جوان ہوا جب فجر کو حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے فرعون نے کہا اے موسیٰ علیہ السلام تیرے پاس تیرے رب کی کیا دلیل ہے اور تیری پیغمبری کا کیا معجزہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا قولہ تعالیٰ قال اولو جتک بشیء مبین ترجمہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے اگر چہ لاؤں میں تیرے پاس ایک چیز ظاہر تب تو یقین لائے گا میری پیغمبری پر کہا فرعون نے قولہ تعالیٰ قال فات بہ ان کنت من الصادقین ترجمہ کہا فرعون نے پس لے آ اگر ہے تو بچوں میں سے پس موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا قولہ تعالیٰ قال فاصق عصا فاذا ہی ثعبان مبین ترجمہ پس موسیٰ علیہ السلام نے ڈال دیا عصا اپنا پس ناگاہ وہ اڑ دھا اسی گز کا ظاہر ہوا اور منہ اس کا کھلا رہا اور بہتر پاؤں اس کے بڑے مثال پاؤں ہاتھی کے اور سات سو دانت ظاہر ہوئے اور سات ہزار پشم گردن پر مانند تیر اور نیزے کے پیدا ہوئے اور کف منہ کا اس کے جس جگہ گرتا اس زمین کو جلا دیتا گھانس اس میں پیدا نہیں ہوتی اور اگر آدمی پر گرتا تو وہ مرجاتا یا علت برص اس کو ہوتی اس مہیب شکل سے وہ سانپ فرعون کے بالا خانہ کی طرف گیا اس میں سات ہزار آدمی اور چوپائے اس کے پیروں کے نیچے ہلاک ہو گئے اور ایک لب اس نے فرعون کے تخت کے نیچے رکھا اور دوسرا لب اس کے گوشک کے کنگرے پر رکھ کر چاہتا تھا کہ اس کے مکان سمیت اس کو نکل جائے یہ دیکھ کر جلدی سے فرعون اپنے تخت پر سے اتر پڑا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کے معذرت کرنے لگا

اے موسیٰ علیہ السلام تو مجھ کو دعوت کرنے آیا ہے یا ہلاک کرنے آپ نے کہ میں تجھ کو خدا کی طرف بلانے کو آیا ہوں فرعون بولا مجھ کو طاقت نہیں کہ تجھ سے لڑوں اس وقت اپنا اثر دھا تھا م لے تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اثر دھے کی گردن پر ہاتھ رکھا اسی وقت عصا ہو کے ہاتھ میں آ گیا پھر فرعون تخت پر جا بیٹھا اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ جیب میں ڈال کے ید بیضا نکال کے اس کو دکھایا قولہ تعالیٰ ونزیدہ فاذا ہی بیضاء للناظرین ترجمہ اور بغل میں سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا موسیٰ علیہ السلام نے پس ناگہاں وہ سفید تھا ید بیضا واسطے دیکھنے والوں کے پس یہ دیکھ کے فرعون نے اپنی قوم سے کہا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قال للملاء حوله ان هذا لساحر علیم یرید ان ینخر حکم من ارضکم بسحرہ فما ذاتامرون قالو ارجہ و اخاہ و ابعث فی المدائن حاشرین یاتوک بکل سحر علیم ترجمہ بولا فرعون اپنے گھر کے سرداروں سے کوئی جادو گر ہے پڑھا ہوا چاہتا ہے کہ نکال دے تم کو تمہارے دیس سے اپنے جادو کے زور سے سواب کیا حکم دیتے ہو تم وہ بولے ڈھیل دے اس کو اور اس کے بھائی کو اور بھیج شہروں میں نقیب کہ لے آئیں تیرے پاس جو بڑا جادو گر ہو فرعون کو وزیروں نے کہا کہ تمہاری بادشاہت میں بہت جادو گر ہیں سب کو بلا کر جمع کرو دیکھیں کہ موسیٰ علیہ السلام کیونکر جادو گری میں ان سے بڑھ جائے گا بلکہ وہ موسیٰ علیہ السلام پر غالب ہوں گے پس ان کے کہنے سے فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چند روز کے واسطے مہلت لی موسیٰ علیہ السلام اپنے گھر میں آ کے عبادت میں مشغول ہوئے اس میں چھ مہینے گزر گئے فرعون نے چار ہزار جادو گروں کو جمع کیا ہر شخص جادو گری میں ایسا تھا کہ ثانی اس کا نہ تھا ان میں سے ایک بڑا جادو گر اندھا تھا فرعون نے کہا تم کو آج ہم تین سو برس سے پرورش کرتے ہیں کھانا کپڑا دیتے ہیں اب ہم پر کچھ مصیبت پڑی ہے تم کو یہ کرنا چاہیے کہ اپنے علم اور جادو سے موسیٰ علیہ السلام کو روک دو ہمارے ملک سے نکال دو تب تم سے خوش ہوں گے اور دولت بہت دیں گے جادو گروں نے کہا ہم سب نمک خوار ہیں حضور کے کام میں قصور نہ کریں گے مگر آلات جادو گری بہت چاہئیں آپ ہم کو منگوا دیجئے ہم سب طلسم تیار کریں تب فرعون نے حکم دیا اور تمام خزانہ اس کے خرچ کے واسطے کھول دیا ریسمان اور سیماب وغیرہ جو ضروریات سے تھا سب مہیا کر دیا چھ مہینے تک جادو گروں نے طلسم تیار کیا موسیٰ علیہ السلام عبادت میں مصروف تھے اور فرعون ملعون جادو میں مشغول تھا اور بارہ ہزار لشکر سوار و پیادے ہر ملک سے لا کر جمع کیے داہنے بائیں اس مکان کے کھڑے کر دیے اور اطراف میں اس مکان کے بارہ بارہ میل تک میدان وسیع تھا اس میدان میں دو پہر کے وقت جب آفتاب گرم ہوا جادو گروں نے آلات طلسم ڈالے چار ہزار طلسم ایک بار جنبش میں آئے حشرات الارض سانپ اثر دھا بچھو بن گئے تمام پتھر و کلوخ میدان کے ہوام ہو

گئے جادوگروں نے کہا قولہ تعالیٰ قال یا موسیٰ اما ان تقلیبی واما ان نکون اول من القی قال بل القوا فاذا حبالہم و عصیہم یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ قلنا لا تخف انک انت الاعلیٰ الق ما فی یمینک تلقف ما صنعوا انما صنعوا کید سحر ط ترجمہ کہا ان جادوگروں نے اے موسیٰ علیہ السلام یا تو ڈال یا ہم ہوں ڈالنے والے موسیٰ علیہ السلام نے کہا نہیں تم ڈالو تب انہوں نے ڈالنا سب رسیاں ان کی اور لٹھیاں ان کی خیال میں آئیں ان کے جادو سے کہ دوڑتی ہیں پھر ڈرتے لگے اپنے جی میں موسیٰ علیہ السلام ہم نے کہا اے موسیٰ علیہ السلام تو نہ ڈر مقرر تو ہی رہے گا سب سے اوپر اور ڈال اے موسیٰ علیہ السلام جو تیرے داہنے ہاتھ میں نکل جائے جو انہوں نے بنایا ان کا تو فریب ہے جادوگروں کا پس ڈالنا اپنا عصا موسیٰ علیہ السلام نے قولہ تعالیٰ فالقی موسیٰ عصاء فاذا فی تلقف ما یا فکون ترجمہ تب ڈالنا موسیٰ علیہ السلام نے عصا اپنا پس تب ہی وہ نکلنے لگا جو سوانگ کافروں نے بنایا تھا پس وہ اڑ دھا ہو کے میدان کے کنارے سے چل کر آیا ستر ہزار سراں کے تھے اور ہر سر میں ستر ہزار منہ تھے اور چار ہزار طلسم جادو کے جو میدان میں تھے اس کو دم سے کھینچ کر ایک ہی لقمہ میں نکل گیا اور جو آلات ان کے تھے سب کے سب نکل گیا اس میدان میں کوئی چیز باقی نہ رہی اس کا پیٹ بھی نہ بھرا تب فرعون کے مکان کی طرف چلا فرعون اس کو دیکھ کر اپنا تخت چھوڑ کر بھاگا جب لوگوں نے فرعون کو بھاگتے ہوئے دیکھا معلوم کیا کہ وہ جھوٹا سرا باطل تھا اڑ دھے نے ایک لب فرعون کے بالا خانے پر رکھا اور دوسرا لب اسکے نیچے لگا کے زمین سمیت اس مکان کو کھود کر ہوا پر ڈال دیا مکان کا کچھ نام و نشان نہ رہا حق اور باطل ظاہر ہوا قولہ تعالیٰ فوق الحق و بطل ما کانو یعملون فغلبوا ہنالک والقلیو صاغرین ترجمہ ثابت ہوا اور غلط ہوا کہ جو کچھ وہ کرتے تھے سب ہارے اس جگہ اور پھر ذلیل ہو کر ندا آئی اے موسیٰ علیہ السلام عصا اپنا پکڑ نہیں تو ملک مصر تباہ کر دے گا اور اگر ذرا ٹھہرے گا تو سارے مصر کو کھا جائے گا تب خدا کے حکم سے موسیٰ علیہ السلام نے عصا اپنا پکڑا اس وقت لامعی بن کے ہاتھ میں آیا جادوگریہ دیکھ کے لوگوں سے کہنے لگے عصائے موسیٰ علیہ السلام اڑ دھا بن کے ہمارے سوانگ جادو سب کو کھا گیا جب موسیٰ علیہ السلام نے اس کی گردن پر ہاتھ رکھا پھر عصا بن کے ان کے ہاتھ میں آیا پس سردار جادوگروں نے آپس میں کہا کہ موسیٰ علیہ السلام بحق ہے اب صلاح یہ ہے کہ ہم ان پر اور ان کے خدا پر ایمان لاؤ میں ان کا خدا برحق ہے پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والقی السحرة ساجدین قالوا انما برب العالمین رب موسیٰ و ہارون ترجمہ اور ڈالے گئے جادوگر سجدے میں کہا انہوں نے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار عالموں کے ساتھ پروردگار موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے اس کے بعد خدا نے ان

کی آنکھوں کا پردہ اٹھا کے تخت الثریٰ دکھایا جب سجدے سے سر اٹھالیا پھر عرش کون و مکان سب دیکھا پھر انھوں نے کہا انا برب العلمین یعنی ایمان لائے ہم اوپر پروردگار ہر وہ ہزار عالم کے تیب فرعون نے ان سے کہا کہ تمہارا رب میں ہوں جادو گروں نے کہا نہیں ہمارا پروردگار وہ ہے جو پروردگار ہے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا پھر فرعون نے ان سے کہا اس کا خدا تم کو کیا دے گا انھوں نے کہا قولہ تعالیٰ انا انا ربنا لیغفر لنا خطایانا وما اکرهتنا علیہ من السحرہ ترجمہ دے بولے تحقیق ہم ایمان لائے ساتھ پروردگار اپنے کے تو کہ بخشنے واسطے ہمارے خطائیں ہماری اور وہ چیز کہ زبردستی کی ہے تو نے ہم کو اوپر اس کے جادو سے یہ تو کفر ہے اور وہ خدا برحق ہے تو باطل ہے فرعون لعین نے کہا قولہ تعالیٰ فلا قطعنا ایاہکم وارجلکم من خلاف ولا صلینکم فی جدوع لنخل ولتعلمن اینا اشد عذاباً وابقی قالو لن نوترک علی ماجائکم من البینات والذی فطرنا فاقض ما انت قاض ط انما تقضی هذا الحیوة الدنیا ترجمہ پس کہا فرعون نے جادو گروں کو البتہ کاٹوں گا میں ہاتھ تمہارے اور پاؤں تمہارے مخالف طرف سے اور البتہ سولی پر کھینچوں گا میں تم کو اوپر ٹھنڈ کھجور کے اور البتہ جانو گے تم کون سا ہم میں سے اشد ہے عذاب میں اور باقی رہنے والا کہا انھوں نے ہرگز نہ اختیار کریں گے ہم تجھ کو اوپر اس چیز کے کہ آئی ہے ہمارے پاس ویلوں سے اور اوپر اس کے کہ پیدا کیا اس نے تم کو پس حکم کر جو کچھ حکم کرنے والا ہے سو اس کے نہیں کہ حکم کرے گا تو بیچ زندگانی دنیا کے تیب فرعون نے جلا دوں کو بلا کر انھوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور دار پر کھینچا پھر سر سے انھوں کے آواز نکلی قولہ تعالیٰ قال الاضیر الالی ربنا منقلبون انا نطمع ان یغفر لنا ربنا خطینا ان کنا اول المومنین ترجمہ بولے کچھ ڈر نہیں ہم کو اپنے طرف پھر جانا ہے ہم غرض رکھتے ہیں کہ بخشنے ہم کو رب ہمارا تقصیریں ہماری اس واسطے کہ ہم ہوئے پہلے قبول کرنے والے پس موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام اپنے مکان پر آئے شکر خدا کا بجالائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وقال ربنا انک آتیت فرعون و ملاح زینہ و امولاً فی الحیوة الدنیا ربنا لیضلوا عن سبیلک ربنا اطمس علی اموالہم و اشدد فلا یومنوا حی یرو العذاب الالیم قال قد اجیبت دعوتکمما فاستقیما ولا تتبعان سبیل الدیلین لا یعلمون ترجمہ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اے پروردگار ہمارے تحقیق تو نے دیا ہے فرعون کو اور اسکے سرداروں کو آرائش اور مال بیچ زندگانی دنیا کے اے پروردگار ہمارے تو کہ گمراہ کریں تیری راہ سے اے پروردگار ہمارے مٹا دے ان کا مال اور سخت کر ان کے دلوں کو کہ نہ ایمان لائیں جب تک کہ دیکھیں دکھ کی مار فرمایا اللہ نے قبول ہو چکی دعا تمہاری سو تم دونوں ثابت رہو اور مت چلو راہ ان کی جو انجان میں یعنی جلدی مت کرو حکم کی راہ دکھو اور

چند روز وعدہ باقی ہے اس کا چالیس برس تک حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام نے فرعون کی دعوت کی اے فرعون تو حدانیت کا اقرار کر خدا پر ایمان لا جو صاحب ہے آسمان اور زمین کا یہ اس لعین نے ہرگز نہ مانا اور جھوٹا وعدہ کرتا رہا ہارون وزیر سے کہا قولہ تعالیٰ وقال فرعون یا ہاعنان ابن لی صرحاً لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ موسیٰ وانی لا ظننہ کاذباً ترجمہ کہا فرعون نے اے ہارون بنا واسطے میرے ایک محل یعنی ایک منارہ بلند کو تو کہ جا پہنچوں میں رستوں ستون آسمانوں پر پس جھانکوں میں طرف معبود موسیٰ علیہ السلام کے اور تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں اس کو جھوٹا پس ہارون نے حکم کیا اینٹ ترکیب دے کے پختہ کریں کہتے ہیں کہ ایجاد اینٹ کی پہلے ہارون سے ہے تب ایک منارہ ایسا بلند بنایا راج مزدور کو طاقت نہ ہوئی کہ اوپر اس کے اٹھ کر اینٹ جما دے جب اٹھنا ہوا اوڑا کر لے جاتی غرض بہت مال و زر خرچ کر کے سات برس میں ایک منارہ تیار کیا خدا کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کے اس منارے پر ایک پر مارا تمام ستیا تاس کر ڈالا اور اس کے بنانے والے کو اور سب کو ہلاک کیا اور اس کی اینٹ جلانے والے کو جلادیا اور اس کے خمیر کرنے والے کو زیرہ ریزہ کر کے خاک میں ملا دیا کسی بانی کار کو اس کے زندہ نہ رکھا جب بیس برس گزرے ایک دن آسیہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا سر میں اپنے کنگھی کرتی تھیں کنگھی ہاتھ سے گر پڑی تب بد دعا کی الہی تو فرعون بد بخت کو غارت کو فرعون نے اس بات کو سن کر ان سے کہا اے آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شاید تو موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام پر ایمان لائی قرینے سے معلوم ہوتا ہے وہ بولیں بے شک آج چالیس برس ہوئے ہیں میں خدا پر ایمان لائی ہوں اتنے دن مسلمانی کو چھپا رکھا تھا اب ظاہر کیا فرعون نے ان سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کے دین کو چھوڑ دے تجھ کو میں سونے کا گھر بنا دوں گا وہ بولیں خدا نے میرے واسطے بہشت میں لعل و یاقوت کے اور جواہر کے مکان بنا رکھے ہیں میں دنیا میں تمہارے سونے کا گھر نہیں چاہتی ہوں وہ ملعون بولا میں تجھ کو سخت عذاب میں ڈالوں گا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں جو تیرے دل میں آئے سو کر ڈال میں ہرگز موسیٰ علیہ السلام کے دین کو نہ چھوڑوں گی تب ملعون نے حکم کیا کہ اس کے بدن سے کپڑے اتار کر زمین پر لٹا کے چاروں ہاتھ پاؤں میں اس کے لوہے کی میخیں ٹھوکیں بچر حکم کیا ایسا ہی کیا جب ان کے جگر میں درد پہنچا تب مارنے ورد کے رو بسوئے آسمان کر کے کہا الہی فرعون مجھ کو ستا تا اور سیاست کرتا ہے تاکہ میں موسیٰ علیہ السلام کے دین سے پھر جاؤں اور وہ کہتا ہے کہ سونے کا گھر بنا دوں گا اور میں نہیں چاہتی ہوں تو اس کے عذاب سے مجھ کو نجات دے پھر فرعون نے ان سے کہا اے آسیہ تو موسیٰ علیہ السلام کے دین کو چھوڑ دے تب تجھ پر عذاب نہیں کروں گا وہ بولیں اے فرعون تجھ کو میرے بدن سے کام ہے میرے دل سے کیا علاقہ جو چاہے سو کر اس کے بعد فرعون شقی

وہاں سے الگ ہو گیا ایک شخص بصورت موسیٰ علیہ السلام آ کر کہنے لگا اے آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس وقت اللہ نے تیرے واسطے صفت آسمان کے دروازے کھولے ہیں فرشتے آسمان کے تجھ کو دیکھتے ہیں اس وقت کچھ حاجت اللہ سے مانگ تب وہ بولیں قولہ تعالیٰ اذ قالت رب ابن لی عندک بیتاً فی الجنة و نجیبی من فرعون و عملہ و نجیبی من القوم الظلمین ترجمہ جب بولی فرعون کی عورت اے رب بنا واسطے میرے اپنے پاس ایک گھر بہشت میں اور بچا نکال مجھ کو فرعون سے اور اس کے کام سے اور بچا نکال مجھ کو ظالم لوگوں سے منقول ہے کہ آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلے فرعون کے گھر میں آتے ہی یہ بولیں تھیں الہی تو ہی مقصود تو ہی معبود جانم جب اس کے گھر میں داخل ہوں تب اس عذاب میں فرعون کے پڑیں بہت تکلیف اٹھائی فرعون نے کہا تو موسیٰ علیہ السلام کے دین کو چھوڑے مجھ کو مان نہیں تو تجھ کو عذاب میں ڈالوں گا یہ سن کر آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں اے فرعون تیرے عذاب سے میں نہیں ڈرتی خدا میرا حافظ و ناصر ہے پھر فرعون نے حکم کیا تب ان کو شکنجہ آہنی میں ڈالا تب اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں سے حجات اٹھا دیا اور گھر بہشت میں دکھلایا ان کا خیال بہشت کی طرف رہا فرعون کا عذاب ان کو معلوم نہ ہوا مروی ہے کہ فرشتے نے ایک سیب لاکر بہشت سے ان کے ہاتھ میں دیا اس میں جان ان کی قبض ہو گئی تفسیر لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آسیہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پالا تھا فرعون کے گھر میں اور ان کی مددگار وہی تھیں ایمان کی بات کہتے ہیں آخر ان کو فرعون نے مار ڈالا سیاست سے وہ شہید ہو گئیں موسیٰ علیہ السلام دہارون علیہ السلام نے چالیس برس فرعون کی دعوت خدا کی طرف آخر وہ مردود ایمان نہ لایا ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مارنے کا خیال کیا اور کہا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وقال فرعون ذرونیسی اقتل موسیٰ و لیدع ربہ الی الخفاف ان یبدل دینکم او ان یتظہر فی الارض الفساد ترجمہ اور بولا فرعون اپنے ارکان دولت سے کہ مجھ کو چھوڑ دو کہ مار ڈالوں موسیٰ علیہ السلام اور پکارے اپنے رب کو میں ڈرتا ہوں کہ بگاڑے تمہارے دین نے یا نکالے ملک میں خرابی اور فرعون کو موسیٰ علیہ السلام نے یہ جواب دیا کہ میں پناہ لے چکا ہوں اپنے اور تمہارے رب کی ہر غرور والے سے جو یقین نہیں لاتا ہے حساب کے دن کا اور جس وقت فرعون نے اپنے لوگوں سے یہ بات کہی کہ چھوڑ دو موسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالوں اس وقت کوئی مومن وہاں نہ تھا مگر ایک درود گر جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو ایک صندوق بنا کے دے گیا تھا جس میں رکھ کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پانی میں ڈالا تھا وہاں وہ حاضر تھا نام اس کا خرقیل اس نے کہا اے فرعون موسیٰ علیہ السلام رسول خدا برہمیں تم ان کو نہ مار سکو گے بہتر یہ ہے کہ تو ان پر ایمان لا اور دین اسلام قبول کراتا کہہ کر چلا گیا فرعون اس کو کچھ نہ کہہ سکا اس کے بعد اس فرعون کے لوگوں میں ایک شخص ایماندار تھا اس

نے کہا قولہ تعالیٰ وقال الذی امن یا قوم الیی اخاف علیکم مثل یوم الاحزاب مثل دابقو
منوح و عواد و ثمود و الذین من بعدہم وما اللہ یرید ظلماً للعباد و یا قوم الی اخاف
علیکم یوم التناذہ یوم تولون مدبرین مالکم من اللہ من عاصم ترجمہ اور کہا اس شخص نے
کہ ایمان لایا تھا اے قوم میری تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ آئے تم پر دن ان فرقوں کا مانند جیسی رسم پڑی قوم
نوح علیہ السلام اور عواد و ثمود کی اور ان کے پیچھے جو ہوئے اور انھیں ارادہ کرتا ہے اللہ ظلم کا واسطے بندوں
کے اور اے قوم میری تحقیق میں ڈرتا ہوں اور تمہارے دن پکارنے کے اس دن کے پھر جاؤ گے تم پیٹھ
پھیر کر نہیں واسطے تمہارے اللہ سے کوئی بچانے والا موسیٰ علیہ السلام نے ارادہ کیا کہ فرعون کے مکان
سے نکل جاؤں اور قبطیوں نے قصد کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ماریں اس وقت اللہ کے حکم سے جو
شیر فرعون کے دروازے پر بندھے تھے وہ سب چھوٹ کر قبطیوں کو پھاڑ کے کھا گئے اور باقی جو لوگ تھے
فرعون کے پاس انھوں نے خبر پہنچائی اور جو لوگ فرعون کے نزدیک تھے انھوں نے کہا قولہ تعالیٰ وقال
الملاء من قوم فرعون اتذر موسیٰ و قومه لیفسدوا فی الارض و یدرک والہتک
قال سنقتل ابناء ہم و نستحی نساء ہم انا فوقہم قاہرون ترجمہ اور کہا سرداروں نے قوم
فرعون کے کہ کیا چھوڑ دیتا ہے تو موسیٰ علیہ السلام کو اور اس کی قوم کو دھوم اٹھاؤں ملک میں اور موقوف
کرے تجھ کو اور تیرے بتوں کو کہا فرعون نے اب ہم ماریں گے ان کے بیٹے اور جیتی رکھیں گے ان کی
عورتیں اور ان پر ہم زور آور ہیں تب فرعون نے حکم کیا کہ بنی اسرائیل کے جتنے بیٹے ہیں سب کو مار ڈالو
اور ان کی بیٹیاں جیتی رکھو اور مرد اپنی عورت کے ساتھ سونے نہ پائے سب کو منع کرو وہم قاہر ہیں وہ مقہور
ہم جبار ہیں وہ مجبور ہم پیسے والے ہیں اور وہ مفلس ہم سے مقابلہ کیونکر کوئی کرے گا ان باتوں کو بنی
اسرائیل سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے اے حضرت اگر آپ نہ آتے تو اتنا عذاب ہم پر
فرعون نہ کرتا اب پہلے سے زیادہ عذاب کرنے لگا ہم پر بڑی سختی پڑی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
ان سے کہا قولہ تعالیٰ قال موسیٰ لقومہ استعینو باللہ والصبر و ان الارض لله یورثها من
یشاء من عبادہ والعاقبة للمتقین قالو او ذینا من قبل ان تاتینا ومن بعدنا جنتنا قال
عسی ربکم ان یہلک عدوکم و یتخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون ترجمہ
موسیٰ علیہ السلام نے کہا اپنی قوم کو مدد مانگو اللہ سے اور ثابت رہو تحقیق زمین ہے اللہ کی وارث کرے اس
کا جس کو چاہے اپنے بندوں سے اور آخر بھلا ہے ڈروالوں کا وہ بولے ہم پر تکلیف رہی تیرے آنے
سے پہلے اور جب تو ہم میں آچکا کہا موسیٰ نے نزدیک ہے کہ رب تمہارا ہلاک کرے گا تمہارے دشمن کو
اور تائب کرے گا تم کو ملک میں پھر دیکھتے ہیں تم کیا کرتے ہو پس موسیٰ علیہ السلام ہر سال فرعون کو اور

اس کی قوم کو ایک ایک نشانی دکھاتے خدا کے عذاب سے ڈراتے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد اتینا
 موسیٰ تسبیح آیات بینات ترجمہ اور دین ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نشانیاں صاف جب عذاب سے
 ان کافروں کو ڈراتے تب وہ کہتے اے موسیٰ علیہ السلام اگر اس عذاب سے ہم کو تو بچالے گا تجھ پر ایمان
 لاؤں گے جب موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تو عذاب اس وقت کائل جاتا پھر کافر اس سے منکر ہوتے
 ایمان نہ لاتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے ولما وقع علیہم الرجز قالو یا موسیٰ ادع لنا
 ربک عهد عندک لئن کشفنا عننا الرجز لنومن لک ولنرسلن معک بنی
 اسرائیل فلما کشفنا عنهم الرجز الی اجل هم الغوہ اذہم ینکثون ترجمہ اور جس پار پڑتا
 ان کافروں پر عذاب تو بولتے اے موسیٰ علیہ السلام پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھار کھا ہے تجھ
 کو تیرے رب نے اگر تو اٹھا دے ہم سے یہ عذاب بے شک تجھ کو مانیں گے اور رخصت کریں گے
 تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو پھر جب اٹھالیا ہم نے ان سے عذاب ایک وعدے تک کہ ان کو پہنچتا تھا تبھی
 منکر ہو جاتے ہرگز ایمان نہ لاتے عہد شکنی کرتے اور نشانیاں ہم بڑی بڑی دکھلاتے ایک سے ایک
 چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے وما نریہم من ایة الا ہی اکبر من اختها و اخذنا بالعذاب
 لعلم یرجعون وقالو یا ایہا الساحر ترجمہ جو دکھاتے گئے ہم ان کو نشانیاں سو دوسرے سے بڑی
 اور پکڑا ہم نے ان کو عذاب میں شاید وہ باز آؤں میں شرک سے اور کہنے لگے موسیٰ علیہ السلام کو اے جادوگر
 پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھار کھا ہے تجھ کو تیرے رب نے ہم مقرر راہ پر آؤں گے پھر جب
 اٹھائی ہم نے ان پر سے تکلیف تبھی وہ وعدے کو توڑ ڈالتے اسی طرح نو دفعہ نشانیاں حضرت موسیٰ علیہ
 السلام ان پر لائے اور ان کو ڈراتے گئے پہلی نشانی قحط نازل کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولقد اخذنا
 ال فرعون بالسنین و نقص من الثمرات لعلم یدکرون ترجمہ اور ہم نے پکڑا فرعون والوں
 کو قحطوں میں اور میوؤں کے نقصان میں شاید وہ بصحت پکڑیں پس غضب الہی سے تین برس مصر میں قحط
 رہا اس کے اندر زراعت اور میوے کچھ پیدا نہیں ہوئے مارے بھوک پیاس کے لوگوں نے فرعون کے
 پاس گریہ و زاری کی تب اس ملعون نے ستر ہزار مہمان سراپنا کے لوگوں کو کھانا کھلایا آخر ناچار ہو کر طعام
 داری موقوف کی پھر لوگ اس سے بے اعتقاد ہو کر کہنے لگے اے فرعون یہ جو ہم پر قحط ہے یہ موسیٰ علیہ
 السلام کی بددعا ہے فرعون نے ان سے کہا کہ تم موسیٰ علیہ السلام سے یہ بات جا کے کہو اے موسیٰ علیہ
 السلام یہ عذاب قحط خدا ہم پر سے اٹھالے تب تم پر ایمان لاؤں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاذا
 جاء ہم الحسنۃ قالو لنا ہذہ و ان تصبہم سیتۃ یطیرو و بموسى و من معہ ترجمہ پس جو
 پہنچی ان کو بھلائی لگے کہنے یہ ہے ہمارے واسطے اور اگر پہنچی ان کو برائی تو شومی ہوتی ہے موسیٰ علیہ السلام کی

اور ان کے ساتھ والوں کی آخر فرعون موسیٰ علیہ السلام کو پاس جا کے مکر و فریب سے روکے کہنے لگی اے موسیٰ علیہ السلام اپنے خدا سے کہو یہ قحط ہم پر سے دور کرتے تب ہم ایمان لاؤں گے پھر حضرت نے دعا کی قحط جاتا رہا اور پانی برسایا کہ تین سو میل تک زمین مصر میں پانی برسایا سب چیزوں میں تازگی آگئی۔ زراعت بہت ہوئی قحط جاتا رہا تو بھی وہ مردود ایمان لائے اور کہنے لگے اے موسیٰ علیہ السلام جو کچھ لائے گا تو ہمارے پاس نشانی کہ ہم کو تو اس سے جادو کرے سو ہم تجھ کو نہیں مانیں گے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی یہ بلائیں ان پر نازل ہوں قولہ تعالیٰ فارسلنا علیہم الطوفان الجراد و القمل الضفادع والدم ایات مفصلات فاستکبرو و کانو قوما معجمین ترجمہ پھر ہم نے بھیجا ان پر طوفان مینہ کا اور بٹڈی اور چھڑی یعنی جوئیں اور مینڈک اور لہو کتھی نشانیاں جدی جدی پھر تکبر کرتے رہے اور تھے وہ لوگ گنہگار تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس برس فرعون سے مقابلہ رہا اس بات پر بنی اسرائیل کو اپنے وطن جانے دے اس نے نہ مانا تب موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی یہ بلائیں اس پر پڑیں دریاے نیل چڑھ گیا کھیت اور باغ اور گھر بہت تلف ہوئے ٹڈیاں سبزی کھا گئیں اور آدمیوں کے بدن میں اور کپڑوں میں چھڑیاں پڑ گئیں اسی طرح ہر چیز میں مینڈک پھیل گئے اور لہو بن گیا آخر ہرگز ان کافروں نے موسیٰ کو نہ مانا پہلے عذاب طوفان ان پر نازل ہوا لوگوں نے کہا اے موسیٰ علیہ السلام اس بلا سے ہم کو نجات دے تجھ پر ایمان لاؤں گے پھر حضرت نے دعا کی طوفان جاتا رہا سبزی اور زراعت بہت پیدا ہوئی اس کے بعد حضرت نے کہا ایمان لاؤ اپنا وعدہ پورا کرو انہوں نے کہا اب ہم تم کو نہیں مانتے کیونکہ یہ زراعت اور پانی ہر سال ہمارا بت ہم کو دیتا ہے یہ تمہاری دعا سے نہیں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی ٹڈیاں بہت آئیں تمام زراعت کھا گئیں پھر کافروں نے کہا اے موسیٰ علیہ السلام یہ بلائیں یہ عذاب بٹڈی کا موقوف کرو ہم تیرے خدا پر ایمان لاؤں گے پھر حضرت نے دعا کی خدا کے حکم سے باد نے تمام ٹڈیوں کو دریا میں لے جا کر ڈال دیا پھر کافروں نے کہا اے موسیٰ علیہ السلام یہ بلا تمہاری شومی سے تھی ہم تم پر یقین نہیں لاتے اس کے بعد پھر حضرت نے دعا کی چھڑیاں لوگوں کے بدن اور کپڑوں میں پیدا ہوں یہاں تک کہ کاٹ کاٹ کے کھانے لگیں پھر ناچار ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے کہنے لگے اے موسیٰ علیہ السلام پھر ہمارے حال پر تم دعا کرو کہ اس بلا سے ہم نجات پاؤں تو تم پر ایمان لاؤں گے پھر حضرت نے دعا کی یہ بلائیں جاتی رہیں پھر ان کافروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے موسیٰ علیہ السلام یہ سارا کھیل تیرے جادو کا ہے ہم تجھ کو ہرگز نہ مانیں گے تو بڑا جادو گزرے قولہ تعالیٰ وقالو مہمنا تانا بہ من ایتہ لستحورا بها فما نحن لک بمؤمنین ترجمہ اور کہنے لگے کافر اے موسیٰ علیہ السلام جو تو لائے گا ہم پاس نشانی

کہ تو ہم کو اس سے جا دو کرے سو ہم تجھ کو نہ مانیں گے پھر حضرت نے دعا کی مینڈک بے شمار پیدا ہوئے کہ کوئی جگر ان کافروں کے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے کی خالی نہ رہی مینڈک سے بھری تھی سب پلید اس عذاب سے عاجز رہے اور اگر ایک مینڈک مارتے تو بجائے اس کے ہزار پیدا ہوتے فرعون کے پاس لوگوں نے جا کر کہا ہم اس کے عذاب سے نہیں ٹھہر سکتے ہم موسیٰ علیہ السلام سے عاجز رہے کہ ہر ہفتہ میں ایک ایک بلا میں ہم کو ڈالتا ہے فرعون بولا ڈرو مت یہ اس کا جادو کا کھیل ہے تم اس کے پاس جا کر کہو اے موسیٰ علیہ السلام جب ہم تم کو مانیں گے کہ اب کی دفعہ ہم کو اس بلا سے نجات دے تب انہوں نے جا کے حضرت سے التجا کی حضرت نے دعا کی خدا کے حکم سے مینڈک موقوف ہوئے اس کے بعد حضرت نے ان سے کہا اب تم ایمان لاؤ خدا پر آخر منکروں نے نہ مانا جہنم کی راہ لی پھر حضرت موسیٰ نے خدا کی درگاہ میں مناجات کی تب تمام پانی جو ان مردودوں کے پینے کا دریا نالے لہو بن گیا جب بنی اسرائیل اسے پیتے تو ہوتا اور اگر فرعون کی قوم پیتی تو خون بن جاتا پھر وہ عاجز ہوئے فرعون سے کہنے لگے اے خدا جان و مال ہمارے پینے کا پانی دریا ندی نالے کا سب لہو بن گیا اب ہم پانی بغیر مرتے ہیں فرعون نے کہا یہ سب سحر سازی موسیٰ علیہ السلام کی ہے پھر تم اس سے جا کے کہو اے موسیٰ علیہ السلام اب کی دفعہ ہم کو اس بلا سے نجات دے تب تیرا دین قبول کریں گے پھر موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی خدا کے حکم سے وہ ندی نالے کا خون پانی ہو گیا اور اسی طرح سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے ہر ہر بلا جب ان کافروں پر نازل ہوتی تھی تب وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جا جا کے تضرع و زاری کرتے اور عذر و حیلہ کر کے ایمان لانے کا وعدہ دے دے کے اپنے سر سے بلا دور کروا لیتے پھر منکر ہو جاتے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولما وقع علیہم الرجز قالوا یا موسیٰ ادع لنا ترجمہ اور جس بار پڑتا ان کافروں پر عذاب تو بولتے اے موسیٰ علیہ السلام پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہے تجھ کو شیرے رب نے اگر تو نے اٹھا لیے ہم سے یہ عذاب بے شک تجھ کو مانیں گے اور رخصت کریں گے تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو خدا فرماتا ہے پھر جب اٹھا لیا ہم نے ان سے عذاب ایک وعدے تک کو ان کو پہنچتا تھا تبھی منکر ہو جاتے ہرگز ایمان نہ لاتے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام نے ان کو یہ دعا کی اے رب تو نے دی ہے فرعون اور اس کے سرداروں کو ذہنت مال دنیا کی رونق زندگی میں اے رب بہکاتے میں تیری راہ سے لوگوں کو سب و مال دولت کا تو مٹا دے وہ یہ ہے قولہ تعالیٰ ربنا اطمس علی اموالہم و اشدد علی قلوبہم فلا یؤمنو حتیٰ رو العذاب الالیم ترجمہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب مٹا دے ان کے مال اور سخت کر ان کے دلوں کو کہ نہ ایمان لاویں جب تک کہ دیکھیں دکھ کی مار پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا قد اجیت دعوتکما فاستقیما ولا تمعان سبیل الدین لا

یعلمون ترجمہ فرمایا اللہ نے قبول ہو چکی ہے دعا تمہاری اے موسیٰ علیہ السلام سو تم دونوں ثابت رہو اور مت چلو راہ ان کی جو انجان ہے پس خدا کے حکم سے فرعون اور اس کی قوم کا مال و متاع درم و دینار اور میوے سب پتھر ہو گئے یہاں تک کہ مرغیاں انڈے دیتیں زمین پر گرتے ہی سنگ ہو جاتے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جا کے التجا کی اے موسیٰ علیہ السلام یہ ہماری چیزیں پتھر ہوئی ہیں اگر تیری دعا سے اچھی ہو جائیں تو ہم تیرا دین قبول کریں گے تب حضرت نے دعا کی سب چیزیں جیسی اول تھیں ویسی ہو گئیں پھر سب لوگ موسیٰ کی نبوت کے منکر ہوئے اور جا دو گر ٹھہرایا باوجود ان نوعلامات کے اول دوسرا بیضا تیسرا طوفان چوتھا قحط پانچواں مٹی چھٹی جوئیں ساتواں مینڈک اور آٹھواں لہو نواں طمٹ پھر بھی کفار حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے آخر وحی نازل ہوئی اے موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر رات کو مصر سے نکل کر لب دریا جا کر رہنا شروع کر دو ایسا کہ ال مصر کو تمہارے جانے کی خبر نہ ہو تم کو دریا کے پار کر دوں گا فرعون کو اور اس کی قوم کو دریا میں ڈبا ماروں گا تب تم اور تمہاری قوم اس کے شر سے رہائی پاؤ گے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا و اوحینا الی موسیٰ ان اسر بعبادی انکم متعبون ترجمہ اور حکم بھیجا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو رات کو لے نکل میرے بندوں کو البتہ تمہارے پیچھے لگیں گے فرعون معہ لشکر کے اور ہم ان کو غرق کریں گے اور تم پارا تر جاؤ گے۔

بحسب حکم الہی دوسرے دن قوم بنی اسرائیل نے فرعون کے پاس جا کے جو جو لوازمات سونے اور چاندی کپڑے اور زیورات وغیرہ سامان چاہیے تھا عاریت مانگا فرعون نے خوش ہو کر ان کو حکم کیا کہ جو کچھ تم کو درد ہو ہماری سرکار سے بے تکلف جو اہرات کا کنج کھول کے لے لو تب بنی اسرائیل نے فرعون کے حکم پانے سے خزانے میں جا کے سونا اور چاندی لعل و جواہر و زیور جو کچھ ان کو مطلوب و مقصود تھا لے لیا ہامان اور قبطیوں کے گھر سے بھی کیا اور قبطیوں نے ان کے دینے میں تردد نہ کیا کیونکہ ہر سال بنی اسرائیل ان سب سے زیورات عاریت مانگ کے نماز پڑھنے کے لیے عید کے دن میدان کی طرف نکل جاتے تھے اس لیے آج بھی چاندی سونے کے اسباب دینے میں ان پر کچھ گمان فرار کا نہ کیا بے تکلف دے دیا کہتے ہیں کہ شمار میں بنی اسرائیل چھ لاکھ مرد عاقل اور بالغ سوائے عورت اور لڑکے کے تھے سب کمر باندھ کے شب کو مصر سے نکل جانے کو تیار ہوئے خدا کی مرضی سے ایسا ہوا کہ اسی دن شہر میں وبا پری کہ ہر قبیلے کے گھر میں ایک بڑا بیٹا مر گیا وہ اپنے غم میں رونے لگے جب رات ہوئی موسیٰ علیہ السلام مصر سے نکل گئے اور ہارون کو مقدم لشکر کر کے قوم بنی اسرائیل کو فوج فوج سبٹ سبٹ پیچھے سے روانہ کیا اور آپ بھی چلے دریا کے کنارے ایک میدان جا رہے تارخ نوئیں شب روز یکشنبہ محرم الحرام کی تھی جب سحر ہوئی فرعون کو خبر ہوئی کہ موسیٰ اور تمام بنی اسرائیل مل کر تمہارا مال و متاع

سونا چاندی وغیرہ لے کر شب گزشتہ کو مصر سے نکل کر بھاگ گئے فرعون بولا تم جاؤ اور ان کا پیچھا کرو پکڑ کے سب کو لا کر مار ڈالو اتنا مال و اسباب تمہارا اور ہمارا دغا سے لے بھاگے اور شہر بندروں کے سپہ سالار کو خبر بھیجی اور قہارہ میل رحلت کا مارا ایسا کہ اس کی آواز بارہ میل تک جاتی تھی یہ سن کر تمام سپاہ و لشکر چاروں طرف سے شام کے وقت دو شنبہ کے روز فرعون کے در پر آ حاضر ہوئے سوا میر سردار لشکر فوج کے تھے ایک ایک سردار کے ساتھ سات سات سو مرد جنگی رہتے اور فرعون نے اپنے ہمراہ سات لاکھ غلام سیاہ پوش لے کے آپ بھی سیاہ لباس پہن کر گھوڑے پر سوار کر ہامان وزیر کو مقدم لشکر کے کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پیچھا کیا آخر بنی اسرائیل سے دریا کے کنارے جا ملے وہ سب تین شبانہ روز دریا کے کنارے رہے فرعون کی فوج کی حشمت اور بددیکھ کے خوف سے کہنے لگے شاید فرعون ہم کو پکڑ لے گا اتنے لشکر سے ہم مقابلہ نہیں کر سکیں گے فوج اس کی بہت ہے حضرت موسیٰ نے کہا قولہ تعالیٰ فلما قرآء الجمع من قال اصحاب موسیٰ انا لمدركون تا آخر آیت پس جب مقابل ہوں دونوں فوجیں کہنے لگے موسیٰ علیہ السلام کے لوگ ہم تو پکڑے گئے کہا موسیٰ نے کوئی نہیں میرے ساتھ ہے میرا رب اب مجھ کو راہ بتائے گا بچالے گا فرعون سے ہم کو کچھ ڈر نہیں اس وقت جبرئیل نازل ہوئے کہا اے موسیٰ اپنا عصا مار دریا پر قولہ تعالیٰ فاوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصا البجرہ الی آخرہ ترجمہ پس حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو مار عصا سے دریا کو جب مارا پس پھٹ گیا تو ہو گیا ہر پھا تک جیسا بڑا پہاڑ اور نزدیک کر دیا ہم نے اس جگہ دوسروں کو اور بچا دیا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اور ان لوگوں کو جو ساتھ اس کے تھے سب کو اور دبا دیا ہم نے دوسروں کو یعنی فرعون اور اس کے لشکر کو تفسیر میں لکھا ہے کہ جب موسیٰ نے دریا میں عصا مارا پانی پھٹ کر بارہ گلیان ہو گئیں اور بیچ میں پانی کے پہاڑ کھڑے رہ گئے تب بارہ قبیلے بنی اسرائیل کے اس میں اتر کر پار ہو گئے اور قوم فرعونیہ ڈوب کر مر گئی اور دوسری روایت ہے کہ جب حضرت موسیٰ نے عصا مارا دریا خشک ہو گیا اور بارہ رستے بن گئے بنی اسرائیل بارہ قوم تھے بارہ راہ سے نکل گئے اور فرعون ملعون نے دریا کے کنارے جا کے دیکھا کہ بارہ رستے دریا میں ہو گئے تب دل میں سوچا یہ موسیٰ کے جادو سے ہے یا معجزہ پیغمبری سے اگر میرا لشکر دیکھے گا تو شاید ان پر ایمان لائے گا تو بڑی ندامت ہوگی تب حیلہ سازی سے اپنے لشکر کو کہا کہ اب ہم کو خوب یقین ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام بڑا جادوگر ہے دیکھو تو جادو سے دریا کا پانی سکھا دیا اور بارہ رستے اس میں بنا لیے تاکہ لوگ دیکھ کے اس کے خدا پر ایمان لادیں اور اس کی نبوت کے قائل ہوئیں اور دل میں یہ بھی کہتا تھا کہ میری فوج کو دریا میں ان کے پیچھے جانے سے ڈوبا مارے گا کیونکہ دو طرفہ مثال پہاڑ کے دیوار سا معلق کھڑا ہے یہی دل میں پس و پیش کرتا تھا کہ دریا میں گھوڑا ڈالوں یا نہیں اتنے میں فوراً جبرئیل ایک اسپ مادہ پر سوار ہو کر

فرعون کے گھوڑے کے سامنے آکھڑے ہوئے اور وہ مردود اسپ ز پر سوار تھا جبرئیل نے جلدی سے اپنی گھوڑی کو اس کے سامنے دریا میں ڈالنا فرعون کا گھوڑا بھی وہ اسپ مادہ جبرئیل کی دیکھ کے اس کے پیچھے کود پڑا ہر چند فرعون نے چاہا کہ اپنے گھوڑے کی باگ تھامے مگر روک نہ سکا اور فرشتے سواروں نے آکر لشکر کے گھوڑوں کو چابک مار کر بیچ دریا کے ڈال دیا جب لشکر فرعون بیچ دریا کے آچکا اسی وقت موسیٰ نے چاہا کہ دریا میں عصا مار کر ان کی راہ بند کر دیں ندا آئی اے موسیٰ علیہ السلام واترك البحر رهوا انهم جنود مفرقون ترجمہ اے موسیٰ چھوڑ دے دریا کو خشک تحقیق دے لشکر ڈوبنے والے ہیں تب وہ پانی جو دیوار سا ہوا پر معلق تھا سو دونوں طرف سے آ کے اس کو ڈوبا مارا مروی ہے کہ فرعون ڈوبتے وقت کہتا تھا میں ایمان لایا بنی اسرائیل کے خدا پر اور اس کے رسول پر چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وجاوز فابینى اسرائیل البحر ترجمہ اور پار کیا ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پھر پیچھے پڑا ان کے فرعون اور اس کا لشکر شرارت اور زیادتی سے جب تک کہ پہنچا اس پر دباؤ کہا فرعون نے کہ ایمان لایا میں کہ کوئی معبود نہیں مگر جس پر ایمان لائے بنی اسرائیل اور میں بھی فرمان برداروں سے ہوں خدا کے کہنے پر جبرئیل نے اس کو کہا قولہ تعالیٰ الان وقد عصيت قبل و كنت من المفسدين ترجمہ کیا اب ایمان لاتا ہے اور تحقیق تو نا فرمانی کر چکا پہلے اس سے اور تھا تو مفسدوں سے فائدہ جبرئیل نے کہا اس کو اے فرعون تو ساری عمر اللہ کا مخالف رہا اب عذاب دیکھ کر یقین لایا اس وقت کا یقین لانا کیا معتبر ایک مشت خاک اس کے منہ میں ڈال دی پس وہ بد بخت اپنے لشکر سمیت دریا کے نیل میں ڈوب کر مرا فالیوم تجیک بیدنک ترجمہ سو آج بچا دیں گے ہم تجھ کو تیرے بدن سے تو ہوئے پچھلوں کو تیری نشانی اور ایہت بہت لوگ ہماری قدروں پادھیان نہیں کرتے فائدہ وہ بے وقوف جیسا بے فائدہ ایمان لایا ویسا ہی اللہ نے مرنے کے پیچھے اس کا بدن دریا سے نکال کر نیلے پر ڈال دیا بنی اسرائیل دیکھ کر شکر کریں اور عبرت پکڑیں بدن نہتے سے اس کو کیا فائدہ ہو پس موسیٰ علیہ السلام نے اپنی سے کہا کہ فرعون اپنے لشکر سمیت خدا کے حکم سے دریا میں غرق ہوا یہ سن کے بنی اسرائیل نے کہا اے حضرت جب تک ہم اس کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے تب تک اس کے ڈوبنے پر ہم کو یقین نہ ہوگا تب موسیٰ نے خدا کی درگاہ میں دعا مانگی تب موج دریا نے ان سب کی لاش کو جہاں بنی اسرائیل تھے پہاڑوں پر پھینک دیا ہڈیاں ان کی درہم برہم شکست ہو گئی تھیں اس عذاب میں قالب کے اندر رقی جان تھی بنی اسرائیل دیکھتے تھے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے واغرقنا ال فرعون و انتم تنظرون ترجمہ اور ڈبا دیا ہم نے فرعون کے لوگوں کو اور تم دیکھتے تھے ایک شخص نے بنی اسرائیل کی قوم سے آرزو کی اللہ مجھ کو فرعون سے ملا دے تو اس کی داڑھی سے اپنے گھوڑے کی باگ بناؤں گا مرضی الہی سے اس نے اسی دن فرعون کے

بارش سرخ دریا کے کنارے مردہ پایا اور اس کی واڑھی سے گھوڑے کی باگ بنائی اور اس کے وزیر ہامان بے ایمان کو بہت ڈھونڈا پر نہ ملا تب وحی نازل ہوئی اے موسیٰ مصر میں جا وہاں ان کو مصر میں پاؤ گے اس کو دوسرے عذاب میں کروں گا تب موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر مصر میں آئے اور فرعون کے گھروں میں جا منزل گاہ کیے اور قوم بنی اسرائیل اپنے اپنے گھروں جا رہی مال و اسباب ان کو بہت ہاتھ لگا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاخرجناهم من جنت و عیون و کنوز و مقام کریم کذلک و اور لنا ہابی اسرائیل ترجمہ پس نکالا ہم نے فرعون کو اور اس کی قوم کو باغوں سے اور چشموں سے اور گنجوں اور مکانوں پاکیزہ سے اس طرح کیا اور وارث کر دیا ہم نے ان کا بنی اسرائیل کو مفسروں نے لکھا ہے کہ فرعون کے گھر کو اللہ نے مقام کریم فرمایا اس واسطے کہ ستر مہمانسرا اس نے تکلف سے بنائے تھے بنی اسرائیل کو اللہ نے ان ہی مکانوں کا وارث کیا اور ہامان جو وزیر فرعون تھا اچھا ہو کر در بدر نکڑا نان کا گدا کی سے کھانا پھرنا تھا موسیٰ نے اس کو دیکھ کر جناب باری میں مناجات کی الہی تو نے فرمایا کہ تھا کہ ہامان کو فرعون کے ساتھ ڈبا ماروں گا اب تک تو وہ زندہ ہے ندا آئی اے موسیٰ اس کو میں نے خلق میں محتاج کیا اور در بدر مانتے پھرنا یہ ہر روز اس کی نئی موت ہے بلکہ ہزار دفعہ اس سے مرنا بہتر ہے یہ سن کر موسیٰ شکر خدا کا پر بجالائے جب ملک مصر تمام ان کے ہاتھ میں آیا اور کافر سب نیست و نابود ہو گئے تب خاطر جمع ہو کر اپنی عورت مہورا کے پاس کہ جس میدان میں ان کو رکھ گئے تھے جا کے دیکھتے ہیں کہ دو لڑکے ان کے بطن سے تو امان پیدا ہوئے اور بھیڑ بکری مال و اسباب سلامت پائے بلکہ بکریاں اور دونی ہو گئیں وہاں ب کو لے کر اپنی والدہ کے پاس مصر میں تشریف اور یہاں مقیم اور منتظر ایقائے وعدہ حق تعالیٰ کے تھے کہ طور پر جا کر مناجات کریں اللہ نے ان کو بلا لیا طور پر مناجات کے واسطے کہ وعدہ اللہ کا پورا ہوا فرعون کے باب میں۔

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام طور پر جا کے مناجات کرنے لگے خدا کے حکم سے فرشتوں نے بہشت سے کرسی لا کر موسیٰ کے بیٹھنے کو دی کہا اے موسیٰ علیہ السلام لعین اپنے پاؤں سے اتار کر کرسی پر بیٹھ کے مناجات کر کیونکہ یہ جگہ برکت اور مقدس ہے اور قدم تیرا اس پر گرے گا تب موسیٰ نے ہار شاد جناب بار لعین اپنے پاؤں سے اتار کر کرسی پر بیٹھ کے مناجات کی اس کے بعد حکم الہی ہوا اے موسیٰ تیس رات دن روزہ رکھ کہ میں تجھ پر کتاب توریت نازل کروں گا کہ جس میں خلایق راہ پاؤں میری طرف اور شریعت سیکھیں چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے و وعدنا موسیٰ ثلاثین لیلۃ ترجمہ اور وعدہ دیا ہم نے موسیٰ کو تیس رات کا تب حضرت موسیٰ نے تیس رات دن کا روزہ رکھا متواتر تب اپنی قوم سے کہا اللہ تعالیٰ مجھ پر کتاب توریت نازل کرے گا تاکہ تم کو شریعت سکھاؤں اور تم ہدایت پاؤ گے وہ بولے اے

موسیٰ ہم جب تک اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے تب تک ہم کو یقین نہ ہوگا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا چلو تم چند آدمی پیر و عالم و سردار قوم میرے ساتھ کوہ طور پر کتاب دکھاؤں گا تب ابتر آدمی عام و صالح ساتھ لیے اور ایک آدمی یوشع بن نون دیر نہ ریش سفید تھے ان کو لے کر ستر آدمی پورے گئے اور کہا کہ تم سب باطہارت لباس پاکیزہ پہن کر میرے ساتھ چلو چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے واختار موسیٰ قومه سبعین رجلاً لمیقاتنا ترجمہ اور جن لیے موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر مرد واسطے وعدے کے ہمارے پاس پس سب کو لے طور پر آئے اور ایک پتہ درخت سے توڑ کر چابنے لگے اور منتظر حکم الہی کے رہے فوراً جناب باری سے حکم ہوا اے موسیٰ علیہ السلام میں نے تجھ کو روزہ رکھنے کو کہا تھا کس واسطے تو نے روزہ توڑا حضرت موسیٰ نے کہا خدا تجھ کو خوب معلوم ہوا اے موسیٰ میں نے تجھ کو روزہ رکھنے کو کہا تھا کس واسطے تو نے روزہ توڑا تو حضرت موسیٰ نے کہا خدا تجھ کو خوب معلوم ہے کہ میں نے تیس روزے رکھے مگر بوئے دہن سے ڈرا مبادا میرے منہ سے جو نکلے اس واسطے پتا چبایا اور مسواک کی حکم ہوا اے موسیٰ میری خدائی کی قسم ہے روزہ دار کی منہ بوجھ کو خوش آتی ہے زیادہ مشک و عنبر سے کیوں بے اجازت میری تو نے افطار کیا اس لیے اس کے بدل اور دس رات روزہ رکھ پس حضرت موسیٰ نے ذی الحجہ کی شب غرہ سے روزہ رکھا محرم کی دسویں تاریخ تک چالیس روزے پورے کیے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا واتمناھا بعشر فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ ترجمہ اور پورا کیا اس کو موسیٰ نے اور دس روزے سے پوری ہوئی بات اس کے رب چالیس رات کیونکہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو ان ستر آدمی کے سامنے جو طور پر گئے تھے فرمایا اے موسیٰ اور دس روزے رکھ تب تو ریت دوں گا اس بات کو سن کے وہ یقین نہ لائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا قوله تعالیٰ واذقلتم یموسىٰ لن نؤمن لک حتیٰ نری اللہ جہوۃ ترجمہ اور جب کہا تم نے اسے موسیٰ علیہ السلام نہ ایمان لاؤ میں گے ہم تم پر یہاں تک دیکھیں ہم اللہ کو ظاہر سامنے موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ تم سخن خالق اور مخلوق کی تمیز نہ کر سکو گے میرے ساتھ مخلوق کی بات بغیر کان کے دوسرے اعضاء پشیمینہ اپنی صورت میں دیکھے عصا ہاتھ میں اور پکارتے ہوئے یارب ارنی انظر الیک یہ سن کر موسیٰ متعجب ہوئے کہ ہر شخص خواہندہ دیدار حق تعالیٰ کا ہوا تب موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی ان کے سوا میرے مانند اور بھی کوئی دوسرا ہے خطاب آیا اے موسیٰ علیہ السلام میری قربت کے سبب تو نے بزرگی پائی اپنے ہمین جانتا ہے تیرا سا کوئی نہیں بلکہ یوں جان کہ ایک پل میں تجھ سے صد ہا پیدا کر سکتا ہوں اس بات کو سن کے پھر ذوق شوق سے جناب باری میں عرض کی قال رب ارنی انظر الیک ترجمہ بولا اے رب تو مجھ دکھلا میں تجھ کو دیکھوں تب جناب باری نے فرمایا قال لن ترانی ولكن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف

نرانی ترجمہ کہا تو مجھ کو ہرگز نہ دکھ سکے گا دنیا میں لیکن نظر کی طرف پہاڑ کے پس اگر قائم رہے وہ اپنی جگہ پر پس البتہ دیکھ سکے گا تو مجھ کو دنیا میں پس اللہ تعالیٰ نے ذرا سی تجلی دکھائی پہاڑ پر موسیٰ گر پڑی بے ہوش ہو کر جیسا کہ ایسا اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ وکاً وخر موسیٰ صعفاً فلما افاق قال سبحانک بت الیک وانا اول المومنین ترجمہ پس تجلی کی اس کے پروردگار نے پہاڑ کی طرف کیا اس کو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر جب ہوش میں آیا کہا موسیٰ علیہ السلام نے تیری پاک ذات ہے میں نے توبہ کی تیرے پاس اور میں سب سے پہلے یقین لایا تفسیر میں لکھا ہے کہ موسیٰ کو اللہ نے بزرگی دی تھی بے فرشتہ خدا سے کوہ طور پر کلام کیا اور ان کو شوق ہوا کہ دیدار بھی دیکھیں تب اللہ نے ذرہ تجلی پہاڑ کی طرف پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اس کی برداشت نہ ہوئی پھر خدا نے موسیٰ کو فرمایا قال ی موسیٰ الی اصطیفیک علی الناس رسالتمی و بکلامی فخلعنا الیک وکن من الشاکرین ترجمہ کہا اے موسیٰ ترجمہ کہا اے موسیٰ علیہ السلام تحقیق برگزیدہ کیا میں نے تجھ کو لوگوں پر اپنے پیغام بھیجنے سے اور اپنے کلام کرنے سے پس پکڑ جو کچھ دیا ہم نے مجھ کو اور ہو شکر کرنے والوں سے اس وقت جناب ہاری جبرائیل پر حکم ہوا وہ بہشت سے لوہیں زرد کی لائے اور قدرت کے قلم کو حکم ہوا اس اوپر تورات لکھے چار ہزار فرشتوں نے ان تختیوں کو لے کر موسیٰ علیہ السلام کے سامنے لا رکھا حضرت نے ان تختیوں پر دیکھا کہ ہزار سورۃ میں ہزار آیت کہ درازی اس کی مثال سورۃ بقرہ کے اور ہر آیت میں ہزار و عدد ہزار و عید ہزار امر ہزار نبی لکھی ہوئی ہے اور تورات کے پہلے شروع میں عادت کا ذکر تس بیچے صفت علم اور حکماء کی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے وکتبنا لہ فی الالواح من کل شیء موعظۃ و تفصیلاً لکل شیء ترجمہ اور لکھا ہے ہم نے واسطے اس کے تختیوں میں ہر چیز سے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی پس پکڑ اس کو ساتھ قوت کے اور حکم کر اپنی قوم کو کہ بجالاتیں اس کی بہتر باتیں شباب و لاؤں گا میں تم کو گھر فاسقوں کا موسیٰ نے علیہ السلام نے خوش ہو کر جناب ہاری میں عرض کی الہی وہ علماء حکما میری امت میں سے ہیں یا نہیں حکم ہوا اے موسیٰ علیہ السلام یہ سب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت ہیں ان کی امت تمہاری امت سے بہتر ہے حضرت نے عرض کی اے رب الوقت و قتی العطاء لعیوی ترجمہ اے رب ہمارے وقت میں عطا کرنا غیر کو کیا مرضی حکم آیا اے موسیٰ علیہ السلام تو میرا کلیم ہے اور وہ میرا حبیب کلیم کو حبیب سے کیا نسبت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی الہی ان کو میری امتوں میں داخل فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام پیغمبری تمہاری اس وقت معتبر ہوگی جب محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لائے اور وہ کوہ طور سے اتر آئے اور فرشتے الواح تورات لے کر اس ستر آدی کے بیچ آئے جو کہ نور تجلی سے جل مرے تھے موسیٰ نے تک دل ہو کر ان کے واسطے

درگاہ باری میں مناجات کی یا رب قوم میری ضعیف ہے وہ میرے ساتھ خصوصیت کرے گی اور بولے گی کہ ہمارے سردار بزرگوں کو تم نے لے جا کر ہلاک کیا اس کا کیا جواب دوں گا اغلب کہ وہ میرے دین سے پھر جائیں تب موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اللہ نے ان کو زندہ کیا اور وہ اٹھ کر موسیٰ علیہ السلام کے چہرے کی طرف نظر نہیں کر سکتے چشم خیرہ ہو جاتی تب اپنے چہرہ پر نقاب پیرہن کا رکھا وہ نقاب نور سے جل گیا پھر لوگ چہرے کی طرف نظر نہیں کر سکتے تب لکڑی کا نقاب بنا کے چہرے پر ڈالا سو وہ بھی نور سے جل گیا پھر لوہے کا نقاب بنا کے ڈالا وہ بھی جل گیا اس کے بعد جناب باری میں عرض کی الہی میں کس چیز کا نقاب بناؤں ندا آئی اے موسیٰ علیہ السلام فقیروں کے خرتے سے نقاب اپنی بنا تب حضرت نے اس سے نقاب بنا کے اپنے منہ پر ڈالی تب لوگ آ کے حضرت سے بات چیت کرنے لگے اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ ستر آدمی اور توریت لے کر چالیس دین کے بعد مصر میں تشریف لائے۔

مردی ہے کہ بنی اسرائیل کو قوم میں ایک زرگر تھا نام اس کا سامری کہتے ہیں کہ وہ موسیٰ کا بھانجا جب بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ فرعون کے قبضے سے نکال کر کے مصر سے لے چلے سامری اس وقت طفل تھا جب دریا کے کنارے سب اکٹھے ہوئے اس کو بہت ڈھونڈھا گنتی میں نہ پایا مصر سے آتے وقت میدان میں راہ سے دوڑ پڑا تھا اکیلا بیٹھ کے روتا تھا جبرئیل نے اپنے بازو پرس کو بہت دن رکھا تھا یہاں تک کہ جب ماں باپ اس کے اپنے گھر پر مصر میں آئے تب جبرئیل اس کو لے جا کے اس کے ماں باپ کے گھر کے دروازے پر بٹھا کے چپکے چلے گئے چونکہ سامری کو حضرت جبرئیل سے بہت محبت تھی ان کے جانے سے چلا چلا کے رونے لگا باپ اس کا رونے کی آواز سن کے گھر سے نکل آیا کیا دیکھتا ہے کہ اپنا ہی بیٹا رو رہا ہے تب گود میں اٹھا کر اسے گھر میں لے گیا اور اس کی ماں بھی اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی اس کے بعد چند روز سامری نے زرگری سیکھی جب موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب بنا کر بنی اسرائیل چھوڑ گئے تھے اور ستر آدمی کو لے کے طور پر گئے اس کے بعد سامری نے فرصت پا کر قوم کو جمع کر کے کہا کہ آج میں دن ہوئے موسیٰ علیہ السلام ستر آدمی پیر مرد کو لے کر کوہ طور پر گئے اس کے خدا نے مجھ کو خبر دی ہے کہ وہ سب کوہ طور پر مر گئے تم اس کی صداقت چاہتے ہو تو اس کے خدا کو تمہیں دکھاؤں تم اس سے پوچھو تب حال معلوم ہوگا انہوں نے کہا اچھا کیا مضا لفقہ تب سامری مردود نے مٹی سے ایک قالب صورت گوسالہ بنانے کے بطور سانچے کے اس کو آگ میں رکھ دیا اور اس مردود نے سونا روپیہ بہت سالا کر اس آگ میں سانچے پر ڈال دیا وہ پگھل کر پانی ہو کر اس قالب کو اندر بیٹھ گیا پھڑے کی صورت بن گئی سامری نے اس قالب کو آگ میں سے نکال کر ایک پھڑا سونے کا خوبصورت اس کے اندر سے نکال کر پاک و صاف کر کے رکھ دیا اسی نام سامری ہے اور اسی کو قوم سامری

پوچتی تھی اور محققوں نے یوں لکھا ہے کہ فرعون کے دریا میں غرق ہونے کے وقت سامری اور اس وقت طفل نہ تھا بلکہ جوان تھا اس وقت ایک شخص کو دیکھا کہ گھوڑے پر سوار ہو کر فرعون کے لشکر میں آیا جب اس کے گھوڑا قدم اٹھاتا تھا زیر سم اس کے مرتبے اور بزرگی سے تازی گھانس پیدا ہوتی تھی سامری نے معلوم کیا شاید کہ جبرئیل ہوں گے جو موسیٰ کی مدد کو آئے ہیں اس وقت مشت خاک ان کے گھوڑے کے سم کے نیچے سے اٹھا کے رکھ لی تھی جب گوسالہ بنایا بنی اسرائیل کو کہا کہ آؤ تم اس خدا کو سجدہ کرو معاذ اللہ تب وہ گمراہ سب سامری کے کہن سے گوسالہ کے پاس چلے آئے جب سامری نے اس مشت خاک کو پھڑے کے منہ میں ڈال دیا خدا کی قدرت سے اس کے منہ سے بھی دھڑک گائے کی آواز نکلی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فماخرج لهم عجلاً جسداً لهخوار فقالوا هذا الهکم واللہ موسیٰ فنسی ترجمہ پس بنا نکالا ان کے واسطے ایک پھڑا ایک دھڑ جس میں چلانا گائے کا پس کہا انہوں نے ان یہ صاحب ہے تمہارا اور صاحب موسیٰ کا سو وہ بھول گیا یعنی موسیٰ علیہ السلام بھول کی اور جگہ میں گئے بنی اسرائیل اس کی آواز سن کے یقین لائے اور سجدہ کیا اور پوجنے لگے اور بعض آدمی بارہ قوم میں سے کہ ایمان ان کا کمال تھا ان سب سے جدا ہو کر وہ قاف کی طرف نکل گئے اور وہاں مسجد بنا کر خدا کی عبادت میں مشغول ہوئے اور گونا گوں نعمت کے سزاوار ہوئے معارج النبوة میں لکھا ہے کہ شب معراج میں رسول خدا ﷺ نے دیکھا کہ شعلہ نور زمین سے لے ساق عرش تک چمکتا ہے جبرئیل سے پوچھا یہ کس کا نور ہے وہ بولے قوم بنی اسرائیل گوسالہ پوچتی تھی ان میں سے ایک جماعت نکل کر وہ قاف میں جا کر خدا کی عبادت کر رہی ہیں انہیں کا نور ہے حضرت نے فرمایا مجھ کو ان کے پاس لے چلو جبرئیل ان کے پاس رسول خدا ﷺ کو لے گئے اور کہا لیسکم الامی العربی الهاشمی المکی المدنی یہ سنتے ہی رسول خدا ﷺ پر سب ایمان لائے اور حضرت نے ان کو تعلیم قرآن کی سورۃ سب سکھا پڑھائے اور ہدایت کی تاکہ دین محمدی پر قائم رہیں القصہ حضرت موسیٰ و ستر آدمی اور توریت کو لے کر جب تور سے گئے اپنی قوم میں جا کے دیکھتے ہیں کہ ایک گوسالہ بنا کے پوجتے ہیں اس پر خفا ہوئے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے قال بنسما خلفتمونی من بعدی ترجمہ کہا موسیٰ نے کیا بری بات کی تم نے میرے پیچھے کیوں جلدی کی اپنے رب کے حکم سے اور ڈال دین موسیٰ نے تختیاں اور پکڑا سرا اپنے بھائی ہارون کا لگا کھینچنے اپنی طرف وہ بولا اے میرے کے جنے میں بے گناہ ہوں قوم کو میں نے کہا نہ مانا مجھ کو نہ تو ان سمجھا اور نزدیک تھا کہ مار ڈالیں مجھ کو پس مت ہنسا دشمنوں کو مجھ پر اور نہ ملا گنہگار لوگوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام دونوں کے بھائی تھے ہارون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ماں کے جنے اس واسطے کہا کہ رحم کر کے موسیٰ علیہ السلام ان کو چھوڑ دین آخراً موسیٰ نے ہارون کے بال چھوڑ دیے اور کہا

گو سالہ کس نے بنایا وہ بولے سامری نے تب حضرت نے سامری کو بلا لے رجز و تہدید کیا اور کہا کس طرح بنایا تو نے اس کو اور کیوں خدا کو بھول گیا اور قوم میں فتنہ ڈالا یہ گو سالہ بنا کے سب کو گمراہ کیا سامری نے کہا میرے جی نے یہی مجھ کو کہا قولہ تعالیٰ قال بصرت بمالم یبصرو بہ ترجمہ کہا سامری نے موسیٰ کو دیکھا میں نے اس چیز کو نہ دیکھا تھا لوگوں نے اس کو پس بھری میں ایک مٹھی خاک اس بھیجے ہوئے کو گھوڑے کے سم کے نیچے ہے پس وہی خاک ڈال دی میں نے گو سالہ کے منہ میں تب تب سے بات نکلی اور یہی بات نکلی اور یہی مصلحتی مجھ کو میرے جی نے حضرت نے آسمان کی طرف منہ کر کے کہا الہی اگر چہ سامری نے گو سالہ بنایا اس کو زبان کس نے دی ندا آئی موسیٰ علیہ السلام اس کو گویا میں نے دی پھر جناب باری میں عرض کی الہی یہ سب تیرا آزمانا ہے قولہ تعالیٰ ان ہی الافتک تضل بہا من تشاء و تہدی من تشاء ترجمہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے الہی یہ سب تیرا آزمانا ہے گمراہ کرتا ہے اس میں جس کو تو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جس کو تو چاہتا ہے تو ہے ہمارا دوست پس بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے جناب باری سے وحی آئی اے موسیٰ تم نے اپنی قوم ہارون کو سپرد کی تھی کہ وہ نہنگا بن رہے گا کیوں تم نے مجھ نہ سونپا کہ ان کو ہم راہ پر رکھتے جب حضرت سرور انبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پر نبوت پہنچی اپنی امت کو خدا پر سونپا خبر ہے کہ حشر کے دن اولاد آدم علیہ السلام ایک سو بیس صف مشرق سے مغرب تک کھڑی ہوں گی اس میں صرف حضرت محمد ﷺ کی اسی صف ہوں گی اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد تمہاری امت کے چھوٹے بڑے جتنے ہیں سب کو دیکھ لو موجود ہیں اس وقت جو مجھ سے مانگو سو پاؤ گے تب سید الکونین کہیں گے اس وقت امت میری عرصات میں کہاں رہے گی میں کہاں لے جاؤں گا تو ان کا گناہ بخش اور عفو فرما اور بہشت دے درجات اعلیٰ امین پہنچا اپنے دیدار سے شاد کر کہ کرم اور افضل تیرا ظاہر ہو حضرت موسیٰ نے کہا الہی میں نے توبہ تو قبول کی تو حکم ہوا اے موسیٰ علیہ السلام تمہاری توبہ میری درگاہ میں قبول ہوگی موسیٰ نے بنی اسرائیل کو جو بیت پرست تھے بلا کے اللہ کی طرف سے یہ بات کہی کہ سزائے اعمال بت پرستی میں ان دونوں میں سے جس کو اختیار کرو گے نجات پاؤ گے انہوں نے کہا اے موسیٰ ہم کو غربت سفر کی برداشت نہیں آپس میں لڑنے کے مرجانا بہتر ہے تب حضرت جل و علا سے خطاب آیا اے موسیٰ ان کو کہہ دو کہ اپنے بدن سے کپڑے اتار کر اپنے اپنے گھر کے دروازے پر تلواریں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیں تب توبہ ان کی قبول ہوگی اگر کوئی اس میں اف آہ کرے گا تو پھر قبول نہ ہوگی پس بجز جان دینے کے اور کچھ چارہ نہ دیکھا تب صبح کے وقت ستر ہزار مرگو سالہ پرست بر نہنگی تلوار کھینچ باپ بیٹے کو بیٹا باپ کو بھائی بھائی کو اپنے اور آپ مار کر قتل ہوئے موسیٰ علیہ السلام نے سر بر ہنہ روتے ہوئے مناجات بدرگاہ کبریٰ کی جیسا کہ حق تعالیٰ نے کہا قال

رب اغفر لی ولاخسی وادخلنا فی رحمتک وانت ارحم الراحمین ترجمہ موسیٰ نے کہا اے رب معاف کر مجھ کو اور میرے بھائی کو اور ہم کو داخل کر اپنی رحمت میں اور تو نے سب سے زیادہ رحمت کرنے والا خدا کی اے موسیٰ علیہ السلام دعا تمہاری اور توبہ ان کی قبول ہوئی اس کے بعد موسیٰ نے تختیاں ہاتھ میں لیں قولہ تعالیٰ لما سکت عن موسیٰ الغضب اخذ الواح ترجمہ اور جب فرض ہوا موسیٰ علیہ السلام سے غصہ اٹھائیں تختیاں اور جوان میں لکھا تھا راہ کی سوچ ہے اور مہراں کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں تب موسیٰ علیہ السلام نے توریت کی تختیاں ہاتھ میں لے بنی اسرائیل کو کہا اے لوگوں تمہارے لیے ہم نے کتاب توریت لا دی کہ احکام الہی اپنے گھروں میں لکھو پڑھو خدا کے حکم پر عمل کرو وہ کہنے لگے اے موسیٰ علیہ السلام اگر ہم پڑھیں گے تو کچھ عمل نہ کریں گے اور عمل کریں گے تو کچھ پڑھیں گے اس میں ایک عمل اختیار کریں گے حضرت نے فرمایا عمل بھی کرو اور پڑھو بھی وہ بولے یہ ہم سے نہیں ہو سکے گا کہتے ہیں کہ جبرائیل نے اللہ کے حکم سے ایک پہاڑ مثل ابر کے ان کے سر پر لارکھا موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اے قوم تمہارے سر پر خدا نے ایک عذاب کا پہاڑ نمودار کیا اور پر کی طرف دیکھو تب وہ دیکھ کر ڈرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذ نتقنا الجبل فوقہم کالہ ظلة ترجمہ اور جب اٹھایا ہم نے پہاڑ اوپر ان کے گویا کہ وہ صاحبان ہیں اور جانا انہوں نے یہ کہ وہ گر پڑے گا ان پر کہا ہم نے جو کچھ دیا تم کو ساتھ قوت کے اور یاد کرو جو کچھ بیچ اس کتاب کے ہے کہ تم بچو پس موسیٰ نے ان سے کہا کہ تم خدا پر ایمان لاؤ اور کتاب توریت کو پڑھو اس پر عمل کرو گو سالہ پرستی چھوڑو تب بعضوں نے کہا قالو سمعنا وحننا یعنی سنا ہم نے اور نہ مانا جب منکروں نے یہ کہا پہاڑ قریب ان کے قریب آیا تب وہ مارے ڈر کے بیٹھ گئے پہاڑ بھی ان کے ساتھ ساتھ نیچے اترا جب وہ کھے ہوتے پہاڑ بھی ان کے سر پر ہوتا تب مارے خوف کے سب کے سب سجدے میں آ گئے آدھا منہ اپنا مٹی میں لگا کے کن آنکھوں سے چرا چرا کے پہاڑ کی طرف دیکھتے کہ مبادا پہاڑ ہمارے سر پر آ گرے اور مرجائیں پس بعض ایمان لائے اور بعض کہنے لگے ایمان لائے ہم مگر دل سے نہیں آ خر حق تعالیٰ نے ان کے سر پر سے پہاڑ اٹھالیا اور جو لوگ کہ توریت پر ایمان لائے تھے وہ عبادت الہی میں مصروف ہوئے اور جو لوگ منکر تھے گو سالہ پرستی میں رہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قسم کھا کر فرمایا کہ اس گو سالہ کو پارہ پارہ کر کے جلاؤں گا اور دریا میں ڈالوں گا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے والظن الی الہک الذی ظلت علیہ عاکفاً ترجمہ کہا موسیٰ نے ان لوگوں سے دیکھ طرف اپنے محبوب کے جو ہو گیا تھا اوپر اس کے محکف ابھی جلا دیوں گے ہم اس کو پھر اڑادیوں گے ہم اس کو بیچ دریا کے اڑا دینا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس وقت جبرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ فلانی گھانس سے اس پھٹے کو جلا ڈالو تب جل

جائے گا اور دوسرا قول ہے کہ پتھر سے چور کر کے ذرہ ذرہ کر کے دریا میں ڈال دو تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پتھرے کو پتھر سے چور کر کے دریا میں ڈال دیا یہاں تک کہ ان گوسالہ پرستوں نے دریا میں جا کے اس کا پانی لیا مارے کفر کے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **واشربو فی قلوبہم العجل بکفرہم** ترجمہ اور پلایا گیا دلوں میں ان کے پتھر یعنی محبت پتھرے کی بسبب کفران کے کہ مروی ہے کہ جو کوئی اس کا شستہ پانی دریا میں جا کر پی آیا تمام بدن اس کا سیاہ ہوا کافر مر گیا یہاں تک تھا حصہ سامری اور گوسالہ پرستی کا واللہ اعلم بالصواب۔

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا ان تختیوں سے تورات نقل کر کے پڑھو اور عمل کرو تب انہوں نے کتابیں اس کی نقل حکم ہوا اے موسیٰ علیہ السلام ان سے کہو اس کتاب کو بہت زینت سے رکھیں حضرت نے کہا یا رب ہم زینت نہیں رکھتے کس طرح سے تورات کو زینت کریں گے پس جبریل نے کہا جو گھانس میں نے تم کو بتلا دی تھی کہ پتھرے کو اس سے جلا ڈالو سو وہ گھانس اور یہ دو قسم کی گھانس ملا کے جس پر رکھو گے ہماری قدرت سے اگر تانبے پر رکھو گے تو سونا ہوگا اگر پتیل پر رکھو گے تو چاندی ہوگی تب موسیٰ نے ایک رقعہ لکھا یوشع علیہ السلام کو اور ایک قارون کو لکھا کہ فلانی گھانس مجھے لا دو اور ایک رقعہ کالوت کو لکھا کہ فلانی گھانس مجھ کو درکار ہے بھیج دو تب تینوں نے گھانس منگوائی قارون نے یوشع سے کہا دیکھو تمہارے رقعہ میں موسیٰ علیہ السلام نے کیا لکھا ہے قارون چالاک تھا ان کا رقعہ پڑھ کے پھر کالوت کے بھی رقعہ کا مضمون دریافت کر کے ان تینوں گھانس سے کیسی گری سیکھ لی اور وہ تینوں گھانس حضرت موسیٰ کو لیجا کے دی قارون حافظ تورات تھا وہ سب دریافت کر کے چپکے جا کے گھر میں کیسیا بناتا رہا اس سے بہت دولت مال جمع کیا بجز خدا کے کوئی اس کے حال سے خبردار نہ تھا خبر ہے کہ عمل نہیں مانتا کافر مردود ہوا مروی ہے کہ قارون حضرت موسیٰ کا جدی چچیرا بھائی تھا صافن کا صافن بیٹا فافش کا فافش بیٹا یعقوب علیہ السلام کا تھا جب دولت دنیا بہت جمع کی مارے غرور اور تکبر کے حضرت موسیٰ سے نافرمانی کی اور خدا کے نزدیک کافر ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ان قارون کان من قوم موسیٰ فبغی علیہم ترجمہ قارون جو تھا موسیٰ کی قوم سے پھر شرارت کرنے لگا ان پر اور ہم نے دیے اس کو نرانے اتنے کہ اس کی کنجیوں سے تھک گئے کئی مزدور آئے اور عبداللہ ابن عباس نے روایت کی ہے کہ ساٹھ مزدور زور آور مقرر تھے اس کی کنجیاں کے کئی اور رکھنے پر اور دوسری روایت ہے کہ ساٹھ اونٹ کا بوجھ تھا اور حیمہ نے روایت کی کہ میں نے تورات میں دیکھا ہے کہ ستر اونٹ کا بوجھ تھا اور مترجم نے بھی تورات میں یہی دیکھا اور ہر ایک کنجی کا وزن نیم درگ سل تھا چنانچہ ایک ایک کنجی سے ستر ستر گن کے درکھولتے تھے ان گن لوکتے ہوئے قارون کے اور اس قوم نے اس سے کہا **قولى اذ قال له قومہ لا تفریح ان اللہ لا یحب****

المفرحین ترجمہ کہا قارون کو اس نے مت خوش ہو تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے بہت خوش ہونے والوں کو اور جو تجھ کو اللہ نے دیا ہے اس سے پچھلا گھر پیدا کر اور نہ بھول اپنا حصہ دنیا سے یعنی حصے کے موافق کھا پین اور زیادہ مال سے آخرت کما اور احسان کر خلق پر جیسا احسان کیا اللہ نے تجھ پر اور نہ چاہ فساد بیچ زمین کے تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا فساد کرنے والوں کو اور صدقات اور زکوٰۃ اور خیرات دیا کر محتاجوں کو تا آخر بھلا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واحسن کما احسن اللہ الیک ترجمہ بھلائی کر جیسی کہ اللہ نے بھلائی کی تجھ سے قارون بولا قولہ تعالیٰ قال انما اوتیۃ علی علم عندی ترجمہ قارون بولا اے موسیٰ علیہ السلام وہ مجھ کو ملی ہے دولت ایک ہنر ہے جو میرے پاس ہے اور میرے مال پر حق رکھتا ہے تیرا خدا اور اللہ جل شانہ نے اس کی شان میں فرمایا ہے اولم یعلم ان اللہ قد اھلک ترجمہ کیا نہ جانا اس نے یہ کہ تحقیق اللہ نے ہلاک کی اس سے پہلے کہ کتنی سنگتیں ساتھ والی جو اس سے زیادہ رکھتے تھے قوت اور جماعت اور پوچھے نہ جائیں گے گنہگاروں سے ان کے گناہ بے پوچھے دوزخ میں جائیں قارون نے حضرت موسیٰ کی بات نہ مانی اور باغی ہوا ایک مکان عالی شان ایسا بنایا کہ اونچائی اس کی اتنی گز تھی اور اس پر کنگرے بڑے بڑے بنائے تھے تمام طلا کاری سے مزین کیا تھا سونے کے کواڑ اور تخت مرصع تھا یہ جامع التوارخ سے لکھا ہے قصص الانبیاء میں نہیں اس کے بعد بنی اسرائیل کی قارون نے دعوت کی وہ دو گروہ ہوئے ایک حضرت موسیٰ کی اطاعت میں رہا اور ایک گروہ قارون کے ساتھ فسق و فجور شیطانی رہا ایک دن اپنی عورت کو خوشی سے لباس فاخر پہنانے کے اور ہزار غلام و لونڈی کو بھی کمر مرصع جواہرات سے آراستہ کر کے ہمراہ لے کر پھرنے لگا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فخرج علی قومہ فی زینۃ ترجمہ پس نکلا قارون اپنی قوم کے سامنے آرائش اور تیاری کے اپنا تاج مرصع جواہرات کا سر پر رکھ کے نکلتا تاکہ گرمی آفتاب سے رنج نہ پہنچے اور کلام سب چپ و راست پس و پیش اس کے چلتے اور دنیا کے مال و زندگی کے طالب جو تھے سو قارون کو دیکھ کے حرص کرنے لگے قولہ تعالیٰ قال الذین یریدون الحیوۃ الدنیا ترجمہ کہنے لگے جو طالب تھے دنیا کی زندگی اسے فسوس کس طرح ہم کو ملے جیسا کہ ملی ہے قارون کو دولت بے شک اس کی بڑی قسمت ہے اور وہ بولے جس کو ملی تھی سمجھ بوجھ اے خیرا بی تمہاری اللہ کا دیا ہوا ثواب بہتر ہے ان کو جو یقین لائے اور کیا بھلا کام اور انھیں سکھائی جاتی یہ بات مگر صبر کرنے والوں کو جو موسیٰ کو وحی نازل ہوئی کہ قارون کو کہہ دے کہ زکوٰۃ مال کی ہزار دینار میں سے ایک دینار فقرا اور مساکین کو دے اگر نہ دے گا تو معصوب ہو گا تب موسیٰ علیہ السلام نے قارون سے کہا اس نے حساب کر کے دیکھا بہت روپے لگتے ہیں اس کے دل نے یاری نہ دی۔ قارون بولا اے موسیٰ میں زکوٰۃ دوں یا نہ دوں تم کو اس سے کیا کام حضرت نے کہا اے قارون کیا سے سونے

چاندی کے ظروف بنانے میں جتنے ریزے گرتے ہیں اتنا فقیر محتاجوں کو دے ڈال۔ تب بھی زکوٰۃ مال ادا ہوگی قارون بولا اگر میں زکوٰۃ مال کی دوں تو تیرا خدا مجھ کو کیا دے گا حضرت نے کہا اس کی نیکی سے تجھ کو بہشت ملے گی وہ مردود بہشت سے مجھ کو کیا کام ہے آخر ایک موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک افترا کیا تہمت لگائی تاکہ ان کو لوگوں میں شرمندہ کرے اور زکوٰۃ کی بات نہ بولے ایک دن ایک عورت فاجرہ خوبصورت بنی اسرائیل کی قوم میں سے تھی قارون کے پاس گئی قارون نے اس سے کہا کہ میں تجھ کو ہزار اشرفی اور زیورات اور اچھی اچھی پوشاک بیش قیمت دوں گا تو میرے واسطے ایک کام کر جب بنی اسرائیل کی جماعت جمع ہوگی تو سب کے سامنے جا کے مجمع میں پکار کے یہ کہو کہ موسیٰ علیہ السلام ہمارا یار ہے ہم سے زنا کرتا ہے پس اس فاجرہ نے روپیہ کے لالچ سے کہا بت اچھا میں کہوں گی پس قارون نے اس سے جو کہا تھا روپیہ دے کے رخصت کیا ایک دن موسیٰ منبر پر بیٹھ کے وعظ کہہ رہے تھے بنی اسرائیل سب حاضر تھے قارون نے اس عورت کو وہاں بھیج دیا اور خود بھی گیا موسیٰ لوگوں کو حرام و حلال کی باتیں فرماتے تھے کہ جو زکوٰۃ مال نہ دے گا اس پر عذاب ہوگا اور اللہ کے یہاں مواخذہ ہوگا اور جو زنا کرے گا اس کو سنگسار کر دینا دنیا میں ایسا ہوگا ایسی ایسی باتیں سب کو سناتے تھے پس قارون مردود نے جا کے مجلس میں بنی اسرائیل کی کہا اے موسیٰ علیہ السلام اگر تم نے زنا کیا ہوگا تو تمہاری کیا سزا ہے حضرت نے کہا میرا قتل واجب ہے قارون بولا البتہ تم نے زنا کیا گواہ موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا جھوٹ ثابت کیا اور لعنت پڑی اس پر چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا ایہا اللدین امنوا ترجمہ اے لوگوں پر جو ایمان لائے ہو مانند ان لوگوں کے کہ ایذا دی انھوں نے موسیٰ کو پس پاک کیا اللہ نے موسیٰ کو اس چیز سے کہ کہتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک تھا آبرو والا اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے کہو بات سیدھی پس قارون نے اس عورت کو بلا کے حاضران مجلس کے رو برو کہا کہ موسیٰ نے تم سے کیا بد فعلی کی تھی وہ چاہتی تھی کہ بولے موسیٰ میرا یار ہے قوم قارون خوش ہوئی اتنے میں اللہ کی مرضی سے دل اس کا جھوٹ بات سے پھر گیا پس لوگوں سے کہا اے نیک مرد موسیٰ پاک ہے اور جو قارون کہتا ہے جو ٹھہ بہتان ہے میں اللہ سے ڈرتی ہوں جھوٹ بات ہے موسیٰ اس بات کو سن کے متعجب ہوئے غش میں آگے منبر سے گر پڑے فوراً جبرئیل نے آ کر گودی میں اٹھالیا تسلی دینے لگے اے موسیٰ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین کو تمہارے حکم کے تابع کیا جو چاہو قارون کو سزا دو تب موسیٰ نے قارون کو کہا اے قارون تو جھوٹ مت بول افترا مت کر تہمت مت دے خدا سے ڈر اس مردود نے حضرت کو جواب نامعقول دیا تب حضرت نے خدا کے حکم سے زمین پر ایک عصا مارا اور کہا اے زمین قارون کو دہالے تب زمین نے تخت سمیت اس کو اور اس کے تابعدار جو تھے سب ٹخنوں تک دبایا اس کے بعد موسیٰ سے وہ فریاد کرنے لگا اے موسیٰ

علیہ السلام مجھ کو اس سے خلاصی دے میں کبھی ایسا نہ کہوں گا پھر حضرت نے زمین کو غصہ سے کہا اے زمین ان کو زانو تک دبائے مروی ہے کہ ستر مرتبہ ان مردودوں نے حضرت موسیٰ سے معافی مانگی اور توبہ کی اور حضرت غصے سے کہتے اے زمین دبائے یہاں تک کہ زمین نے ان کو کاندھے تک دبایا۔ جب قارون نے ان کو عذاب میں دیکھا موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے اے بھائی وہ اور قارون ہماری برادری میں ہیں تقصیر ان کی معاف کیجئے پھر حضرت نے غصے سے کہا یا ارض خلدیہ پھر زمین نے گلے تک دبایا تب قارون نے کہا اے موسیٰ علیہ السلام تو ہماری دولت پر طمع رکھتا ہے فقراے بنی اسرائیل کے دے کو جب یہ کہا تب جتنا مال و متاع اور گنج اس کا تھا خدا کے حکم سے جبرئیل نے اس کے سامنے لا رکھا موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے قارون لے اپنا مال اور زمین کو کہا اے زمین اس کو اور اس کے مال و متاع و حشم و لشکر و ماکانات سب کو فرو کیا اور دبایا کچھ اثر اس کا باقی نہ رکھا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فسخسنا به و بنداره الارض فما كان له من فنة ترجمہ پس دھنسا دیا ہم نے قارون کو اور اس کے گھر کو زمین میں پس نہ ہوئی واسطے اس کے جماعت مددگار سوا خدا کے اور نہ قارون مددلا سکا قارون کا حال دیکھ کے شکر و شائق کی بجلائیں اور بولے قولہ تعالیٰ واصبح اللدین امنوا مکانہ بالامس ترجمہ اور فجر کو کہنے لگے جو لوگ شام کو آرزو کرتے تھے اس کے سامنے مرتبے کی خرابی تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کھول دیتا ہے رزق جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں اور تنگ کر لیتا ہے بولے نیک نام کرنے والے اگر احسان نہ کرتا ہم پر اللہ تو ہم کو بھی دھنسا دیتا ارے خرابی یہ تو بھلا نہیں پاتے کافر یعنی اگر فضل خدا ہم پر نہ ہوتا تو قارون کا سا ہمارا بھی حال ہوتا تعجب ہے کافر اس بات کو غور نہیں کرتے نہیں سنتے کہ جو برائی کرے سو برائی پائے اور جو بھلائی کرے سو بھلائی پائے۔

عامیل مقبول بن سلیمان:

روایت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نام اس کا عامیل تھا ملک اور دولت اور حشمت اس کی بہت تھی اس کے گھر میں فرزند نہ تھا ایک بھتیجا تھا غریب مگر بہت زور آور اپنے چچا کے مال پر طمع رکھتا تھا کہ کوئی وقت فرصت اس کو ملے چچا کو مار کر ملک اور میراث اس کا لے غرض دنیا کی طمع سے مثبت کو چپ اپنے چچا کو مار کر شہر سے باہر لے جا کے دو گاؤں کی سرحد میں رکھ آیا اور ملک میراث سلطنت چچا کا مالک ہوا اور اس کے بعد مکر و فریب سے قاتل کا پتا ڈھونڈنے لگا آخر گاؤں والوں پر تہمت ڈالی کہ انھوں نے میرے چچا کو مار ڈالا سب کو میرے حضور میں حاضر کرو اور گاؤں کے لوگ ایک دوسرے پر تہمت دینے لگے کہ اس نے مارا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس معاملہ کو فرماتا ہے واذ قلتم نفساً

فادراء تم ترجمہ اور جب تم نے مار ڈالا تھا ایک ایک شخص کو پھر لگے ایک دوسرے پر دھرنے اور اللہ کو نکالنا ہے جو تم چھپاتے تھے موسیٰ کے پاس لوگ آ کے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ دعا کیجئے اس مقبول کے قاتل سے اللہ خبر دے کہ اس کو کس نے مارا تب موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی جبرئیل نے حضرت موسیٰ سے کہا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ غماز کو ہم دشمن جانتے ہیں غمازی کیونکر کریں ان کو کہہ دے کہ ایک گائے ذبح کریں اور اس کی زبان لے کر مقتول پر ماریں تب وہ جی اٹھے گا اور خود بول دے گا جس نے مارا عبد اللہ بن عباس نے روایت کی کہ حق تعالیٰ نے ان کو فرمایا گائے ذبح کرنے کو چونکہ وہ قوم گائے پوجتی تھی اس لیے اللہ نے فرمایا کہ وہ اپنے معبود کو ذبح کریں تو کہ معلوم ہو کہ معبود ذبح نہیں ہوتا ہے غرض موسیٰ علیہ السلام نے خدا کے کہنے پر اس قوم کو خبر دی تو لہ تعالیٰ واذ قال موسیٰ لقومہ ان اللہ ینامرکم ان تذبھوا بقرة ترجمہ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اللہ فرماتا ہے تم کو کہ ذبح کرو ایک گائے تو البتہ قاتل کو معلوم کرو گے اور انھوں نے کہا قولہ تعالیٰ قالو اتخذنا ہزواً ترجمہ بولی قوم کیا تو ہم کو پکڑتا ہے ٹھٹھے میں موسیٰ نے کہا قال اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین ترجمہ کہا پناہ اللہ کی اس سے کہ میں ہوں نادانوں میں تب ان لوگوں نے کہا قالو ادع لنا ربک یبین لنا ماہی ترجمہ بولے پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کرے ہم کو وہ گائے کیسی ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا قال انہ یقول انہا بقرة لا فارض ولا بکر ترجمہ کہا اللہ فرماتا ہے وہ گائے نہ بوڑھی نہ بچہ جوان بیچ میں ان کے ہے اب تم کرو جو تم کو حکم ہے پھر انھوں نے کہا قال ادع لنا ربک یبین لنا مالونہا ترجمہ کہنے لگے پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کر دے ہمارے لیے کیسا ہے رنگ اس گائے کا موسیٰ نے کہا قال انہ یقول انہا بقرة صفراء ترجمہ کہا اللہ فرماتا ہے وہ ایک گائے ہے خوب زرد رنگ اس کا خوش آتی ہے دیکھنے والوں کو پھر انھوں نے کہا قالو ادع لنا ربک یبین لنا ماہی ترجمہ بولے پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کر دے ہم کو کس قسم کی ہے وہ گایوں میں شبہ پڑا ہے ہم کو اور اللہ نے چاہا تو ہم راہ پاویں گے موسیٰ نے کہا قال الہو یقول انہا بقرة لا ذلول ترجمہ کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک گائے ہے محنت والی نہ اہل جوتی ہو کہ پھاڑے زمین اور نہ پاتی دیتی ہو کھیت کو بدن سے پوری تندرست ہے داغ اس میں کچھ نہیں تب کہا انھوں نے اب لایا ہے ہمارے پاس ٹھیک بات اب ہم ذبح کریں گے تب اس صفت کی گائے تلاش کرنے لگے جبرئیل نے بصورت اجنبی ان کو آ کر فرمایا کہ بنی اسرائیل میں فلانے کے پاس اس صفت کی گائے ہے قیمت اس کی اس کے چمڑے بھر کے رہیوں کی ہے جو چاہے سو خرید کرے قصہ گائے کا یوں ہے کہ ایک شخص بنی اسرائیل میں مرد صالح نیک بخت تھا ایک بیٹا اس کا تھا طفل بوز ایک گائے تھی اپنے بیٹے کے لیے اس گائے کو جنگل میں خدا پر

سونپا کہا الہی جب میرا بیٹا بڑا ہوگا اس گائے کو اس کو دیکھو اور وہ گائے جب بڑی ہوئی جنگل میں کوئی اسے پکڑ نہیں سکتا جب وہ لڑکا جوان ہوا نیک بخت صالح اپنی ماں کی خدمت کرتا مطیع فرمان رہتا اور شب کو تین حصے کرتا پہلے حصہ میں سو رہتا اور دوسرے میں عبادت کرتا اور باقی اپنے باپ کی قبر کی جا کے زیارت کرتا تھا جب فجر ہوتی جنگل و میدان میں جا کے لکڑیاں چن لاتا اسے بیچ کر اس کی قیمت کے بھی تین حصے کرتا ایک حصہ فقرا اور مساکین کو صدقہ کرتا اور ایک حصہ اپنی ماں کو دیتا اور تیسرے حصہ زمین سے آپ کچھ لیتا ایک دن اس کی ماں نے اس سے کہا اے بیٹا تیرا باپ فلا نے میدان میں تیرے لیے ایک گائے خدا پر سونپ کے گزر گیا ہے تو جا ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے خدا سے مانگ تب وہ گائے تیرے ہاتھ آئے گی اور اس گائے کی شناخت یہ ہے کہ وہ مثل شعاع آفتاب کے نظر آوے گی تب اس نے اس میدان میں جا کے کہا الہی وہ گائے جو میرے باپ نے میرے واسطے اس میدان میں چھوڑی ہے سو مجھ کو دے پس خدا کے حکم سے وہ گائے اس کے سامنے آ موجود ہوئی اور بولی اے لڑکے فرمانبردار اپنے ماں باپ کے تو میری پیٹھ پر بیٹھ پر میں تیری تابعدار ہوں اس نے کہا میری ماں نے مجھ کو نہیں کہا تیری پیٹھ پر بیٹھنے کو مگر یہ کہا ہے کہ تجھ کو پکڑ کے لے جاؤں پس وہ جوان اس گائے کو پکڑ کے اپنے گھر کی طرف لے چلا اس میں شیطان بصورت رکھوالی کے اس کے پاس آ کے بولا اے جوان میں اس کا پاسبان ہوں اس پر اپنا اسباب لا کر اپنے گھر جایا چاہتا تھا جب راہ میں مجھ کو کچھ حاجت پڑی اس میں مشغول ہوا یہ گائے مجھ سے چھوٹ گئی تھی مجھ کو طاقت نہیں کہ میں اس کو پکڑوں آخر بھاگ گئی اب میں نے اسے یہاں پایا تم ہم کو اس پر سوار کر کے اپنے گاؤں تک پہنچا دو جو اس کی مزدوری ہوگی مجھ سے لے لو اس جوان نے کہا جا خدا پر بھروسہ کر جب تیرا ایمان درست ہوگا تب تجھ کو حق تعالیٰ بے توشہ بے راحلہ منزل مقصود تک پہنچائے گا ابلیس نے کہا اگر چاہو تو گائے میرے پاس بیچ ڈالو اس نے کہا میری ماں نے مجھ کو نہیں کہا گائے بیچنے کو یہ کہہ کر قدم آگے بڑھایا اچانک ایک پرندہ جانور گائے کے پیٹ کے نیچے سے اڑ گیا اور گائے بھی اس کے ساتھ بھاگ گئی تب اس نے پکارا اے گائے برائے خدا میرے پاس آ گائے نے آ کے اس سے کہا اے جوان وہ مجھ کو لے بھاگا تھا وہ مرغ نہ تھا شیطان تھا چاہتا تھا کہ مجھ پر سوار ہو کے بھاگے جب تو نے خدا کا نام لیا فرشتہ آیا مجھ کو چھڑا لیا غرض وہ جوان گائے لے کے اپنی ماں کے پاس آیا اس کی ماں نے کہا اے بیٹا ہم غریب ہیں کچھ پیسے روپے خرچ کھانے کا نہیں گائے بیچ ڈال کہا کتنے کو بیچوں وہ بولی تین اشرفی کو تب بازار میں لے گیا خدا نے فرشتہ بھیجا گائے کی قیمت بتا دی فرشتے نے اس سے پوچھا تم کتنے میں بیچو گے بولا تین دینار کو تب فرشتے نے اس کو بتایا اس گائے کو چھ دینار کو بیچو وہ بولا میری ماں نے چھ دینار پر نہیں کہا اگر تم گائے کے

وزن دینار دوں گے تو بھی بے حکم ماں کے نہیں بیچوں گا پھر جوان نے اپنی ماں سے جا کے کہا گائے کی قیمت چھ دینار بازار میں دیتے ہیں تب رضادی جب بازار میں آیا پھر اس فرشتے نے بارہ دینار قیمت اس کی کہی پھر اس نے اپنی ماں سے جا کے کہا بارہ دینار قیمت اس کی ہوتی ہے پس اس کی ماں نے دریافت کیا شاید وہ شخص جو قیمت لگاتا ہے فرشتہ ہوگا ہم کو فائدہ بتانے آیا ہے پھر وہ جوان جا کے دیکھتا ہے بازار میں وہ مرد وہیں کھڑا ہے تب اس نے اس کو دیکھ کے کہا اب مت بیچو گائے کو تم اپنی ماں کو جا کے کہو کہ اس کو موسیٰ بن عمران کے آئے تک رکھو کیونکہ بنی اسرائیل میں ایک شخص مارا گیا ہے اور قاتل اس کا نام معلوم ہے اس کو وہ خرید کرے گا اور اس کے چڑے بھر روپے وزن کر کے تم کو دے گا جب موسیٰ آئے وہ گائے اسی صفت کی پائی جو اللہ نے نشان بتایا تھا اس گائے کو اس پیرزن سے لے کے ذبح کیا اور اس کے چڑے بھر کے روپے وزن کر کے اس کو دیے اور زبان اس گائے کی کاٹ کے اس کا میل مقتول پر جو اوپر گزرا ہے رکھ دی بارے خدا کے حکم سے وہ جی اٹھا اس کی رگوں میں سے اور گلے سے خون جاری ہوا تب اس نے با آواز بلند فصیح زبان سے کہا اے لوگوں گواہ رہو مجھ کو گاؤں والوں نے نہیں مارا ہے میرے بھتیجے نے مجھے دولت کی لالچ سے مارا ہے اتنا بول کر پھر مر گیا پس موسیٰ نے اس کا میل مقتول کو بھتیجے قاتل کو مار ڈالا اس کا قصاس لیا اور تمام مال و اسباب اس کا محتاج اور فقیروں کو بانٹ دیا تب وہاں کے لوگوں نے اس قاتل کی شہرے امان پائی اور وہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے۔

عوج بن عنق:

راویوں نے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے قوم موسیٰ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ زمین شام مقدس کی تم کو دوں گا جباروں کو مار کے وہاں سے نکال دو اور مقام اجداد بنی اسرائیل کنعان میں تھا اب مصر میں ہوا اس کے بعد اللہ نے حکم کیا کہ تم شام میں خدا کے دشمنوں سے جہاد کرو اور موسیٰ نے انہوں کے ساتھ وعدہ فتح کا کیا تھا اور وحی نازل ہوئی اے موسیٰ بارہ آدمی سردار بارہ قوم سے بنی اسرائیل کے نقیب کرتا ہر سبط اپنے اپنے سردار کے تابع رہے اور ہماری رضا پر رہیں تو ان سے اس بات کو کہہ دے کہ ان کا سردار نقیب جو حکم ان پر کرے سو وہ عمل میں لادیں حق تعالیٰ فرماتا ہے **وَبَعَثْنَا اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا** ترجمہ اور اٹھائے ہم نے ان میں بارہ سردار پس موسیٰ علیہ السلام سب کو ہمراہ لے کر جب کنعان میں گئے نقیبوں کو شام کے اطراف میں بھیجا کہ احوال حیاروں کا دریافت کر کے آویں جب عوج بن عنق کے پاس گئے دیکھا قد و قامت اس کا تیس ہزار تینتیس گز لبا یہ قصص الانبیاء میں لکھا ہے اور معارج النبوة میں لکھا ہے کہ تیس ہزار تین سو تیس گز لبا تھا اس ایام کے گز سے مروی ہے کہ نوح علیہ السلام کے

طوفان میں پانی سے یہی بچا تھا ایسا دراز قد تھا کہتے ہیں کہ سمندر میں اس کے ٹخنوں تک پانی ہوتا تھا اس میں اتر کر مچھلی پکڑ لاکے ہاتھ دراز کر کے چشمہ آفتاب سے بھون کر کھاتا تھا اتنا بڑا المباحوان تھا اور تین ہزار پانچ سو برس کی اس کی عمر تھی اور معارج النبوة میں لکھا ہے تین ہزار چھ سو سال کی اس کی عمر تھی حضرت آدم کے ایام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے تک زندہ رہا اور اس کی ماں کا نام صفورا اور وہ بیٹی آدم کی تھی اور باپ کا عنق تھا اور معارج النبوة میں لکھا ہے اس کے باپ کا نام سحبان تھا اور ماں کا نام عنق اور وہ بنت آدم تھی پس عوج بن عنق نے موسیٰ کے بارہ سرداروں کو دیکھ کے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو کہاں جاؤ گے انہوں نے اپنا حال بیان کیا اس کے بعد عوج بن عنق اس سب کو پکڑ کے اپنی ازار میں رکھ کے اپنی جو رو کو دکھانے لے گیا اور کہا یہ سب میرے ساتھ لڑنے کو آئے ہیں یہ کہہ کر زمین پر رکھ کے چاہا کہ مثال چیونٹی کے پیر سے مل دے اس کی جو رو نے کہا چھوڑ دے وہ ضعیف و ناتوان ہیں چلے جائیں ان کو مارنے سے کیا ہوگا تیرا حال لوگوں میں جا کے بیان کریں پس ان کو چھوڑ دیا وہ اس شہر کے جباروں کی کثرت اور حقیقت دریافت کر کے ڈر گئے اور ولایت کی طرف چلے آئے اور آپس میں کہا ان جباروں کے حال جو ہم دیکھ آئے ہیں اپنی قوم سے نہ کہا چاہیے وہ بزدل ہیں لڑائی جہاد کے نام سے بھاگ جائیں گے لیکن انہوں کا حال موسیٰ و ہارون کو کہا چاہیے تب موسیٰ علیہ السلام سے وہاں کا سب حال بیان کیا انگور اور انار اور قد و قامت ان کافر جباروں کے اور ایک ایک انگور انار کئی آدمی کا بوجھ تھا اور اگر ایک انار کا دانہ نکال لیں تو دس آدمی کی خوراک ہو اس کے خول کے اندر دس آدمی رہ سکتے اور ایک دانہ انگور کئی مہینے کا تھا وہاں سے لا کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دکھایا حضرت موسیٰ علیہ السلام دکھایا حضرت موسیٰ علیہ السلام دیکھ کے متعجب ہوئے پس دس آدمی سردار نقیب نے عہد شکنی کر کے احوال وہاں کا جو دیکھا تھا اور عوج کے ہاتھ میں گرفتار ہونے کا اپنی قوم سے کہہ دیا اور جباروں کے ملک میں جانے کو منع کیا مگر دو شخص یوشع علیہ السلام اور کالوت نے عہد شکنی نہ کی بنی اسرائیل نے سن کے چاہا کہ جہاد میں نہ جائیں تب موسیٰ نے فرمایا اے قوم بھاگیو مت میرے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے تم کو ان کافروں پر فتح دے گا اور قوم نے کہا قولہ تعالیٰ قالوا یا موسیٰ ان فیہا قوماً جبارین ترجمہ بولی قوم اے موسیٰ علیہ السلام وہاں ایک لوگ ہیں زبردست اور ہم ہرگز وہاں نہ جاویں گے جب تک وہ نکل جائیں وہاں سے اللہ کی نوازش تھی ان دونوں پر وہ یوشع بن لون اور کالوت بن قناہ تھے اور دسے دونوں بزرگ نیک تھے بارہ سرداروں میں بنی اسرائیل کے اور دسے دونوں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے پیچھے پیغمبر ہوئے دونوں بولے اے قوم بیٹھے جاؤ ان پر حملہ کر کر دو واڑے میں اگرچہ قوم جبار قوی ہے خدا تم کو فتح دے گا موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ کیا ہے کہ ان کو ہلاک کرے گا جیسا کہ قوم فرعون کو ہلاک کیا

مذکور میں تھے اور لاش عوج کی میدان میں پڑی تھی اور گوشت پوست گل گیا پشت کی ہڈی مثل پہاڑ کے اونچی ہو رہی تھی بعد چالیس برس کے یوشع بن نون جباروں کا ملک فتح کر کے مصر میں جب آئے تب اس کی پشت کی ہڈی سے مصر کے نیل دریا پر پل باندھا دیا ایک مدت تک خلق اللہ نے اس پر سے آمد و رفت کی عرض موسیٰ علیہ السلام عوج بن عنق کو مار کر کے شاد ہو کر بنی اسرائیل میں جب تشریف لائے ان کو جہاں چھوڑ گئے اس تہ مذکور میں آ کے پایا ان سے کہا اے قوم اللہ نے مجھ کو عمالقہ پر فتح دی اور عوج بن عنق کو میں نے مار ڈالا اب تم چلو شہر میں ان کے دخل کریں امر الہی پر عمل کریں تب بنی اسرائیل نے اپنا حال بیان کیا کہ ہم اس میدان سے نکل نہیں سکے حضرت نے فرمایا چلو اسباب لوازمہ شام کی طرف روانہ ہوں تب وہ تمام رات چلی پھر فجر کو دیکھتے ہیں سابق جگہ جہاں سے کوچ کیا تھا وہیں ہیں تب موسیٰ نے اپنی بددعا سے جو ان پر کی تھی نادم ہو کر ان کے حال پر دعائے نیک کی یا غفور و رحیم تجھ کو خوب معلوم ہے اب وہ شام میں جانے کو راضی ہیں ان کو اس تہ سے رہا کر تب اللہ نے فرمایا قال فانہا محرمة علیہم ترجمہ پس تحقیق وہ زمین حرام ہوئی اس پر چالیس برس سرگردان پھریں گے ملک میں پس تو افسوس نہ کر قوم فاسقوں پر اس تہ کے عذاب میں رہیں گے کیونکہ تیرے ساتھ جہاد کونہ گئے اور بولے کہ ہم نہیں جائیں گے تم اور تمہارا خدا جہاد کو جاؤ حاصل کلام موسیٰ بنی اسرائیل کے حال پر اور داخل نہ ہوئے ملک شام میں بموجب وعدہ اللہ کے جباروں کو مار کر غم کھاتے رہے وحی نازل ہوئی اے موسیٰ افسوس مت کرو واسطے قوم فاسقوں کے پس ان کو اس میدان میں رہنے دے وہاں کچھ کھانے پینے کو بہت تکلیف کی جگہ ہے پس وہ بیان معروف ہے اللہ اس بیابان کا نام ان کے واسطے تیر رکھا وہ درمیان فلسطین اور مصر اور اردن کے ہے اکثر چاروں طرف اس کے شہر میں درازی اس میدان کی چھتیس میل اور چوڑائی اس کی اٹھارہ میل کی ہے اللہ تعالیٰ نے اس بیابان کو انہوں پر تہ گردانا ہر چند کہ اس تہ سے نکلنا چاہتے تھے نہیں نکل سکتے یہ ماجرا اوپر معلوم ہو چکا ہے اور موسیٰ سے وہ کھانے کو مانگتے تھے کیونکہ اس میدان میں سوا ہماڑ کاٹنے کے اور کچھ پیدا نہ ہوتا تھا نہ حیوانات تب ان کے واسطے کھانے کے اللہ نے من وسلویٰ بھیجا من ایک چیز نام ہے مثل دھنئے کے رات کو آسمان سے گرتا صبح کو سب جن لیتے اور کھاتے وہ بیشعاد شیریں تھا اور سلویٰ ایک مرغ کا نام ہے مثل کبک جالور کے سرخ اور گوشت بھی مثل اس کے عصر کے وقت ہزاروں جانور انہوں کے نزدیک اوڑ کے آ بیٹھتے جب اندھیری رات ہوتی بنی اسرائیل بقدر حاجت کے ان کو پکڑ کے کہا ب بنا کے کھا لیتے مدتوں یہی کھایا کیے اور دھوپ کی طیش سے سایہ مانگتے رہے تب حضرت نے جناب باری میں دعا کی اللہ نے ان پر سایہ نازل کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وظللنا علیکم الغمام والزلنا علیکم المن والسلویٰ ترجمہ اور سایہ کیا ہم نے تم پر

ابز کا اور اتارا ہم نے تم پر من وسلویٰ کھاؤ ستمھی چیزیں جو دین ہم نے تم کو ہمارا کچھ نقصان نہ کیا پر اپنا ہی نقصان کرتے رہے اور موسیٰ سے پانی مانگا حکم ہوا اے موسیٰ علیہ السلام اس میدان میں جو پتھر ہے اس پر عصا مار تب پانی نکلے گا اور بعضوں نے کہا کہ جو پتھر طور سینین سے لائے تھے لکھم کے وقت جناب باری سے ملا تھا اس پتھر کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے اس پر کھڑے ہو کر مناجات کرتے تھے حکم ہوا اے موسیٰ علیہ السلام اسی پتھر پر اپنا عصا مار۔ پانی نکلے گا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے واوحینا الی موسیٰ اذ مستسقه قومہ ترجمہ اور حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو جب پانی مانگا اس سے اس کی قوم نے ہم کو کہا کہ مار اپنا عصا اس پتھر کو تو پھوٹ نکلا اس سے پانی بار چشمہ اس واسطے کہ بنی اسرائیل بارہ سبط تھے سب ایک جگہ میں نہیں رہتے جدا جدا رہتے اور ایک چشمہ سے پانی نہیں پیتے ہمیشہ ایک دوسرے سے آپس میں عداوت اور بغض رکھتے تھے بارہ چشمے بارہ سبط کے واسطے نکلے اور اپنے اپنے چشمے سے پانی لیتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قد علم کل الناس مشربہم ترجمہ پہچان لیا ہر قوم نے اپنا گھاٹ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ من وسلویٰ ایک روز کے کھانے کے سوا زیادہ مت رکھنا پس ان کی باتوں کو عمل میں نہ لاسکے سب نے ایک ایک مہینے کی خوراک جمع کی اس واسطے کہ ان کو یقین تھا کہ شاید من وسلویٰ اور نہ اترے گا باین سب جمع کر لی اور گنہگار ہوئے اور من وسلویٰ اترنا موقوف ہوا پھر جب درخواست انہوں کے موسیٰ نے اللہ سے دعا مانگی تب بقدر حاجت کے اترنا دیکھاتے اسی طرح ایک مدت گزری اس کے بعد سب نے حضرت موسیٰ سے سوال کیا کہ کب تک یہ کھاتے رہیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذا قلتُم یا موسیٰ لن نصبر علی طعام واحد ترجمہ اور جب کہا تم نے اے موسیٰ ہم نہ ٹھہریں گے ایک کھانے پر سو پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ نکال دے ہم کو جو آگتا ہے زمین سے زمین کا ساگ اور گکڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز موسیٰ علیہ السلام نے بارشاد جناب باری کے ان سے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو ایک چیز جو ادنیٰ ہے بدلے میں ایک چیز کے جو بہتر ہے اترو کسی شہر میں تو تم کو ملے جو جاتگتے ہو موسیٰ علیہ السلام نے بطریق عتاب کے ان کو کہا مصر میں جاؤ مگر بے حکم خدا کے مصر میں نہیں جا سکتے کیونکہ عمل ناشایستہ کرتے تھے خدا ان سے بیزار تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وضریت علیہم السدۃ ترجمہ اور ڈالی ان پر ذلت اور محتاجی اور کمالاتے فہم اللہ کا جب تمیں برس اس میدان میں بنی اسرائیل کو گزرے تب موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام نے انتقال فرمایا اس کے بعد چالیس برس میں سب بنی اسرائیل مر گئے مگر یوشع اور کالوت اور جو اولاد بنی اسرائیل کی مصر سے نکلنے کے بعد تولد ہوئی تھی یہ سب زندہ رہے اور بعد موسیٰ علیہ السلام کے یوشع پیغمبر ہوئے اور فرزند ان بنی اسرائیل چالیس برس سے زیادہ اس تیبہ میں نہ رہے خدا نے مہر کی اس میدان مجبوس سے رہائی دی تب مصر اور

شہروں میں جا بے کہتے ہیں کہ یوشع علیہ السلام حضرت یوسف بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں تھے اور بعد یوشع کے کالوت علیہ السلام نبی ہوئے اور یہود بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں تھے واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت خضر اور موسیٰ کی ملاقات:

نقل ہے کہ ایک دن موسیٰ علیہ السلام محفل میں بیٹھ کے بنی اسرائیل کو وعظ کر رہے تھے اور بعض یوں کہتے ہیں کہ جب اس میدان میں تیرے میں بنی اسرائیل کو نصیحت کرنے لگے خدا کے حکم سے ایک ابر پید نے ان کے سر پر سایہ ڈالا اس وقت اس کے دل میں یوں گزرا کہ بیٹھے کہ آج ہمارے برابر کوئی نہیں علم اور فضیلت میں موسیٰ علیہ السلام نے اس واسطے یہ بات کہی کہ چالیس شتر کا بوجھ تو ریت تھی اور آپ نے اس کو حفظ کیا تھا اور بلا واسطہ خدا سے تکلم کیا تھا یہ سن کے اس محفل میں ایک شخص نے حضرت سے کہا آپ بجا فرماتے ہیں آپ کے برابر کوئی نہیں سارے درجہ علم میں حضرت نے فرمایا سچ کہتے ہو نہیں دیکھتا ہوں کسی کو اس وقت جناب باری سے عتاب آیا اے موسیٰ علیہ السلام تو ایسا مت خیال کر کہ تجھ سا کوئی میرے بندوں میں نہیں تجھ سے بھی زیادہ علم ہے اور تجھ کو کیا معلوم ہے میں نے کس کو زیادہ علم دیا خلق میں بھلا میرا ایک بندہ ہے مجمع البحرین میں تو اس سے جا کر ملاقات کر دیکھ زیادہ اس کو علم ہے یا تجھ کو تب عرض کی خدا واوہ کون ہے مجھے اس کو دکھا فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام مجمع البحرین کے پاس ایک میدان ہے اس میں وہ رہتا ہے گمراہوں کو راہ بتاتا ہے اور زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ کرتا ہے اور بہت سنا کام رکھتا ہے نام اس کا خضر علیہ السلام ہے تو اسے جا کر دیکھ اس میں کیا امت ہے تب موسیٰ علیہ السلام یوشع علیہ السلام کو ہمراہ لے کر مجمع البحرین کی طرف گئے اور یوشع سے کہا قولہ واذا قال موسیٰ لفته لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امرضی حقبا ترجمہ اور جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جوان کو یعنی یوشع کو میں نہ ہوں گا جب تک نہ پہنچوں دو دریا کے ملاپ تک یا چلا جاؤں برسوں تک پس دونوں حضرات مجمع البحرین کے پاس گئے اور مجمع البحرین و دریا کا نام ہے جو فارس اور روم کے مابین جانب مشرق کے واقع ہے اور ان کے ساتھ زنبیل کے اندر یعنی ہوئی نمک دار مچھلی تھی یہ معالم التنزیل اور قصص الانبیاء میں ہے اور ترجمہ کلام اللہ اور حدیث شریف میں تلی ہوئی مچھلی لکھی ہے کھانے کو لے لی تھی جب یوشع علیہ السلام نے دریا کے کنارے ایک پتھر کے قریب زنبیل رکھ کے اس دریا کے پانی سے وضو کیا تو ایک قطرہ پانی کا ان کی انگلی سے اس مچھلی پر پڑا فوراً وہ مچھلی جی اٹھی زنبیل میں سے سرنگ بنا کے دریا میں نکل پڑی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فلما بلغا مجمع بہیما

ترجمہ پس جب پہنچے دونوں دریا کے ملاپ تک پھول گئے اپنی مچھلی پس اس نے اپنی راہ لی دریا میں سرنگ بنا کر یوشع علیہ السلام چاہتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام سے یہ ماجرا کہیں موسیٰ علیہ السلام سوتے تھے بعد ایک لحظہ نیند سے اٹھ کے اس جگہ زنبیل بھول کے دونوں چلے راہ میں پھر دوسرے دن فجر کی نماز پڑھ کے جلد روانہ ہوئے راہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھوک لگی اس وقت یوشع علیہ السلام سے وہ مچھلی کھانے کو مانگی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فلما جاوزا قال لفته ایتنا عدا آئنا ترجمہ پس جب آگے چلے دونوں کہا موسیٰ نے اپنے جوان کو دے ہم کو کھانا ہمارے صبح کا تحقیق پائی ہم نے اپنے اس سفر میں تکلیف یوشع علیہ السلام نے کہا کیا نہ دیکھا تم نے جب ہم وہ جگہ پکڑی تھی اس پتھر کے پاس سو میں بھول گیا وہ مچھلی یہ مجھ کو بھلایا شیطان ہی نے کہ ذکر کروں اس کا آپ کے پاس اور وہ اپنی راہ کر گئی دریا میں عجب طرح موسیٰ نے یہی ہے جو ہم چاہتے تھے پھر اولے پھرے دونوں اپنے پاؤں کے نشان دیکھتے پس پایا ایک بندہ ہمارے بندوں میں سے جس کو دی تھی ہم اپنے پاس سیاور سکھایا تھا علم اپنے پاس سے غرض موسیٰ علیہ السلام اور یوشع علیہ السلام دونوں پھر اسی جگہ پر آئے جہاں مچھلی پتھر پر رہ گئی تھی دیکھا وہ مچھلی دعدہ ہو کر دریا میں گئی کبھی پانی پر دکھائی دیتی تھی اور کبھی ڈوبتی تھی اس کو دیکھ کے موسیٰ دریا میں جا گرے اور غوطہ لگایا اس مچھلی کو پکڑے کو پس ایک گنبد دیکھا پانی پر معلق استادہ ہے خضر علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے اس دو دریا میں الگ کسی سے وہ ملے ہوئے نہیں جب خضر نماز سے فارغ ہوئے موسیٰ سلام علیک کہہ کر سامنے بیٹھے انھوں نے احوال پوچھا موسیٰ نے بیان کیا اس وقت ایک پرندے کے انھوں کے سامنے دریا میں سے ایک قطرہ پانی چونچ مار کر لے چلا پس خضر علیہ السلام نے ان سے کہا تم اپنے تخمین سمجھے ہو کہ علم میں میں سب سے زیادہ ہوں حالانکہ علم اول و آخر ظاہر و باطن بنی آدم کا اللہ کے نزدیک اس سے بھی کمتر ہے جیسا کہ یہ مرغ ایک قطرہ پانی دریا سے اٹھا کے لے گیا اور وہ قطرہ پانی سمندر کے نزدیک کیا چیز ہے ایسا ہی اللہ کے نزدیک تمہارا ہمارا علم کیا چیز ہے پس اللہ نے تم کو تربیت فرمائی پر بات یوں ہے کہ اللہ کا ایک علم مجھ کو ہے تم کو نہیں اور ایک تم کو ہے مجھ کو نہیں پس موسیٰ نے کہا تو لہ تعالیٰ قال له موسیٰ هل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشداً ترجمہ موسیٰ نے خضر سے کہا کیا پیروی کروں میں تیری اس پر کہ سکھاؤے تو مجھ کو اس چیز سے سکھایا گیا ہے تو کچھ بھلائی یعنی خدا نے تجھ کو جو علم سکھایا ہے سو مجھ کو سکھا خضر نے ان سیکھا تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکے گا اور کیونکر صبر کرے گا تو اس چیز کا کہ جس چیز کا تجھ کو علم نہیں کیونکہ کام میرا باطنی ہے تو اس کو دریا یافت نہ کر سکے گا کیونکہ باطن کا حال معلوم کرنا بڑا محال ہے موسیٰ نے کہا البتہ پاؤں سے لے گا تو مجھ کو اگر اللہ نے چاہا صبر کرنے والا اور نافرمانی نہ کروں گا میں تیری کسی حکم میں پھر ان سے خضر نے کہا اگر پیروی کرے گا تو میری پس

مت سوال کی جو مجھ کو کسی چیز سے یہاں تک کہ شروع کروں میں تجھے دکھانے کو کوئی چیز یہ عہد کر کے دونوں چلے یہاں تک کہ جب سوار ہوئے ایک کشتی پر پھاڑ ڈالا اس کو خضر نے تب موسیٰ بولے تو نے کشتی کو پھاڑ ڈالا دباوے اس کے لوگوں کو تو نے ایک چیز نئی کی تب خضر نے ان کو کہا کہ میں نے تجھ کو نہ کہا تھا کہ تو میرے ساتھ ٹھہرنے اور صبر کرنے نہ سکے گا موسیٰ علیہ السلام نے کہا مجھ کو نہ پکڑ میری بھول پر اور نہ ڈال مجھ پر میرا کام مشکل پھر دونوں چلے وہاں سے یہاں تک کہ ملاقات ہوئی ایک لڑکے سے پھر اس کو خضر نے مار ڈالا پھر موسیٰ نے کہا تو نے مار ڈالا ایک جان ستھری کو بن بدلے کسی جان کے اے خضر نے تو یہ فعل نامعقول کیا پھر خضر نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا میں نے کہا تھا تجھ کو اے موسیٰ تو میرے ساتھ صبر کرنے اور ٹھہرنے نہ سکے گا موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر میں تجھ سے پوچھوں کوئی چیز اس کے پیچھے پھر مجھ کو ساتھ نہ رکھنا تو اتار چکا میری طرف سے الزام پھر دونوں چلے گاؤں کی طرف یہاں تک کہ پہنچے ایک گاؤں کے لوگوں کے پاس کھانا مانگا وہاں کے لوگوں سے پس انکار کیا انہوں نے کہ یہ ضیافت کریں پس پانی دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار کہ گرا چاہتی تھی پس خضر نے اس کو سیدھا کھڑا کر دیا پھر موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا خضر علیہ السلام اگر تو چاہتا تو البتہ لیتا اس دیوار کی مزدوری ہم بھوکے ہیں کیوں تو نے بے مزدوری درست کر دی ان سے مزدوری لیتے خضر علیہ السلام سے پہلی دفعہ بھول کے پوچھا تھا اور دوسری دفعہ اقرار کرنے کو آپس میں اور تیسری دفعہ رخصت ہونے کو جان بوجھ پوچھا کیونکہ موسیٰ نے سمجھ لیا کہ یہ علم میرے ڈھب کا نہیں میرا علم وہ ہے جس میں خلاق پیروی کرے تو بھلا ہو اور خضر علیہ السلام کا علم وہ ہے کہ دوسرے کو اس کی پیروی نہ آئے تب خضر علیہ السلام نے کہا اے موسیٰ علیہ السلام تو نے عہد اپنا شکست کیا میں نے تجھ سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں جو کام کروں گا تو مجھ سے مت پوچھو اب تم سے ہم سے جدائی ہے قولہ تعالیٰ لقال هذا فراق بینی و بینک سالبشک ترجمہ کہا خضر نے موسیٰ علیہ السلام سے اب جدائی ہے میرے تیرے درمیان جتنا ہوں پھر تجھ کو ان باتوں کا جس پر تو نہ ٹھہر سکا پہلا وہ جو کشتی تھے کتنے فقیر اور محتاجوں کے لیے کماتے اور محنت کرتے دریا میں سو میں نے چاہا اس میں نقصان ڈالوں کیونکہ بادشاہ ظالم لوگوں سے کشتی چھین لیتا ہے اس لیے میں نے اس کشتی کو پھاڑ ڈالا اور تختہ الگ کر دیا تاکہ وہ ظالم صیب دار جان کے نہ لے جائے محتاجوں کے لیے کمائی رہی اور دوسرا وہ جو لڑکا تھا سو اس کے ماں باپ تھے ایمان والوں میں ڈرا کہ وہ اپنے ماں باپ کو گرفتار کرے برکشتی اور کفر میں پس اگر وہ بڑا ہوتا تو موذی اور بدراہ ہوتا اس کے ماں باپ اس کے ہاتھ سے خراب ہوتے پس میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ اس کو جزا دے اور بہتر جزا اور مہر کرے اس واسطے میں نے اس کو مار ڈالا تاکہ ماں باپ اس کے اور خلاق اس کے ہاتھ سے ایمن رہے اور اس کے ماں باپ کو اللہ

تعالیٰ اس کے بدلے ایک لڑکی دیوے کہ اس کی نسل سے ستر پینچہ پیدا ہوں اور تیسرا یہ کہ جو دیوار تھی سو دویتیم لڑکوں کی تھی اس شہر میں اور اس کے نیچے مال گڑا تھا ان کا اور ماں باپ ان کے نیک صالح تھے لوگوں کو قرض حسد دیتے تقاضا نہیں کرتے نرمی سے لیتے سو نہیں کھاتے تھے خیانت کسی کی نہیں کرتے تھے اور خلق کو آزاد نہیں دیتے تھے اس سبب سے خدا نے ان کو صالح کہا پس چاہا تیرے رب نے یہ کہ دونوں لڑکے جوانی کو پہنچیں۔ اور نکالیں اپنا مال گڑا ہوا اس دیوار کے نیچے سے تیرے رب کی مہر سے اور یہ میں نے نہیں کیا اپنے حکم سے پھیر ہے ان چیزوں کا جن پر تو نہ ٹھہر سکے گا وہ دیوار قریب کرنے کے تھی اگر گرتی تو مال اس کے نیچے سے ظاہر ہو جاتا تو لوگ لے جاتے وہ دونوں یتیم محروم رہتے اس لیے میں نے اس کی مرمت کی بے مزدوری کے اور کہا خضر علیہ السلام نے اے موسیٰ تم نے سمجھا تھا کہ تمہارے برابر علم کسی کو نہیں اور خدا کے بندے ایک سے ایک ایسے ہیں کہ تمہارا علم ان کے نزدیک رائی اور مسوس کے برابر ہے پس اب جاؤ تم سے ہم سے جدائی ہے اور دو تین باتیں بند کی مجھ سے یاد رکھو اول خوش خلق لوگوں میں رہنا تب عزت و وقار ہوگا اور ترش روئی اور غروری کسی بات پر مت کی جو کہ اللہ اس کو دوست نہیں رکھتا اور دوسری سوا اللہ کے اور کسی سے حاجت مانگیو خواہ اپنے واسطے یا غیر کے تب مقبول ہو گئے پس حضرت خضر علیہ السلام یہ کہہ غائب ہو گئے۔

وفات حضرت موسیٰ اور ہارون:

حضرت موسیٰ علیہ السلام خضر سے رخصت ہو کر اپنی قوم میں آئے لوگوں نے ان سے کہا اے حضرت آپ خضر سے کون سا علم سیکھ کے آئے سو بیان کیجئے حضرت نے کہا جو میں سن کے دیکھ سن کے آیا ہوں سو تم سے بیان کرنے کے قابل نہیں سو انبی کے جو میں برس موسیٰ و ہارون کو اس میدان تیرہ میں گزرے موسیٰ کو وحی نازل ہوئی اے موسیٰ فلا نے روز فلا نے وقت فلائی جگہ ہارون کو اپنے پاس بلا لوں گا جب یہ ارشاد ہوا موسیٰ علیہ السلام روز موعود کے منتظر رہے جب روز وعدہ آیا ہارون کو فرمایا اے بھائی چلو اس میدان سے فلا نے باغ میں پس دونوں حضرات اپنی قوم سے نکل کر ایک باغ میں گئے اس کے نیچے ایک نہر جاری دیکھی اور اس کے کنارے ایک تخت تکلف کا دھرا پایا حضرت ہارون اس پر جا بیٹھے اور کہا اے بھائی یہ کیا خوب جگہ ہے یہاں رہا چاہیے تب خدا کے حکم سے ملک الموت نے آ کے جان ان کی قبض کی موسیٰ نے یہ دیکھ کر تاسف کیا اور اکثر قول یہ ہے کہ ہارون کو اس تخت سمیت اللہ نے آسمان پر لے لیا اور بعض کہتے ہیں کہ زمین کے نیچے لے گئے اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے جا کے کہا کہ ہارون نے انتقال کیا یہ سن کر بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا وہ مرے نہیں

شاید تم نے مارا ہوگا حضرت نے فرمایا میں نے نہیں مارا خدا جانتا ہے وہ بولے اگر تم نے نہیں مارا تو ان کی لاش ہم کو دکھلاؤ تب موسیٰ نے خدا سے دعا مانگی لاش ہارون علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتاری یا نیچے سے زمین کے نکالی تب انہوں نے ازسرتا پالاش ان کی دیکھی کچھ اثر اس پر نہ پایا پھر بھی ان کے مرنے پر یقین نہ کیا اور کہا موسیٰ علیہ السلام ہارون کو تمہیں نے مارا اس بات کو قوم نے موسیٰ علیہ السلام سے اس واسطے کہا کہ ہارون کو دوست رکھتے تھے ان سے پھر موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے دعا مانگی ہارون کو زندہ کیا ہارون نے کہا اے قوم مجھ کو میرے بھائی موسیٰ علیہ السلام نے نہیں مارا میں خدا کے حکم سے مرا ہوں یہ کہہ کر پھر جاں بحق تسلیم کی اور غائب ہو گئے تب انہوں کو یقین ہوا ان کے مرنے کا پس اس تہ میں موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے پاس پھر آئے اور یوشع ان کے بھانجے تھے ان کو خلیفہ اپنا بنا دیا جب تین برس گزرے ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے حضرت نے پوچھا اے ملک الموت تو میری زیارت کو آیا ہے یا روح قبض کرنے کو وہ بولے میں روح قبض کرنے کو آیا ہوں حضرت نے کہا کس راہ سے تو میری روح قبض کرے گا بولے منہ سے حضرت نے کہا منہ سے میں نے خدا سے تکلم کیا انہوں نے کہا آنکھ سے نکالوں گا کہا آنکھ سے میں نے خدا کا نور دیکھا ہے انہوں نے کہا پیر کی راہ سے حضرت نے فرمایا پیر سے چل کر طور پر گیا تھا انہوں نے کہا میں خدا کے حکم سے تیری روح قبض کروں گا پس موسیٰ علیہ السلام غصہ میں آئے اور کہا اے عزرائیل کتنے ہزار کلام میں نے خدا سے بلا واسطہ کیے بیچ میں واسطہ نہ تھا پس اس کی عزت کی قسم ہے میں ابھی جلدی جان تسلیم نہیں کروں گا خدا سے میرا اور بھی سوال ہے ملک الموت یہ سن کے چلے گئے جناب باری میں عرض کی خدایا تجھ کو خوب معلوم ہے جو موسیٰ علیہ السلام نے مجھ کو کہا کہ اس وقت میں جان تسلیم نہیں کروں گا تب خطاب آیا اے موسیٰ علیہ السلام تو میری طرف آنے کو راضی نہیں وہ بولے الہی میں راضی ہوں مگر ایک بار تیرے دیدار کی تمنا رکھتا ہوں کہ طور پر جا کر مناجات اور شکر کروں اور کلام تیرا سنوں ہزار جان میری فدا جو ہو تیرے کلام پر پس موسیٰ علیہ السلام نے خدا کے حکم سے طور پر جا کر عرض کی خدایا میں نے اپنی آل اور اولاد اور امت تجھ پر سونپی تو اپنی رضا پر قائم رکھنا اور راہ حرام سے باز رکھنا اور حلال روزی دیجو میری امت ناتوان ہے پس ندا آئی اے موسیٰ علیہ السلام زمین پر عصا مار جب پھٹ کے دریا نکلا پھر حکم ہوا دریا پر مار جب مارا ایک سنگ سیاہ اس کے اندر سے ظاہر ہوا اس سنگ پر عصا مار جب مارا وہ پتھر دو ٹکڑے ہوا اس میں سے ایک کثیر الکلامہ میں گھانس لے کر اللہ کا ذکر کرتا ہوا تسبیح پڑھ رہا تھا۔ سبحان تو الی وتسمع کلامی وتعرف مکانی وتوزقنی فی قلب حجر ترجمہ اے پاک پروردگار میرا تو مجھ کو دیکھتا ہے اور کلام میرا سنتا ہے اور جگہ میری تو جانتا ہے اور روزی میری پتھر کے اندر پہنچاتا ہے کسی کو محروم بھوکا تو نے

نہیں رکھا اپنے فضل و کرم سے پس جناب باری سے ارشاد ہوا اے موسیٰ قصور دریا تحت الثریٰ میں پتھر کے اندر کیڑے کو میں روزی پہنچاتا ہوں اسے نہیں بھولتا ہوں میری امت کو کیونکر بھولوں گا تب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے خوش ہو کر اتر آئے اور راہ میں آ کر کیا دیکھتے ہیں کہ سات آدمی ایک قبر کھود رہے ہیں ان سے پوچھا تم کس کے واسطے یہ قبر کھودتے ہو انھوں نے کہا یہ گور خدا کے دوست کے لیے ہم کھودتے ہیں تم بھی آؤ اس میں شریک ہو ثواب پاؤ گے جب گور تیار ہوئی انھوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا جو صاحب گور ہے وہ تمہارے قد کے برابر ہے ایک بار تم اتر کے دیکھو تمہارے قد کے برابر ہوئی یا نہیں تب موسیٰ نے گور میں اتر کر لیٹ کے دیکھا اور کہا یہ کیا خوب جگہ ہے کاش کے یہ گور میرے ہی واسطے ہوتی تو کیا خوب تھا اسی وقت جبرئیل نے ایک سیب بہشت سے لا کر حضرت کے سامنے رکھ دیا انھوں نے اس کو سونگھا جان ان کی بحق تسلیم ہوئی اور فرشتوں نے ان کو نہلا دھلا کے بہشت کا کفن پہنایا اور نماز جنازہ پڑھ کر اسی قبر میں دفن کر کے قبر کو چھپا دیا اس لیے کوئی نہیں جانتا کہ موسیٰ کی قبر کہاں ہے روایت کی گئی ہے جب عزرائیل موسیٰ علیہ السلام کی جان قبض کرنے کو آئے موسیٰ علیہ السلام نے غصہ ہو کر ایک طمانچہ ان کے چہرے پر ایسا مارا کہ آنکھ ان کی نکل پڑی انھوں نے جناب باری میں جا کے فریاد کی الہی تجھ کو معلوم ہے موسیٰ نے مجھ کو ایک طمانچہ ایسا لگایا کہ ایک آنکھ میری جاتی رہی اندھی ہو گئی اور اگر وہ تیرا کلیم نہ ہوتا تو ہم ہر دو آنکھیں اس کی نکال ڈالتے پس ندا آئی اے عزرائیل تو جا کے موسیٰ علیہ السلام سے کہہ کہ تم کو حیات دنیا اور منظور ہے تو گائے کی پشت پر ہاتھ رکھ کے دیکھ کہ کتنی پشم اس میں آتی ہے اتنی ہی عمر تم کو دیں گے اگر تم چاہتے ہو موسیٰ علیہ السلام نے جب یہ بات ان سے سنی اپنے دل میں سوچا کہ آخر ایک دن مجھ کو مرنا ہے تب عزرائیل سے کہا کہ خدا کے حکم سے اب جان میری قبض کر موسیٰ علیہ السلام کی عمر ڈیڑھ سو برس کی ہوئی تھی پس ان کے حکم سے ان کی جان قبض ہوئی اور بعض روایت میں یوں لکھا ہے کہ ملک شام جباروں کے فتح کرنے کے بعد انتقال فرمایا واللہ اعلم بالصواب۔

یوشع بن نون اور بنی اسرائیل کا جباروں کا ملک فتح کرنا:

خبر ہے بعد وفات موسیٰ کے بنی اسرائیل اس تہ مذکور میں اور سات برس رہے جب چالیس برس بموجب میعاد اللہ کے اس تہ میں پورے ہوئے کہتے ہیں کہ یوشع بن نون موسیٰ علیہ السلام کے جو بھانجے تھے مریم کے بیٹے اللہ نے ان کو پیغمبری دی اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کو اس تہ سے نکال کر ملک شام جباروں کا قبضے میں لا کر تم سب مصر میں جا کر رہنا شروع کر دو تب یوشع علیہ السلام مطابق ارشاد الہی قوم بنی اسرائیل کو لے کر شام میں گئے بعض مردودوں کو تہ شمشیر کیا اور بعضوں کو رونق دی اسلام

دی پس وہاں سے فتح یاب ہو کر شہر ایلیا میں جا کر مردودوں کو قتل کر کے اس شہر پر قابض ہو کر پھر بلقا میں آئے یہ بڑا شہر پایہ تخت بادشاہ کا نام بالقی تھا سپاہ و رعیت اس کی بہت تھی حضرت یوشع علیہ السلام کو دیکھ کے خود بادشاہ بالشکر جزار مقابلے کو آیا ہر چند کہ شجاعت دکھائی مگر کارگر نہ ہوئی اور یوشع علیہ السلام نے ان سب مردودوں کا محاصرہ کیا آخر کافروں نے ہزیمت پائی بلعم بن باعور کے پاس جا کر استمداد چاہی اور کہا آپ مقبول خدا ہیں ہمارے لیے دعا کریں کہ دشمنوں پر فتح پاویں اس نے کہا یوشع پیغمبر ہیں اور سپاہ و لشکر خدا کا فرستادہ ہم کو کیا طاقت کہ ہم ان پر بددعا کریں تم سب دین موسیٰ کا قبول کرو ایمان لاؤ وہ نبی مرسل تھا پس ان مردودوں نے کہا ہم ہرگز موسیٰ علیہ السلام کا دین اختیار نہ کریں گے اگر تم ہمارے حال پر دعائے کرو گے تو تم کو دار پر کھینچیں گے عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ بلعم بن باعور اس بات کو سن کے دل میں کچھ خوف لایا مگر دعائے کی پس اس کی عورت بہت خوبصورت تھی وہ اس پر عاشق و فریفتہ تھا اس بادشاہ نے اس کو بہت روپیہ دے کر راضی کیا تو وہ راہزن ایمان اور گمراہ تھی روپیہ کے لالچ سے اپنے شوہر کے خوف سے اور خدا سے ڈر کر آخر حیلہ کیا انہوں کو ایک فعل ناشائستہ بنا دیا کہ تم اچھی اچھی عورتیں جو ان خوبصورت نارستان چودہ چودہ برس کی لالے ان کو یوشع علیہ السلام کی لشکرگاہ میں بھیج دو اغلب ہے کہ وہ سب ان کو دیکھ کر فریفتہ ہو کر مرتکب زنا ہوں گے تب اس کی شومی سے وہ ہزیمت پائیں گے اور تم فتح پاؤ گے وہ بادشاہ بالقی فاسق گمراہ نے ویسی ہی فاجرہ عورتیں منگوا کے یوشع علیہ السلام کے لشکروں میں بھیج دی پر خدا کے فضل سے وہ نیک کردار سب اس فعل بد سے بچ رہے پھر بلعم کی عورت آ کے اس سے کہنے لگی تم اگر بددعا نہ کرو گے تو مجھے طلاق دو تب ناچار ہو کر بلعم نے چاہا کہ حجرے میں جا کے بددعا کرے اس وقت دو شیر حجرے میں سے نکل آئے اور اس پر حملہ کیا تب اپنی جو رو سے کہا اے بی بی اس بات کو جانے دو مجھے شرم آتی ہے خدا کو کیا جواب دوں گا پیغمبر کا عمل ہونا اس شہر میں بہتر ہے پھر اس کی عورت اس سے بولی جب تک ان کے لیے بددعا نہ کرو گے تب تک میں تم سے نہ بولوں گی پھر چاہا کہ خلوت میں جا کے دعائے مانگے ناگاہ دوسرا نپ اس کو کاٹنے آئے پھر اپنی جو رو کو کہا تو خدا سے ڈر میں نبی پر کیونکر بددعا کروں پھر عورت اس کی بولی کہ پھر تم ایک نکل لائے ہو اگر تم میری بات نہیں سنتے ہو تو مجھ کو طلاق دو تب بلعم ناچار ہو کر گھر سے نکل ایک گدھے پر سوار ہو کر جنگل کی طرف لے گیا اور دوسرا چلا اس کا تھا جب کتنی دور گیا گدھے چلنے سے راہ میں کھڑا ہو رہا ہر چند کہ مارا تو بھی قدم آگے نہ بڑھایا تفسیر میں لکھا ہے کہ خدا کے حکم سے گدھے نے اس سے یہ بات کہی کہ اے بلعم یہاں سے پھر و گھر کی طرف چلو بددعا مت کرو اس سے باز آؤ گنہگار ہو گے آگ میں جاؤں گے پس گدھے سے یہ بات سن کے وہ ڈر راہ سے پھراتے میں ابلیس آدمی کی صورت بن کر راہ میں اس سے بولا اے بلعم تو کیوں نیک راہ

سے پھرتا ہے وہ بولا یہ گدھا مجھ کو منع کرتا ہے کہ اس امر سے باز آؤ میں بھی جانتا ہوں یہ برا کام ہے شیطان نے اس سے کہا کہ تم کو جس نے اس راہ سے پھرایا وہ شیطان تھا کیونکہ گدھے نے بھی کسی سے بات کی ہے ثواب یہ ہے کہ تو دعا کر بالحق کے حق پر اور وہ سب دور ہوں تم ہی اس شہر میں سب قوم بالحق پر سرداری کرو گے خدا کی طرف ان کو بلاؤ تم کو مانیں گے اور تابعدار ہوں گے تم ان کے پیغمبر ہوں گے اور نیک عورت پر ہاتھ لگے گی بلعم ابن باعور نے ان باتوں کو سن کے پہاڑ کی طرف عزم کیا جہاں اس کا چلا تھا پاپیادہ وہاں گیا اور دعا کی گدھا یہاں رہا اس دن کی دعا سے بنی اسرائیل نے شکست پائی یوشع علیہ السلام نے متحیر ہو کر گھوڑے سے اتر کر سرزمین پر رکھ کر درگاہ الہی میں مناجات کی یارب ہم شہر کے در پر آج چھ مہینے سے پڑے ہیں اس امید میں کہ ان جباروں کا ملک فتح کر کے تیرے حکم پر عمل کریں اور شکر کریں اور جو کچھ مال و متاع انہوں کا ہم پاویں گے سب آگ میں جلا دیوں اور آج کی لڑائی جو جیتا وہ بغیر تیری مدد کے نہیں اور ہم نے جو ہزیمت پائی ہے بے حکم تیرے نہیں ندا آئی اے یوشع علیہ السلام اس قوم میں ہمارا ایک بندہ مقبول ہے وہ اسم اعظم میرا پڑھتا ہے اس کو میں نے بزرگی دی ہے وہ اس نے پڑھ کے دعا کی میں نے قبول کیا تب تم نے شکست پائی یوشع علیہ السلام نے سرزمین پر رکھ کر عرض کی الہی تو اس کا مرتبہ اور بزرگی چھین لے تب ان کی دعا سے اللہ نے اسم اعظم معہ لباس تقویٰ بلعم سے چھین لیا تب آپ نے سرسجدے سے اٹھایا اور بنی اسرائیل کو اس سے خبر دی تب یوشع علیہ السلام نے ایک ہی حملہ سے بنی اسرائیل کے ساتھ ہو کر ان کا محاصرہ کیا اس کے بعد بلعم بن باعور نے دعا کی اجابت نہ ہوئی پس دوسرے دن روز جمعہ تھا یوشع علیہ السلام اور بنی اسرائیل نے مل کر ان حیاروں کے ساتھ لڑائی شروع کی خدا کے حکم سے زمین لرزے میں آئی حصار ٹوٹ پڑا چاروں طرف غازیوں کی تلوار چلی لڑتے لڑتے جب شام قریب ہوئی یوشع علیہ السلام کے دل میں خوف آیا اندیشہ کرنے لگے کہ تورات میں ہفتہ کے دن سوائے عبادت کے لڑائی کرنا اور دنیا کا کام کرنا وغیرہ ممنوع ہے دل میں سوچے اگر آج کے دن فتح نہ ہوگی تو کل قوم جباروں کی آ کے ایک ہی حملہ سے لے لے گی اور ہم کو نکال دے گی تب رو بسوئے آسمان کر کے دعا مانگی کہ اے پروردگار اس وقت تو آفتاب اپنی قدرت سے حرکت دے کر اور دو گھڑی دن زیادہ کر اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور دو گھڑی دن بڑھا دیا اور آفتاب ٹھہر گیا اس دو گھڑی کے عرصہ میں شب ہفتہ کی شام ہوتے ہوئے بنی اسرائیل فتحیاب ہو کر سجدہ شکر پر عمل کریں اور وہ مرد و سب زیر شمشیر ہوئے اور توریث میں مال غنیمت حلال نہ تھا انہوں کا مال جو پایا سب آگ میں ڈال دیا کچھ نہ جلا کیونکہ ایسا تھا جو غنیمت میں پاتے آگ لگا دیتے اگر اس میں سے مال کچھ باقی رہ جاتا کوئی کچھ باقی رہ جاتا یا کوئی کچھ اس میں سے چر لیتا تو آگ اس مال کو نہیں جلاتی علامت مقبولیت

اور نامقبولیت کی یہی تھی تب سب کے نام سے قرعہ ڈالا نام چور کا اٹھا اس مال کو منگوا کے پھر آگ میں ڈالا تب سب جلا پس بلعم بن باعور نے آ کے یوشع علیہ السلام کو تعظیم اور تکریم سے سلام کیا آپ نے فرمایا اے بلعم تمہارے واسطے میں نے بددعا کی تھی تب مرتبہ اور بزرگی تمہاری اللہ نے تم سے چھین لی تم کو میں بشارت دیتا ہوں کہ تین حاجتیں تمہاری اللہ کے پاس بحال رہیں یہ سن کے بلعم پر غم ہوا اور اپنی جو رو سے کہا اے بدذات بد بخت تجھ کو میں نے کہا تھا کہ پیغمبروں پر بددعا چلتی نہیں میں نے گناہ کیا میری بزرگی اور کرامت اللہ نے لے لی وہ بولی کہ تم نے تین سو برس فقیری کمائی اور کمالیت حاصل کی تمہاری مقبولیت باقی کچھ نہ رہی بلعم بولا تین دفعہ تین حاجت کی دعا باقی رہی وہ بولی اس وقت میرے لیے ایک دعا کرو باقی دو دعائیں تمہارے واسطے رہیں وہ بولا تینوں دعا روز جزا کے لیے رہنے دے خدا سے مجھ کو نجات مانگنا ہے آتش دوزخ سے پھر بھولی اے صاحب میرے لیے ایک دعا صرف کرو کہ اللہ مجھ کو جمال بخشے ہر چند کہ بلعم نے کہا کہ جمال صورت تیری سب عورتوں سے زیادہ ہے وہ نہ مانی آخر بلعم نے ناچار ہو کر اس کے لیے دعا کی اس وقت اس کی صورت سے تمام گھرا جالا ہو گیا۔ اور خدا کے غضب سے صورت بلعم کی تبدیل ہو گئی چہرے پر سیاہی آئی تب اس کی عورت خلوت میں ایک جوان منگوا کر ہر روز عیش کرتی ایک دن اس نے دیکھا کہ بیگانے مرد سے عیش کرتی ہے تب طیش میں آ کر جو رو کو بددعا دی تب اس عورت کی شکل سیاہ کتیا کی ہو گئی اور فرزند سب اپنی ماں کی محبت سے رونے لگے بنی اسرائیل اور شر کے لوگوں نے ان سے کہا کہ یہ تمہاری ماں نہیں کتیا ہے اور بلعم بن باعور سے کہا اے بلعم اپنی جو رو کے لیے دعا کر کہ اس کی ہیئت اصلی پھرے تب لوگوں کے کہنے سے بلعم نے اپنی جو رو کے حق میں دعا کی خدا یا تو اس کو صورت اصلی بخش دے پھر خدا کی قدرت سے جو صورت اس کی اول کی تھی پھر ہو گئی پس اے مومنو ذرا غور کرو دیکھو بلعم بن باعور بڑا درویش تھا باوجود اس کے اللہ کی ایک نافرمانی نفس امارہ کی پیروی سے کی تھی اپنی جو رو کی بات سے مردود ہوا پس جو شخص نفس امارہ کا تابع ہوگا بے شک جگہ اس کی دوزخ ہے اور جو کوئی امارہ کی پیروی نہیں کرے گا سو جنت میں جائے گا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے **لَمَّا مَن طَغَىٰ وَاتَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاوِيٰ وَامَّا مَن خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَىٰ النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاوِيٰ** ترجمہ پس جس نے شرارت کی اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا سو دوزخ ہی ہے اس کا ٹھکانا اور جو کوئی ذرا اپنے پروردگار کے پاس کھڑے ہونے سے اور بچایا خواہش نفس کو بدی سے پس تحقیق بہشت ہی ہے اس کا ٹھکانہ کہتے ہیں کہ یوشع علیہ السلام نے مطابق الہام الہی کے بنی اسرائیل کو فرمایا کہ چلو شہر بلقان میں جا کے جہاد کریں اور خدا کی درگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے دعا مانگو تب بنی اسرائیل نے یوشع علیہ السلام کے کہنے پر زبان عبرانی میں **حَطْنَه حَطْنَه** کہا یعنی **حَطْ عَدَا**

خطایانا اے رب گناہ ہمارے بخش دے اور بعض ٹھنھے سے خطنہ کی جگہ حنطنہ کہتے ہیں کہنے لگایا رب ہم کو گیہوں دے ہم چالیس برس کے بعد میدان تیرے سے آئے ہیں اور بعض سجدے کی جگہ چوڑے کے بل ہٹنے لگے اور ہنسی کرتے پھر شہر میں گئے ان پر وہاں آئی دوپہر میں قریب ستر ہزار آدمیوں کے مر گئے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس بات کو واذا قلنا ادخلوا هذه القرية ترجمہ اور جب کہا ہم نے داخل ہو اس گاؤں میں پس کھاؤ اس سے جہاں چاہو تم با فراغت اور داخل ہو دو روزے میں سجدہ کرتے ہوئے اور کہو بخشش مانگتے ہیں ہم تب بخشیں گے ہم تمہارے واسطے خطائیں تمہاری اور البتہ زیادہ دیں گے ہم نیکی کرنے والوں کو پس بدل ڈالا انہوں نے بات کو جنہوں نے ظلم کیا تھا سو اس کے جو کہا گیا واسطے ان کے پس اوتارا ہم نے اوپر ان کے جو ظلم کرتے تھے عذاب دیا آسمان سے بسبب اس کے کہ تھے فتنے کرتے اور بعض کہتے ہیں کہ اللہ نے آگ آسمان سے نازل کی تھی۔ ان کے جلانے کو غرض سب نے پھر توبہ استغفار پڑھا تب خدا نے اپنے فضل و کرم سے عفو فرمایا قول اکثر کا یہ ہے کہ جب بنی اسرائیل میدان تیرے میں تھی اس وقت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ لڑائی میں جانے کو اللہ نے فرمایا تھا کہ سجدے کرتے ہوئے اور خطنہ کہتے ہوئے ملک شام میں داخل ہو جو پوس شاید کہ یہ نافرمانی خین حیات میں موسیٰ کی بنی اسرائیل سے صادر ہوئی تھی اب یوشع علیہ السلام نے انہوں کو لے کر اس شہر میں جا کر بت پرستوں کو قتل کر کے بادشاہ کو ان کے دار پر کھینچا اور شہر کو اپنے قبضے میں لیا پھر کوہستان کی طرف اطراف شام کے دو شہر تھے عماد اور صیفون وہاں جب سب نے یوشع علیہ السلام کے پاس آ کے دین موسیٰ قبول کیا پھر وہاں سے کوہ اروی اور سلم کی طرف متوجہ ہوئے اور وہاں کے حاکم کا نام بارق تھا یوشع کے وہاں جاتے ہی وہ اور اس کے تابع جتنے تھے دین اسلام سے مشرف ہوئے اور وہاں سے پھر مغرب کی طرف گئے وہاں پانچ شہر تھے پانچوں شہر کے بادشاہ مل کر حضرت یوشع سے لڑنے کو متد ہوئے آخر خدا کے فضل سے یوشع نے ان پر نصرت پائی اور کافر سب ہزیمت پا کے غاروں میں جا گھسے لشکر یوشع نے وہاں جا کے ان کو داخل جہنم کیا اور بادشاہوں کو نکال کر دار پر کھینچا منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے واسطے ایک شکنجہ بھیجا تھا اس شکنجے نے سب کو مار ڈالا تب یوشع نے نصرت پائی پس حضرت کے یوشع نے سات برس کے اندر اکتیس بادشاہوں کو مار کر تمام ملک فتح کر کے بنی اسرائیل پر تقسیم کر دیا اور لوگوں پر احکام توریت جاری کر دیے اس کے بعد کالوت کو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کر کے ۳۸۹ تین ہزار آٹھ سو نوے یا دو سو میں انتقال فرمایا مستظلم میں لکھا ہے کہ عمران کی ایک سوا ہتر برس کی تھی۔

حضرت کالوت علیہ السلام

جامع التواریخ سے لکھا ہے کہ کالوت علیہ السلام بن یوقنا اور اولاد شمعون بن یعقوب سے تھے اور وہ مریم کے شوہر تھے وہ مریم جو موسیٰ علیہ السلام کی بہن تھیں اور کالوت پیغمبر مرسل تھے بموجب وصیت حضرت یوشع کے آپ نے جمیع مہمات بنی اسرائیل کے اپنے ذمے لیے تھے پیچھے فراغ امور شرعی وغیرہ کے بحرب بارق بادشاہ ملک سلم میں گئے کہ وہ دین سے برگشتہ تھا اس کو اور اس کی عیال کو جس قید کیا اور دس ہزار کافر کو قتل کیا باقی سب پہاڑوں میں بھاگے تھے کہتے ہیں کہ بارق کے ساتھ ستر آدمی صاحب ملک مجبوس تھے اور سب کے ہاتھ انگلیاں کاٹ کر پھینک دی تھیں اور روٹی توڑ توڑ کے انھوں کے سامنے ڈال دیے وہ مثال کتوں کے اوندھے ہو کے منہ سے اٹھا کے کھا لیتے اسی طرح ان کو ذلیل و خوار کر کے مصر میں آئے بعد چند روز کے یوشاوش نام اپنے بیٹے کو قائم مقام اپنا کر کے انتقال فرمایا قصص الانبیاء میں لکھا ہے ساٹھ برس بعد بنی اسرائیل مصر میں آئے چالیس برس قصبہ مذکور میں رہے اور بیس برس جہاد میں گزرے اس کے بعد مصر اور شام میں اور ملکوں میں جا کے سکونت اختیار کی اب تک اولاد ان کی ان ملکوں میں ہے۔

حضرت حزقیل علیہ السلام

تفسیر میں لکھا ہے کہ حزقیل مردے کو زندہ کرتے تھے اور نام ان کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذوالکفل رکھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واذکر اسماعیل والیسع و ذوالکفل وکل من الاخیاری ترجمہ اور یاد کر اسماعیل کو اور الیسع کو اور ذوالکفل کو اور ہر ایک بہتروں سے تھے اور حزقیل کو اللہ نے نبی کر کے بھیجا آپ نے ایک دن بنی اسرائیل کو خدا کے کہنے پر جہاد میں جانے کا حکم کیا ان لوگوں نے مرنے کے خوف سے جہاد کو قبول نہ کیا اللہ کے غضب سے ان پر علت طاعون یعنی وبا نازل ہوئی اکثر اس میں مر گئے اور کتنے آدمی مارے ڈر کے نکل بھاگے جب ایک سو میل پر گئے وہیں ایک آواز مہلک ایسی آئی کہ سب کے سب مر گئے اور بسبب کثرت مردوں کے ان کو شہر میں لاکے گاڑ نہ سکے تب چاروں طرف ایک دیوار کھینچ کے سب مردوں کو وہاں رکھ دیا آفتاب کی گرمی سے سب مردے سڑ گئے تھے جامع التواریخ میں لکھا ہے ابن عباس نے اس کو روایت کیا کہ ہزار آدمی اس میں ہوئے تھے اور حسن بھری نے آٹھ ہزار آدمی اور وہب ابن معبہ نے کہا اسی ہزار آدمی مرے تھے حزقیل علیہ السلام بعد سات روز کے اعتکاف سے نکل کر شہر سے باہر جا کر دیکھتے ہیں کہ صرف ہڈیاں ان سب کی رہ گئیں اور گوشت پوست سب گل گیا تھا دل میں رحم آیا جناب کبریا میں عرض کی الہی تو نے میری قوم کو ہلاک کیا پھر ان کو زندہ کرنا آئی اے حزقیل یہ سب وبا کے ڈر سے شہر سے نکل بھاگے تھے اور میری قبضہ قدرت کا خیال نہ کیا اس لیے میں نے ان کو مار ڈالا پھر تمہاری دعا سے زندہ کیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے الی اللہین خروا من دیارہم وہم الوف حدرت الموت ترجمہ کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے کہ لکھے اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے اور وہ تھے ہزاروں پس ان لوگوں کے واسطے اللہ نے کہا مر جاؤ پھر جلا دیا ان کو تحقیق اللہ صاحب کا فضل ہے اوپر لوگوں کے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے پھر وہ لوگ جی کر شہر میں آئے کہتے ہیں کہ انھوں نے بدن سے اور ان کی نسل کی بدن سے جب عرق نکلتا مردے کی بو آتی اور پھر وہ سب اپنی اپنی میراث پر جا بیٹھے اور کبھی متابعت اور کبھی مخالفت حزقیل علیہ السلام کی کرتے اور دین موسیٰ علیہ السلام چھوڑ کے رفتہ رفتہ بت پرستی شروع کی اور حزقیل یہاں سے ہجرت کر کے دیار شام زمین بابل میں جا رہے اور وہاں انتقال فرمایا اور درمیان وجہ اور کونے کے مدفون ہوئے۔

حضرت الیاس بن یاسین بن محاص بن امام غرار بن ہارون

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وان الیاس لمن المرسلین ترجمہ اور تحقیق الیاس ہے رسولوں سے مروی ہے کہ بعد از قیل کیا ایک مدت تک بنی اسرائیل میں کوئی نبی مبعوث نہ ہوا کہ وعظ و نصیحت امر و نہیان کو سنانے ہدایت کرے ہر قوم متفرق ہو کر شام اور مصر اور ملکوں میں جا رہی اگرچہ بعض علماء حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دین پران کو تخریص و ترغیب دیتے تھے اور وہ راہ نیک بتاتے تھے مگر ان کو پذیرا نہ ہوتی رفتہ رفتہ بت پرستی اور زنا کاری اور فعل شنیع اختیار کیے اور تھوڑی قوم موسیٰ علیہ السلام کے دن پر رہ گئی اس کے بعد حق تعالیٰ نے حضرت الیاس کو ان پر مبعوث کیا ان کے زمانے میں میں ایک بادشاہ تھا اس نے ایک بت تراش کر اس کا نام بعل رکھا اس کو پوجتے تھے اور لوگوں کو بھی پوجنے کو کہتے تھے اور الیاس علیہ السلام اس کے پوجنے سے غلق کو منع فرماتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واذ قال لقومہ الا اتقون ائدعون بعلاً و تدرؤن احسن الخالقین ترجمہ جب کہا الیاس علیہ السلام نے اپنی قوم کو کیا تم کو ڈر نہیں کیا تم پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے بہتر بنانے والے کو جو اللہ ہے رب تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا اے لوگو ایسے جبار خالق و مالک کو چھوڑ کر بت پرستی کرنا یہ کام بنی آدم کا نہیں پھر بت پرستوں نے حضرت الیاس کی بات نہ مانی اور تکذیب کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فکذبوہ فانہم لمحضرون ترجمہ پس جھٹلایا اس کو پس تحقیق البتہ وہ حاضر کیے جائیں گے قیامت کے دن مروی ہے کہ الیاس علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کے اولاد میں تھے اللہ نے ان کو شہر بعلبک میں بھیجا کہ وہاں کے لوگوں کو بعل کے پوجنے سے منع کریں اور بعضوں نے کہا کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی نام اس کا بعل تھا اس کی صورت ایسی تھی کہ بتان آزر نزدیک اس کے رخسارہ فریب کے محض سنگ تھے اسی کو لوگ پوجتے تھے اور حضرت الیاس علیہ السلام وہاں کے لوگوں کو منع فرماتے تھے اور اللہ کی طرف ہدایت کرتے پس وہ بادشاہ ایمان لایا اور حضرت الیاس علیہ السلام کو وزیر اپنا بنایا اور قدر و منزلت ان کی کرنا پھر بعد چند روز کے راہ ضلالت پکڑی قوم کے ساتھ مل کر بت پرستی شروع کی تب حضرت الیاس نے اس سے خفا ہو کر ان پر قحط کی دعا کی تب ان کی دعا سے تین برس تک پانی نہیں برسا ملک میں قحط نازل ہوا کھائے بغیر بیل بکری دسنے گھوڑے اونٹ ہاتھی سب مرنے لگے لوگوں نے کہا یہ قحط نازل ہوا الیاس کی بددعا سے اس کو جہاں پاؤ مار ڈالو اور الیاس علیہ السلام ایک

بڑھیا کے مکان پر گئے اس لیے کہ حضرت کی وہ متقدہ تھی اس کا ایک بیٹا تھا نام اس کا ایسح اس کو حضرت کی خدمت میں دیا اور حضرت اس کو لے کر وہ بدہ شہر بشہر پھرتے رہے بعد تین برس کے اس بادشاہ طیفور سے آ کے کہا آج تین برس سے تم پر قحط اور تکلیف گزرتی ہے لازم ہے کہ تم جسے پوجتے ہو اسی سے مانگو کہ پانی دے اور اس بلائے قحط سے نجات بخشے اور اگر اس سے نہ ہو تو تم خالق ارض و سما کو پوجو مانو ایمان لاؤ تو ضرور تم کو اس بلا سے نجات دیوے گا پس الیاس علیہ السلام کے کہنے سے انھوں نے اسی وقت اپنی بت معبود سے جا کے نجات مانگی اس سے کچھ جواب نہ ملا پس انھوں نے الیاس علیہ السلام کے آگے عرض کیا کہ آپ ہمارے واسطے دعا کریں اس بلا سے خلاصی پائیں تب آپ پر ایمان لائیں گے۔ تب الیاس نے خدا کی درگاہ میں ان کے لیے دعا مانگی اسی شب کو پانی برساتا رہا گھا س غلہ زمین سے اگنے لگا قحط جاتا رہا پھر بھی انھوں نے جھٹلایا اور ایمان نہ لائے مگر ابھی میں بعزل کو پوجتے رہے حضرت الیاس نے ان کے لیے نجات کی دعا اس لیے کی تھی کہ خدا کی طرف سے وحی نازل ہوئی اے الیاس تیری دعا سے میرے بندے اس قحط میں بہت مارے گئے تب انھوں نے پھر جناب باری میں عرض کی الہی تو نے میری دعا سے ان پر قحط نازل کیا اب میری دعا سے پھر سب کی بھلائی کر عرض الیاس نے جب دیکھا کہ کافروں نے آخر بت چستی چھوڑی تب ایسح علیہ السلام کو اپنا قائم مقام اور خلیفہ کر کے اس قوم میں سے نکل گئے اور ان کو اللہ تعالیٰ نے زندگی دم صورتک دی اور بحر و بر میں ان کو رہنے کا حکم کیا پھر اللہ نے اس قوم ایسح علیہ السلام کو نبی کیا آپ نے سب کو دعوت کی خدا کی راہ بتائی پھر ان کو بھی نہ مانا اور جھٹلایا آخر سب مردود رہے پھر چند روز کے بعد ایسح علیہ السلام نے بھی انتقال فرمایا مروی ہے کہ بعد ایسح علیہ السلام کے سات سو برس تک نبی ان پر مبعوث نہ ہوا صرف علما و فضلاء تھے وہ خدا راہ ان کو بتاتے مگر کوئی نہیں سنتے اس کے بعد حنظلہ علیہ السلام کو اللہ نے ان پر بھیجا۔

حضرت حنظلہ علیہ السلام

حق تعالیٰ نے حنظلہ علیہ السلام کو حکم کیا کہ بنی اسرائیل کو کہہ دے کہ اپنے خالق ارض و سما کو پوجیں بت پرستی چھوڑیں تب حنظلہ علیہ السلام خدا کے کہنے پر ہر روز شہر کے چاروں دروازوں پر جا کے بنی اسرائیل کو پکار کر کہتے اے لوگو خدا کو واحد جانو اس کو پوجو اور مانو بت پرستی چھوڑ دو یہ شیطان ہی نے تم کو گمراہ کیا اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے ان گمراہوں نے کہا حنظلہ علیہ السلام ہمارا یہی رب ہے جو ہم پوجتے ہیں حضرت نے ان سے کہا اے قوم تمہارے باپ دادا بتوں کو نہیں پوجتے تھے تم کیوں پوجتے ہو کیا تم کو شرم نہیں آتی خدا سے ڈرتے ہو تم پر عذاب نازل ہوگا جیسا کہ تمہارے آگے نافرمان لوگوں پر بلائیں نازل ہوئی تھیں اور تم سب عذاب خدا برداشت نہیں کر سکو گے ہر چند کہ حضرت نے ان کو خوف دلایا ہرگز ایمان نہ لائے اور تکذیب کی اور ان کے مارڈالنے کو مستعد ہوئے اس شہر کا بادشاہ کہ نام اس کا طیفور بن طیفیائوس کہ بارہ ہزار غلام اور گنچ بے حد اور لشکر بے شمار اس کا تھا اس مردود نے حکم کیا کہ حنظلہ کو پکڑ کے مارڈالو اور حضرت رات دن قصر بام پر چڑھ کے پکارتے اللہ کی طرف دعوت کرتے راہ بتاتے اور بنی اسرائیل ان کے رات دن کے پکارے سے آرام نہیں کر سکتے نہ سوتے ایک شب آپ نے کہا اے قوم بت پرستی چھوڑ دو نہیں تو فردا اللہ تعالیٰ تم پر بلا نازل کرے گا مرگ مفاجات آو گی پس چونکہ دئے موت سے بے خبر تھے موت کیسی ہے نہیں جانتے تھے کیونکہ سات سو برس تک کوئی ان میں سے نہیں مرا تھا اس لیے حنظلہ کی بات کو باور نہیں کرتے جب غضب الہی ہوا دوپہر کے بیچ میں ہزاروں آدمی واصل جہنم ہوئے باقی لوگ اس بادشاہ طیفور کے پاس جا کر سوختہ دل ہو کے کہنے لگے اے جہاں پناہ آج مرگ مفاجات سے بہت سے آدمی ہماری قوم میں مر گئے طیفور عقل کے مہجور نے ان سے کہا کہ یہ مرگ مفاجات نہیں یہ حنظلہ کے شور و غل سے رات دن تم سوتے نہیں پاتے ہو کثرت بیداری سے گرمی نے غلبہ کیا یہ موت بے ہوشی کا عالم ہے وہ سب نہیں مرے اگر تم آزمانا چاہتے ہو تو بیخ چھو کے ان کو دیکھو آپ سے اٹھ بیٹھیں گے پس طیفور مردود کے کہنے سے ان گمراہوں نے ویسا ہی کیا پر کچھ حس و حرکت ان میں نہ ملی پھر طیفور سے جا کے کہا آپ نے جو فرمایا تھا سو ہم نے کر دیکھا کچھ حس و حرکت نہ ملی طیفور بے شعور نے ان سے کہا کہ سچ ہے دئے مردے ہوں گے پس اس بادشاہ طیفور مردود نے ایسا ایک بلند خانہ بنایا کہ بارہ ہزار برج اس میں تھے حکم کیا کہ ہر برج میں ایک غلام زدہ پوش ننگی تلوار ہاتھ میں

لے کے متعین رہے کیونکہ موت اس قصر پر آنے نہ پاوے اگر آوے تو مارے تلواروں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو اور دروازے گنبدوں کے بند کر دو اور درمیان ان گنبدوں کے ایک کوٹھری لوہے کی بنوالی اس میں سنگ مرمر لگایا اور تخت اور نعمتیں اقسام طرح کی اس میں رکھ دیں اور شمعیں روشن کیں تب وہ مردود اس تخت پر جا بیٹھا اور کہنے لگا اب مجھ کو موت کیا کر سکتی ہے اس لوہے کی کوٹھری کے اندر کس طرح آئے گی اب تو راہ بند ہے اس گھمنڈ میں تھا کہ اچانک ایک مرد بڑا ہیبت والا درمیان اس گنبد کے کہ جہاں وہ مردود تخت پر بیٹھا تھا کھڑا ہوا دیکھا مارے ڈر کے چونک اٹھا ایسا کہ جان نکلنے پر تھی اس سے پوچھا کہ تم کون ہو یہاں کس طرح آئے اس نے کہا میں عزرائیل ہوں طیفور نے کہا تم یہاں کیوں آئے ہو وہ بولے میں تیری جان قبض کرنے کو آیا ہوں طیفور بولا آج مجھ کو ذرا مہلت دو کل جو چاہو سو کی جیو تب ملک الموت چلے گئے چونکہ زندگی طیفور کی ایک دن اور بھی باقی تھی پس ملک الموت کے جانے کے بعد وہ مردود وہاں سے نکل کر ان غلاموں کو جو گرداگرد اس کے برجون میں چوکیدار تھے مارنے لگا کیوں تم نے عزرائیل کو یہاں آنے دیا کیوں نہیں مار ڈالا انہوں نے کہا اے جہاں پناہ ہم نے اس کو نہیں دیکھا کہ کس طرح یہاں آیا اس کے بعد طیفور اس گنبد میں جا کے دیکھتا ہے کہ ایک سوراخ ہے سمجھا کہ اس کے اندر سے عزرائیل آیا پھر اس سوراخ کو بند کر کے بے پروا ہوا پھر اس تخت پر جا بیٹھا کوئی نہیں معلوم کر سکتا کہ اس کا دروازہ کدھر ہے پھر جب نظر کی عزرائیل کو اسی جگہ گنبد کے اندر دیکھا جہاں کل دیکھا تھا پوچھا تم کس راہ سے یہاں آئے انہوں نے کچھ جواب نہ دیا فوراً جگر میں ہاتھ ڈال کر جان اس مردود کی اور ان بارہ ہزار غلاموں کی جو اس کی حفاظت گرد بگرد چوکیدار تھے ایک پل میں قبض کر لی پھر نہ وہ قصر رہا اور نہ گنبد نہ چشم نہ صنیر نہ کبیر رہا سب کے سب جہنم رسید ہوئے اور پانی دریا اور چشمہ کا سب سکھا دیا نبی اسرائیل یہ حال دیکھ کے متعجب ہوئے حیرت میں آگئے نہ ملک رہا نہ چشم نہ پانی سب ویران ہوا پس حنظلہ نے ان سے کہا کہ اگر تم خدا پر ایمان لاؤ گے اور میری رسالت کا اقرار کرو گے تب تم اس عذاب سے نجات پاؤ گے انہوں نے کیا یہ سب بلا اور مصیبتیں تمہاری بدخواہی سے ہم پر نازل ہوں اگر تم ہمارے بیچ میں نہ ہوتے تو کچھ ہم پر یہ مصیبتیں نہ ہوتیں یہ کہہ کر دست درازی کرنا چاہتے تھے کہ حنظلہ علیہ السلام ان کے بیچ میں سے نکل گئے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک سانپ ایسا ان کے واسطے بھیجا کہ اس شہر کا طول و عرض چھتیس میل کا تھا اس سانپ نے ایک بارگی چاروں طرف اس کے احاطہ کر لیا اور شہر کو دبانا شروع کیا تا کہ مقامات ان پر تنگ ہو جائیں اور چشموں سے دھواں نکل کر اکثر لوگوں کو ہلاک کر ڈالا بعد چند روز کے حنظلہ علیہ السلام نے جہاں فانی سے رحلت فرمائی اور جو نعمتیں بنی اسرائیل نے شام کے عمالقہ سے پائی تھیں سب اپنے تصرف میں لائے اور عمالقہ یہاں سے ہزیمت پا

کر زمین مغرب میں جا رہے پھر ایک مدت کے بعد قصد کیا اور بولے کہ بنی اسرائیل سے جا کے اپنی مملکت اور نعمتیں چھین لیں کب تک ہم اس ملک میں رہیں گے اور دکھ اٹھاویں گے چلو شام میں اپنے باپ دادا کی میراث پر بیٹھیں دخل کریں اور ان سے لڑ بھڑ کے مرجائیں یہ بہتر ہے پس قوم عمالقہ اس تدبیر میں تھی اور بنی اسرائیل اس سے غافل تھے تمام دن فسق و فجور میں مستغرق رہتے اس بد بختی کے مارے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے پیغمبری اور بادشاہت چھین لی تب ذلیل و خوار ہو گئے عمالقہ آ کے ان سے لڑائی کر کے استابوت سیکنے اور مال و دولت کو ان سے چھین کے زمین مغرب میں لے گئے اور وہی تابوت کینہ سبب تھا ان کے اقبال کا اب ان میں نہ بادشاہی رہی کہ آرام سے کھاویں اور نہ کوئی پیغمبر رہا کہ اس کی دعا سے دشمن مقہور ہووے سب غریب و عاجز ہو گئے اور ان کے بچ میں کوئی عالم و فاضل بھی نہ رہا کہ ان کو ہدایت کرے اور شریعت سکھاوے سب گمراہ ہو گئے اور وہ تابوت سیکنے جو عمالقہ نے ان سے چھین لیا تھا وہ آہنی تھا اس میں قفل مضبوط لگے تھے کہتے ہیں کہ اس تابوت کا سر مثل بلی کے سر کے تھا جس کسی کے تئیں حاجت ہوتی تو اس تابوت سیکنے کے چاروں طرف پھر کے دعا مانگتا تو اللہ تعالیٰ حاجت اس کی پوری کرتا اور جب دشمنوں سے لڑائی پڑتی تو اس تابوت کو سامنے رکھتے اس سے ایک آواز نکلتی مثل آواز بلی کے اور اسی آواز سے دشمنوں کے دل میں ہیبت آ جاتی تب بھاگ جاتے اور مومن سب اس کی برکت سے فتح پاتے آسائش و آرام ملتا مگر اس تابوت کے اندر کیا چیز تھی کوئی نہیں کہہ سکتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اِيَةَ مَلِكِهِمْ اَنْ يَاتِيَكُمْ التَّابُوتُ تَرْجُمُهُ اَوْرُكِبْهَا اِنَّ كُوَانَ كَ نَبِيٍّ نَزَّ نَشَانُ اِس كِ سُلْطَنَتُ كَا يِهْ هِي كَه تَم اِيَك صُنْدُوقُ جِس مِىنْ دِلْ جَمْعِي هِي تَهْمَا رِي رِب كِي طَرْفِ سِي اُور بَاقِي اِس چِيْزِ سِي كَه چھوڑ گئے ہيں مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اُور هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي اُولَادِ اُتْهَالَانِيں گے اِس كُو فَرِشْتِي اِس مِىنْ نَشَانِي پُورِي هِي اَكْر تَم يَقِين رَكْهْتِي هُو خَبْر هِي كَه اِس تَابُوتُ كِي اَنْدَر مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَا عَصَا اُور هَارُونَ كَا اِيَكِ عَمَامَه تْهَا اُور تَرْخِينِ جُو آ سَمَانِ سِي اِن كِي قَوْمِ كِي لِيِي مِيْدَانِ تِيِي مِىنْ اُتْرِي تْهِي اِس كَا نَد كُور اُور پَر هُو چكا اُور تَخْتِيَاں تُو رِيْتِ كِي شَكْسْتِي جُو مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ نِي زَمِينِ پَر مَار كَر تُوڑِي تْهِيں اِس تَابُوتُ كِي اَنْدَر تْهِيں يِه قِصْصُ الْاَنْبِيَاءِ اُور تُو رِيْتِ مِىنْ لَكْهَا هِي اُور تَفْسِيرِ مِىنْ بِيِي مَرْقُومِ هِي كَه بنِي اِسْرَائِيلِ مِىنْ اِيَكِ صُنْدُوقِ چلا آتا تْهَا اِس مِىنْ تِهْر كَاتِ تْهِي مَوْسَى اُور هَارُونَ كُو جِبْ جَنْگِ پِشِ آتِي اِس كِي سِر دَار كُو آ گے نِي چَلْتِي اُور دُشْمَنِ پَر جَمْلَه كَرْتِي تُو اِس وَقْتِ اِس كُو آ گے دَهْر لِيْتِي پْهَر اللّٰهُ اِس كِي بَر كَتِ سِي فَتْحِ دِيْتَا جِبْ بنِي اِسْرَائِيلِ بَدْنِيْتِ هُو گئے وَه صُنْدُوقِ اِن سِي چْهِيْنِ گِيَا غَنِيْمِ كِي هَاتْهَدِ لَكَا اِبْ جُو طَالُوتُ بَادِشَاهِ وَه اِس صُنْدُوقِ خُودِ خُود رَاتِ كِي وَقْتِ اِس كِي گْهَر كِي سَامْنِي آ مَوْجُودِ هُو اِسْبَابِ اِس كَا يِه تْهَا كَه فَنِيْمِ كِي شَهْرِ مِىنْ جِهَانِ اِس كُو رَكْهَا تْهَا اِن پَر بِلَانِيں نازلِ هُونِ شَهْرِ وِرْيَانِ هُو اَمْرُويِ هِي كَه بنِي اِسْرَائِيلِ مِىنْ اِيَكِ فَخْصِ

غریب مسکین تھا اس کی دو جوڑیں تھیں ایک نے لڑکا جنا اور دوسری نے نہیں جنا لڑکے والی نے اس سے کہا کہ تم نے ایک لڑکا بھی نہیں جنا اس نے کہا اے بی بی اللہ تعالیٰ کسی کو بے چاہے فرزند دیتا ہے اور کسی کو چاہنے سے بھی نہیں دیتا اور میں تو اس کی درگاہ سے امیدوار ہوں کہ تم کو بے چاہے اس نے لڑکا دیا مجھ کو بھی دے گا پس دلگیر ہو کر اس نے تمام شب خدا کی عبادت کی اور سرسجدے میں رکھ کر دعا مانگی حق تعالیٰ نے دعا اس کی قبول کی ایک فرزند صالح اس سے ہوا نام اس کا شموئیل علیہ السلام رکھا جب بڑے ہوئے چالیس برس کی عمر میں نبی ہوئے۔

حضرت شموئیل نبی علیہ السلام

شموئیل نبی نے جب خدا کی طرف سے لوگوں کو دعوت کی بنی اسرائیل ان پر ایمان لائے اور کہا جو تابوت سیکنہ ہم سے عمالقمہ چھین لے گئے سو ان سے جا کے لڑ کے لے آویں سب نے یہ عہد کیا اور کافروں نے تابوت کو لے جا کے آگ پر دھر دیا خدا کے فضل سے نہ جلا اور توڑنا چاہا نہ ٹوٹا تب کہنے لگے یہ تابوت بنی اسرائیل کے خدا کا ہے اس واسطے نہیں ٹوٹتا ہے نہ آگ میں جلتا ہے تب ناپاک جگہ میں لے جا کر ڈال رکھا کہ لوگ اس پر غائظ و بول کریں پس جو مردود اس پر غایط و بول کرتا و ناسور و بواسیر کے مرض میں مبتلا ہو کر مر جاتا پھر بتخانہ میں لے جا کے بتوں کے نیچے ڈال رکھا بتوں نے اس کو دیکھ کے تعظیم و تکریم سے سر زمین پر جھکا دیا بہر صورت وہ سب مردود جب اس سے ناچار ہوئے تب اس تابوت کو دو بیلوں پر لاد کر ہانک دیا اور فرشتوں نے اس کو بیلوں سمیت طالوت کو گھر پہنچا دیا۔

قصہ طالوت کے بادشاہ ہونے کا:

ایک دن بنی اسرائیل نے شموئیل علیہ السلام نبی سے کہا اے حضرت ہمارے لیے آپ دعا کریں کہ ہم کو اللہ تعالیٰ پھر سلطنت دے کہ خدا کے دشمنوں کو مار کر زیر کریں اور ملک سردار ہم پر مقرر کر دے کہ ہم جہاد کریں اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الم ترا الی الملاء من بنی اسرائیل من بعد موسیٰ ترجمہ تو نے دیکھی ایک جماعت بنی اسرائیل میں موسیٰ کے بعد جب کہا انھوں نے اپنے نبی کو کھڑا کر دیوے ہمارے واسطے ایک بادشاہ کو ہم لڑائی کریں اللہ کی راہ میں وہ بولا یہ بھی توقع ہے تم سے اگر حکم ہو تو تم کو لڑائی کا تب نہ لڑوے بولے ہم کو کیا ہوا کہ ہم نہ لڑیں اللہ کی راہ میں اور ہم کو نکال دیا ہے ہمارے گھر سے اور اپنے بیٹوں سے پھر جب حکم ہوا ان کو لڑائی کا پھر گئے مگر تھوڑے ان میں سے اور اللہ کو معلوم ہے جو ظالم ہیں تفسیر میں لکھا ہے کہ بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک مدت تک بنی اسرائیل کا کام بنارہا پھر جب ان کی نیت بری ہو گئی ان پر غنیم مسلط ہوا جالوت بادشاہ کافر نے ان کے اطراف کے شہر چھین لیے اور لوٹا اور بندی کر کے ان کو لے گیا باقی وہاں سے بھاگ کے لوگ شہر بیت المقدس میں جمع ہوئے اور حضرت شموئیل پیغمبر سے یہ کہا کہ کوئی بادشاہ با اقبال مقرر کر دو کہ بغیر سردار با اقبال کے ہم لڑ نہیں سکتے طالوت ایک شخص تھا بنی اسرائیل میں کسی کے چوپائے چراتا تھا ایک دن ایک

چوپایہ اس سے گم ہوا مالک چوپایہ نے اس سے اس کی قیمت مانگی اس کو یہ مقدور نہ تھا کہ قیمت اس کی دے ڈالے آخر ناچار ہو کر شموئیل نبی کے پاس گیا کہ مالک چوپائے سے اس کے لیے سفارش کریں کہ قیمت اس کی معاف کرے شموئیل نبی نے اس سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے اس نے کہا میرا طالوت نام ہے تب شموئیل نے اس کو بغور دیکھا کہتے ہیں کہ جبرئیل نے ایک شاخ درخت بہشت سے لا کر شموئیل کو دی اور کہا کہ جس کا قد اس عصا کے برابر ہوگا وہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوگا اور نام اس کا طالوت ہے جب شموئیل نے طالوت کا قد اس عصا سے ناپا موافق اس کے ہوا تب آپ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اللہ تعالیٰ طالوت کو تم میں بادشاہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ وقال لهم نبیهم ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکاً ترجمہ اور کہا ان لوگوں کو ان کے نبی نے کہ اللہ نے کھڑا کر دیا تمہارے لیے طالوت بادشاہ کو اور انہوں نے شموئیل نبی سے کہا کہ کیونکر ہوگی اس کو سلطنت ہمارے اوپر اور اس سے ہمارا حق زیادہ ہے سلطنت میں اور اس کو ملی نہیں کشائش مال کی اور ایک چوپایہ اس سے گم ہوا تھا اس کی قیمت دے نہ سکا وہ کیونکر ہمارا بادشاہ ہوگا حضرت شموئیل نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ قال ان اللہ اصطفیٰ علیکم ترجمہ تحقیق اللہ نے اس کو پسند کیا تم سے اور زیادہ کشائش دی علم میں اور بد میں اور اللہ تعالیٰ دیتا ہے ملک اپنا جس کو چاہے اور اللہ کشائش والا ہے سب جانتا ہے اور بنی اسرائیل نے طالوت کو حقیر جانے کے اس پر التفات نہ کیا اور کہنے لگے اے نبی اللہ نشانی اس کی بادشاہی کی کیا چیز ہے تب ہم مانیں گے اور اس کے مطیع فرمان ہوں گے حضرت شموئیل نے کہا نشانی اس کی بادشاہی کی یہ ہے کہ وہ تنہا جا کے تابوت سکیں دیار عمالقہ سے تم کو لا دے گا تو اللہ تعالیٰ وقال لهم نبیهم ان ایتہ ملکہ ترجمہ اور کہا ان کی ان کے نبی نے نشانی اس کی سلطنت کی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس ایک صندوق جس میں دل جمعی ہے تمہارے رب کی طرف سے اور باقی وہ چیزیں جو چھوڑ گئے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون کی اولاد اٹھالائیں گے اس کو فرشتے اس میں نشانی ہے پوری تم کو اگر یقین رکھتے ہو پس شموئیل نے طالوت کو اقبال مند دیکھ کے کہا بنی اسرائیل میں بادشاہ ہو گے میدان کی طرف جاؤ تابوت سکیں وہاں پاؤ گے بنی اسرائیل کو لا دو پس ان کے کہنے سے وہ میدان کی طرف جا کے کیا دیکھتے ہیں کہ تابوت سکیں کو ایک رتھ پر دو بیلوں کی گردن پر ہانکے فرشتے لیے آتے ہیں طالوت جا کر اس پر بیٹھے اور ہانکتے ہانکتے بنی اسرائیل کے گروہ میں لے آئے اور بعض کہتے ہیں کہ شب کو فرشتے خدا کے حکم سے اس تابوت کو طالوت کے گھر پہنچا گئے بہر حال تابوت سکیں بنی اسرائیل کو طالت نے جب پہنچا دیا وہ دیکھ کے متعجب ہوئے اور ان کو بادشاہ اپنا بنایا اور مطیع فرمان ہوئے اس کے بعد طالوت نے شکر خدا کا بجالائے بنی اسرائیل سے کہا کہ چلو ہمارے ساتھ جہاد کو تب انہوں نے قبول کیا اور شموئیل نے ایک روزہ اپنی طالوت بادشاہ کو عنایت فرمائی

اور کہا کہ یہ ذرہ جس کے بدن پر راست آئے گی اس کے ہاتھ سے جالوت بادشاہ مارا جائے گا۔

جب طالوت حضرت شموئیل سے رخصت ہو کر معہ غازیوں کے روانہ ہوئے روایت میں آیا ہے کہ اسی ہزار آدمی تھے جالوت کے ساتھ لڑنے کو گئے مخبروں نے جا کے اس کو خبر پہنچائی یہ سنتے ہی وہ ناہنکار کمرہت باندھ کر اور لشکر جرار نابکار جو اس کا تھا لے کر مستعد جنگ ہوا اور بنی اسرائیل ہمراہ طالوت کے کوچ کرتے ہوئے چلے جاتے تھے طالوت نے ان سے راہ میں کہا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا

فلما فصل طالوت بالجنود ترجمہ پس جب جدا ہوا طالوت فوج میں لا کر کہا اللہ تم کو آزمانے والا ہے ایک نہر سے پس جس نے پانی پیا اس کا وہ میرا نہیں اور جس نے اس کو نہ چکھا وہ ہے میرا مگر جو کوئی بھر لے ایک چلو پانی اپنے ہاتھ سے پھر پی گئے اس کا پانی مگر تھوڑے دن میں سے یہ کہہ کر چلے بعد قطع منازل بیان درمیان فلسطین کے وہ نہر ملی پانی اس کا نہایت صفا مثل آب حیات کے تھا لشکریوں نے مارے پیاس کے باوجود ممانعت طالوت بادشاہ کے اس نہر سے پانی پی لیا مگر تھوڑے لوگوں نے نہیں پیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فشربوا منه الا قليلاً منهم ترجمہ پس پی گئی قوم پانی اس کا مگر تھوڑے لوگ پس جنہوں نے ان کی ممانعت نہ سنی انہوں نے زیادہ پانی پی کر اور پیاس بڑھائی جتنا پیتے اور اتنا ہی پیاس غالب ہوتی تب طالوت نے ان کو ناچار رخصت کر دیا اور بعضوں نے روایت کی ہے کہ پانی پیتے پیتے زبان ان کی نکل پڑی تھی پیٹ پھول کر مر گئے اور جنہوں نے موافق حکم طالوت کے ایک قطرہ پانی نہ پیا وہ آرام سے رہے ترجمہ کلام اللہ میں لکھا ہے کہ کل آدمی طالوت کے ساتھ اسی ہزار اس میں سے تین سو تیرہ آدمی جالوت کی لڑائی میں رہے اور اس میں داد و علیٰ مینا و علیہ السلام اور ان کے باپ اور چھ بھائی تھے راہ میں لشکر کے ساتھ آتے وقت تین پتھر ملے وہ پتھر بولے کہ ہم کو اٹھالے جا جالوت کو ہم ماریں گے تب داد و علیہ السلام نے ان پتھروں کو ساتھ رکھا لشکریوں نے طالوت سے کہا ہم طالوت ہیں جالوت کا لشکر بہت ہم ان سے مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور ان میں بعضوں نے کہا اگر چہ ہم تھوڑے ہیں مگر ہمارا خدا دگار ہے قولہ تعالیٰ کم من لنتہ قليلة غلبت لنتہ كثيرة باذن اللہ واللہ مع الصابرين ترجمہ بہت جگہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی جماعت کثیرہ اللہ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے جب سب جالوت کے مقابلے میں آئے کہنے لگے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولما برزوا لجالوت وجودہ ترجمہ اور جب سامنے ہوئے جالوت کے اور اس کی فوجوں کے بولے یعنی طالوت کے لشکری اے رب ہمارے ڈال دے ہم میں جنتی مضبوطی ہے اور ٹھہرا ہمارے پاؤں اور مدد کر ہماری اس کا فرقہ قوم پر جالوت نے جب طالوت کے لشکر کی طرف دیکھا ان کی دلیری پر متعجب ہوا اور اس کو شرم آئی اس بات سے کہ ہم لاکھ آدمی جبری ہیں وہ تین سو تیرہ آدمی ضعیف کے ساتھ

ہم کو لڑنا کچھ مروی نہیں تب طالوت کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ جو سپاہ تو لڑنے کو لایا یہ قابل میرے لڑنے کے نہیں بہتر یہ ہے خیال باطل چھوڑ دے میری اطاعت قبول کر نہیں تو میرا سامنا کر میدان میں آ تب نے حکم کیا اپنے لشکر میں تم میں کوئی ایسا ہے کہ جالوت کا مردود کا سر کاٹ کے جلدی سے لے آئے اور جالوت مردود کو کہلا بھیجا کہ ہم اللہ کی راہ میں لڑنے آئے ہیں تو مت گمان کر کہ سپاہ میری قلیل اور لشکر تیرا بہت خدا میرا بزرگ ہے وہ مجھ کو غالب کر دے گا تجھ پر بہت ایسا ہوا ہے اللہ کے فضل سے کہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی جماعت کثیر پر اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے پس ناگاہ ایک لحظہ کے بعد ایک جوان مہیب شکل باحشمت تمام سلاح پوش گھوڑے پر سوار چوب تیرہ تلوار ہاتھ میں لے کر مخالف کے لشکر گاہ سے برصف کارزار آ کھڑا ہوا ایک نعرہ مثال خر کے مارا اور کہا میں ہوں جالوت تم سب کو میں کافی ہوں میرے سامنے آتے جاؤ اس بات کو سن کے طالوت نے فرمایا اپنے لشکر کو کہ تم میں کوئی ہے کہ اس مردود کا سر کاٹ کے لے آئے تو اس کو آدھی سلطنت اور اپنی بیٹی سے بیاہ دوں گا آخر کسی نے جواب نہ دیا تب طالوت سست ہوا اور کہا کہ جالوت لعین اب ہم پر حملہ کرے گا بنی اسرائیل کوئی اس کے مقابلے میں آگے بڑھتے نہیں یہ کہہ کر خود چاہا کہ اس مردود سے جا کے لڑے اس وقت ایک جوان قوی نے سر پر خود رکھ کے لباس حریر پہن کے ایک چوب ہاتھ میں لے کر طالوت کو آ کے سلام کیا اور کہا تم کچھ اندیشہ مت کرو خاطر جمع رکھو اللہ کے حکم سے میں جالوت سے لڑوں گا اور اس کو مار ڈالوں گا طالوت بولا تم کس قوم سے ہو اور تمہارا نام کیا ہے وہ بولے میں اسرائیلی ہوں اور میرا نام داؤد ہے اور میرے چھ بھائی ہیں آپ کے لشکر میں اس نے کہا کہ تم نے کبھی اول بھی لڑائی کی ہے وہ بولے میں اکثر سباع اور درندوں سے لڑا ہوں اور دو برداروں کے طالوت کے پاس حاضر تھے انھوں طالوت سے کہا اے خضر داؤد علیہ السلام کبھی کسی سے لڑا نہیں وہ جو کہتا ہے حضور میں محض غلط ہے اس نے کبھی لڑائی نہیں دیکھی اور وہ جالوت پلید بڑا لڑنے والا ہے جنگ آزمودہ ہے اس سے یہ کیونکر لڑ سکے گا پس طالوت نے ایک زرہ داؤد کو پہننے کے لیے دی جو زرہ کہ حضرت شموئیل نے ان کو دی تھی کہ یہ زرہ جس کے بدن میں آئے گی وہ لڑائی فتح کرے گا اور بادشاہ ہوگا اور ایک روایت ہے کہ طالوت نے خواب دیکھا تھا کہ جس کے بدن میں یہ زرہ موافق آوے گی اس ہاتھ سے جالوت مارا جائے گا بہر صورت وہ زرہ ہر ایک کو پہنا کے دیکھا کسی کے بدن میں موافق نہ آئی جب داؤد نے یہی پہنی ان کے بدن میں ٹھیک آئی تب طالوت نے ان کو کہا تم جاؤ جنگ گاہ میں جالوت پلید تمہارے ہاتھ سے مارا جائے گا پس ان سے عہد موہد کر کے وہ زرہ پہن کر اور وہ تین پتھر لشکر کے ساتھ آتے وقت جو راہ میں ملے تھے اور انھوں نے کہا تھا کہ ہم کو اٹھا کے لے جاؤ ہم تمہارے کام آئیں گے ہم ان پتھروں سے ہیں کہ جن پتھروں کے برسائے سے اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو

ہلاک کیا تھا ان پتھروں کو لے کر داؤد معرکہ جنگ میں جالوت کے سامنے گئے جالوت نے ان سے کہا کہ تو میرے ساتھ کون سے ہتھیار سے لڑے گا وہ بولے میں ان پتھروں سے تیرا سر توڑ کے مار ڈالوں گا جالوت نے کہا کہ بادشاہوں کے ساتھ پتھر سے لڑنا نہیں چاہیے داؤد نے فرمایا تو کتا ہے کتے کو پتھر سے مارنا چاہیے جالوت نے کہا تو چلا جانا حق مارا جائے گا میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو نہایت غریب اور ضعیف ایک پتھر ہاتھ میں لے کر مجھ سے لڑنے کو آیا ہے داؤد علیہ السلام نے کہا میں خدا کے حکم سے لڑنے کو آیا ہوں اس نے مجھ کو قوت دی ہے تجھ کو اس پتھر سے مار ڈالوں گا یہ کہہ کر پتھر اٹھا کر اس مردود پر پھینک مارا فوراً وہ جہنم واصل ہوا اور دوسری روایت میں یہ تفسیر سے لکھا ہے کہ اس پتھر فلاخن میں رکھ کے مارا جالوت کے سینے پر جا پڑا وہاں اس کو جہنم رسید کر کے وہیں پتھر دو ٹکڑے ہوئے کر ایک ٹکڑا لشکر کے وہنی طرف جا گرا اور سب کو ہلاک کیا اور ایک ٹکڑا لشکر کے بیچ میں گرا وہ سب درہم برہم ہو کر کوئی بھاگا اور کوئی جہنم رسید ہوا قولہ تعالیٰ فہزموہم بساذن اللہ وقتل داؤد جالوت ترجمہ پس شکست دی بنی اسرائیل نے قوم جالوت کو اللہ کے حکم سے اور مار ڈالا داؤد نے جالوت کو اور جالوت نے داؤد کہا کہ ماشاء اللہ تمہاری بڑی قوت ہے تم نے اکیلے جالوت کو اس کے لشکر سمیت مار ڈالا مجھ کو کیا طاقت تھی کہ میں اس کو مار ڈالتا تفسیر میں لکھا ہے کہ شموئیل علیہ السلام نبی نے داؤد علیہ السلام کے باپ کو بلا کے کہا کہ اپنے بیٹوں کو مجھے دکھلا اس نے چھ بیٹوں کو دکھایا جو قد آور تھے اور داؤد کو نہ دکھایا وہ قد آور نہ تھے اور بکریاں چراتے تھے پھر شموئیل نے ان کو بلایا اور پوچھا کہ تو جالوت کو مارے گا انھوں نے کہا کہ ماروں گا تب جالوت کے سامنے وہ گئے اور تین پتھر فلاخن میں رکھ کر مارے جالوت کا سر کھلا تھا اور تمام بدن لوہے کی زرہ میں خرق تھا سر میں لگے اور پیچھے سے نکل گئے اور بعد فتح لڑائی کے جالوت نے اپنی بیٹی کو داؤد علیہ السلام سے بیاہ دیا اور داؤد بادشاہ ہوئے۔

روایت میں آیا ہے کہ جب جالوت کی لڑائی پر فتح پائی بنی اسرائیل نے ان سے کہا کہ تم نے جو وعدہ کیا تھا کہ جالوت کو اس کو آدمی سلطنت اور اپنی بیٹی سے بیاہ دوں گا اب وعدہ اپنا پورا کر دو داؤد کو آدمی سلطنت اور بیٹی سے بیاہ دو جالوت نے کہا بیٹی میری خوبصورت اور داؤد علیہ السلام زور رنگ اور کہوڑ چشم ہے اسے نہیں دوں گا اور حضرت داؤد علیہ السلام نے بھی انکار کیا کہ اگر وہ ایسا کہتا ہے تو میں بھی بیاہ نہ کروں گا مروی ہے کہ آخر جالوت نے اپنی بیٹی کو ان سے بیاہ دیا اور نصف سلطنت دی اس کے بعد جب جالوت نے دیکھا کہ لشکر داؤد سے موافقت رکھتے ہیں دل میں خوف کیا ایسا نہ ہو کہ سلطنت میری وہ سب چھین لیں تب داؤد کو مار ڈالنے کا قصد کیا اور داؤد پہاڑ کے کنارے جا کے ایک مسجد بنا کر عبادت میں مشغول ہوئے اور عابد اور عالم ستر آدمی ان کے ساتھ تھے عبادت میں بنی اسرائیل نے

طالوت سے کہا کہ داؤد کے بہت سے عابد جمع ہوئے ہیں اگر وہ دعا کریں تو ہم سب برباد ہو جائیں گے اور سلطنت چھینی جائے گی طالوت نے جب یہ سنا بہت لشکر ساتھ لے کر داؤد علیہ السلام کو مارنے کو اس پہاڑ کے نزدیک جہاں ان کی عبادت گاہ تھی رات کے وقت ان کو جاگھیرا اور تنگی تلوار ہاتھ میں لے کر چاہا کہ مسجد کے اندر گھس کر مع عابد داؤد کو مار ڈالے خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ خواب نے ان پر غلبہ کیا آخر طالوت مع لشکر سب سو گئے داؤد مسجد سے نکل کر کیا دیکھتے ہیں کہ طالوت مع لشکر سو گیا ہے تب تنگی تلوار اس کے ہاتھ سے لے کر پتھر پر ماری پتھر دو ٹکڑے کر کے اس کے پیٹ پر تلوار اور پتھر اور ایک پرزہ کاغذ کا لکھ کے رکھ دیا اور چراغ بجھا دیا اس پرزے پر یہ لکھا تھا اے طالوت یہ تیری تلوار میں نے پتھر پر مار کر دو ٹکڑے کر دیا اگر تیرے پیٹ پر مارتا تو دو ٹکڑے کر ڈالتا اور تجھ کو خیر نہ ہوتی کون تیری فریاد کو پہنچتا بہتر یہ ہے کہ تو یہاں سے اٹھ کے چلا جا عابدوں کو مارنے کا قصد منت کر دنیا اور آخرت میں گنہگار ہوں گا جب روز روشن ہوا طالوت نیند سے جاگ کے دیکھتا ہے کہ اپنی تلوار ایک پرزہ کاغذ کا اور دو ٹکڑے پتھر کے پیٹ پر ہیں ڈر کے اٹھ کھڑا ہوا اور پشیمان ہو کر بیت المقدس میں چلا گیا اور داؤد اپنی عبادت میں مشغول ہوئے پھر طالوت نے پیچھے چند آدمی سپاہی بھیجے کہ تم جا کے داؤد کو معہ جماعت اس کی شیخوں کر کے مار آؤ تب وہ مردود حضرت داؤد علیہ السلام اور عابدوں کو مارنے کے لیے گئے اتفاقاً اس شب کو حضرت داؤد علیہ السلام اپنی عبادت گاہ سے باہر نکلے تھے عابدوں کو مسجد کے اندر جا کے مار ڈالا طالوت کو خبر ہوئی کہ سب عابد مارے گئے اور داؤد نہیں مارے گئے مطلب اس کا داؤد سے عابدوں کے مارے جانے سے پشیمان ہوا اور ڈرا داؤد کو بلا بھیجتا کہ ان سے اپنی بیٹی بیاہ دے اور عذر خواہی اپنی تقصیر کی کرے تب قاصدوں نے داؤد علیہ السلام سے جا کے کہا کہ آپ کو طالوت بادشاہ بلاتا ہے آپ چلئے وہ آپ سے تقصیر کی معافی چاہتا ہے داؤد علیہ السلام نے اس بات کو سن کے ان سے کہا کہ طالوت نے گناہ کبیرہ کیا ہے بے گناہ مسلمان عابدوں کو مار ڈالا ہے اور میرے بھی مارنے کا قصد کیا تھا جب تک کہ وہ کسی بڑائی میں نہ جائے گا بعوض خون ہر عابد کے ایک ایک کافر کو جب تک نہ مارے گا تب تک میں وہاں نہ جاؤں گا پس قاصدوں نے یہ باتیں طالوت سے جا کے کہ دیں طالوت یہ سن کے اپنے کردار و رشت سے پشیمان ہوا اور داؤد علیہ السلام کا فرمان پر عمل کریں لڑائی میں جب معرکے میں جا کے کھڑا ہوا اچانک ایک تیر دشمن کی طرف سے آ کے اس کے سینے پر لگا ایسا کہ پشت سے نکل گیا وہیں اس کی جان نکل گئی اور لشکر اس کا ہر میت پا کر پھر آیا اور داؤد علیہ السلام نے یہ خبر پا کر طالوت کے گھر پر آ کے اس کی بیٹی سے بیاہ کیا اور سلطنت کے مالک ہوئے تخت پر بیٹھے اور یہ بسبب صبر کے بادشاہی اور پیغمبری ان کو ملی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَإِنَّ اللَّهَ مَلِكٌ وَالْحَكْمَةُ تَرْجُمُهُ** اور **رَدِيَ اللَّهُ تَعَالَى** نے داؤد علیہ السلام کو سلطنت اور

حکمت یعنی پیغمبری۔

خبر میں آیا ہے کہ داؤد علیہ السلام یہود ابن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں تھے جب تخت سلطنت پر بیٹھے اس کے چالیس برس کے بعد ان کو پیغمبری ملی اور قوت ان کو اللہ نے اس قدر دی تھی کہ کوئی بادشاہ ان کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذکر عبدنا داؤد ذا الاید انه اواب ترجمہ اور یاد کرو ہمارے بندے داؤد علیہ السلام صاحب قوت کو تحقیق وہ رجوع کرنے والا تھا بخدا یعنی ذکر کرنے والا اور دوسری جگہ اللہ نے فرمایا وشددنا ملکہ ترجمہ اور زور دیا ہم نے اس کی سلطنت کو اور دی ہم نے اس کی حکمت اور فیصلہ کرنے والی بات اور اللہ نے ان کو خلیفہ فرمایا یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض ترجمہ اے داؤد علیہ السلام تحقیق ہم نے کیا ہے تجھ کو خلیفہ زمین میں پس حکم کر درمیان لوگوں کے ساتھ حق کے اور مت پیروی کر خواہش نفس کی پس گمراہ کر دے گی تجھ کو خدا کی راہ سے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا خوش آواز کیا تھا جب وہ زبور پڑھتے ان کی خوش الحانی سے بہتا پانی ٹھم جاتا کہتے ہیں کہ بہتر طرح کے الحان سے پڑھتے تھے وحوش و طیور پر بند و چرند جمیع جانور ہوا پر اور زمین پر کھڑے ہو کر سنتے اور بے ہوش ہو جاتے اور پتیاں درختوں کی زرد ہو جاتیں اور پتھر موم ہو جاتا اور پہاڑ جنبش میں آجاتے ان کے ساتھ سب کوئی تسبیح پڑھا کرتے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا جبال اونی معہ والطیر ترجمہ اے پہاڑ اور اے جانور اور جووع سے پڑھو اور تسبیح کرو اس کے ساتھ کتاب زبور کو اللہ تعالیٰ بیان پر الہام سے فرمایا تھا ویسا الہام نہ جبرئیل پر تھا نہ میکائیل پر قصص الانبیاء میں لکھا ہے اور مترجم نے بھی دیکھا کہ توریت اور زبور میں امر ونہی وعدہ وعید سوا طریق عبادت کے نہیں اور زبور پڑھتے وقت داؤد کی آواز چالیس فرسنگ تک جا پہنچی اس آواز سے کافر لوگ بے ہوش و مردہ ہو جاتے یہ ایک معجزہ ان کی نبوت کا تھا اور دوسرا معجزہ یہ تھا کہ خدا نے ان کی انگلیوں میں ایسی تاب و گرمی دی تھی کہ ان کے چھوتے ہی لوہا پگھل کر نرم ہو جاتا جیسا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا والناس لہ الحدید ترجمہ اور نرم کیا ہم نے داؤد کے واسطے لوہا یعنی لوہا ان کے ہاتھ میں آتے ہی مثل موم کے نرم ہو جاتا اور بے آلہ آتش کے ہاتھ سے کڑیاں موڑ کر زرہ بناتے اور لوگ بناتے ہیں آگ سے کہتے ہیں کہ لوہے کی زرہ پہلے انھیں سے ایجاد ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وعلمنہ صنعة لبوس لکم ترجمہ اور سکھائی ہم نے کارگیری بنانا ایک پہناؤ تمہارا لو کہ بچائے تم کو تمہاری لڑائی سے اور زرہ بنا کے چار سو درم کے بیچے دو سو درم درویش محتاجوں کو دیتے اور ایک سو درم اقارب کو اور ایک سو اپنی عبادت کے لیے غذا میں صرف کرتے اور اپنے اوقات کو تین طرح پر تقسیم کیا تھا چند روز عبادت میں رہتے اور چند لوگوں کا انصاف کرتے اور چند روز اپنے کام میں مصروف رہتے۔

مروئی ہے ان کے بتلا ہونے کا یہ سبب تھا کہ ایک روز کتاب صحیفہ پیشیں پڑھتے تھے اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق اور یعقوب علیہ السلام کی بزرگی کا بیان لکھا پایا دل میں کہا کہ انھوں نے خدا کے کیا کام کیے تھے جو یہ مرتبے اور بزرگیاں پائیں اس وقت درگاہ باری سے خطاب آیا اے داؤد علیہ السلام ان پر میں نے بلا نازل کی تھی انھوں نے صبر کیا تب یہ مرتبہ اور بزرگی ان کو ملی پس داؤد علیہ السلام نے عرض کی الہی تو مجھ کو بھی بلا میں مبتلا کر میں بھی صبر کروں گا تا مجھ کو بھی یہ بزرگی ملے بعض کہتے ہیں کہ طالوت کی سلطنت جب ان کو ملی اور بنی اسرائیل پر بادشاہ ہوئے مارے خوشی کے کہا اللہ کی قسم میں اچھی طرح سے ان کی عدالت کروں گا لفظ انشاء اللہ کہا اور بعض کہتے ہیں کہ طالوت کے اعتماد پر دعا کی اے پروردگار تو گنہگاروں پر رحم کر اور اپنے گناہ سے پاک جانا اور اس میں اختلاف بہت ہے حاصل کلام جبرئیل نے ایک روز کہا اے داؤد علیہ السلام خدا نے تم کو صحت و عافیت سے رکھا تم اپنی خواہش سے دکھ مانگتے ہو خیر باشد فلا نے روز تم پر بلا نازل ہوگی منقول ہے کہ ایک دن داؤد علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھے تھے روز موعود کو دو شنبے کے دن سترھویں ماہ رجب کی اچانک ایک پرندہ خوبصورت کبوتر کے مانند بدن اس کا سونے کا رنگ اور ہر پر اس کا رنگ برنگ مثل جواہر کے تھا اور ناخن اور چونچ مانند یاقوت کے سرخ اور زرد کی اور پاؤں فیروزے کے تھے عبادت گاہ میں حضرات کے سامنے گھر کے کنارے طارق پر آ بیٹھا حضرت نے اس کا حسن و لطافت دیکھ کے بخواہش اپنے لڑکوں کو چاہا کہ پکڑیں پس وہ مرغ وہاں سے اڑ کے ایک بالا خانے پر جا بیٹھا حضرت نے اس کا تعاقب کیا پھر وہاں سے ایک باغ میں جا بیٹھا وہاں بھی گئے اور لوگوں سے دریافت کیا کہ کس کا باغ ہے وہ بولے یہ باغ بطشانا نام عورت ہے اس کا ہے تب حضرت بالا خانے پر چڑھ کر چاروں طرف دیکھتے رہے اور اسی باغ میں بطشانا عقیقہ ننگی حوض میں اپنے نہاتی تھی نظر اس پر چاڑھی کہتے ہیں کہ داؤد نے اس کو دیکھ کے بہت خواہش کی واللہ علم اور بطشانا نے اس کو دریافت کیا کہ یہ شخص مجھ پر خواہش رکھتا ہے پس بالوں سے اپنا تمام بدن ڈھانک لیا اور دل میں ان کے نہال محبت بویا اور داؤد نے اس بالا خانے پر سے اتر کر باغ کے پاس جا کے پوچھا یہ مرغ کس کا ہے بولے بطشانا کا حضرت نے کہا اس کا شوہر ہے بولے چند روز ہوئے اور یا نام ایک شخص ہے اس سے بیاہ ہوا اب تک بستر نہیں ہوئی یہ سن کے داؤد نے اور یا کو بلا کے بہت پیار کر کے محبت سے کہا تم جہاد میں جاؤ اور بہت روپیہ پیسہ دے کے اس کو خوش کیا روم کی طرف بھیجا جہاں کی جائے دشوار تھی وہاں جو جاتا تھا پھر نہیں آتا تھا پس اور بانے وہاں جا کے بہت لڑائی ماری اور فتح کی پھر وہاں سے دوسری جگہ کہ نام اس کا ناطقہ تھا وہاں جا کے بہت لڑائی کی اور درجہ شہادت پایا اور پیچھے اس کے لشکر نے اس ملک کو فتح کر کے بہت مال غنیمت لاکے حضرت داؤد علیہ السلام کو دیا اور

حضرت نے اوریا کی شہادت کی خبر سن کے ایک برس تک تعزیت کی اس کے بعد بطشابی بی کو اپنے نکاح میں لائے اس کے آگے ننانوے بی بیوں ان کی تھیں بطشا کو لے کے سو بی بیوں ہوں کہتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام بطشا کے لطن سے پیدا ہوئے ایک دن داؤد علیہ السلام محراب میں بیٹھ کے مناجات کرتے تھے محراب کی دیوار توڑ کے دو شخص اجنبی اس کے اندر آئے حضرت دیکھ کے چونک اٹھے انھوں نے کہا کہ مت ڈر چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وھل ائک نبو الخصم اذ تور المنحرب اذ دخلوا علی داؤد ترجمہ کیا پہنچی ہے تجھ کو خبر دعویٰ والوں کی جب دیوار توڑ کے آئے عبادت خانہ میں جب داخل ہوئے گئے داؤد کے پاس تو وہ گھبرایا ان سے وہ بولے مت گھبرا ہم دو جھگڑنے والے ہیں زیادتی کی ہے ایک نے دوسرے پر سو فیصلہ کر دے ہم میں انصاف کا اور دور نہ ڈال بات کو اور بتادے ہم کو سیدھی رات تب داؤد علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اپنا احوال کہہ واپس فریادی نے قولہ تعالیٰ ان ھذا اخی له تسع و تسعون نعجة ترجمہ یہ جو ہے میرا بھائی ہے اس کے پاس ہیں ننانوے دنبیاں اور میرے پاس ایک دنبی ہے پھر کہتا ہے مجھ سے حوالے کر مجھ کو دنبی اپنی اور زبردستی کرتا ہے مجھ سے بات میں تب داؤد علیہ السلام نے اس کے مخالف سے کہا کہ کیوں جی یہ جو بولتا ہے سچ ہے یا نہیں وہ بولا سچ ہے قولہ تعالیٰ قال لقد ظلمک بسؤال نعجتک الی نعاجہ ترجمہ بولا داؤد وہ بے انصافی کرتا ہے تجھ پر کہ مانگتا ہے تیری دنبی ملانے کو اپنی دنبیوں میں پس داؤد علیہ السلام سے وہ دونوں فرشتہ متخاممین یہ سن کر ہنس کے کہنے لگے اے داؤد باوجود تیری ننانوے عورتوں کے ہوتے پھر اوریا کی جو رو کو حرص سے تم نے بیاہ کیا ایک سو عورت تم نکاح میں لائے یہ وہ مقدمہ ہے جو ہم آئے ہیں تمہارے پاس دنبی کا معاملہ لے کر یہ تم نے اپنے نفس پر ظلم کیا یہ کہہ کر دونوں فرشتے غائب ہو گئے یہ جامع التواریخ میں ہے اور قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ داؤد علیہ السلام کے وقت میں اوریا نام ایک شخص تھا ایک عورت سے اس کے نکاح کا پیغام تھا قریب تھا کہ اس کا نکاح ہو جائے اس عورت کے وارثوں کو اوریا سے کچھ خلش ہوئی اس واسطے اس عورت کو اس کے نکاح میں نہ دیا تب داؤد نے اس عورت کے نکاح کا پیغام دیا اور ان کی ننانوے بی بیوں موجود تھیں اگرچہ اس میں خلاف شرع اس وقت نہ ہوا از روئے توریت اور زبور کے مگر اتنا بھی پیغمبروں کی شان سے خلاف ہے کہ شاید کوئی شبہ کرے کہ یہ درست نہیں یہ جانچ ہوئی وہ دونوں فرشتے اور داؤد علیہ السلام کے بیچ میں پست داؤد علیہ السلام اس بات سے بہت ناام ہوئے معلوم کیا کہ وہ دونوں فرشتے اپنی دنبی کا معاملہ لے کر ہم کو نصیحت کرتے آئے تھے تب اپنی خطا سے معترف ہو کر بہت روئے اور توبہ کی اور سجدے میں چالیس رات دن پڑے رہے نہ کھاتے نہ پیتے شب و روز رویا کرتے یہاں تک روئے کہ آب چشم سے ان کے چاروں طرف گھاس

پیدا ہوئی سر سے اونچی تب جناب باری سے ندا آئی اے داؤد علیہ السلام سر اپنا سجدے سے اٹھا تیری خطا میں نے معاف کی تب آپ نے سر سجدے سے اٹھایا اور ایک آہ ایسی ماری کہ آہ سے سب گھانس ان کے چاروں طرف جو تھی جل گئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و ظن داؤد انما لفتناہ فاستغفر ربہ ترجمہ اور خیال داؤد علیہ السلام نے اس کو جانچا پھر گناہ بخشوانے لگا اپنے رب سے اور گرا جھک کر سجدے میں اور رجوع ہوا طرف اللہ کے پس ہم نے معاف کر دیا اس کو یہ کام حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کے فرمایا اے داؤد علیہ السلام تو اور یا کی قبر پر جا کر اس سے اپنی تقصیر یکم عافی مانگ تا کہ فردائے قیامت میں تم سے مواخذہ نہ کرے داؤد علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اس بات کو سن کر اس کی قبر پر جا کر پکارا اے اور یا اے اور یا تیسری دفعہ اس نے جواب لیکر دیا بولا تم کون ہو مجھ کو پکارتے ہو اور نیند سے جگا دیا حضرت نے کہا میں داؤد علیہ السلام ہوں بولا خلیفہ خدا آپ یہاں کیوں آئے حضرت نے فرمایا میں تم سے معافی چاہتا ہوں اس نے کہا اے حضرت آپ نے مجھ کو جہاد میں بھیجا تھا میں شہید ہوا اس کے بدلے اللہ نے مجھ کو بہشت میں جگہ دی اب میں آرام سے ہوں اور جو کچھ کیا ہوگا آپ نے میرے ساتھ سو میں نے معاف کیا پس حضرت داؤد علیہ السلام اس سے خوش ہو کر اپنے گھر چلے گئے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان سے کہا اے داؤد علیہ السلام خدا نے تم کو سلام کہا ہے اور فرمایا پھر تم اور یا کے پاس جا کے یہ بات کہو کہ تجھ میں نے جہاد کو بھیجا تھا اپنے نفس کی خواہش سے تو وہاں شہید ہوا میں نے بطشاً سے نکاح کیا یہ تقصیر مجھ سے ہوئی تو مجھ کو معاف کر پس بموجب ارشاد جناب باری کے داؤد نے اور یا کی قبر پر جا کے پکارا اس نے جواب دیا اے حضرت پھر کیوں مجھ کو آپ کپ پکارتے ہیں تب احوال اپنا کھول دیا اس عورت کی حقیقت سب بیان کی اپنی خطا کی معافی چاہی اور یا نے اس کا جواب کچھ نہ دیا داؤد بہت گرویدہ ہوئے اور زور رو کے کہا اے اور یا میری تقصیر معاف کر میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تب اس نے کہا اے داؤد علیہ السلام مت رو اس بارہ میں تم کو معاف نہ کروں گا جو تم نے کیا ہے پھر حضرت نے رورو کے معافی مانگی پھر بھی اس نے معاف نہ کیا تب درگاہ الہی سے یہ ندا آئی اے داؤد علیہ السلام مت رو میں نے تجھ کو معاف کیا حضرت نے عرض کی الہی اور یا مجھ کو معاف نہیں کرتا ہے تب حکم ہوا اے داؤد حشر کے دن اس کے لیے ایک قصر یا قوت سرخ سے بناؤں گا اور اس میں حوریں بہشت کی رہیں گی اور یا کو ان پر عاشق و فریختہ کروں گا تب اس کے بدلے وہ تم کو معاف کر دے گا منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے اسی وقت بہشت میں ایک مکان پر تکلف جو اہرات سے بنا کے اور یا کو دکھایا اور اس سے فرمایا کہ داؤد کو معاف کر تو یہ قصر بہشت تجھ کو دوں گا پس اس وقت وہ یہ قصر اور حوروں کو دیکھ کے عاشق ہوا اور خوش ہو کر داؤد علیہ السلام کو پکارا اے داؤد میں نے تمہاری خطا معاف کی اس کے بعد

داؤد خوش ہو کر اپنے گھر پر آئے ایک دن بنی اسرائیل جمع ہو کر کہنے لگے اے نبی اللہ آپ کو کیا ہوا ہم آپ کو چالیس برس سے دیکھتے ہیں کہ کھانا پینا چھوڑ کر غم دیدہ ہو کر پھرتے ہو حضرت نے فرمایا اے صاحبو خدا نے جب مجھ کو خلیفہ کیا اور تم پر نبی کیا مجھ کو منع فرمایا تھا کہ نفس امارہ کے پیچھے مت پڑو کہ خراب ہوتے پس اس بات کو میں نے بھول کر نفس کی پیروی کی تھی ایک شخص اور یا نام میں نے اس کو مغالطہ دے کے جہاد میں بھیجا تھا کہ اس کی عورت سے نکاح کروں وہاں وہ شہید ہو گیا اور اس کی جو رو سے میں نے نکاح کیا اس لیے خدا نے مجھ چند روز بلا میں مبتلا کیا تھا اب اللہ نے مجھ کو اس سے نجات بخشی اور وہب ابن منبہ سے روایت ہے کہ داؤد علیہ السلام اپنی خطا تیس برس تک رویا کیے کہ ان کی آنکھ کے آنسو سات تک کپڑے گزی کے ان کے سجدے کے نیچے تر ہو جاتے تھے کہتے ہیں کہ چار ہزار عابدان کے ساتھ رویا کرتے سلیمان علیہ السلام اپنے باپ کے آنسو پونچھ لیتے اور جس بھری رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ داؤد علیہ السلام بعد غفو گناہ اپنے کے خشک روئی پر بجائے نمک کے خاک چھڑک کر کھاتے اور آنسو بہاتے اور کہتے تھے کہ یہی خوراک ہے صاحب تفسیر کی کہتے ہیں کہ ستر برس تک ان کا یہ حال رہا ایک دن بیت المقدس میں جا کر سر زمین پر رکھ کر روتے رہے جبرئیل جناب باری سے یہ مژدہ لائے اور کہا تو لہ تعالیٰ فغفرنا لہ ذلک وان لہ عندنا لزلفی و حسن ماب ترجمہ پس ہم نے معاف کر دیا اس کو وہ کام اور اس کو ہمارے پاس مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانا داؤد علیہ السلام نے ایک دن بیت المقدس کے منبر پر چڑھ کر شکر خدا کا بجا کر زبور پڑھ کے عرض کی الہی توبہ میری تونے قبول کی آواز آئی قبول ہوئی پھر عرض یارب میں ڈرتا ہوں کہ خطا اپنی بھول جاؤں تو میرے بدن پر ایک نشان خطا کا رکھ دے تاکہ اس گناہ سے اپنے تمہیں نہ بھولوں نشان دیکھنے سے یاد رہے تب بحسب عرض اللہ نے ان کی داہنی ہتھیلی پر ایک نشان اس گناہ کا جو بالانڈ کو رہے رکھ دیا تب داؤد علیہ السلام اس پر ہمیشہ نگاہ کرتے تھے اپنی خطائی ماضی کو نہ بھولتے اور توبہ استغفار کرتے اور منبر پر خطبہ پڑھے وقت وہ دست مبارک کہ جس پر نشان گناہ کا تھا سب کو دکھلاتے اور اسے دیکھ کے سب ترس کرتے اور روتے جب توبہ داؤد علیہ السلام کی خدا کے یہاں قبول ہوئی تب عدل و انصاف کے تحت پر بیٹھے کہتے ہیں کہ ایک دن دو دہقانی متخامین داد خواہ ان کے پاس آئے ان میں سے ایک نے کہا کہ اس کی بکریوں نے میرا کھیت کھایا ہے آپ اس کا انصاف کرو دیجئے حضرت نے منصفوں کو فرمایا قیمت بکریوں کی اور کھیت کی ٹھہراؤ جب قیمت زراعت بکریوں سے زیادہ ٹھہری حضرت نے بکریوں کو زراعت والے کے حوالے کیا اور صاحب بکری داؤد علیہ السلام کے پاس سے روتا ہوا نکل آیا تب حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر اس وقت سات برس کی تھی وہ دروازے پر بیٹھے تھے اس کو روتے ہوئے دیکھا حضرت نے اس سے پوچھا تم کیوں روتے ہو اس نے

کہا کہ داؤد نے انصاف کر کے میری بکریاں کھیت والے کو دے دیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تم خلیفہ خدا سے جا کے کہہ اے خلیفہ خدا اگر آپ ہمارے اس مقدمہ کو غور کر کے انصاف فرمادیں تو اس غریب کے حق میں بہتر ہوگا اس نے بموجب ارشاد سلیمان علیہ السلام کے حضرت داؤد سے جا کے کہا داؤد نے کہا تم کو یہ بات کس نے بتائی وہ بولا سلیمان علیہ السلام نے تب حضرت داؤد علیہ السلام نے سلیمان علیہ السلام کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ تم نے اس کو میرے پاس کیوں بھیجا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا اے بابا جان اگر حضور اس مقدمہ کو اچھی طرح غور کر کے انصاف فرمائیں تو اس غریب کے حق میں بہتری ہوتی ہے تب داؤد علیہ السلام نے سلیمان سے پوچھا کہ کہو تم اس کا فیصلہ کس طرح ہوگا تب دونوں حضرات نے اس مقدمہ کو چکا دیا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا و داؤد و سلیمان از یحکمانی فی الحوث ترجمہ داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کو دی ہدایت ہم نے جس وقت کہ حکم کرتے تھے دونوں بیچ کھیتی والوں نے جس وقت چک گئیں بیچ اس کے بکریاں ایک قوم کی اور روبرو تھا ہمارے ان کا فیصلہ پس سمجھا دیا ہم نے وہ فیصلہ سلیمان علیہ السلام کو اور دونوں کو حکم اور علم دیا تھا تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بکریاں دلوا دیں کھیتی والوں کو بدلا ان کے نقصان کا ان دین میں یوں تھا کہ چور کو غلام کر لیتے تھے اس موافق یہ حکم کیا کہ اور سلیمان علیہ السلام اس وقت لڑکے تھے انھوں نے بھی یہ جھگڑا اپنے پاس منگویا اور کہا کھیتی والوں کو کہ بکریاں رکھوان کا دودھ پیو اور کھیتی کو پانی دیا کریں بکری والے جب کھیتی جیسی تھی ویسی ہو جائے تب بکریاں پھر دیکھو اور کھیتی لچو جس میں دونوں کا نقصان نہ ہو سلیمان نے یہ انصاف کیا اور پھر داؤد بے مشورت سلیمان علیہ السلام کے کچھ دادرستد کا حکم لوگوں پر نہیں کرتے ایک دن یوں ہوا کہ ایک بڑھیا سلیمان علیہ السلام کے غائبانہ حضرت داؤد کے پاس دادخواہ آئی بولی اے خلیفہ خدا میں بڑھیا ضعیفہ عیال دار ہوں میں اپنے عیال و اطفال کے لیے دکھ محنت کر کے سرپا آٹا لائی تھی ہوا میرے سر پر سے سب اڑا لے گئی میرے لڑکے بالے بھوکے مرتے ہیں آپ اس کا انصاف کیجئے ہوا سے میرا آٹا دلوا دیجئے حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا اے بڑھیا ہوا پر میرا حکم چلتا نہیں کیونکہ تجھ کو آٹا دلوا دوں اپنی طرف سے اس کے بدلے آٹا دیتا ہوں تو لے جا تب بڑھیا آٹا لے کر دعا کرتی ہوئی چلی دروازے پر حضرت سلیمان علیہ السلام بیٹھے تھے بڑھیا کو دیکھ کے پوچھا اے بڑھیا تو کیوں آئی تھی داؤد نے یہ انصاف کیا کہ اپنی طرف سے مجھے آٹا دلوا دیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا وہ کیا معاملہ ہے تب اس نے بیان کیا سلیمان علیہ السلام نے اس کو کہا تم جاؤ خلیفہ خدا سے کہو یا نبی اللہ میں ہوا سے قصاص چاہتی ہوں آٹا نہیں مانگتی ہوں تب بڑھیا جا کے حضرت داؤد سے قصاص مانگا حضرت نے فرمایا اے بڑھیا تو دس من آٹا مجھ سے لے جا پر ہوا سے انتقام

مت چاہ میری حکومت اس پر نہیں چلتی کہ اس کو پکڑ منگواؤں اور سیاست کروں پھر بڑھیا ناچار ہو کر دس من آٹا لے کر خوش ہو کر حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے سے دروازے پر جب نکل آئی پھر سلیمان علیہ السلام نے اس سے کہا اے بڑھیا تو کیوں بغیر فیصلے کے جاتی ہے پھر جا کے تو خلیفہ خدا سے کہہ کہ میں آٹا نہیں چاہتی ہوں آپ پھر لیجئے میری تجویز کر دیجئے پھر بڑھیا نے جا کے یہ بات کہی حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سے پوچھا تجھے کس نے یہ بات بتادی وہ بولی سلیمان علیہ السلام نے تب داؤد علیہ السلام نے سلیمان علیہ السلام کو بلایا اور کہا اے بیٹے ہوا کی تجویز میں کس طرح کروں گا وہ پکڑی جاتی نہیں ہاں اگر وہ صورت مجسم ہوتی تو البتہ اس کو پکڑ منگواتا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا اے بابا جان اس کو پکڑ کے حاصل کرنا سہل بات ہے آپ کی دعا کافی ہے آپ دعا کریں خدا کے حکم سے ہوا صورت شخص بن کر خود حضور میں حاضر ہوئے گی میں ڈرتا ہوں کہ آپ کو قیامت کے دن خدا کے پاس مواخذہ ہو وہ بڑھیا اگر آپ کا شکوہ کرے اور انصاف چاہے تو آپ اس وقت کیا جواب دیں گے یہ سن کے داؤد نے خدا کی جناب میں دعا مانگی اور سلیمان نے ان کے ساتھ میں آمین کہا اس وقت خدا کے حکم سے ہوا صورت شخص ہو کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئی تب اس بڑھیا نے ہوا سے اپنے آٹے کا دھویٰ کیا ہوانے اس کا یہ جواب دیا کہ نبی اللہ میں نے جو کیا تھا خدا کے حکم سے کیا تھا حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا وہ کیا ہے سو بیان کر ہوانے کہا یا نبی اللہ دریا میں ایک قوم کی کشتی تھی اس میں ایک سوراخ ہو گیا تھا قریب ڈوبنے کے تھی آپ کے گرداب میں پڑی تھی اس قوم نے اللہ کی نذر کی کہ اگر کشتی کو اس گرداب ہائل سے خدا بچا دے تو اس کشتی کا سب مال خدا کی راہ پر فقیروں اور محتاجوں کو دیں گے تب خدا نے مجھ کو بھیجا اس بڑھیا کا آٹا لے کر اس کشتی کے سوراخ کو بند کر دیا وہ کشتی غرق سے بچی حاصل کلام چند روز کے بعد وہ کشتی کنارے لگی حضرت داؤد کو خبر ہوئی کہ ایک کشتی نذر کی دریا کے کنارے پہنچی ہے حضرت نے سب مال نذر کا کشتی سے منگوا کر آدھا فقیروں اور محتاجوں کو دیا اور آدھا مال بڑھیا عورت کو دیا کہ جس کے آٹے سے اس کشتی کا سوراخ ہوانے بند کیا تھا اس روز داؤد نے اس بڑھیا عورت سے پوچھا کہ تم نے خدا کی کیا اطاعت و بندگی کی تھی جو تم کو اتنا مال ملا وہ بولی کہ میں نے خدا کی کچھ بندگی نہیں کی مگر ایک دن فقیر محتاج بھوکا پیاسا میرے پاس آیا کھانے کا سوال کیا اس وقت بندی کے پاس ایک روٹی موجود تھی میں نے وہ روٹی اس کے حوالے کی تب اس کو کھانے کے پھر مجھ سے اسنے کہا میں بہت بھوکا ہوں اس روٹی سے مجھے سیری نہ ہوئی اور دیجئے میں نے اس کو کہا تم ذرا ٹھہرو میں گیہوں پھین کے روٹی پکا دیتی ہوں یہ کہہ کر میں آٹا پھین کر سر پر رکھ کر لائی تھی راہ میں ہوا سے سب اڑ گیا میں یہ جانتی ہوں مجھ پر تکلیف گزری اس بھوکے فقیر کے سبب متکثر غمناک ہو کر تمہارے پاس داد خواہ

آئی تھی اتنا مال خدا کی مہر سے تمہارے ہاتھ سے مجھ کو ملا کہتے ہیں کہا اس وقت خدا کے حکم سے جبرئیل نے داؤد علیہ السلام سے آ کے یہ بات کہی کہ اس بڑھیا کو کہہ دے اتنا مال جو تو نے پایا بدلا اس آٹے کا ہے جو ہوا سے اڑ گیا تھا اور اس روٹی کے بدلے جو تو نے اس فقیر کو دی تھی آخرت میں ستر روٹیاں ملیں گی منقول ہے کہ ایک دن بنی اسرائیل نے داؤد علیہ السلام سے کہا ہم احوال قیامت و داؤد و سدا کا دنیا میں دیکھا چاہتے ہیں تاکہ یقین ہو کہ قیامت کے دن اسی طرح ماجرا گزرے گا تب حضرت نے ان سے کہا کہ کل عید کے دن تم کو دکھلاؤں گا مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص سردار رئیس القوم مالدار تھا اس کی ایک گائے تھی زرد رنگ خوشنما پاؤں اس کے یا قوت سے اور سینگ اس کے جواہرات سے اور زری کپڑے سے سجا کے میدان میں وہ چھوڑ دیا کرتے اور بنی اسرائیل میں ایک عابدہ تھی اس کا ایک بیٹا صالح تھا دونوں صحرا میں جا کے ایک عبادت گاہ بنا کے خدا کی عبادت میں مصروف تھے ان کے ساتھ کھانے پینے کا کچھ اسباب نہ تھا مگر ایک چشمہ اس کے کنارے جاری تھا اور ایک انار کا درخت تھا خدا کی مہر سے ہر روز اس میں دو انار لگتے اس کو ماں اور بیٹا کھاتے اور اسی پر قناعت کرتے ستر برس تک یہی حال رہا ایک روز اس کے بیٹے نے کہا اے اماں جان شہر کے اندر بازار میں بہت چیزیں بکتی ہیں جی چاہتا ہے کچھ لاکے بازار سے کھاؤں اس کی ماں نے کہا اے بیٹا یہ دو انار اللہ تعالیٰ ہم کو بے رنج و محنت ہر روز عنایت کرتا ہے یہ کھا کر شکر کر دو دوسری چیز کی لالچ مت کر لالچ بری چیز ہے یہ کہہ کر جب درخت کی طرف نظر کی وہ دو انار روزینہ لگتے تھے غائب ہو گئے اس کی ماں نے کہا اے بیٹا وہ دو انار جو اللہ نے ہم کو روزی دی تھی بسبب بے صبری اور ناشکری کے غائب ہوئے پس ایک رات ایک دن دونوں ماں بیٹے بھوکے رہے اتنے میں اجنبی ایک گائے جو اوپر مذکور ہے دونوں ماں بیٹے کے پاس آ کے بولی کہ مجھ کو ذبح کر کے کھا جاؤ میں تمہاری حلال روزی سے ہوں ماں نے کہا اے بیٹا یہ گائے چاہتی ہے کہ ہم کو گناہ میں گرفتار کرے تب اس کو ہانک دیا پھر آ کے موجود ہوئی ہاتھ پاؤں چھوڑ کر زمین پر سو گئی اور حلق سامنے لاکے بولی اے میاں مجھ کو ذبح کر کے کھاؤ میں تمہارا رزق حلال ہوں تم پر بھی انہوں نے نہ مانا اور ہانک دیا پھر آ کے موجود ہوئی تب ناچار تیسرے دن ماں بیٹے نے اس کو ذبح کیا اور کباب بنا کے کھا گئے جب وہ گائے تیسرے دن اپنے آقا کے گھر نہ گئی آقا نے اس کی بہت تلاش کی لوگوں کو بھیجا جنگل و میدان میں نہ ملی آخر ایک عورت دلالہ قوم بنی اسرائیل سے تھی ہر گھر میں واسطے خرید و فروخت کے جاتی تھی اتفاقاً ان دونوں ماں بیٹے کے گھر گئی دیکھتی کیا ہے کہ ایک گائے ذبح کر کے وہ دونوں ماں بیٹے کباب بنا کر کھا رہے ہیں اس کو دیکھ کر دونوں ماں بیٹے گھبرا گئے اور اپنے بیٹے سے کہا آج کتنے برس سے ہم یہاں اپنے خالق کی عبادت میں مشغول ہیں اور رزق حلال سے کھاتے ہیں آخر میری بات تو

نے نہ مانی بے گانی گائے ذبح کر کے کھا گئے کیا جانے خدا ہم کو کس عذاب میں ڈالے اور رسوا کرے ملک میں پس اس عورت دلالہ نے جا کے صاحب بقر کو خبر دی اور نشان اس کا بتا دیا تب صاحب گائے نے جا کے داؤد سے نالش کی فلا نے شخص نے میری گائے ذبح کر کے کھائی ہے اس وقت داؤد نے حکم کیا کہ اس کو میرے دربا میں حاضر کرو تب پیادے سب دوڑے اور ان ماں بیٹے کو حضور میں لا کر حاضر کیا حضرت نے ان سے پوچھا تم کیوں بیگانی گائے کر کے کھا گئے انہوں نے کہا کہ اے خلیفہ خدا وہ گائے تین دن تک ہمارے دروازے پر آ کر پڑی رہی ہانکنے سے بھی نہ گئی اور بولتی تھی کہ میں تمہاری حلال روزی ہوں مجھ کو ذبح کر کے کھا جاؤ اور ہم تو تین دن کے بھوکے تھے ذبح کر کے کھا گئے یہ سن کے اس رئیس صاحب بقر نے ان سے کہا کہ تم جھوٹ کیوں بولتے ہو گائے بیل نے بھی کسی سے بات کی ہے حضرت نے اس کا جواب دیا البتہ خدا کے حکم سے بات کر سکتی ہے قصہ صاحب گائے نے دونوں ماں بیٹے سے قصاص طلب کیا حضرت نے فرمایا کہ تم ان کو معاف کرو ہزار اشرفی ہم سے لے لو وہ بولا میں ہرگز ان کو معاف نہیں کروں گا میں اپنی گائے کا قصاص لوں گا پھر حضرت داؤد نے اس سے کہا اس گائے کا چمڑا بھر کے اشرفی مجھ سے لوں ان کو اس خطا سے معاف کر اس جاہل نے حضرت کا کہنا نہ مانا اتنے میں حضرت حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے داؤد علیہ السلام اللہ نے تم کو سلام کہا اور فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل احوال قیامت تم سے دنیا میں دیکھا چاہتے ہیں تم ان سے کہہ دو کہ کل عید کے دن میدان میں جا کے سب حاضر ہوں احوال قیامت کا وہاں دیکھیں گے تب حضرت نے ان سے کہہ دیا وہ سب چھوٹے بڑے زن و مرد قوم کے اس میدان میں عید کے روز جا کے حاضر ہوئے اور داؤد علیہ السلام منبر پر چڑھ کے زبور پڑھنے لگے تمام لوگ خوش الحانی سے ان کی غش میں آ گئے اس وقت جبرائیل نے حضرت داؤد سے کہا کہ اس رئیس قوم صاحب گائے سے پوچھو کہ اس دن کو وہ یاد کرے کہ جس دن شام کی راہ سے فلا نے سودا گر کے ساتھ تو لو کر ہو کے جاتا تھا اس کے ساتھ پانچ سواونٹ بکری اور مال و اسباب تھا تو نے اس کو مارا سب چھین لیا اور مصر میں جا کے بہت نفع اٹھایا تھا اور پھر ملک شام میں چلا آیا تھا اتنا مال و متاع تو نے جو جمع کیا یہاں تک کہ تو بنی اسرائیل کا سرغنہ ہو اسوہ سودا گر جس کو تو نے مارا تھا اس کی یہ جو رو اور لڑکا ہے جو تیری گائے کو ذبح کر کے کھا گئے اور جتنا مال تیرے پاس ہے سب ان کا ہے داؤد نے یہ حقیقت جبرائیل سے سن کر صاحب گائے سے پوچھا اس نے انکار کیا اور کہا کہ میں نے ہرگز کسی کو نہیں مارا اور مال کسی کا چھینا لوٹا نہیں یہ بات کس نے کہی جھوٹ ہے جو آپ نے سنی ہے اس وقت خدا کے حکم سے زبان اس کی گنگ ہوئی اور ہاتھ پاؤں نے اس کے گواہی دی اس کے ہاتھ نے کہا سچ ہے میں نے چھری سے اس سودا گر کو ذبح کیا تھا اور اس کا شتر و مال سب لے گیا تھا اور

اسی طرح تمام اعضاء نے اس کے گواہی دی بنی اسرائیل یہ حقیقت سن کے متعجب ہوئے اور داؤد نے کہا اے بھائی مومنو یہی حقیقت ہوگی حشر کے دن جس نے جو نیک و بد دنیا میں کیا ہوگا قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ظاہر ہوگا ہاتھ پاؤں ان کے گواہی دیں گے جیسا صاحب بقرہ کے ہاتھ پاؤں نے گواہی دی ہے اور منہ سے اس دن بول نہ سکے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **اليوم نختم على الفواہم و تکلمنا ابيديہم** آج مہر کر دیں گے ان کے منہ پر اور بولیں گے ہم سے ان کے ہاتھ اور بتائیں گے پاؤں جو کچھ وہ کھاتے تھے دنیا میں آخر داؤد علیہ السلام نے ان دونوں ماں بیٹوں کو کہا کہ یہ رئیس قوم کو جو صاحب گائے ہے تمہارے باپ کو مار کے تمام مال و دولت لوٹ لے گیا تھا اب خدا کے حکم سے اسے مار کے تم اپنے باپ کا قصاص اور مال و اسباب سب لے لو اس لڑکے نے اس بات کو سن کے اسی وقت صاحب گائے کا سر کاٹ لیا اور جو مال و اسباب تھا اپنے باپ کا لے لیا اور شکر نعمت منعم حقیقی پر عمل کریں خبر ہے کہ جب داؤد کی عمر آخر ہوئی موت قریب آئی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک صندوق ان کو لادیا اور کہا اے داؤد اپنے بیٹوں سے کہو اس کے اندر کیا چیز ہے جو کہہ سکے گا خلافت و سلطنت اس کو ملے گی تب انہوں نے تمام بنی اسرائیل اور پندرہ بیٹوں کو اپنے بلا کے ایک جگہ جمع کر کے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تو اس صندوق کے اندر کیا چیز ہے جو کہہ سکے گا اس کو اپنا ولی عہد کروں گا وہ تمہو گا بنی اسرائیل کا اور سارے جہاں کا بادشاہ ہوگا کسی سے اس کا جواب نہ ہوا سلیمان علیہ السلام سب بھائیوں سے چھوٹے تھے وہ خدمت باپ کی پر عمل کرے اور کہا اے باپا جان اگر حکم ہو تو فدوی عرض کرے اس کے اندر کیا ہے انہوں نے کہا اے بیٹا کہو تب سلیمان نے کہا اس کے اندر ایک انگشتری اور ایک چابک ہے اور ایک خط یہ تین چیزیں ہیں اور کچھ نہیں جب صندوق کھول کے دیکھا تو وہی تین چیزیں پائیں جبرائیل نے کہا یہ تینوں چیزیں مجزے ہیں یہ خاتم جو ہے بہشت کی ہے اللہ نے بھیجی جو شخص اس کو ہاتھ میں رکھے گا جو چاہے گا اسے حاصل ہوگا اور جب اس پر نگاہ کرے گا جو کچھ دنیا کے بیچ میں ہے مشرق سے مغرب تک بھلا برا مخلوق ہویدا ہوگا اور حوش و طیور پرند و چرند و مور و مار و ہوام جتنے ہیں سب اس کے تابع فرمان ہوں گے اور یہ چابک جو ہے دوزخ کا ہے جو شخص صاحب چابک سے نفی ہوگا اطاعت نہ کرے جب صاحب چابک اس پر اشارہ کرے گا وہ چابک خود بخود اس کو معذب کرے گا خبر ہے کہ وہ چابک نہ تھا دور باش تھا جو نفی ہوتا اللہ تعالیٰ سے چابک اس کو معذب کر کے لاتا کہتے ہیں کہ کوئی اس چابک کو ڈر کے مارے نہ چھوٹا سوا مالک کے کیونکہ بغیر استعانت غیر کے لوگوں پر عذاب کرتا اور کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پوچھا اس خط کے اندر کیا لکھا ہے داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کوئی اس کا حال دریافت نہ کرے گا سلیمان علیہ السلام نے کہا اس کے اندر پانچ مسئلے ہیں وہ یہ ہیں ایمان اور محبت اور

عقل اور شرم اور طاقت پھر پوچھا ہر کام کا مقام و قرار بدن میں کونسی جگہ ہے وہ بولے مقام ایمان اور محبت کا دل ہے اور مقام عقل سرور مقام شرم آنکھ اور مقام قوت ہڈی جب سلیمان نے یہ باتیں کہیں تب داؤد علیہ السلام نے ان کو اپنا خلیفہ کیا اور وہ خاتم سلطنت کی ان کی انگلی میں پہنائی اور وہ چابک ان کے ہاتھ میں دیا اور تخت پر بٹھایا اور خود گوشہ اختیار کر کے عبادت خانے میں جا بیٹھے اس وقت عمران کی سو برس کی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ ایک سو بیس برس کی ہوئی تھی یہ جامع التواریخ سے لکھا ہے ایک دن ملک الموت آئے حضرت داؤد نے ان سے پوچھا تم کون ہو وہ بولے ملک الموت ہوں کہا آپ کیوں یہاں آئے عزرائیل علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری روح قبض کرنے کو آیا ہوں حضرت نے کہا مجھ کو دو رکعت نماز پڑھنے کی فرصت دو ملک الموت نے کہا حکم خدا نہیں ابھی تم کو جانا ہے یہ کہہ کر جان ان کی قبض کی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاذا جاء اجلهم لا يستأخروا ساعته ولا يستقدمون بعدنوت اس کے سلیمان علیہ السلام نے تعزیت کی اور فرما دیا۔

خبر میں آیا ہے کہ ایک قبیلے نے بنی اسرائیل میں سے نکل کر لب دریا پر مکان بنائے جب داؤد بلا میں مبتلا ہوئے ان سب نے اکثر حکام توریت کے چھوڑ کر خلاف شرع اختیار کیے چنانچہ ہفتہ کے دن شکار کرنا اور خرید و فروخت کا رو بار دنیا کا کرنا یہ توریت میں حرام ہے وہ سب اختیار کیے جب اس قوم نے نافرمانی شروع کی حق تعالیٰ نے ان کی آزمائش کے لیے دریا کی مچھلیوں کو حکم کیا کہ ہفتہ کے دن دریا سے نکل کر نارے پر آ کے پھرتی تھیں اور دن کو دریا میں جا رہیں آخر یہودیوں نے ان کو دیکھ کے لانچ کے مارے ایک حیلہ کیا کہ دریا میں چلی جاتی تھیں آخر وہ سب ہفتہ کے دن نہر میں جال ڈال کے رکھتے فجر کو اٹھ کے یکشنبہ کو حسب آرزو اپنے پکڑ کھاتے چنانچہ قولہ تعالیٰ واسئلہم عن القرية التي ترجمہ اور پوچھان سے احوال اس پستی کا کہ تھے کنارے دریا کے جب حد سے بڑھنے لگے ہفتہ کے حکم میں جب آنے لگیں ان پاس مچھلیاں ہفتے کے دن پانی کے اوپر اور جس وہ ہفتہ نہ ہونے آئے یوں ہم آزمانے لگے اس واسطے کہ بے حکم اور جب بولا ایک فرقہ ان میں سے کیوں نصیحت کرتے ہو ایک لوگوں کو اللہ چاہتا ہے ان کو ہلاک کرے یا ان کو عذاب کرے سخت بولے الزام اتارنے کو تمہارے رب کے آگے اور شاید کہ وہ بیچیں پھر جب بھول گئے جو ان کو سمجھایا گیا تھا بچا لیا ہم نے ان کو جو منع کیا کرتے تھے برے کام سے اور پکڑا ہم نے گنہگاروں کو بڑے عذاب میں بدلا ان کی بے حکمی کا پھر جب بڑھنے لگا جس کام سے منع ہوا تھا ہم نے حکم کیا کہ ہو جاؤ بندر ذلیل سورہ اعراف کے ترجمہ کے فائدہ میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد کے عہد میں یہود پر ہفتے کے دن شکار کرنا منع تھا اللہ نے اس شہر والوں کو بے حکم دیا لگا آزمانے ہفتے کے دن مچھلیاں دریا سے اوپر پھریں اور دونوں میں قاصب رہیں انھوں کا جی نہ رہ سکا

آخر ہفتہ کے دن شکار کیا اپنی دانست میں حیلہ کیا کہ کنارے دریا کے پانی کاٹ لائے کہ مچھلیاں وہاں بند ہوں تو بھی مچھلیاں نہ ہاتھ آئیں ہفتہ کی شام کو نکل جاتیں آخر ہفتہ کے دن راہ بھاگنے کی بند کی اتوار کو پکڑ لیا پھر وہ لوگ بند ہو گئے ان میں تین فرقے ہو گئے ایک شکار کرتے ایک منع کیے جاتے ایک تھک کر منع کرنا چھوٹے بیٹھے لیکن وہی بہتر تھے جو منع کرتے رہے اور منع کرنے والوں نے شکار کرنے والوں سے ملنا چھوڑ دیا اور بیچ میں دیوار اٹھائی ایک دن صبح کو اٹھے دوسروں کی آواز نہ سنی دیوار پر سے دیکھا ہر گھر میں بند ہیں وہ آدمیوں کو پہچان کر اپنے قرابت والوں کے پاؤں پر سر رکھنے اور رونے لگے آخر برے حال سے تین دن میں مر گئے تو ریت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ جب حکم تو ریت کا چھوڑ دو گے تو تم پر اور بندے مسلط ہوں گے پھر قیامت تک ذلیل رہو گے اب دیکھو یہود کو کہیں حکومت نہیں غیر کی رعیت ہیں پس اے مومنوں بسبب نافرمانی کے بنی اسرائیل مسخ ہو کر بندر کی صورت ہو گئے اور ہم خاتم النبیین ﷺ کی امت میں ہیں اس لیے اس زمانہ میں گناہ کرنے سے سید عالم ﷺ کے طفیل سے مسخ نہیں ہوں ہوتے ہیں مگر قیامت کے دن جزا اس کی ذلت مسخ سے کم نہ ہوگی یا اللہ توفیق دے ہم کو اوپر خیر کے اور ثابت رکھو پر ایمان کے آمین یا رب العالمین۔

حکیم لقمان

منقول ہے کہ داؤد علیہ السلام کی نبوت کے تین برس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لقمان کو علم حکمت سے بہرہ مند کیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولقد اتینا ان الحکمة ترجمہ ہر آئینہ ہم نے دی ہے لقمان کو حکمت کہتے ہیں کہ ان کی حکمت سے داؤد کو بھی فائدے پہنچے تھے ایک دن دونوں بہم متفق بیٹھے تھے حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے لوہے کی کڑیاں موڑ کے زرہ بناتے تھے بغیر آگ کے یہ لقمان نے دیکھ کے نہ پوچھا کہ کس طرح بناتے ہیں جامع التواریخ میں لکھا ہے لقمان حکیم سیہ فام قوم حبشی سے یا عرب کے یا بنی اسرائیل کے غلام تھے اور ان کے آقا کا دوسرا ایک غلام تھا وہ کوئی چیز نیب کی چرا کر کھا گیا مگر نیب نے دونوں پر شبہ کیا لقمان نے کہا اے میرے خواجہ ہم کو گرم پانی سے تے دیوار کے دیکھو اگر ہم نے آپ کی چیز کھائی ہوگی تو سب نکل آئے گی تب خواجہ نے دونوں کو گرم پانی سے قے دلوائی دوسرا غلام جو تھا اس کے منہ سے جو چیز کھائی تھی نکل پڑی خواجہ نے لقمان حکیم کی حکمت پر آفرین کی اور ان کو آزاد کیا کہتے ہیں کہ پہلی حکمت لقمان کی یہی تھی جامع التواریخ میں لکھا ہے کہ بعد آزاد ہونے کے دن کو علم حکمت اور تہذیب اخلاق حاصل ہوا ان کے قیلولہ کے وقت ایک دن فرشتے نے آ کے کہا اے لقمان حق تعالیٰ فرماتا ہے اہل زمین پر تم کو خلیفہ کروں گا لقمان نے کہا مجھ سے خلاف نہ ہو سکے گی کیونکہ اگر حق بہ مستحق نہ پہنچے تو بموجب ندامت و خجالت ہے اللہ کے پاس اور اگر پہنچے تو مطعون ہے عند الناس ملائکہ یہ حسن تقریر ان کی سن کر چلے گئے تب اللہ نے علم حکمت اور نبوت ان دونوں میں ان کو اختیار دیا انھوں نے حکمت قبول کی جس میں مواخذہ نہ ہو پس ایک رات عنایت ایزدی سے ابواب حکمت بے مشقت ان کے دل پر مفتوح ہوئے روایت کی گئی ہے کہ لقمان کا ایک بیٹا تھا سب سے چھوٹا اس نے اپنے باپ سے کہا اے بابا جان میں تجارت کرنے کو سفر جانا چاہتا ہوں آپ کیا فرماتے ہیں انھوں نے کہا اے بیٹا میں تجھے ایک نصیحت کرتا ہوں اس کو یاد رکھنا چنانچہ قولہ تعالیٰ واذ قال لقمان لابنہ وهو یعظمہ یا بنی لا تشرک باللہ ترجمہ اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جب اس کو سمجھانے لگا

اے چھوٹے بیٹے میرے شریک نہ ٹھہرا، اللہ کا بے شک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے پھر لقمان نے کہا قولہ تعالیٰ یا بنی اقم الصلوٰۃ و امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور صبر کر اور پر اس چیز کے پہننے تجھ کو تحقیق یہ بڑے کاموں سے ہے اور مت موڑ گال اپنے لوگوں کی طرف یعنی غرور سے نہ دیکھ اور مت چل زمین کے اوپر تکبری سے تحقیق اللہ دوست نہیں رکھتا ہے تکبر کرنے والے شیخی کرنے والے کو اور راہ متوسط لے اور نرم کراپنی آواز کو تحقیق ناپسندیدہ آواز آواز دگدھے کی ہے پس بیٹے کو یہ وصیت کر کے کہا جب اسباب سفر تیار ہو میرے پاس سے ہوتے رہنا تب بموجب ارشاد کے باپ کے پاس آیا لقمان نے کہا اے بیٹا جب جاؤ گے راہ میں ایک میدان پاؤ گے اس میدان میں ایک چشمہ ہے اس کے کنارے ایک درخت ہے خبردار خبردار تم اس کے سایہ کے تلے مت بیٹھو اللہ تم کو اس مہلکہ سے محفوظ رکھے اور ایک بوڑھا ضعیف تم کو ملے عمر میں زیادہ اس درخت کے تلے جو وہ کہے تم اس کی بات مانو اور دوسری بات یہ ہے جب فلاں گاؤں میں جاؤ گے وہ لوگ میرے دوست ہیں تم کو تعظیم و تکریم سے لے جائیں گے اپنے گھر میں اور اس قوم میں ایک عورت خوبصورت مالدار ہے تم سے اس کو بیاہ دینا چاہیں گے تم ہرگز قبول نہ کی جو خدا اس سے پناہ میں رکھے اور تیسری یہ ہے کہ ایک شخص فلاں موضع میں رہتا ہے نام اس کا فلا نامت ہوئی مجھ سے وہ اتنا اتنا روپیہ قرض لے گیا ہے تم اس سے جا کے وصول کی جو اور شب کو وہاں نہ رہنا یہ نصیحتیں یاد رکھنا اب جاؤ میں نے تم کو خدا پر سونپا پس وہ اپنے باپ کی باتوں کو تسلیم کر کے سفر کو روانہ ہوا جب اس بیابان مذکور میں جا پہنچا جو اس کے والد نے کہا تھا اس کے کنارے ایک چشمہ پانی کا آب اس کا نہایت شیریں و شفاف اور اس چشمہ کے کنارے ایک درخت پایا سایہ دار اس کے نیچے ایک شخص بزرگ کامل بیٹھا ہوا دیکھا مارے تشنگی کے چاہتا تھا کہ اس چشمہ سے پانی پئے اور اس درخت کے تلے درادم لے کر آرام کرے اس وقت باپ کی وصیت جب یاد پڑی وہاں سے قدم آگے بڑھانے لگا تب اس بزرگ نے جو اس درخت کے نیچے بیٹھے تھے پکارا اے لڑکے کہاں جاؤ گے ایسی دھوپ میں سخت گرمی پڑتی ہے ذرا دم لو چھاؤں کے تلے بیٹھو وہ بولا میرے باپ کی منہا ہی ہے یہاں نہ بیٹھوں گا وہ درویش بولا قسم ہے تیرے رب کی ایسی دھوپ میں مت جا میرا کہنا مان یہ بات سنتے ہی باپ کی بات یاد پڑی باپ نے کہا تھا کہ وہ ضعیف اگر تمہیں کچھ کہے اس کی بات مانو تب لڑکے نے اس بزرگ کا کہنا مانا خلاف اس کا نہ کیا سلام کر کے بیٹھا اور چشمہ سے پانی پی کر اس درخت کے نیچے سو گیا اس کے بعد ایک سانپ اس درخت کے نیچے اس کو کاٹنے آیا وہ نیند میں تھا اور وہ بزرگ جاگتے تھے سانپ کو مار کے سر کاٹ لیا اس لڑکے نے نیند سے اٹھ کے دیکھا کہ ایک سانپ مردہ پڑا ہے بغیر سر کے پس اس بزرگ

سے یہ حقیقت پوچھ کر متعجب ہوا اور سلام علیک کہہ کے ان سے رخصت ہوا بستر اٹھا کے چلا اس بزرگ نے کہا آپ کا عزم سفر کہاں کا ہے وہ بولا میں فلاں نے گاؤں میں فلاں نے کے پاس جاؤں گا اس بزرگ درویش نے کہا اگر کہو تو میں بھی تمہارے ساتھ چلوں وہ بولا بہت اچھا آپ کی مہربانی ہے تب دونوں آدمی اس گاؤں میں گئے جہاں اس کے باپ کا دوست تھا وہاں کے لوگ پوچھنے لگے تم کہاں سے آئے کون ہو وہ بولا میں لقمان حکیم کا بیٹا ہوں یہاں تجارت کو آیا ہوں تب وہ تعظیم و تکریم سے اس کو اپنے گھر لے گئے اور کھانا کھلایا اور ہر روز مہمانداری کرنے لگے ایک دن اس سے کہنے لگے اے لڑکے ہماری قوم میں ایک عورت بہت خوبصورت نیک بخت مالدار حسب و نسب میں درست ہے ہم چاہتے ہیں کہ تم سے اس کا نکاح کر دیں یہ بات تمہارے واسطے اچھی ہوگی دولت ہاتھ لگے گی اس نے کہا میرے باپ نے منع کیا ہے سفر میں کسی امر کے پابند نہیں ہونا تکلیف اٹھاؤ گے پس اس بزرگ پیر نے جو اس کے ہمراہ اس سے کہا کہ یہاں کے سب رئیس آرزو مند ہیں چاہتے ہیں تمہارا نکاح ہو جائے اور سنتے ہیں کہ وہ عورت حسین مالدار ہے تم بے تکلف اس سے نکاح کو کچھ اندیشہ نہیں تب اس کو اپنے والد کی بات یاد آئی کہ جو تمہارے ساتھ رہے گا اس کی بات مانو جو کہے تب اس نے اپنے یار مصاحب کے کہنے سے اس عورت مالدار سے نکاح کیا اس قوم میں سے ایک شخص نے کہا اے دوست کیوں تم نے نکاح کیا وہ عورت بہت بد ہے اس نے قبل تمہارے نوشوہر کو پہلے ہی خلوت میں مار ڈالا ہے تم کو بھی مار ڈالے گی تب پسر لقمان اس بات کو سن کے بہت پچھتانا لگے اور مغموم ہوا اس پیر مرد نے اس سے کہا تم کیوں اندیشہ کرتے ہو کیا سبب ہے وہ بولا میں نے سنا ہے میری بی بی نے جو میں نے یہاں نکاح کیا ہے میرے آگے نوشوہر کو پہلی خلوت شب زفاف میں مار ڈالا ہے میں ڈرتا ہوں شاید کہ مجھ کو بھی مار ڈالے تب اس پیر مرد نے اس سے کہا کہ تم کچھ اندیشہ نہ کرو خاطر جمع سے رہو میں تم کو ایک حکمت بتلا دوں گا اس کو لی جو وہ یہ ہے جب تمہارے پاس بی بی شب کو خلوت میں آئے اس وقت تم میرے پاس کسی بہانے سے وہاں چھوڑ کے آئیو تب ہم اس کی تدبیر اور علاج کریں گے۔ غرض جب ان کی جو روان کے پاس شب کو خلوت میں آئی تب اس نے اپنی جو رونا مبارک نوشوہر کشندہ کو کہا تم ذرا بیٹھو اس وقت مجھ کو باہر کچھ درکار ہے میں ہو آؤں یہ کہہ کر اس کے پاس سے نکل کر اس بزرگ کے پاس آیا اس بزرگ نے کہا تم ایک آتش دان انگاروں سے بھر کے میرے پاس لاؤ تب وہ لایا اس بزرگ نے جو سر مار درخت کے نیچے سے کاٹ کے لایا تھا اس کو آتش دان میں رکھ دیا اور کہا کہ جاؤ تم اپنی جو رو سے جا کے کہو کہ ننگی ہو کر اس آتش دان میں اندام انہانی کو سینکے اس کے بعد یہ آتش دان میرے پاس لے آئیو تب پسر لقمان نے اپنی جو رو کو لے جا کے وہ آتش دان دیا اور اس نے سینک لیا اس کے بعد پسر لقمان وہ انگیٹھی لے کر

اس بزرگ کے پاس گیا اس نے انگلیٹھی میں دیکھا کہ وہ سانپ اس میں جل رہے ہیں تب اس نے کہا کہ اب تم جاؤ اپنی بی بی سے فراغ سے بے خطر جماع کرو جس کا ڈر تھا سو دو سانپ اس کی شرمگاہ سے نکل پڑے ہیں اگلے شوہر اسی کے سبب سے مارے جاتے تھے پس پسر لقمان تمام شب اپنی جو رو سے ہمبستر رہا فجر کو باسلامت خلوت سرا سے باہر آیا اور یہ ماجرا سب اہل قریہ سن کے بہت خوش ہوئے پس لقمان نے یہاں سے عزم کیا کہ باپ کے مدیوں کے پاس جا کے روپیہ باپ کا وصول کر لائے تب اس بزرگ سے کہا کہ میں دریا کے کنارے ایک شخص کے پاس جانا چاہتا ہوں کہ اس کے پاس میرے باپ کا روپیہ ہے اس سے جا کے وصول کر لاؤں اس پیر بزرگ نے کہا میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا تب دونوں آدمی اس مدیوں کے پاس گئے اور وہاں کے لوگوں نے ان سے کہا کہ یہ مدیوں مرد مفسد اور دغا باز ہے تم کیوں اس کے یہاں آئے ناحق مارے جاؤ گے تم یہاں سے چلے جاؤ وہ مفسد کسی کا روپیہ لے کے دیتا نہیں آخر اس کی بات نہ مانی اس مفسد مدیوں کے پاس جا کے کہا کہ میں لقمان حکیم کا بیٹا ہوں میرے باپ نے کچھ روپیہ تم کو دیا ہے مجھ کو بھیجا ہے روپیہ کے واسطے میں آیا ہوں وہ مفسد اس بات کو سن کے کہنے لگا بہت اچھا آپ ہمارے بزرگ زادے ہیں آج شب کو یہاں تشریف رکھئے کل جو میرے پاس ہوگا حساب کتاب کر کے دوں گا اس نے کہا کہ میرے باپ کا حکم نہیں یہاں شب کو رہنے کا اور اس بزرگ نے کہا جو اس کے ہمراہ تھے اے لڑکے کچھ پروا نہیں آج شب کو یہاں رہ جائیں خدا نے جو قسمت میں لکھا ہے سو ہوگا پس اس پیر بزرگ کے کہنے سے اور اس کی کرامت سے بھی آگاہ تھے اور اس کے باپ نے بھی کہا تھا کہ اپنے ساتھ والے کی بات مانیو تب شب کو دونوں آدمی اس دغا باز مدیوں کے مکان پر رہ گئے جب کھانا کھا چکے اس دغا باز نے ایک مکان لب دریا اس حکمت سے بنایا تھا کہ جو اس مکان میں شب کو سو جاتا جو ار کا پانی آ کے اس کو ڈبا مارتا ان دونوں کو اسی مکان پر لے گیا سونے کو جگہ کر دی لقمان کا بیٹا سو رہا وہ بزرگ جاگتے تھے رات دو پہر کے وقت جو آئی اس مکان پر پانی چڑھ گیا قریب ڈوبنے کے تھے اس بزرگ نے اس کو نیند سے جگایا اور دونوں نیچے کے طبقے سے اوپر بالا خانے کے جا کے جس جگہ پر اس دغا باز کے بیٹے سب تخت پر سو رہے تھے وہاں سے ان کو تخت سمیت اٹھالا کے نیچے کے طبقے میں اپنی جگہ پر لب دریا سلا دیا اور دونوں آدمی اوپر جا کے ان کے بیٹوں کی جگہ پر سو رہے فجر کو دغا باز آ کے کیا دیکھتا ہے کہ اپنے بیٹوں کی جگہ پر بالا خانے میں وہ دونوں مسافر سو رہے ہیں اور اپنے بیٹے سب نیچے مکان میں ان دونوں کی جگہ پر پانی میں مردہ پڑے ہیں تب پکار کر کہنے لگا اے افسوس صد افسوس میں نے تمہارے واسطے یہ فریب کیا تھا کہ تم کو مار ڈالوں یہ میں اپنے فریب میں آپ ہلاک ہو میرے بیٹے سب مارے گئے تب ان دونوں مسافروں نے کہا جو جس کے لیے بدی کرتا ہے سو

اپنے لیے کرتا ہے چنانچہ اس آیت کریمہ سے ثابت ہے ولا یحییٰ المکر الیسئی الا باہلہ ترجمہ یعنی نہیں گھرتا ہے مگر مکر مکر کرنے والوں کو غرض لقمان کے بیٹے نے اپنے باپ کا روپیہ اس دعا باز سے وصول کر کے اور اپنی جو رو کو کہ جس سے وہاں نکاح کیا تھا لے کر معہ اسباب اور وہ درویش اپنے وطن کی طرف عزم کیا جب پسر لقمان اپنے مکان کے قریب آیا تب اس بزرگ نے یہ بات کہی اے بھائی پسر لقمان تمہارے ساتھ میں اتنے روز رہا تم نے مجھ کو کیا دیکھا میں نیک ہوں یا بد وہ بولا آپ نیک مرد ہیں آپ کے طفیل میں سے میں ایسی ایسی مصیبت سے رہائی پائی خدا آپ کو سلام رکھے اور اتنا مال و اسباب اور عورت نیک بخت میں نے جو پائی ہے صرف آپ کے طفیل اور برکت سے پائی اس درویش نے کہا کہ اگر میرے سبب سے تم نے یہ مال و اسباب پایا ہے تو اس سے مجھ کو حصہ دو اس نے کہا بہت اچھا آپ آدھا لے جائیے میں بہت خوش ہوں درویش بولا تم حصہ کر کے دو وہ بولا نہیں آپ اپنا حصہ تقسیم کر کے لے جائیے مجھ کو قبول ہے تب اس پسر مرد نے تھوڑا سا مال اس کی بی بی کے پاس ایک طرف رکھ دیا اور باقی مال ایک طرف رکھ کے اس سے کہا کہ ان دونوں میں سے جو تمہاری طبیعت چاہے لے لو تب اس نے اپنی بی بی پاس جو حصہ تھا اٹھا لیا اور باقی مال اس بزرگ کو دے کر اپنے گھر کی طرف چلا جب تھوڑی دور گیا پیچھے پھر جو دیکھا تو وہ درویش چلے آتے ہیں اور سوال کیا اے لڑکے مجھ کو آدھا حصہ مال کا دیے جاتا ہے اس کا کیا سبب ہے شاید ڈر کے مجھ سے تم دیے جاتے ہو وہ بولا آپ میرے رفیق شفیق خیر خواہ تھے جناب کی برکت و صحبت سے میں نے جو رو اور اتنا مال و اسباب حاصل کیا آپ میرے ناصح اور رہنما تھے کتنی مصیبتوں سے آپ نے مجھ کو بچا لیا اتنا مال میں نے خوشی سے آپ کو دیا وہ بولا میں تم سے بہت خوش ہوا جو تم مجھ کو دیا سب تم پھیر لو میں نے تم کو دیا اللہ تم کو مبارک کرے تمہارا مال نہ چاہیے مجھ کو دنیا کے مال و زر سے کچھ حاجت نہیں بنی آدم نہیں ہوں تب پسر لقمان نے اس سے پوچھا برائے خدا کہو تم کون ہو اس نے کہا میں اللہ کا امین ہوں میں تمہارا نگہبان ہوں اور سب کے واسطے ہوں اللہ نے مجھ کو دنیا میں یہی کام دیا کہ سب کی بہتری کروں اور تمہارے ساتھ رہا اللہ کے کام میں کہ تمہارے باپ کا مال دلا دیا خدا کے حکم سے تم کو راہ ہتلائی اور تمہارے باپ کے پاس پہنچا یا پس اب اپنے باپ کے گھر سلامت جائیے اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں سلام علیک پس پسر لقمان اپنی جو رو اور مال و اسباب لے کر سلامت گھر پہنچا اور اپنے کے قدم بوس ہو کر جو جو حال سفر میں گزرا سب بیان کیا اور بعض تواریخوں میں لقمان کی حکمت کا حال بہت سا لکھا ہے یہاں میں نے مختصر بیان کیا طول نہ دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام

سلیمان علیہ السلام نبی داؤد علیہ السلام کے بیٹے اور بطشابت حنا کے لطن سے تھے جو بطشا کہ اوریا کی بی بی تھی بعد شہید ہونے اوریا کے اس کو داؤد اپنے نکاح میں لائے تھے کہ اسی کے لطن سے سلیمان ہیں یہ جامع التواریخ اور قصص الانبیاء سے لکھا ہے سلیمان جب تخت سلطنت پر اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھے انگشتری سلطنت کی انگلی میں رکھی لوگوں سے کہا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وورث سلیمان داؤد وقال یا ایہا الناس علمنا ترجمہ اور وارث ہو سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کا یعنی نبی اور بادشاہ ہو اباب کی جگہ اور کہا سلیمان نے اے لوگو سکھلائے گئے ہیں ہم بولی ہر جانور کی اور دیے گئے ہیں ہم ہر چیز سے جو چیز دنیا میں درکار ہے اللہ نے مجھ کو عنایت فرمائیں تحقیق یہ البتہ وہی ہے بزرگی ظاہر جب سلیمان کا تخت نکلتا تھا ہوا پر چلتا تمام پرند ہوا کے جھنڈے کے جھنڈا ان کے تخت پر آ کے دن کا سایہ کرتے اور فوج آدمی دہنی طرف اور فوج پریاں بائیں طرف اور سب دیو پیچھے کھڑے ہوتے اور وحوش و طیور تمام چپ و راست پیش و پس گرد بگرد حلقہ باندھ کے ان کے ساتھ چلتے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا وحشر لسلیمان جنودہ من الجن والانس والطیر فہم یوزعون ترجمہ اور اکٹھے کیے گئے واسطے سلیمان علیہ السلام کے لشکر جنوں سے اور انسانوں سے اور جانوروں سے پس وہ مثل بمثل کھڑے کیے جاتے ہیں تفسیر میں لکھا ہے کہ سلیمان کا تخت تھا جس پر سب لشکر چلتا ہا داس کو لے چلتی شام سے بیت اور یمن سے شام ایک مہینے کی راہ آدھے دن میں پہنچاتی اور لے آتی چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ولسلیمان الریح عدوھا شہر و رواحھا شہر ترجمہ اور مسخر کیا ہم نے واسطے سلیمان کے باد کو صبح کی سیر اس کی ایک مہینا تھی اور شام کی سیر اس کی ایک مہینا تھی اور بہایا ہم نے واسطے اس کے چشمہ پگھلے ہوئے تانبے کا اور جنوں میں سے ایک لوگ تھے کہ خدمت کرتے تھے آگے اس کے پروردگار کے حکم سے ترجمہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ پگھلے تانبے کا چشمہ اللہ نے نکال دیا یمن کی طرف اس کو سانچوں میں ڈھال کر باسن برتن دیکیں بڑی بناتے لشکر کے موافق کھانا پکاتا اور بٹا اور فرمایا اللہ نے فسخرنا لہ الریح تجری ہا مرہ رخاء حیث اصاب ترجمہ پھر ہم نے تالچ کی اس کے باد چلتی اس کے حکم سے نرم نرم جہاں پہنچنا چاہتا کہتے ہیں کہ جس جگہ مال دینہ رہتا زمین وہاں کی آواز دیتی اے سلیمان علیہ السلام جو کچھ مال مجھ میں ہے اٹھالے جا اپنے کام میں لگا سلیمان علیہ السلام نے دیوؤں کو

حکم کیا گنج زمین سے اور موتی اور جواہرات دریا اور خشکی سے لاکے جمع کیے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا
والشیاطین کل بناء و غواص ترجمہ اور تالغ کیے سلیمان علیہ السلام کے شیطان ہر ایک عمارت
بنانے والے اور غوطہ لگانے والے کہتے ہیں کہ ساری دنیا میں جہاں معلوم کرتے کہ کوئی جن ستاتا ہے
آدمیوں کو تو سلیمان علیہ السلام اس کو قید کر لیتے یا بند کر کے دریا میں ڈال دیتے یا زمین میں گاڑ دیتے
بلکہ بعض دیوتاب تک قید ہیں خبر میں آیا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے ایک مکان عالیشان پر تکلف
ایسا بنوایا تھا کہ طول و عرض اس کا چھتیس میل کا تھا اینٹیں اس کی سونے چاندی کی تھیں اور یاقوت و
زمرد جڑے تھے اس میں سات سو کو شک سات سو حرموں کے واسطے اور تین سو کو شک تین سو بیبیوں کے
واسطے بنوائے تھے مفسروں نے لکھا ہے کہ سلیمان ہر شب کو اپنی بیبیوں اور حرموں کے پاس جا کے سب
سے جماع کرتے اور ایک جانب ایک مکان عالیشان کے ایک کو شک بنوایا تھا ایسا کہ درازی اس کی بارہ
میل تک تھی ایک کو شک پر آپ کے تخت کا جلوس تھا طول اس کا تین میل سب ہاتھی دانت کا لعل اور
فیروزہ اور زمرد اور مروارید سے مرصع کیا تھا اور گردا گرد اس کے سونے کی اینٹیں لگائیں تھیں اور چار
کونے پر اس کے درخت چاندی کے اور ڈالیاں اس کی سونے کے اور پتے اس کے زمرد سبز کے لگائے
تھے اور ہر ڈالیوں پر طوطے اور طاؤس بنا کے اس کے پیٹ کے اندر مشک اور عنبر بھرا تھا اور گوشے انگور کے
لعل و یاقوت کے لگے تھے اور نیچے تخت کے داہنے بائیں ہزار کسی سونے چاندی کی لگی تھیں اس پر بڑے
بڑے آدمی اور پری سب بیٹھتے تھے اور پس پشت ان کے دیو پری غلام سب کھڑے رہتے اور ہر دو
جانب تخت کے دو شیر زمرد کے بنائے تھے اور دو ستون یاقوت کے اس پر دو کبوتر سونے کے رکھے تھے
کہتے ہیں کہ تخت اور جانوروں کو دیوؤں نے طلسم سے بنایا تھا سلیمان علیہ السلام تاج شاہی سر پر رکھ کے
جب تخت پر پاؤں رکھتے تھے ان کی ہیبت سے تخت اس وقت حرکت میں آ جاتا طاؤس اور طوطے اپنے پر
پھیلا دیتے اور اس سے بولی مشک اور عنبر کی نکلتی اور وہ دو شیر سلیمان علیہ السلام کے سامنے سرنگوں رہتے
اور کبوتر اس ستون سے اس پر اڑتے اور بیٹھتے سلیمان علیہ السلام اس تخت پر بیٹھ کے توریٹ پڑھتے اور
مخلوقات پر حکمرانی کرتے سب کی بولی سمجھتے تاج شاہی جب سر پر رکھتے تمام پرند ہوا کے تخت کے اوپر
معلق ہوا پر ان کے سر پر چھاؤں کرتے اور دیوؤں کو فرماتے کہ بساط فرش زربفت کا بچھائیں اور اس
کے کنارے نہریں جاری تھیں اور ہزار محراب اس مکان تخت گاہ میں تھیں عابد سب اس میں عبادت
کرتے اور اہر کو حکم کرتے دیکھیں بھر بھر کے پانی دے جاتا اور ان کے باورچی خانہ میں ہر روز ستر
ڈھیریاں نمک کی خرچ ہو جاتی اور سات سو بونے پر مرغ باورچی خانہ سے نکال کر پھینک دیتے باوجود
اس کے حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے نعمت خانہ سے کچھ نہیں کھاتے خدا کے حکم سے زنبیل سیتے اس کو

بچ کے اپنے ہاتھ سے آٹا جو کا پیس کے روٹی پکا کے ہر شام کو بیت المقدس میں جا کر مسلمان روزہ دار درویش غریب کو ساتھ لے کر کھاتے اور شکر نعمت خدا کا بجالایا کرتے، مناجات کرتے اور کہتے تھے الہی میں درویشوں کے شامل درویش ہوں اور بادشاہوں کے ساتھ بادشاہ ہوں اور پیغمبروں میں ایک پیغمبر ہوں یہ تیری نعمت کا شکر کہاں تک بیان کروں۔ بیت اگر ہر موسیٰ من باشند ز بانم کتابا شکر این نعمت گزارم الہی میں گنہگار ہوں تو رحم کر۔

مخلوقات کی ضیافت:

وہب بن منبہؒ سے روایت ہے کہ جب سلیمان کو مشرق اور مغرب سارے جہاں کی سلطنت ملی جناب باری میں عرض کی الہی مجھ کو آرزو ہے ایک دن سارے عالم کی مخلوقات جو کہ تیری آفریدہ ہے جھل تھل میں دریا خشی پہاڑ میں انس دیو پری طیور مور و ملح چیونٹی بکھی ہوام کیڑے مکوڑے جتنے زیور ہیں سب کی ضیافت کروں ندا آئی اے سلیمان میں سب کی روزی پہنچاتا ہوں میری موجودات مخلوقات بے انتہا ہیں سب کو تم نہیں کھلا سکو گے حضرت سلیمان بولے خدا تو نے مجھ کو بہت نعمت دی ہے تیری عنایت سے سب کچھ ہے اگر تیرا حکم ہو تو میں سب کا طعام تیار کروں جناب باری سے حکم ہوا اور یا کنارے ایک میدان بڑا وسیع تھا دیوؤں کو حضرت نے حکم کیا انھوں نے اس میدان میں جھاڑو دے کر صاف کر کے بچھونا کیا اس میں آٹھ مہینے لگے تھے تو مشرق سارے جہاں سے اس میدان میں کھانے پینے کا اسباب مہیا کیا اور سات لاکھ دیگ ہر ایک ستر گز لمبی چوڑی اور ایک ایک لگن مثل تالاب کے دیوؤں نے تیار کی تھی یہ قصص الانبیاء سے لکھا ہے اور جامع التواریخ میں لکھا ہے کہ دو ہزار سو دیگ مسافت میان دو کنارہ ہر ایک کی ہزار گز اور ایک لگن مثل تالاب کے دیوؤں نے بنائی تھی چنانچہ حق تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا یعملون لہ ما یشاء من محاریب و تمائیل و جفان کالجواب و قدور راسیت ترجمہ بناتے تھے سلیمان علیہ السلام کے واسطے جو کچھ چاہتا قلعوں سے اور ہتھیاروں سے اور تصویریں اور لگن مانند تالابوں کے اور دیگیں ایک جگہ دھری رہنے والی کہتے ہیں کہ اس دعوت میں بائیس ہزار گائے ذبح ہوئی تھیں اور باقی اشیاء ضیافت اسی پر قیاس کیا چاہیے یہ جامع التواریخ سے لکھا جب کھانا تیار ہوا جن وانس و حیوانات سب کو اس میدان وسیع میں بٹھایا اور باد کو حکم کیا کہ بساط تخت سلیمان کا دریا کے اوپر تعلق ہو اور رکھو تا کہ لوگ اوپر نظر کریں دیکھیں فی الجملہ اس وقت ایک مچھلی نے دریا سے نکل کر حضرت سلیمان سے آ کے عرض کی اے حضرت خدا نے مجھ کو بھیجا ہے آج تم نے تمام مخلوقات کا کھانا تیار کیا میں بہت بھوکی ہوں اوّل مجھ کو کھلا دیجئے حضرت نے کہا ذرا صبر کر سب کو آنے

دے انھوں کے ساتھ جتنا کھا سکے گی کھائیو آسودہ ہو کر رہنا وہ بولی اتنی دیر میں نہیں ٹھہر سکوں گی کہ سب کی انتظاری کروں تب حضرت نے اس سے کہا نہیں ٹھہر سکے گی تو کھالے اس میں سے جو چاہے پس جو کچھ کھانا اس میدان میں موجود تھا اس مچھلی نے ایک ہی لقمے میں سب کھا کے اور مانگا کہ اے سلیمان مجھ کو کھانا چاہیے سلیمان علیہ السلام اس کے حال سے متعجب ہوئے اور اس سے کہا اے مچھلی میں نے تمام مخلوقات کے واسطے یہ کھانا تیار کیا تو سب کھا گئی اس سے کچھ نہ ہوا اور مانگتی ہے مچھلی نے کہا اے حضرت روز مجھ کو تین لقمے کھانا چاہیے یہ جو تم نے تیار کیا تھا یہ تو میرا ایک لقمہ ہوا اور دو لقمے طعام مجھ کو چاہیے تب میرا پیٹ بھرے گا میں آج تمہاری میزبانی میں بھوکی رہی اگر تم کھانا دے نہیں سکو گے تو لوگوں کو ناحق بلوایا تکلیف دی حضرت سلیمان علیہ السلام مچھلی کی بات سن کے حیرت میں آگئے اور بے ہوش ہوئے بعد ایک ساعت کے ہوش میں آئے اور سر سجدے میں رکھ کے درگاہ الہی میں مناجات کی اور رو کر کہنے لگے الہی میں نے قصور کیا نادانی کی تیری درگاہ میں توبہ کی میں نے اس بات سے پس روزی دینے والا مجھ کو اور سارے جہاں کا تو ہی ہے میں نادان مسکن ہوں دانا اور توانا تو ہی ہے کہتے ہیں کہ سب خلایق اس دن جو ان کی مدعو تھی بھوکی رہی منقول ہے کہ یہ وہ مچھلی تھی کہ ہفت طبق زمین جس کی پشت پر اللہ نے رکھے ہیں اور اس دن حق تعالیٰ نے زمین کو ہوا پر معلق رکھا تھا اور بعضوں نے روایت کی ہے کہ دریا کی مچھلیاں آ کے اس دن سب کھانا کھا گئیں تھیں اور اکثر علماء کا قول ہے کہ حق تعالیٰ نے ایک دریا کی جانور بھیجا تھا اس نے ایک لقمہ میں وہ سب کھانا کھا لیا تھا تا کہ قدرت الہی اور عجز و ناتوانی سلیمان کی خلایق کو اللہ دکھائے واللہ اعلم بالصواب۔

چیونٹیوں کے ساتھ ملاقات:

ایک دن سلیمان علیہ السلام نبی تخت پر بیٹھے ہوا پر جاتے تھے جو تخت دیوؤں نے بنایا تھا ان کے واسطے اور ہزار وزیران کی ملازمت میں کرسیوں پر سامنے بیٹھے تھے ان میں ایک وزیر اعظم نام اس کا اصف دیو وہ بھی ساتھ تھا اور سب دیو پری شیطان گرد بگرد تخت مودب کھڑے تھے اور پرند ہوا کے ان کے سر کے اوپر اپنے پروں سے سایہ ڈالے ہوئے تھے اس میں فرشتوں کی تسبیح کی آواز حضرت سلیمان علیہ السلام کے کان میں آئی یہ کہتے تھے اے رب تو نے سلیمان کو جیسا ملک و حشم دیا ایسا کسی جن و ب شر میں نہیں دیا جناب باری نے فرمایا اے فرشتو میں نے سلیمان کو ہفت اقلیم کی بادشاہی دی اور نبوت ان کو زرا کبر نہیں اگر ہوتا تو میں ان کو ہوا پر سے زمین پر ڈال دیتا اور نیست و نابود کر ڈالتا پس سلیمان علیہ السلام یہ کلام الہی سن کر خدا کی درگاہ میں سجدہ شکر بجالائے اور ہوانے تخت کو اس زمین میں لے جا کے

رکھا جہاں چیونٹیوں کی بستی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حتیٰ اذا اتوا علی واد النمل قالت نملة ترجمہ یہاں تک کہ جب پہنچے سلیمان علیہ السلام چیونٹیوں کے میدان پر کہا ایک چیونٹی نے اے چیونٹیوں گھس جاؤ اپنے گھروں میں نہ پیس ڈالے تم کو سلیمان علیہ السلام اور اس کا لشکر اور ان کو خبر نہ ہو پس شاہ مور سے یہ بات سلیمان نے سن کر مسکرا کر کہا یہ بھی رعیت پر شفقت اور مہربانی کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فتبسم ضاحکاً من قولها ترجمہ پس مسکرائے سلیمان علیہ السلام چیونٹی کی بات سے تب اس شاہ مور کو پکڑ کر اپنی ہتھیلی میں رکھ کے پوچھا اے شاہ مور تم نے اپنے لشکر کو کیوں کہا سلیمان آتا ہے اپنے غاروں میں گھس جاؤ تم نے مجھ سے کیا ظلم دیکھا تب چیونٹی نے کہا اے نبی اللہ ہم نے آپ سے اور آپ کے لشکروں سے کچھ ظلم نہیں دیکھا مگر اس واسطے کہ سہو آپ کے لشکروں کے گھوڑوں کی ٹاپوں کے تلے گریں تو مر جائیں احتیاطاً میں نے یہ بات کہی تھی کہ اپنے گھروں میں گھس جاؤ حضرت نے فرمایا کہ تم ایسی شفقتیں ان پر ہمیشہ کیا کرو وہ بولا اے حضرت ان کی خوشی سے مجھ کو خوشی ہے اور ان کی غمی سے مجھ کو غم اور انھوں کی غم خواری مجھ پر واجب ہے اللہ نے مجھ کو ان پر اس واسطے بادشاہ کیا کہ اگر کہیں ایک چیونٹی زمین پر مر جائے اس کو وہاں سے اٹھا کے اس کے مسکن پر پہنچاتا ہوں حضرت نے پوچھا کہ تو ہر وقت تیرے ساتھ کتنی چیونٹیاں رہتی ہیں کہا کہ چالیس ہزار نقیب اور ہر نقیب کے ساتھ چالیس ہزار چوہدار ہیں حضرت نے پوچھا سلطنت تیری بہتر ہے یا میری چیونٹی نے کہا میری بادشاہی بہتر ہے تمہاری بادشاہی سے کیونکہ ہوا اٹھائی ہے تمہارے تخت اور بساط کو اور تخت اٹھاتا ہے تم کو اس پر بیٹھتے ہو یہ اتنا تکلف ہے تمہاری بادشاہی میں اس بات کو سن کے سلیمان علیہ السلام ہنس کے چیونٹی سے کہنے لگے تم کس طرح جانتے ہو تمہیں کس نے یہ بات کہی شاہ مور نے کہا اے سلیمان علیہ السلام اللہ نے صرف عقل تم کو نہیں دی ہے ہم ناتوانوں کو بھی کچھ عنایت کی ہے اگر حکم ہو تو چند مسئلے آپ سے پوچھوں حضرت نے فرمایا پوچھو تب شاہ مور نے کہا تم نے خدا سے سوال کیا تھا قال رب اغفر لی وہب لی ملکاً لا ینبغی لاحد من بعدی البک انت الوہاب ترجمہ کہا اے پروردگار مغفرت کر میری اور بخش مجھ کو ایسا ملک کہ نہ لائق ہو کسی کو میرے پیچھے بے شک تو ہے سب سے زیادہ بخشنے والا تمہارے اس سوال سے بوحسد کی آتی ہے پیغمبروں کو یہ حسد نہ چاہیے کیونکہ خدا مالک ہے سارے جہاں کا وہ جسے چاہے بادشاہی دے اور جسے چاہے نہ دے اور یہ نہ کہا جائے کہ اے پروردگار میرے سوا کسی کو بادشاہی نہ دیجو یہ کہنا پیغمبروں کی شان سے بعید ہے سلیمان چیونٹی کی بات سے کچھ خفا ہوئے چیونٹی بولی اے حضرت راست بات یہ ہے بیزار نہ ہونا چاہیے اور ایک بات آپ سے پوچھتی ہوں آپ اس کا جواب دیجئے خدا نے جو انگشتری آپ کو دی ہے اس کا کیا بھید ہے حضرت نے کہا میں نہیں جانتا ہوں تم

کہو کیا ہے اس نے کہا خدا نے تم کو سلطنت دی ہے قاف سے قاف تک وہ سب ایک تگینے کی قیمت ہے تاکہ تم کو علم ہو کہ دنیا کچھ حقیقت نہیں رکھتی اور ہوا کو اللہ نے تمہارے حکم کے ایلع کیا ہے اس میں کیا بھید ہے آپ کو معلوم ہے حضرت نے کہا نہیں اس نے کہا کہ تم کو آگاہ کیا ہے اس بات سے کہ بعد مرگ تمہیں دنیا ہوا کی جیسی معلوم ہوگی پس سلیمان علیہ السلام اس بات کو سن کے بہت روئے اور فرمایا کہ تم نے سچ کہا کہ دنیا ہوا کی جیسی معلوم ہوگی پس سلیمان علیہ السلام کے کیا معنی ہیں جانتے ہو حضرت نے کہا نہیں وہ بولی سلیمان علیہ السلام کے معنی ہیں کہ دنیا کی زندگی میں دل مت لگا بھروسہ مت کر موت قریب ہے سلیمان نے چیونٹی سے کہا کہ تو بڑی دانہ عقلمند ہے مجھ کو کچھ نصیحت کر کارنیک بتا چیونٹی نے کہا کہ تم کو اللہ نے نبوت اور جہاں کی بادشاہی دی ہے لازم ہے کہ تم رعیتوں کی نگہبانی کرو اور عدل و انصاف سے رعیت کو شاد رکھو اور ظالم سے مظلوم کی داد لو اور میں بے چاری ضعیف مسکین ہوں اپنی رعیتوں کی ہر روز خبر لیتی ہوں بار اٹھاتی ہوں تاکہ کوئی کسی پر ظلم نہ کر سکے پس سلیمان علیہ السلام نے بادشاہ مور سے یہ بات سن کے وہاں سے مراجعت کرنا چاہا شاہ مور نے کہا اے حضرت بغیر کچھ کھائے ہوئے آپ کو یہاں سے تشریف لے جانا بے مناسب ہے جو کچھ روزی اللہ نے ہم کو دی ہے آپ کچھ تناول فرما کے جائے حضرت نے کہا بہت اچھا تب شاہ مور نے جا کے ایک ران ٹڈی کی سلیمان علیہ السلام کے سامنے لا رکھی تب حضرت سلیمان دیکھ کر ہنس کر بولے اے شاہ مور مجھ کو میرے لشکر سمیت ایک ران ٹڈی کی کیا ہوگی اس نے کہا اے حضرت اس ٹڈی کی ران کو آپ کم نہ جانئے اللہ کی قدرت کو دیکھئے اس میں بہت برکت ہے خبر میں آیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام معہ لشکر اس ران کو کھا کر آسودہ ہوئے پھر بھی کچھ باقی رہی سلیمان علیہ السلام یہ حال دیکھ کے متعجب ہوئے اور سجدے میں گر کے کہا اے پروردگار قدرت تیری بے انتہا ہے عظمت اور بزرگی کے لائق تو ہے اندک۔

رابیسار گرداتی و بیسار را اندک

یعنی تھوے کو بہت کرتا ہے اور بہت کو تھوڑا

مروی ہے کہ ایک دن سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے ہوئے ہوا پر جاتے تھے سب دیو پری آدمی ان کے بساط پر حاضر تھے اور پرند سب اپنے پروں سے ان کے سر پر سایہ ڈالے ہوئے ہوا پر جاتے تھے اس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کو گرمی آفتاب کی معلوم ہوگی جب اوپر کی طرف نظر کی سب پرندوں کو دیکھا حاضر ہیں مگر ہر ہر کونہ دیکھا تب فرمایا چنانچہ قولہ تعالیٰ وَتَفْقَدُ الطَّيْرُ لِقَالِ مَالِي لَا أَرَى الْهَيْدَ هَدَامَ كَمَا مَنَ الْغَائِبِينَ ترجمہ اور سلیمان علیہ السلام نے خبر لی اڑتے جانوروں کی پس کہا کیا ہے مجھ کو کہ نہیں دیکھا ہوں میں ہر ہر کو یا ہور ہا وہ غائب البتہ عذاب کروں گا میں اس کو عذاب

سخت یا ذبح کروں گا میں اس کو یا لائے کوئی میرے پاس دلیل ظاہر بس عقاب کو بھیجا ہد کی تلاش کو عقاب نے جا کے ہد لا حاضر کیا حضرت نے ہد ہد سے پوچھا تو کہاں گیا تھا ہد نے کہا میں ایک خوشخبری لایا ہوں آپ کے واسطے شہر سبا سے قولہ تعالیٰ فہتال احطت بمالم تحطیہ ترجمہ بولا ہد میں لے آیا خبر ایک چیز کی کہ تم کو اس کی خبر نہ تھی اور آیا ہوں میں تمہارے پاس سبا سے ایک خبر لے کے تحقیق تفسیر میں لکھا ہے سبا ایک قوم کا نام ہے ان کا وطن عرب میں تھا یمن کی طرف اور بعض روایت میں آیا ہے کہ سبا ایک شہر کا نام ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہد ہد سے کہا کہ تو وہاں سے کیا خبر لایا اور کس طرح گیا وہاں بیان کر مجھ سے تب ہد ہد نے کہا یا نبی اللہ فلا نے وقت جب حضور تخت پر سے نیچے اترے تھے اس وقت میں نے ہوا پراڑ کے دیکھا ایک ہد کو ہم جنس اپنا ایک دیوار باغ کے اوپر بیٹھا تھا میں اس کے پاس گیا اس نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو میں نے کہا کہ ملک شام سے اپنے خدا حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے آیا ہوں وہ بولا کہ سلیمان کون ہے میں نے کہا وہ بادشاہ ہے جن دانس وحوش و طیور مار و مور و مخ جمیع مخلوقات کا اور میں نے اس سے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو وہ بولا اسی شہر کا ہوں میں نے کہا اس شہر کا نام کیا ہے وہ بولا اس شہر کا نام سبا ہے اور میں نے کہا اس شہر کا بادشاہ کون ہے وہ بولا اس شہر کا بادشاہ کون ہے وہ بولا بلقیس نام ایک عورت ہے وہ اس ملک کی ملکہ ہے اس کے تابع بارہ ہزار سردار قوم کے تابع ایک ایک لاکھ سوا رو پیادہ ہر وقت رہتے ہیں چل میرے ساتھ تجھ کو دکھلا دوں تب اس سے میں نے کہا کہ بہت دیر ہوئی حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے آیا ہوں مبادا اگر بادشاہ اور لشکر کو پانی کی احتیاط ہو تو مجھ کو تلاش کریں گے اس وقت میں حاضر نہ ہوں گا تو مجھ کو سیاست کریں گے کیونکہ میں پانی کے واسطے مقرر ہوں منقول ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے ہد ہد کو اللہ نے ایسی زمین کو ایسی بصارت دی تھی کہ جس زمین میں پانی ہوتا یا نہیں ہوتا وہ دور سے کہہ دیتا جہاں سلیمان علیہ السلام کا تخت جاتا ہد کو ساتھ لے جاتے اور پانی کے واسطے بھیجتے جہاں وہ نشان بتا دیتا سلیمان علیہ السلام دیوؤں کو بھیج کے چاہ تالاب کھدوا کے وہاں سے پانی منگوا لیتے غرض اس ہد نے مجھ کو کہا کہ چلو میرے ساتھ ملکہ بلقیس دختر شہزادہ ہیل دیو کو دیکھو شان و شوکت اس کی کیسی ہے اس کے حسن و اخلاق دیکھنے سے خوش ہوں گے تب اس کے کہنے سے میں گیا شہر سبا میں بلقیس کو دیکھا ایک تخت عظیم ہے کہ طول و عرض اس کا تیس گز تمام جواہرات مرصع اور چاروں پائے اس کے یا قوت سرخ اور زبرجد اور زمرہ اور لعل کے ہیں اس پر وہ بیٹھی ہے اور بیدیں ہے یعنی آفتاب پرست ہے اور کنواری ہے شوہر ندارد حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا مجھ کو معلوم ہوا لیکن نے کیونکر جانا وہ بے دین ہے اس نے کہا قولہ تعالیٰ انی وجدت امرأۃ کملکم و اوتیت من کل

ہسیء ترجمہ سلیمان علیہ السلام سے ہد ہد بولا میں نے پائی ایک عورت کہ بادشاہی کرتی ہے اپنی قوم کی اور وی گئی ہے ہر چیز سے یعنی مال و اسباب حسن و جمال اور اس کا ایک تخت ہے بڑا دیکھا میں نے کہ وہ اس کی قوم سجدہ کرتے ہیں سورج کو اللہ کے سوائے اے نبی اللہ مجھ کو خلعت دیجئے کچھ نشان آپ کا رہے میرے فرزندوں میں سلیمان علیہ السلام ہد ہد سے کہا قولہ تعالیٰ قال سننظر اصدقت ام کنت من الکذبین ترجمہ کہا ہم دیکھیں گے تو نے سچ کہا یا تو جھوٹا ہے ہد ہد نے کہا اے نبی اللہ میں آپ سے جھوٹ نہیں کہتا ہوں کہ ہد ہد کے سر جو تاج ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کی وی ہوئی عنایت ہے اور پھر ہد ہد نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا اس سے بہترین خلعت چاہتا ہوں آپ سے کہ جس میں میری اولاد کی بہتری ہو حضرت نے فرمایا کہ رقاص کا تجھ کو اور تیری اولاد کو میں نے دیا اور بلقیس کے پاس جا میرا خط لے کر قولہ تعالیٰ اذہب بکتابی ہذا فالقہ الیہم ترجمہ کہا سلیمان علیہ السلام نے لے جا خط لکھ کے سر بھر سلیمانی ہد ہد کے حوالے کیا وہ خط اپنی چونچ میں لے کر شہر سبائیں بلقیس کے در پر جا پہنچا کہتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام کے مکان سے بلقیس کے مکان تک دس میل کا فیصلہ تھا اور ہفت در قصر معلی بلقیس کے مسدود پائے اور کھڑکیاں اس کی کھلی تھیں اس کے اندر جا کے خلوت گاہ میں بلقیس کو خفتہ پایا اس خط کو اس کی چھاتی پر رکھ کے چپکے وہاں سے نکل آیا بلقیس نے نیند سے اٹھ کے وہ مکتوب مختم بھر سلیمانی اپنی چھاتی پر پایا اور اس کے لانے والے کو معلوم نہ کیا دل میں کچھ خوف لائی اپنے کار پردازوں کو بلا کے ان سے پوچھا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا قالت یا ایہا الملؤ انی القی الی کتب کریم اللہ من سلیمان ترجمہ کہنے لگی بلقیس اے دربار والو میرے پاس ڈال دیا گیا ہے ایک خط عزت کا وہ خط ہے سلیمان علیہ السلام کی طرف سے اور وہ ہے شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم کرنے والا کہ زور نہ کرے میرے مقابل اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہو کر بلقیس نے سلیمان علیہ السلام کا خط پا کے تعظیم و تکریم سے پڑھا خدا کی مہر سے وہ دولت اسلام سے مشرف ہوئی اور تقدیر الہی سے سلیمان کی زوجیت میں داخل ہوئی اور خط کا مضمون دریافت کر کے کہنے لگی اپنے ملازموں سے چنانچہ قولہ تعالیٰ قالت یا ایہا الملؤ التولی ترجمہ اے دربار والو جواب دو مجھ کو میرے کام میں مقرر میں نہیں کرتی کوئی کام جب تم حاضر نہ ہو انہوں نے جواب دیا قولہ تعالیٰ قالو نحن اولو قوۃ و اولو اباس شدیدۃ ترجمہ کہا انہوں نے ہم صاحب قوت اور صاحب جنگ سخت ہیں اور کام تیرے اختیار ہے سو تو دیکھ لے جو حکم کرے بلقیس نے ان سے کہا کہ مجھ کو سلیمان اسلام کی دعوت کرتے ہیں لکھا ہے کہ آفتاب پرستی چھوڑ دو اسلام میں داخل ہوا اگر میں حکم ان کا نہ مانوں تو سناری دلایت میری برباد کریں گے چنانچہ قولہ تعالیٰ قالت ان الملوک ال دخلو قریۃ المسدودھا ترجمہ کہا بلقیس نے

تحقیق بادشاہ جس وقت کہ داخل ہوتے ہیں کسی بستی میں خراب کرتے ہیں اس کو اور کر ڈالتے ہیں وہاں کے سرداروں کو بے عزت اور اسی طرح سے کریں گے یہ ملک خراب اور کہنے لگی بلقیس قولہ تعالیٰ وانسی مرسلة الیہم بھدیہ ترجمہ تحقیق میں بھیجنے والی ہوں طرف ان کے ہدیہ پس دیکھتی ہوں ساتھ کس چیز کے پھر آتے ہیں بھیجے ہوئے یعنی اگر سلیمان پیغمبر ہے تو اس کے ساتھ لڑنا مناسب نہیں دیکھوں ہدیہ بھیج کے آزمائش کروں اگر پیغمبر ہوگا ہدیہ نہیں لے گا اور بے اسلام کے وہ راضی نہیں ہوگا وزیروں نے کہا اے بلقیس تمہاری جو مرضی میں آئے سو کرو پس بلقیس نے قسم قسم کے ہدیے اور تحائف حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس اپنی کے ہاتھ بھیجے سلیمان تخت پر بیٹھے تھا اور ہزار وزیروں نے چاندی کی کرسیوں پر ان کی ملازمت میں بیٹھے ہوئے تھے اور دیو پری شیطاں گرواگر و سلیمان علیہ السلام کے مودب کھڑے تھے اور ہزاروں پرند ہوا کے ان کے سر کے اوپر سایہ دے رہے تھے ہوانے جلدی سے حضرت کو خبر پہنچائی کہ بلقیس نے بہت سے ہدیے اور تحائف اور سات اینٹیں سونے کی اور سات اینٹیں چاندی کی اور سات پردے زر رفت کے حضور کے پاس نذر بھیجی ہے اس کی طرف سے رسول آتے ہیں سلیمان نے یہ بات سن کے اپنے ملازموں کو حکم کیا کہ بادشاہی دروازے کے سامنے میدان کی دیوار سے سونے چاندی کی اینٹوں سے جو بنی ہے سات اینٹیں سونے کی اور سات اینٹیں چاندی کی اور سات پردے زر رفت کے وہاں سے اٹھالے آؤ پس بلقیس کے رسول شاہی دروازے کے میدان کی دیوار کے پاس جب آئے دیوار سب سونے چاندی کی اور یہ حشمت اور عظمت دیکھ کے بچک رہ گئے اور بولے کہ یہ ہم چند خشت سونے کی سلیمان کی نذر کیونکہ گزرائیں گے ہم دیکھتے ہیں کہ سب درو دیواروں کے بارگاہ کی میدانوں میں سونے چاندی کی ہیں اور ہماری یہ چودہ اینٹیں سلیمان علیہ السلام کے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہیں اور جس دیوار سے چودہ اینٹیں سونے چاندی اور سات پردے زر رفت کے کھوالے حضرت سلیمان علیہ السلام نے منگوا لیے تھے جب بلقیس کے رسول نے سلیمان کے پاس آ کے نذر گزرائی اور شرطیں خدمت کی پر عمل کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلما جاء سلیمان قال الحمدون بحال ترجمہ پس جب آیا سلیمان کے پاس رسول بلقیس کا بولے سلیمان علیہ السلام کیا تم مدد دیتے ہو میرے تمہیں ساتھ مال کے پس جو کچھ مجھ کو دیا ہے خدا نے بہتر ہے اور اس چیز سے کہ دیا ہے تم کو اور جاؤ تم اپنے تحفہ سے خوش رہو پھر جاؤ ان کے پاس اب ہم بھیجتے ہیں ان لشکروں کو جن کا سامنا نہ ہو سکے ان سے اور نکال دیں گے ہم ان کو بے عزت کر کے اس شہر سے اور ذلیل ہوں گے پس رسولوں نے سلیمان علیہ السلام سے یہ باتیں سن کے بلقیس کو جا کے کہا اور حشمت و عظمت نبوت کی ان کو بیان کی وہ بولے سلیمان علیہ السلام نبی ہوں گے پس رسولوں نے سلیمان علیہ السلام سے یہ باتیں سن کے بلقیس کو جا کے کہا اور

حشمت و عظمت نبوت کی ان کی بیان کی وہ بولے سلیمان علیہ السلام نبی ہوں گے تو معجزہ دکھائیں کیونکہ دلیل پیغمبری کی معجزہ ہے سو ہم کو دکھائیں تب ایمان لائیں گے ان پر تب بلقیس نے سولوٹڈی اور غلام سب کو ایک ہی صورت کے لباس پہنا کر اور ٹکڑا یا قوت ناسفہ ڈبیا میں رکھ کر اور چند مادیاں اسپ ساتھ کر کے ملا کے اور ایک شیشہ خالی واسطے امتحان اور امتیاز کے سلیمان کے پاس رسولوں کے ہاتھ بھیجا اور کہا تم جاؤ یہ سب سلیمان کے پاس پہنچاؤ اور ان سے کہو کہ یہ غلام اور لوٹڈیوں میں امتیاز کر دیں اور اس یا قوت ناسفہ کو سفتہ کر دیں بغیر آہن اور الماس کے اور اسپ مدیاں کرہ سے جدا کر دیں اور شیشہ پانی سے بھر دیں نہ وہ پانی کو آسمان سے برسا ہونہ زمین سے نکلا ہو پھر جلد چلے آؤ میرے پاس اس کی خبر لے کر پس رسولوں نے وہ سب لے کر سلیمان کے پاس پہنچایا اور وہ شرطیں جو بلقیس نے کہی تھیں سلیمان سے بیان کیں حضرت نے حکم کیا سیلابچی آفتابہ لے کر پہلے لوٹڈی اور غلاموں کے ہاتھ دھلائے جنھوں نے اپنا کف دست دھویا وہ لوٹڈیاں تھیں اور جنھوں نے سرائگشت دھویا وہ سب غلام تھے اور عورت و مرد میں یہی عادت ہے اور دوسرا اعجاز یہ ہے کہ یا قوت چھیدنے کیڑے کو حکم کیا کیڑے نے چھیدا اور تیسرا اعجاز یہ کہ اسپ مادیاں اور کرہ کو پس و پیش بندھوا کے سامنے دانا گھانس دیا ان میں سے بعضوں نے دانے پر جلدی سر بڑھایا اور بعضوں نے پیچھے پس اسنی سے حضرت نے دریافت کیا اور فرمایا کہ جس گھوڑے نے جلدی سے سر اٹھایا دانے پر سو مادیاں کند ہیں پیچھے حکم کیا گھوڑوں کو خوب دوڑاؤ اور ان کے پسینے سے شیشہ بھرا غرض سلیمان نے بلقیس کے سوالات ناسفہ بطریق شائستہ حل کر کے اور اس کے رسولوں کو خلعت دے کر رخصت کیا پس رسولوں نے بلقیس سے جا کر یہ سب معجزے اور کرامت شرح وار بیان کیے بلقیس نے یہ سن کر اپنے ارکان دولت سے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ میں سلیمان علیہ السلام کے پاس جاؤں اور اطاعت ان کی قبول کروں تب اسباب سفر کا اس نے تیار کیا سولوٹڈیاں اور لشکر بہت ساتھ لیا تخت اور دولت ہفتم خانہ میں رکھ کر وقت در بند کر کے کنجیاں اپنے ساتھ لیں اور بعض روایت میں آیا ہے کہ ایک معتمد علیہ کے سپرد کیں اور اس سے کہا کہ تخت جڑاؤ اور دولت یہ مدار سلطنت ہے اچھی طرح حفاظت سے رکھنا یہ کہہ کر سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں جانے کو عزم کیا ہوا نے جلدی سے جا کے حضرت سلیمان علیہ السلام کو خبر دی کہ بلقیس ملکہ شہر سبا سے از خود حضور کی خدمت میں حاضر ہوتی ہے اور ہوا کے آگے دیوؤں نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے حج بلقیس کی بیان کی تھی اور اس کی ساق پا پر بال بہت ہیں اور وہ کم عقل ہے کیونکہ ماں اس کی پریزاد سے ہے اور پری کی عقل کم ہوتی ہے پس دیو یہ بات سلیمان سے کہہ کر پیچھے ڈرے کہ اگر ہماری بات جھوٹ ہو تو ہم پر عذاب کریں گے اور سلیمان نے ان باتوں کو آزمائش کرنے کے لیے بلقیس کی آمد کی راہ پر اپنے تخت گاہ کے سامنے حوض بنوا کے اس پر

ایک پل شیشے کا تیار کیا اور مچھلی اور مرغابی حکمت سے بنوا کے اس میں چھوڑے ایسا کہ پانی پل کے اوپر ظاہر معلوم ہو جب بلقیس اس پر سے آئے گی تو یقین ہے پانی ہی کے دھوکے سے پنڈلیوں کے کپڑے اٹھائے گی پیر کے بال ظاہر ہوں گے یہی حکمت راہ میں کی اور کہا قولہ تعالیٰ قال یا ایہا الملؤا ایکم یاتینسی بعروشہا ترجمہ کہا سلیمان علیہ السلام نے اے دربار والو تم میں کوئی ہے کہ لے آئے میرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اس سے کہ آئے وہ میرے پاس مسلمان ہو کر کہا ایک دیو نے جنوں میں سے میں لے آؤں گا تمہارے پاس اس کا تخت پہلے اس سے کہ تم اٹھو اپنی جگہ سے اور تحقیق میں البتہ اس پر زور آور ہوں با امانت اور با امانت اس واسطے کہا کہ اس کے تخت میں جو اہر لگے تھے بیش قیمت اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن خیانی نے کہا اس سے میں جلدی لاؤں تخت بلقیس کا ایک پلک میں چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا قال الذی عندہ علم من الکتاب ترجمہ کہا اس شخص نے کہ نزدیک اس کے علم تھا علم کتاب اسم اعظم اللہ کا وہ جانتا تھا بولا میں لے آؤں گا تیرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اس سے کہ پھر آئے طرف تیرے نظر تیری یعنی کسی طرف دیکھنے سے پھر اپنی طرف دیکھے اس کے بل پھر آصف نے اسم اعظم پڑھتے ہی ایک پل میں تخت بلقیس کا سلیمان کے پاس لا موجود کیا اس کے بعد سلیمان نے فرمایا قولہ تعالیٰ قال نکرو الہا عروشہا لنظرو الہتدی ام تکون من الذین لا یہتدو ترجمہ کہا سلیمان نے روپ بدل دکھاؤ اس عورت کے آگے اس کے تخت کا ہم دیکھیں سو جھ پائی ہے ان لوگوں میں ہوتی ہے جن کو سو جھ نہیں روپ بدلنا یعنی بلقیس کا تخت جڑاؤ کا تھا وہ جڑاؤ کاڑھ کر اور قرینے سے جڑا کیونکہ بلقیس کی عقل آزمانی منظور تھی اور اپنا معجزہ دکھانا اور کار پردازوں نے ویسا ہی کیا غرض بلقیس جب اس حوض مذکور کے کنارے آئی وہ پل شیشے کا جو طلسم کا بنایا تھا اس پر نظر پڑی اس کو یقین ہوا شاید یہاں پانی ہے تب پنڈلیاں اپنی کھول دیں اس سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے معلوم کیا کہ اس کی ساق پر کچھ بال نہیں ہیں جانا کہ دیوؤں نے جھوٹ باہی کہی تھی اس کی ساق پر بال ہیں اور جب بلقیس سلیمان کے پاس آئی اپنا تخت دیکھا پہچانا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فلما جاءت قیل اہکذا عرشک قالت کاناہ ہو ترجمہ پس جب بلقیس سلیمان علیہ السلام کے پاس آئی کسی نے اس کو کہا کیا ایسا ہے تخت تیرا تب اس نے تخت کے پاس جا کے دیکھا بولی گویا یہ وہی ہے تخت اور ہم کو معلوم ہو چکا آگے سے اور ہم ہو چکے مسلمان اور اس میں بھو معلوم ہوا بلقیس عاقلہ ہے اور کسی نے کہا اس عورت کو اندر چل محل میں پھر جب گئی دیکھا وہاں محل میں پانی ہے اور کھولیں پنڈلیاں کہا یہ تو ایک محل ہے جڑے ہوئے اس میں شیشے تب متحیر ہو کے بولی قولہ تعالیٰ قالت رب انی ظلمت نفسی و اسلمت مع سلیمان للہ رب العلمین ترجمہ کہا بلقیس نے اے پروردگار میرے تحقیق میں نے

ظلم کیا جان اپنی کو اور مطیع ہوئی ساتھ سلیمان کے واسطے خدا کے جو پروردگار عالموں کا ہے تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام دیوان خانے میں بیٹھے تھے اس میں پتھروں کی جگہ شیشے کا فرش تھا دور سے پانی دکھائی دیتا بلقیس نے وہاں پنڈلیاں اپنی کھول دیں پانی میں بیٹھنے کو تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو پکارا کہ یہ شیشوں کا فرش ہے پانی نہیں پس اس کی عقل کا قصور اور عقل کا کمال سلیمان علیہ السلام کو معلوم ہوا اور حضرت سلیمان نے دیوؤں کی زبانی سنا تھا کہ اس کی پنڈلی پر بال ہیں بکریوں کی طرح اب معلوم ہوا کہ سچ ہے تب اس کی دوا تجویز کی جس کو نورہ کہتے ہیں وہ پری کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی یہ اثر اسی کا تھا آخر سلیمان علیہ السلام بلقیس کو اپنے نکاح میں لائے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی تین سو بی بی اور سات سو حرم تھیں سب پر اس کو شرف دیا اور ایک مکان عالی شان پر تکلف بنا کے اس میں رکھا ایک دن بلقیس نے کہا اے نبی اللہ ہر روز آپ تخت پر بیٹھ کر ہوا پر سر کرتے ہو گرو عالم کے پھرے ہو مجھ کو بھی ایک دن اپنے ساتھ لے چلئے کہ فلا نے جزیروں میں جا کے عجیب و غریب تماشا دیکھوں تب سلیمان نے ہوا کو حکم کیا کہ تخت اس جزیرے میں جو سات دریا کے بیچ میں ہے پہنچاؤ تب ہوانے وہاں پہنچایا بلقیس وہاں کا سبزہ اور آب رواں دیکھ کے بہت خوش ہوئی اور وہاں کے دریائی گھوڑوں کے بازوؤں میں پردیکھے وہ سلیمان علیہ السلام کا تخت دیکھ کر مثال پرندوں کے اڑ گئے حضرت نے حکم کیا دیوؤں کو کہ ان گھوڑوں کو پکڑ لاؤ انھوں نے عرض کی اے نبی اللہ ہم ان گھوڑوں کو نہیں پکڑ سکیں گے مگر سمندوں ایک دیو ہے وہ آپ سے باغی ہو کر قصر دریا میں چھپ رہا ہے اگر حضور کا حکم ہوا تو اس کو پکڑ لائیں اور جا کے اس سے کہیں کہ سلیمان علیہ السلام مر گئے تم آؤ یہ سنتے ہی وہ ہمارے پاس چلا آئے گا تب اس کو پکڑ کے حضور میں لائیں گے یقین ہے کہ اس کے ہاتھ سے وہ گھوڑے پکڑے جائیں گے تب حضرت نے حکم کیا کہ وہ دیو سب تمام دریاؤں میں جا کے گرو عالم کے سمندوں کو پکارتے رہے اے سمندوں سلیمان علیہ السلام مر گئے تم نکل آؤ اور وہ اس بات کو سن کر قصر دریا سے خوش ہو کر نکل آیا پس انھوں نے اس سے کہا کہ اب سلیمان علیہ السلام کے عذاب سے ہم نے نجات پائی چاہیے کہ ہم سب وہاں جا کے اس کی سلطنت میں دخل کریں مزے سے رہیں اور چین کریں یہ کہہ کر جب دونوں میں ملاپ ہوا تب انھوں نے کند ڈال کر اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر سلیمان علیہ السلام کے پاس لا حاضر کیا جب سلیمان علیہ السلام نے نظر غضب سے اس کی طرف دیکھا سمندوں نے مارے خوف کے کہا یا نبی اللہ مجھ کو امان دو میری جان بخشی کرو میں آپ کا تابعدار ہوں جو آپ فرمائیں گے بسر و چشم پر عمل کروں گا تب حضرت نے فرمایا تو اگر جان بخشی چاہتا ہے تو فلا نے جزیرے سے دریائی پرند گھوڑے واسطے پکڑ لا اس نے کہا یا نبی اللہ بغیر کچھ حیلہ و حکمت کے وہ گھوڑے میرے ساتھ نہیں آئیں گے حضرت

نے کہا تو کیا چاہتا ہے وہ بولا گھوڑے سب فلانے چشمے سے پانی پیتے ہیں چند دیو میرے ساتھ کر دیجئے اس چشمہ سے جا کے پانی نکال ڈالیں اور بجائے پانی کے اس کو شراب سے بھریں تب وہ بمنزلہ پانی اسے پیئیں گے اور اس کے پینے سے ان کو نشہ ہوگا اس وقت کمند ڈال کر پکڑ لیں گے اور خدمت میں حاضر کریں گے پس حضرت نے دیوؤں کو سمندوں کے ساتھ کر دیا چالیس گھوڑے وہاں سے جا کے پکڑ لائے اس وقت عصر کا وقت تھا سلیمان گھوڑوں کی لطافت اور خوبیاں دیکھنے لگا یہاں تک کہ نماز عصر جانے پر ہوئی اس وقت جبرئیل جناب باری سے عتاب لائے اور کہا اے سلیمان تو دنیا کے مال کی محبت میں ایسا مشغول ہوا کہ نماز عصر کی جانے پر ہوئی سلیمان علیہ السلام یہ سن کر اس وقت سجدے میں گئے اور رونے لگے اور استغفار کرتے چنانچہ قولہ تعالیٰ اذ عرض علیہ بالعشیر الصافات الحیاد فقال انی احببت ترجمہ جس وقت کے رو برو لائے گئے سلیمان علیہ السلام کے شام کو خاصے گھوڑے پس سلیمان نے کہا تحقیق میں نے دوست رکھا محبت مال کو اپنے رب کی یاد سے یہاں تک کہ سورج چھپ گیا پردے میں پھر کہا لاؤ ان گھوڑوں کو میرے پاس پس شروع کیا ہاتھ پھیرنا پاؤں اور گردن اور گھوڑوں پر مروی ہے کہ حق تعالیٰ نے فرشتے بھیجے آفتاب ٹھہر گیا ڈوبنے نہ دیا یہاں تک کہ سلیمان علیہ السلام نے وقت پر نماز عصر کی پڑھ لی تب آفتاب غروب ہوا کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان نے ان گھوڑوں کے پر کاٹ ڈالے پھر نیا پیدا نہ ہوئے اور اسپ تادی ان ہی کی نسل سے ہیں۔

جب بلقیس کے قصبے سے فارغ ہوئے سلیمان علیہ السلام نے اس سمندوں دیو سے پوچھا اے سمندوں کوئی چیز عجیب و غریب تو کسی جزیرے میں دیکھی ہے بولا اے حضرت میں نے دیکھی ہے دریائے مغرب میں ایک جزیرہ ہے اس میں ایک شہر عظیم ایسا ہے کہ چاروں طرف اس کے دیوار سنگین ہے بلندی اس کی سوگزار اور اس کے اندر بارہ برج ہیں اور ہر برج کے اوپر ایک طبل اور علم دھرا ہے اور اس حصار کے بیچ میں بڑا ایک میدان ہے اس میں ایک مکان عالیشان ہے کہ سنگ مرمر سے بنا ہے اس پر ایک منارہ بلند اور اس منارے پر دو شیر سنگین اور ایک عقاب بزرگ مثل آدمی کی صورت سونے سے بنایا ہے اور ایسی بہت سی صورتیں ہیں میں نے اس کو شک پر جا کے دیکھا چار ہزار حجروں میں لوٹیاں صاحب جمال بیٹھی ہیں اور اس کے بیچ میں ایک تخت ہے اور اس پر ایک پری ماہ لقا ساتھ ایک دختر برج اختر کے بیٹھی ہے بعد ایک ساعت کے دختر تخت پر سے اٹھ کر کھڑی ہوئی اور چار ہزار لوٹیاں اپنے اپنے حجروں میں داخل ہوں تب میں نے جا کے ایک لوٹھی سے پوچھا اس شہر کا کیا نام ہے اور یہ پری اور وہ دختر کون ہے اور وہ تیرا اور علم و برج کے اوپر اور وہ دو شیر اور عقاب منارے پر کس واسطے بنا رکھے ہیں یہ سب مجھ سے وہ لوٹھی بولی تم کس ملک کے ہو کہاں سے آئے ہو میں نے کہا دوسرے عالم

سے آیا ہوں وہ بولی میں جانتی تھی سوا اس ملک کے اور دوسرا ملک نہیں اور بولی کہ اس شہر کا نام صیدوں ہے اور وہ پری ہمارے بادشاہ کی بی بی اور وہ دختر بادشاہی ہے اور یہ صورتیں طلسم کی اس واسطے بنائی ہیں کہ جب دشمن اور غنیم کو دیکھیں گی آواز کریں گی تب ہمارے بادشاہ کو معلوم ہوا کہ کوئی غنیم و دشمن آیا ہے ہمارے شہر میں تب اسی وقت جا کے ان کو مار ڈالیں گے اور وہ جو عقاب ہے یہ ہمارا داعی ہے جب وقت عبادت کا ہوتا وہ بانگ دیتا ہے تب ہم سب جا کے بادشاہ کو پوجتے ہیں عبادت کرتے ہیں عبادا باللہ من ذلک اور وہ شیزہ حاکم منصف ہیں جب آسامی اور فریادی دونوں میں خصوصیت واقع ہوتی ان دونوں شیروں کے پاس ان کو ہمارے بادشاہ بھیجتے ہیں جو ناحق پر ہے اس کو وہ دونوں شیر پھاڑ ڈالتے ہیں اور کوئی شخص بے راہ نہیں چلتا اور جھوٹا بولتا ہے اس کا یہ ماجرا ہے پس سمندوں دیو سے شہر صیدوں کی حقیقت و ماجرا سن کے سلیمان نے لشکروں کو فرمایا شہر صیدوں میں جہاد کو جاؤں گا تب دیو پری لوگ بموجب حکم حضرت کے تخت پر آ جمع ہوئے اور ہوا کو حکم کیا ہوانے جلدی سے حضرت کے تخت کو صیدوں شہر کے پاس پہنچایا جب تخت سلیمان کا دور سے نمایاں ہوا وہ طبل و علم سلیمان کا تخت بساط دیکھ کر اس منارے اور برجوں پر سے پکار کے آواز دینے لگے تب اہل صیدوں کو معلوم ہوا کہ کوئی غنیم آتا ہے تب سب اہل شہر و سپاہ اور لشکر بہ غلامح آ راستہ جنگ کے واسطے شہر سے نکلے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جماعت فوج کی تخت پر بیٹھی ہوئی ہو اور چلی آتی ہے یہ دیکھ کر وہ اہل صیدوں بولے کہ ہم نے آج تک کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا اور نہیں سنا کہ سوا میں کے ہوا پر چلے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ بہت بزرگ ہے پس سب جنگ گاہ میں آکھڑے ہوئے تب سلیمان نے دیون کو فرمایا اول تم جاؤ کافروں سے لڑو پس دیو سب ان سے لڑنے لگے مردم جزیرہ دیوؤں پر غالب آئے تب حضرت نے پریوں کو حکم کیا یہ بھی ان سے مغلوب ہوں اس کے بعد آدمیوں کو فرمایا تب دیو پری اور آدمی سے مل کر مردم جزیرہ سے لڑنے اور ان کو ذریعہ کیا پس پیچھے ان کا بادشاہ نکل کے سلیمان علیہ السلام کے سامنے لڑنے کو آیا اور اس پلید کا نام عنکبوت تھا حضرت نے ہوا کہ حکم کیا ہونے ایک مشت خاک اس پلید کی آنکھوں میں ڈال دی وہ پلید اندھا ہو کر گر پڑا شیر نے آکر اس ناپاک کاسرکٹ کر کھا لیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ ٹڈی آ کے اس پلید کی آنکھیں کھا گئی تھی وہ اصل جہنم ہوا اور باقی کافروں کو لشکر سلیمان مارکاٹ کے دریا میں بہا دیا اور عنکبوت کی بیٹی کہ وہ صاحب جمال تھی اس کو اور اس کی چار ہزار لونڈیوں کو سلیمان علیہ السلام اپنے تخت پر اٹھالائے اور شہر کو ویران کر کے چلے آئے واللہ اعلم بالصواب۔

جب سلیمان نے ملک صیدوں سے مراجعت کی آنے کے وقت راہ میں عنکبوت کی بیٹی سے کہنے لگے کہ اے نیک بخت تو ایمان لا مسلمان ہو وہ بولی کہ میں تب مسلمان ہوں گی کہ مجھ کو میرے باپ

سے ملاقات کراؤ تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تمہارے باپ کو میں نے مار ڈالا ہے تم کیوں کر دیکھو گی بہر کیف اس دختر کے کہنے سے سلیمان نے اس کے باپ کا سر لا کے اس کو دکھایا وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی بعد ایک ساعت کے ہوش میں آئی اور گریہ و زاری کرنے لگی سلیمان علیہ السلام نے اس کو بہت پیار اور دلداری کی پر اس کے خاطر جمع نہ ہوئی آخر الامر وہ دین اسلام سے مشرف ہوئی تب حضرت اس کو نکاح میں لائے اور بہت چاہتے تھے ایک دن ابلیس لعین نے صورت آدمی کی بن کر اس دختر سے جا کر کہا اے لڑکی پریزا کیوں اپنے باپ کی صورت بنا کر نہیں پوجتی ہے کہ تیرے باپ کی روح تجھ سے خوش رہے جیسا کہ حیات میں تجھ سے خوش تھا اور خبردار یہ بات سلیمان سے نہ کہو چھپا رکھنا تب وہ دختر شیطان کے سکھانے سے اپنے باپ کی صورت بنا کر گھر میں مخفی پوجتی تھی اور دل اپنا شاد رکھتی تھی اس طرح چالیس دن گزرے اور دوسرے روایت میں یوں آیا ہے جب سلیمان نے اس دختر سے کہا کہ تو ایمان لا مسلمان ہو میں تجھ سے نکاح کروں گا وہ بولی میں مسلمان ہوں گی اور تمہاری زوجیت قبول کروں گی اس شرط پر کہ آپ حکم دیں تو میں اپنے باپ کی صورت بنا کے اپنے سامنے رکھوں صورت پرستی سے اپنے باپ کے دل کو خوش کروں غم بھور بھول جاؤں پس چونکہ اس زمانہ میں صورت بنانا شرع میں ممنوع نہ تھا اور سلیمان علیہ السلام اپنی اور بیبیوں سے اس کو زیادہ پیار کرتے تھے اس کو تصویر بنانے کی اجازت دی تب وہ اپنے باپ کی صورت بنا کے اس کو مخفی پوجتی تھی کہتے ہیں کہ اسی سبب سے سلیمان علیہ السلام چند روز بلا میں مبتلا ہوئے تخت اور حکومت سے معزول رہے اور بعضوں نے یوں بھی روایت کی ہے کہ دختر عنکبوت نے کہا اے حضرت آج عید قربان ہے کچھ قربانی کرنا چاہیے ایک ٹڈی مجھ کو لادتی ہے میں قربانی کروں ٹڈی قربانی کرنا ثواب ہے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ٹڈی میں گوشت نہیں ہوتا اور اس کو ذبح کرنا کیا فائدہ اونٹ قربانی کرو اس میں ثواب ہے وہ بولی نہیں میں ٹڈی ذبح کروں گی غرض اس کی یہ تھی کہ جب سلیمان علیہ السلام صیدوں میں جا کے اس کے باپ سے لڑتے ٹڈی آ کے اس کے باپ کی آنکھیں کھا گئی تھی وہی بغض اس کے دل میں تھا کہ اس سے مکافات لے اور سلیمان علیہ السلام کو یہ بات یاد نہ تھی سہو فرمایا کہ اچھا ٹڈی منگوا کے ذبح کرو تب اس نے ایک ٹڈی کو منگوا کے عداوتنا ذبح کیا پس سلیمان علیہ السلام کی عورت نے یہ دو گناہ کیے تھے کہ اپنے باپ کی صورت بنا کے گھر میں پوجتی تھی یہ خبر سلیمان علیہ السلام کو معلوم نہ تھی اور دوسرے یہ کہ ٹڈی کو بے گناہ ذبح کیا تھا ان دونوں معصیت کے سبب سلیمان علیہ السلام چند روز بلا میں مبتلا ہوئے پس اے مومنو یہ بات متحقق ہے کہ جب نیک مرد کے گھر میں بد عورت ہو اپنے شوہر سے چھپا کے گناہ کے کام کرے خواہ اعلانیہ خواہ مخفی تو لازم اور واجب ہے کہ عورت کے گناہ کے باعث اس کے شوہر پر آفت نازل ہوگی اور خان و مان اس کا ویران ہوگا

چنانچہ استاد سعدی نے بھی فرمایا ہے بیت زن بد و سرانے مردن کو ہمدریں عالم است دوزخ اور اللہ تعالیٰ کلام مجید میں فرماتا ہے ولقد ففنا سلیمان و القینا علی کرمیہ جسدا ثم اناب ترجمہ تحقیق آزمایا ہم نے سلیمان علیہ السلام کو اور ڈال دیا ہم نے اوپر کرسی کے ایک دھڑ پھر رجوع کیا سلیمان علیہ السلام نے بحق پس معاملہ یوں تھا کہ سلیمان جب استنجے کو جاتے خاتم اپنے ہاتھ سے نکال کے ایک خادمہ حرم کے حوالے کر جاتے کیونکہ اس خاتم پر اسم اعظم اللہ کا تھا اس لیے استنجے کو جاتے وقت ساتھ نہیں رکھتے ایک دن مرض الہی سے ایسا اتفاق ہوا کہ دیوؤں میں سے ایک دیونا م اس کا صخرہ تھا اس نے صورت و شکل سلیمان کی سی بنا کے اس خادمہ مبینہ سے انگوٹھی لے کر اپنی انگلی میں پہن کر سلیمان کی ملازمت میں کھڑے رہتے تھے ویسے ہی اس کے سامنے جا کر آ کے حاضر ہوئی اور پرندوں نے آ کے تخت پر سایہ کیا اور صخرہ حکم احکام کرنے لگا تب سلیمان علیہ السلام نے بعد فراغت استنجے کے اس خادمہ مبینہ سے اپنی انگوٹھی طلب کی وہ بولی خاتم سلیمان علیہ السلام لے گئے تم کون ہو حضرت بولے میں سلیمان علیہ السلام ہوں تم نے کس کو دی ہر چند کہا وہ نہ مانی تب سلیمان علیہ السلام اپنے تخت کے پاس جا کے دیکھتے ہیں کہ وہ صخرہ دیو تخت پر بیٹھا ہے انگوٹھی ہاتھ میں ہے سب دیو، پری، آدمی دربار عام میں کھڑے ہیں سلیمان علیہ السلام نے ان سے کہا کہ میں سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہ السلام ہوں لوگوں نیان کی تکذیب کی اور دیوانہ جان کے چوہداروں نے وہاں سے نکال دیا اور بعض روایت میں یوں آیا ہے کہ حضرت سلیمان پر گردش آنے کا یہ سبب تھا کہ ان کی ہزار بے بیاں تھیں ایک دن یوں ارادہ کیا کہ آج کی شب سب بیبیوں سے جا کے جماع کروں گا کہ ہر بی بی ایک ایک بیٹا جنے تو ہزار بیٹے ہوں گے اور انہوں کو لے کے ہم جہاد کریں گے یہ کہا اور انشاء اللہ نہ کہا اپنی بیبیوں سے جا کے جماع کیا خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ کسی کو حمل نہ رہا مگر ایک عورت کے پیٹ سے آدھا دھڑ پیدا ہوا تب انشاء اللہ نہ کہنے کے سبب نام ہوئے اور بعض روایت میں آیا ہے کہ ایک آنکھ ایک کان ایک ہاتھ ایک پاؤں کا لڑکا پیدا ہوا قصہ سلیمان علیہ السلام کو جب دیو، پری، آدمیوں نے نہ پہچانا تعظیم نہ کی تخت گاہ سے نکال دیا پس وہاں سے نکل کر بیت المقدس میں جا کے تین دن تک سجدے میں پڑے روتے رہے پھر بے طاقتی سے مارے بھوک کے مسجد سے نکل کر کسی بنی اسرائیل کے گھر پر جا کر کھانا مانگا کسی نے ان پر التفات نہ کیا پھر وہاں سے مایوس ہو کر شہر میں آئے ہا امید روٹی کمانے کے اتفاقاً یہاں بھی کسی نے ان کو نوکر نہ رکھا پھر یہاں سے بھوک کے پیاسے نکل کر دریا پر گئے مچھلی والوں کو مچھلیاں شکار کرتے دیکھا ان سے کہا کہ مجھ کو نوکر رکھو ہم تمہارا کام کریں تب ماہی گیروں نے ان کو ہر روز مچھلیاں دینی مقرر کیں اور نوکر رکھا آخر تمام دن گزر رات کے وقت دو مچھلیاں پکڑی گئیں یہی دو مچھلیاں مزدوری میں ان کو ملیں ان میں سے

ایک مچھلی بازار میں بیچ کے روٹی مولیٰ اور ایک مچھلی تل کے روٹی کے ساتھ کھالی اور شکر خدا پر عمل کرے اسی طرح چالیس دن تک روزی اپنی حاصل کر کے آپ کچھ کھاتے اور باقی محتاجوں کو دیتے اور تمام رات عبادت میں رہتے اور توبہ استغفار کرتے اور چالیس دن صحرہ دیو نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت پر بیٹھ کے بادشاہی کی مگر آدمی اور پری کو اس کے طور و طریق سے کچھ معلوم ہوا تھا کہ دیو ہے تخت پر بیٹھ کے سلطنت کر رہا ہے یہ سلیمان علیہ السلام نہیں مگر یہ راز ولی کسی سے ظاہر نہیں کرتے اور آصف دیو سلیمان علیہ السلام کا وزیر بڑا اعظم عقلمند و ہوشیار تھا جس دن سے وہ تخت پر بیٹھ کے حکم کرنے لگا اسی دن سے آصف دیو اس بات کا متلاشی اور مترود ہوا کہ آج چالیس دن سے یہ شخص تخت پر بیٹھ کے جو حکومت کرتا ہے یہ کون ہے یقین ہے کہ یہ سلیمان علیہ السلام نہیں آخر آصف نے سلیمان علیہ السلام کی بیبیوں سے جا کے پوچھا آج سلیمان کہاں ہیں تمہارے پاس تشریف لائے ہیں یا نہیں وہ سمینہ خادمہ کے جس کے ہاتھ سے سلیمان اکثر کام لیتے تھے وہ بولی کہ آج چالیس دن ہوئے ہیں ہم حضرت کو نہیں دیکھتے ہیں ہمارے پاس تشریف نہیں لاتے ہیں اور خاتم بھی مجھ کو نہیں دیتے ہیں شاید اور کہیں تشریف لے گئے ہوں گے یا نوع دیگر ہوا ہوگا پس آصف نے سمینہ سے یہ سن کر کہا بہت اچھا میں ابھی معلوم کر لیتا ہوں اس وقت چالیس آدمی توریت خان کو بلا کے تخت گاہ میں لے جا کے توریت سب کے ہاتھ میں پڑھنے کے لیے دی جب توریت پڑھنے لگے وہ صحرہ دیو جو تخت پر بیٹھا تھا یہ کلام الہی سب کے تخت پر ٹھہر نہ سکا آخر وہاں سے الگ ہو کر اس تخت پر سے ایک کنارے پر جا بیٹھا پھر وہاں بھی نہ ٹھہر سکا وہاں سے بھی بھاگا اور وہ خاتم سلیمان علیہ السلام کی دریا میں ڈال کر چلا گیا مرضی الہی سے ایک دن سلیمان ان مچھلی والوں کو نوکری پر عمل کر کے تھکے ماندے دریا کے کنارے سو رہے تھے ایک سانپ آ کے ایک شاخ سبز میں لے کر ان پر ہوا کر رہا تھا ایک چھیرے کی بیٹی تھی وہ صاحب جمال تھی وہ ہر روز اپنے باپ کا کھانا دریا کنارے لایا کرتی تھی اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دریا کے کنارے سوتا دیکھا اور ایک سانپ ان پر ہوا کر رہا ہے وہ دختر بالغہ تھی یہ حال دیکھ کے اپنے باپ سے جا کے کہا اے بابا جان مجھ کو اس شخص سے بیاہ دو تو بہتر ہے سو اس کے میں دوسرے سے بیاہ نہیں کروں گی تب اس کے باپ نے کہا وہ میرا نوکر ہے نوکری کر کے کھاتا ہے تجھے اس شخص سے کیونکر بیاہ دوں لوگ کیا کہیں گے وہ بولی اس سے میرا بیاہ نہیں ہوا تو میں کسی سے بیاہ نہیں کروں گی تب وہ ماہی گیر اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر سلیمان علیہ السلام کے پاس گیا حضرت سوتے تھے اس کے آنے کی آہٹ سن کے جاگ اٹھے اس نے حضرت سے کہا کہ آپ کو میں اپنی بیٹی سے بیاہ دوں گا حضرت نے فرمایا میں آپ کا نوکر ہوں نوکری کر کے کھاتا ہوں روزمرہ مچھلیاں اجرت کی حضور سے ملتی ہیں اسے کھاتا ہوں خوراکی اور مہر آپ کی بیٹی کا کہاں سے

دو گاوہ بولا میری بیٹی آپ سے مہر نہیں چاہتی ہے اور کھانے کو میں دوں گا میرا ذمہ ہے آخر سلیمان علیہ السلام نے قبول کیا اور اس کے ساتھ اس کے مکان پر جا کے اس کی بیٹی سے بیاہ کیا اور توبہ استغفار کر کے خدا کی عبادت میں مصروف ہوئے فی الجملہ اس صحرہ دیونے جو انگشتری حضرت سلیمان کی دریا میں ڈال کے بھاگا تھا اس انگشتری کو ایک مچھلی نکل گئی تھی اور تمام مچھلیاں دریا کی اس خاتم کے سبب سے اس مچھلی کی مطیع فرماں ہو رہی تھیں دوسرے دن سب ماہی گیر حضرت سلیمان علیہ السلام کو لے کر اس دریا میں جہاں انگشتری صحرہ دیونے ڈالی تھی وہاں مچھلی کے شکار کو گئے خدا کے حکم سے وہ مچھلی کہ جس نے انگشتری حضرت کی نکلی تھی وہ جال میں پکڑی گئی پس مچھلوں نے اس مچھلی کو اور دو مچھلی لا کے حضرت سلیمان علیہ السلام کی اجرت میں دی پس سلیمان علیہ السلام نے ان تینوں مچھلیوں سے دو مچھلیوں کو بیچ ڈالا اور ایک مچھلی اپنی بی بی کے حوالے کی صاف کرنے کو جب اس نے اس کا پیٹ چیرا تب وہ خاتم سلیمان علیہ السلام کی اس کے شکم سے نکل پڑی اس کی روشنی سے سب گھرا جالا ہو گیا مچھلوں کی بیٹی یہ عجوبہ دیکھ کے بے اختیار پکارا ٹھی سلیمان علیہ السلام نے اس وقت خاتم اپنی پہچان کر ہاتھ میں اپنے ماہن لی اور مرغان ہوا آ کے سر پر سایہ فگن ہوئے اور دیو، پری، آدمی جمیع خلق ان کی ملازمت میں بدستور سابق آ کر حاضر ہوئے اور باد نے تخت لا کر موجود کیا تب سلیمان نے اپنی بی بی ماہی گیر کی بیٹی سے کہا کہ میں سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہ السلام ہوں اور تمام احوال اپنا اول سے آخر تک بیان کیا اور اس وقت ہوا کہ حکم کیا تب ہوانے حضرت کو تخت سمیت اپنے مکان خاص پر پہنچا دیا اور ملازمان جتنے تھے سب نے آ کے حضرت کے سامنے دربار عام میں حاضر ہو کر نذرین گزرائیں پس سلیمان علیہ السلام اپنے محل میں جا کے اس صید وہی عنکبوت کی بیٹی کو کہ جس کو ملک صیدوں سے لا کے اپنے نکاح میں لائے تھے وہ اپنے کی صورت بنا کے گھر میں مخفی پوجتی تھی اس واسطے اس کو اور اس کی چار ہزار لونڈیوں کو کاٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلا دیا اور جادوگری کی کتابیں جو روز ہر میت عنکبوت میں لعین کے صحرہ دیو اس شہر صیدوں سے لوٹ لایا تھا اور اس جادو کے سبب سے اس سلیمان علیہ السلام کی خاتم ان کی خادمہ سمینہ سے لے کر چالیس دن تک سلطنت کی تھی اور حضرت کو دکھ میں ڈالا تھا اس کتاب کو بھی پارہ پارہ کر کے ڈال دیا کہتے ہیں کہ ان ٹکڑوں سے ایک ٹکڑا ہندوستان میں پہنچا تھا اسی سے لوگ اب تک جادوگری کرتے ہیں اس کے بعد سلیمان علیہ السلام نے صحرہ دیو کو طلب کیا نہ پایا دیوؤں کو حکم کیا انھوں نے عرض کی یا نبی اللہ صحرہ دیو سمندر کے بیچ میں جا کے آپ کے خوف سے چھپ رہا ہے بغیر کچھ حیلہ کیے اس کو وہاں سے پکڑ نہیں لاسکتے ہیں اگر حضور کا حکم ہو تو کچھ بات بنا کے اس سے کہیں تو البتہ وہاں سے حضور میں لاسکیں تب حضرت نے فرمایا اچھا جاؤ تب دیو جا کے سمندر کے بیچ میں پکارتے تھے اے صحرہ تو

کہاں ہے نکل سلیمان علیہ السلام مر گئے وہ یہ سن کر سمندر کے بیچ میں سے نکل آیا تب اس کو دیوؤں نے گرفتار کر کے سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر کیا چالیس دن تک حضرت نے اس کو عذاب اور سیاست میں رکھا اس کے بعد شکنجے میں پتھر کے ڈال رکھا کہتے ہیں کہ اب تک وہ شکنجے میں پڑا ہے قیامت تک رہے گا پس سلیمان علیہ السلام نے کئی برس سلطنت کی اور بیت المقدس کو جو داؤد علیہ السلام نے بنا کیا تھا اس کو اور بڑھا کے بنوایا دیوؤں کو حکم کیا کہ دیواریں اس کی سنگ مرمر سے بنائے اور کواڑ دروازوں کے آنبوس کے لگائے ایک دروازے کا نام باب داؤد اور دوسرے کا نام باب طوبی اور تیسرے کا نام باب رحمت اور چھوتے کا نام باب نبی العربی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم رکھا اور چھت ساج کی لکڑی سے بنوائی تھی اور دیواریں اس کی سونے سے زراںدودہ کی تھیں اور مسجد میں قندیلیں چاندی کی لگائی تھیں اور ہر قندیل میں تیل کی جگہ لعل شب چراغ تھا اس کی روشنی سے سب روشن ہوتا تھا اور گندھک سرخ سے قندیلوں کو ترکیب دیا تھا ایسا کہ تین میل تک شعاع اس کی روشنی کی جاتی تھی کہتے ہیں کہ وہی گندھک سرخ کیسا ہے وہ سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے عنایت کی تھی قصہ کوتاہ ایک دن سلیمان علیہ السلام گنبد کے دروازے پر جو شیشے سے بنایا تھا اپنا عصا ٹیکے کھڑے تھے خدا کے حکم سے اس وقت ملک الموت آ حاضر ہوئے سلیمان علیہ السلام نے ان سے پوچھا تم میری ملاقات کو آئے ہو یا روح قبض کرنے کو ملک الموت نے کہا میں تمہاری روح قبض کو کرنے کو آیا حضرت نے فرمایا بہت اچھا مجھ کو ذرا پانی پینے کی مہلت دے ملک الموت نے کہا میں اب دیر نہیں کر سکتا ہوں خدا کا حکم نہیں پس جیسا کہ حضرت سلیمان عصا پر ٹیک کے کھڑے تھے اسی ہیئت پر جان ان کی قبض کر لی خبر میں آیا ہے کہ اسی طرح ایک برس تک سلیمان علیہ السلام کی لاش بے جان عصا کے ٹیکے سے کھڑی تھی اور بعض روایات میں آیا ہے کہ دو مہینے تک ان کی موت کی خبر کسی کو نہ ہوئی دیوسب ایک برس تک بیت المقدس کا کام انجام کرتے رہے یہاں تک کہ عصا ان کا گھن کھا گیا اور لاش زمین پر گر پڑی تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ سلیمان علیہ السلام اتنے روز بے جان کھڑے تھے اس کے بعد تخت ان کا ہوا پر گیا آدمیوں کی نظروں سے غائب ہوا اور جن سب تاسف کرتے ہوئے چلے گئے اس میں حکمت حکیم الاطلاق کی یہ تھی کہ جن غیب دانی سے فخر کرتے تھے کہ ہم کو غیب کی معلوم ہے اس لیے اللہ نے ان کو آزمایا کہ اگر وہ غیب کی بات جانتے تو سلیمان علیہ السلام کی موت کی خبر ان کو ہوتی اور ذلت میں نہ رہتے پس خدا کی مرضی یہی تھی کہ جنوں کو سلیمان علیہ السلام کے مرنے کی خبر نہ ہو اور نہیں تو وہ سب چلے جاتے مسجد بیت المقدس کی تیار نہ ہوتی بے مرمت رہ جاتی حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا فلما قضینا علیہ الموت ما ولہم علی موتہ ترجمہ پس جب تقدیر کی ہم نے موت اس پر نہ خبردار کیا ان کو مرنا ان کا کپڑا گھن کھاتا رہا اس کا عصا پس جب گر پڑا تب معلوم کیا

جنوں نے اگر وہ خبر رکھتے غیب کی تو نہ رہتے ذلت کی تکلیف میں اور دوسری روایت میں ہے کہ سلیمان علیہ السلام جنوں کے ہاتھ سے بیت المقدس بنواتے تھے جب معلوم کیا کہ موت آنے لگی تھی تب جنوں کو عمارت کا نقشہ بنا کر آپ شیخے کے مکان میں دروازے بند کر کے بندگی میں مشغول ہوئے بعد وفات کے برس دن تک جن مسجد بناتے رہے جب مسجد پوری بن چکی جس عصا پر سلیمان علیہ السلام ٹیک کر کھڑے تھے گھن کے کھانے سے گر پڑا تب سب کو وفات سلیمان علیہ السلام کی معلوم ہوئی اور جو جن آدمیوں سے علم غیب کا دعویٰ کرتے تھے سب کے سب قائل ہوئے۔

حضرت عزیر علیہ السلام

خبر میں آیا ہے کہ بخت نصر ایک بڑا بادشاہ کافر تھا شرق سے غرب تک اس کی بادشاہی تھی قوم بنی اسرائیل پر غالب ہوا شہر بیت المقدس کو خراب کیا اور توڑ ڈالا اور بنی اسرائیل کو ذلیل اور مقید کیا جب عزیر نبی علیہ السلام ان پر مبعوث ہوئے بعد مدت کے اس شہر کی طرف گئے تو شہر کو خراب و ویران دیکھا بہت تعجب اور تاسف کیا اور کہا یا اللہ شہر پھر کیونکر آباد ہوگا دل میں یہ کہہ رہے تھے اتنے میں خدا کے حکم سے وہیں جان ان کی قبض ہوئی پھر سو برس کے بعد اللہ نے ان کو زندہ کیا اور اس شہر کو آباد دیکھا چنانچہ حق تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے او کالذی مر علی قریۃ وہی خاویۃ ترجمہ یا مندا اس شخص کے کہ ایک گزر ایک شہر پر اور وہ شہر گرا پڑا تھا اپنی چھتوں پر وہ بولا کیونکہ زندہ کرے گا اس کو اللہ مر گئے پیچھے پس مار رکھا اس شخص کو اللہ نے سو برس پھر جلایا اس کو اللہ نے کہا تو کتنی دیر رہا وہ بولا میں رہا ایک دن یا دن سے کچھ کم خدا بولا نہیں بلکہ تو رہا سو برس اب دیکھ اپنا کھانا اور پینا کہ نہیں سڑا اور دیکھ اپنے گدھے کو اور تجھ کو ہم نمونہ کیا چاہیں لوگوں کے واسطے اور دیکھ ہڈیاں کس طرح جوڑتے ہیں ہم ان کو پھر پہناتے ہیں ان کو گوشت پھر جب اس پر ظاہر ہوا بولا میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے یہ قصص الانبیاء سے لکھا اور تفسیر میں لکھا ہے کہ بخت نصر ایک بادشاہ تھا کافر بنی اسرائیل پر غالب ہوا شہر بیت المقدس کو خراب کیا تمام لوگ بندی میں پکڑے گئے تب حضرت عزیر علیہ السلام بنی اسرائیل پر مبعوث ہوئے اس شہر پر گزرے دیکھا تعجب کیا کہ یہ شہر پھر کیونکہ آباد ہوگا خدا کے حکم سے اس جگہ ان کی روح قبض ہوئی پھر سو برس کے بعد وہ زندہ ہوئے ان کا کھانا اور پینا پاس دھرا تھا اسی طرح اور سواری کا گدھا مر کر ہڈیاں اسی طرح دھری تھیں پھر گدھا ان کے رو برو خدا کے حکم سے زندہ ہوا اور اسی سو برس میں بنی اسرائیل قید سے خلاص ہوئے اور شہر بیت المقدس پھر آباد ہو گیا انہوں نے زندہ ہو کر آباد ہی دیکھا تب سجدے میں گرے اور استغفار کیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فلما تبین له قال اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیور ترجمہ پھر جب اس پر ظاہر ہوا بولا میں جانتا ہوں کہ اللہ سب چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔

حضرت زکریاؑ یا پیغمبر علیہ السلام

خبر میں آیا ہے کہ زکریا علیہ السلام داؤد پیغمبر کی اولاد میں سے تھے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ ارمیا کی اولاد میں سے تھے اللہ نے ان کو بنی اسرائیل کی پیغمبری میں گریزیدہ کیا تھا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ذکر رحمة ربک عبده زکریا از نادى ربه نداء خفياً ترجمہ یہ مذکور ہے تیرے رب کی مہر کا اپنے بندے ذکر یا پر چپکار اس نے اپنے پروردگار کو پکارنا آہستہ یعنی دل میں دعا کی یا پکارا اکیلے مکان میں چپے پکارا اس واسطے کہ بوڑھی عمر میں بیٹا مانگتے تھے اگر نہ ملے تو لوگ ہنستیں جب بوڑھے ہوئے فرزند کے واسطے سرسجدے میں رکھ کے کہا قولہ تعالیٰ قال رب انى وهن العظم منى واشتعال الراس شيباً ترجمہ کہا زکریا نے اے پروردگار میرے تحقیق سست ہو گئی ہیں ہڈیاں میری اور شعلہ مارا سرنے بڑھاپے سے یعنی بال سفید ہو گئے سر کے اور تجھ سے مانگ کر اے رب میں بے نصیب نہ رہا اور تحقیق میں ڈرتا ہوں بھائیوں سے اپنے پیچھے موت کے برگشتہ نہ ہوں اور عورت میری بانجھ ہے پس بخش تو میرے واسطے اپنے نزدیک سے ایک والی کہ وارث ہو میرا اور وارث ہو اولاد یعقوب علیہ السلام کا اور اس کو پسندیدہ اے پروردگار میرے پس زکریا علیہ السلام کی دعا خدا نے قبول کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قرآن میں یاز کویا انا نبشرك بغلام اسمه یحییٰ ترجمہ اے زکریا علیہ السلام ہم خوشخبری دیتے ہیں تیرے تین ایک لڑکے کی کہ نام اس کا یحییٰ ہے نہیں کیا ہم نے پہلے اس نام کا کوئی ذکر یا بولے اے رب کہاں سے ہوگا مجھ کو لڑکا اور عورت میری بانجھ ہے اور میں بوڑھا ہو گیا ہوں یہاں تک کہ اگر گیا ہوں کہا فرشتوں نے یوں ہی فرمایا ہے تیرے رب نے کہ وہ مجھ پر آسان ہے اور تجھ کو بنایا پہلے اس سے اور تو نہ تھا کچھ چیز کہا زکریا علیہ السلام نے اے رب میرے ٹھہرائے مجھ کو کچھ نشانی کہا رب نے نشانی تیری یہ ہے کہ بات نہ کرے تو لوگوں سے تین رات دن تک چنگا بھلا پس زکریا علیہ السلام نے تین رات دن تک بات نہ کی اور بعد نو مہینے کے یحییٰ پیغمبر علیہ السلام پیدا ہوئے اور چار برس تک یحییٰ علیہ السلام باہر نہیں نکلے لڑکوں کے ساتھ نہیں کھیلے اور ماں ان کی ان کو کہا کرتیں اے بیٹا کیوں نہیں نکلے لڑکوں کے ساتھ نہیں کھیلے اور ماں ان کی ان کو کہا کرتیں اے بیٹا کیوں نہیں باہر لڑکوں میں جا کے کھیلتے وہ بولے اے میری ماں خدا نے مجھ کو کھیلنے کے لیے نہیں پیدا کیا جس لیے پیدا کیا ہے وہی راہ لینا چاہیے یہ کہتے تھے اور رات دن روتے تھے زکریا نے خدا سے عرض کی اے رب میں نے تجھ سے

ایک والی چاہا تھا تو نے عنایات کیا تا کہ میں خوش ہوں اب رات دن کے رونے سے اس کے مجھ کو چین نہیں پڑتا اور غم مجھ کو زیادہ ہوا چنانچہ باری نے فرمایا اے زکریا مجھ سے تو نے ایک صالح بیٹا چاہا تھا میں نے تجھ کو ویسا ہی دیا کہ وہ میری اطاعت کرے میں ایسے بندوں کو پیار کرتا ہوں کہ شب و روز میری محبت سے رویا کرے اور میرے عذاب سے ڈرے اور سوا میرے کسی سے امید نہ رکھے یہ سن کے زکریا شکر خدا پر عمل کرے اور بنی اسرائیل کو وعظ و نصیحت کرتے رہے ایک دن کہنے لگے کہ میرا بیٹا یحییٰ علیہ السلام اگر یہ بات بہشت و دوزخ کی سنے گا تو اور بھی زیادہ روئے گا اور وہاں سب بنی اسرائیل حضرت کا وعظ سن رہے تھے اور یحییٰ وہاں ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے چپکے سنتے تھے ان سب کو معلوم نہ تھا اور زکریا بہشت و دوزخ کا وعظ کہہ رہے تھے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے **وان جہنم عدہم اجمعین لہا سبعة ابواب لكل باب منهم جزء مقسوم ان المتقین فی جنات و عیون ن ادخلوہا بسلام امنین** ترجمہ اور دوزخ پر وعدہ ہے ان سب کا اس دوزخ کے ساتھ دروازے کو ان میں ایک فرقہ بٹ رہا ہے (جیسے بہشت کے آٹھ دروازے ہیں) نیک اعمال والوں پر بانٹے ہوئے ویسے دوزخ کے سات دروازے ہیں بد عملوں پر بانٹے ہوئے ہیں شاید بہشت کا ایک دروازہ زیادہ ہے بعض لوگ اللہ کے فضل سے جائیں گے بغیر عمل کے باقی عمل میں دروازے برابر ہیں اور جو پرہیزگار ہیں باغوں میں ہیں اورندیوں میں اللہ فرمائے گا جاؤ اس میں سلامتی سے خاطر جمع سے رہو جب یہ وعظ و نصیحت و رجا کا یحییٰ علیہ السلام نبی نے گوشے میں بیٹھ کے اپنے باپ سے سنا آہمار کے اٹھے اور وہاں سے نکل کر پہاڑوں کی طرف چلے گئے سات رات دن تک پہاڑوں پر روتے پھرتے رہے اور ماں ان کی پہاڑوں میں جا کے سات دن تک ان کو ڈھونڈھتی رہیں کہیں ان کو نہ ملے بعد سات دن کے ایک شباب نے خبر دی کہ تمہارا بیٹا تمام دن پہاڑوں میں روتا پھرتا ہے اور شب کو فلانے غار میں جا کے رہتا ہے یہ کیا باعث ہے ان کی ماں یہ بات سنتے ہی ان پہاڑوں میں جا کے تمام دن اس غار کے پاس بیٹھی رہیں جب شام ہوئی یحییٰ علیہ السلام نے اس غار کے پاس اپنی ماں کو دیکھا چاہا کہ بھاگیں ماں ان کی رو رو کے کہنے لگیں اے بیٹا ذرا ٹھہر جا مجھ سے بات کر رونا موقوف کر کس واسطے ہوتا ہے مجھ سے کہہ وہ بولے اے ماں میری کیونکر خاموش رہوں دوزخ کی بات مجھ کو یاد پڑتی ہے مجھ کو یہ خوف آتا ہے نہ جانے اللہ مجھ کو کہاں لے جا کے رکھے ہیں بہت وحشت میں پڑا ہوں آخر کیا ہوگا بہر صورت ان کی ماں ان کو سمجھا کے پہاڑ سے ان کو اپنے مکان پر لائیں اور عمران کی اس وقت سات برس کی تھی مسجد میں جا کے گوشہ اختیار کیا عبادت میں مصروف ہوئے اور قوم بنی اسرائیل نے ایک فساد برپا کیا بے شرع چلنے لگے ہر چند کہ زکریا ان کو وعظ و نصیحت کرتے تھے چونکہ سقاوت ازلی تھی وہ مرد و سب کچھ نہیں سنتے تھے

اور زکریا کو مارنے کا قصہ کیا حضرت نے ان ظالموں کے ہاتھ سے نکل کر ایک درخت کے پاس جا کر پناہ لی وہ درخت بولا اے نبی اللہ آپ میرے پیٹ کے اندر گھس آئیں یہ کہہ کر درخت از خود پھٹ گیا زکریا علیہ السلام اس کے اندر گھس گئے اور وہ مردود سب تعاقب کرتے ہوئے درخت کے پاس گئے بہت ڈھونڈھا نہ پایا حیرت میں آگئے اور بولے یہاں ابھی زکریا علیہ السلام کو دیکھا تھا کہاں غائب ہوا یہ کہہ رہے تھے اتنے میں شیطان مردود نے آ کے ان کو بتا دیا اور کہا زکریا علیہ السلام اس درخت کے اندر گھسا ہے دیکھو شکاف اس کا اب تک مٹا نہیں تب ان مردودوں نے آ رہ لا کر اس درخت کو سر سے پاؤں تک چیر ڈالا جب حضرت کے سر مبارک پر آ رہ جا لگا حضرت افکار اٹھے فوراً جبرئیل نازل ہوئے اور حضرت سے کہا اے زکریا خدا فرماتا ہے اگر توفیق کرے گا تو صابر پیغمبروں کے دفتر میں تجھ کو داخل نہ کروں گا کیونکہ تو نہیں جانتا ہے کہ خدا سارے عالم کا پناہ دہندہ ہے کیوں تو نے اس درخت سے پناہ مانگی تھی اب درخت سے مدد اور پناہ مانگ وگرنہ تو صبر کر اس بلا سے پس زکریا نے سر پر آ رہ لگنے سے اف نہ کیا اور جان بحق تسلیم کی یہ خبر یحییٰ علیہ السلام کو پہنچی کافروں نے زکریا علیہ السلام کو اس درخت کے اندر آ رہے سے چیر ڈالا یحییٰ علیہ السلام نے سن کے کہا انا لله والیہ راجعون۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام

کہتے ہیں کہ یحییٰ پیغمبر علیہ السلام اپنے والد کی وفات کے بعد بھی بہت دن مسجد کے اندر عبادت میں مشغول رہے اور بنی اسرائیل میں ملکہ نام ایک عورت تھی شوہر اول کی طرف سے ایک بیٹی اس کی تھی وہ چاہتی تھی کہ شوہر ثانی کا اپنی بیٹی سے نکاح کر دے اور سب بنی اسرائیل اس کی بات پر متفق تھے اور یحییٰ کو سب نے بلوایا کہ موافق شرع شریف کے اس کے شوہر ثانی سے نکاح پڑھا دیں یحییٰ علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری بیٹی سے تمہارے شوہر کا نکاح درست نہیں تب ملکہ غصے ہو کر اپنے شوہر سے جا کر یہ بات کہی کہ یحییٰ علیہ السلام منع کرتے ہیں دختر ربیبہ سے نکاح کرنا درست نہیں ہے وہ اس شہر کا بادشاہ تھا حکم دیا کہ اس کو باندھ کر میرے پاس لاؤ تب اس کے بموجب حکم کافروں نے یحییٰ علیہ السلام کو اسی طرح سے حاضر کیا وہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے فرمایا اے یحییٰ علیہ السلام اگر تم کہو تو میں اس شہر کو غارت کر دوں حضرت نے کہا اے حضرت جبرائیل علیہ السلام میری تقدیر میں یہی لکھا ہے کہ میں اس کے ہاتھ سے مارا جاؤں وہ بولے ہاں تب یحییٰ علیہ السلام نے کہا رضیت بقضاء اللہ تعالیٰ ترجمہ راضی ہوں میں اللہ کی قضا سے آخر اس بادشاہ مردود نے یحییٰ کو مار ڈالا جب سر مبارک کو تن سے جدا کیا پھر کہا اے بادشاہ اپنی جو رو کی بیٹی سے نکاح درست نہیں ہے فرشتوں نے یہ حال دیکھ جناب باری میں عرض کی یا الہی یحییٰ نے کیا گناہ کیا تھا جو اس طرح مارے گئے حق جل شانہ نے فرمایا اے فرشتو وہ میرا دوست ہے میں نے اس کو اپنے پاس بلایا انھوں نے عرض کی الہی اپنے دوست کو اس طرح مارتے ہیں ندا آئی اے فرشتو وہ میرا دوست ہے میں نے اس کو اپنے پاس بلایا انھوں نے عرض کی الہی اپنے دوست کو اس طرح مارتے ہیں ندا آئی اے فرشتوں میری خلق میں مشہور ہے کہ دشمن کو مارنا اور دوست کو بچا رکھنا چاہیے کیونکہ دشمن سے ضرر کسی کو نہ پہنچے اور دوست سے نفع ہوا اور میں کہ خدا سارے جہاں کا ہوں دوست کو مارتا ہوں اور دشمن کو پالتا ہوں تاکہ میری مخلوق کو معلوم نہ ہو کہ نہ دوست سے مجھ کو نفع ہے نہ دشمن سے مجھ کو ضرر جب یحییٰ نے جاں بحق تسلیم کی تب اس ملکہ کافرہ نے اپنی بیٹی کا اپنے شوہر سے نکاح کر دیا اس کے بعد اس پر غضب الہی ہوا کسی کام کو چھت پر گئی ہوانے اس کو اڑا کے میدان میں پھینک دیا وہاں شیر صحرائی موجود تھا دفعۃً اس کو پکڑ کر پھاڑ چیر کر پارہ پارہ کر کے کھا گیا واصل جہنم ہوئی اس کے بعد اس کا شوہر پلید معہ اپنی قوم کے غضب الہی سے جہنم رسید ہوا۔

حضرت جر جیس علیہ السلام

کہتے ہیں کہ جر جیس پنجمبر علیہ السلام ملک شام میں فلسطین ایک جگہ ہے وہاں ان کی سکونت تھی اور اس ملک میں ایک بادشاہ بت پرست تھا نام اس کا دادیانہ تھا اس معلوم نے ان کو شہید کیا تفسیر میں لکھا ہے ہزار ہا ہزار ہا ہزار بار زندہ ہوا سبب اس کا یہ تھا کہ وہ دادیانہ پلید حضرت عیسیٰ کے کئی برس آگے تھا بت باکے زرو جو اہر سے سجا کے اور مشک و عنبر سے معطر کر کے اس کو سجدہ کرتا اور لوگوں سے سجدہ کرواتا تھا جو شخص سجدہ نہ کرتے ان کو آگ میں ڈال دیتا اللہ تعالیٰ نے جر جیس پنجمبر علیہ السلام کو شہر فلسطین میں بھیجا تھا اس ملعون کو خدا کی طرف ہدایت کریں اور راہ بتا دیں پس جر جیس علیہ السلام نے جا کے اس پلید کو خدا کی طرف دعوت کی کہا اے دادیانہ بت پرستی چھوڑ دے خدائی ارض و سما کی عبادت کر جو دانا و پنا خالق و رازق سارے جہاں کا ہے وہ معلوم بولا اے جر جیس علیہ السلام اگر تیرا خدا ہے تو کیوں تجھ کو تیرے خدا نے دولت دنیا سے محروم رکھا ہم کو تو ہمارے خدا نے سلطنت دی ہے اور سب کچھ ہم کو حاصل ہے تو کیوں غریب رہا پس آپ نے فرمایا کہ دنیا دولت و زندگی کو بقا نہیں جس کو ہمیشہ بقا و بدام ہے وہ دولت اچھی ہے اس کے امیدوار ہم ہیں اس پلید نے کہا وہ کونسی چیز ہے حضرت نے فرمایا وہ نعمت بہشت ہے جس میں دکھ محنت نہیں ہمیشہ سرداری ہے اور بے زوال حضرت نے جب ایسی ایسی باتیں اس کو سنائیں پلید نے کہا اس کو دار چڑھا کے اینٹ پتھر مارو اور شانہ آہنی سے اس کا گوشت پوست نکال کے ہڈیاں آگ میں جلا دو پس کافروں نے ویسا ہی کیا کہ آگ میں ڈال دیا پھر حضرت نے اس کے اندر سے پکار کے کہا لا الہ الا اللہ پھر اس وقت اللہ نے ان کو آگ سے نجات دی پھر جر جیس نے کہا اے لوگو لا الہ الا اللہ پھر اس ملعون نے کہا چھ میخیں لو ہے کی گرم کر کے ایک سر میں مارو کہ مغز اس کا نکل پڑے اور ایک سینے پر اور باقی چاروں ہاتھ پاؤں میں زمین پر گرا کے مار کر رکھ دو پس کافروں نے ویسا ہی کیا اور جان ان کی قبض ہوئی پھر خدا کے حکم سے فرشتے آئے اور میخیں اٹھالیں اور جی اٹھے ایک سر مو ان کو صدمہ نہ پہنچا پھر کہا اے کافر ولا الہ الا اللہ کہو بت پرستی چھوڑ دو اور خدا کو پوجو یہ سن کے پھر ملعون نے کہا گندھک اور گھی ملا کے جر جیس کو دیگ میں رکھ لے جو لہے پر چڑھا دیا جب روغن اور گندھک جوش میں آیا خدا کے فضل سے نوارہ چشمہ کا جو لہے کے اندر سے پھوٹ نکلا دیگ سرد ہو گئی خدا کے فضل سے ایک بال پر حضرت کے صدمہ نہ پہنچا سلامت دیگ سے نکل آئے یہ حال دیکھ کر پھر پلید نے کہا اے جر جیس

علیہ السلام تجھ کو اتنے عذاب میں میں نے ڈالا کچھ تجھ پر اثر نہ ہوا حضرت نے کہا اے معلوم جس نے آسمان کو بے ستون اور زمین کو پانی پر رکھا اس سے اتنا نہیں ہو سکتا ہے کہ تیرے عذاب سے مجھ کو بچائے فضل و کرم سے اپنے نگاہ رکھے وہ رب العالمین ہے یہ سن کر وہ پلید ڈرا کہ مبادا خلق اس پر جمع ہو کر ملک میرا چھین لے پھر میں ان کے چاروں ہاتھ پاؤں میں مار کر قید میں ڈال رکھا اور ایک پتھر چالیس جوان نے لا کر حضرت کے پیٹ پر رکھ دیا جب شب ہوئی خدا کے حکم سے فرشتے آئے پتھر اور میں اٹھا لیں اور کھانا پانی ان کو کھلا کے خدا کی طرف سے یہ پیغام و سلام کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ سات برس تک تم بلا میں مبتلا رہو گے مصیبت اٹھاؤ گے اس پر تم کو صبر کرنا ہے اور شا کر رہنا اس کے بعد شہید ہو گے پس صبح کو اٹھ کے جرجیس اس بادشاہ پلید کے پاس گئے اس نے پوچھا تم جرجیس ہو حضرت نے کہا ہاں میں جرجیس ہوں اس پلید نے کہا تجھ کو کس نے اس بلا سے خلاص کیا حضرت نے فرمایا آسمان اور زمین کے خالق نے مجھ پر رحم کیا پھر مردود نے اپنے پلیدوں سے کہا کہ اسے لے جا کے آرے سے چیر ڈالو تب کافروں نے حضرت کو آرے سے دو ٹکڑے کر کے شیروں کے سامنے ڈال دیا شیر ان کو دیکھ کے سر جھکا کے آداب پر عمل کرے اور گردن ان کے نگہبان ہو رہے رات کو پھر اللہ نے ان کو زندہ کیا اور فرشتوں کے ہاتھ کھانا پینا بھیجا اور کہا جرجیس کو میری طرف سے جا کے سلام کہو کافر کل عید گاہ میں جائیں گے تم جا کے وہاں سب کو اللہ کی طرف دعوت کرو پس جرجیس علیہ السلام نے خدا کے کہنے پر فجر کو ان کے پاس جا کے خدا کی طرف دعوت کی کافروں نے حضرت سے کہا کہ تم کو پارہ پارہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے کل میدان میں ڈالا تھا تعجب ہے تم وہاں سے کس طرح آئے حضرت نے کہا اسی طرح میرا رب عدم سے وجود کرتا ہے اور وجود سے عدم اور مجھ کو زندہ کیا اور تمہارے پاس بھیجا تم کیوں نہیں ایمان لاتے ہو تم پر واجب ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ کافروں نے کہا کہ ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ تیرا سارا جادو کا کھیل ہے تم ہماری آنکھیں جادو سے بند کر دیتا ہے ہم نہیں سمجھتے تب اس پلید نے سارے جادو گروں کو اکٹھا کر کے ان سے کہا کہ تم اگر اپنے جادو سے یا کسی حکمت سے جرجیس علیہ السلام کو مار سکو گے تو ہم تم کو بہت دولت دیں گے خوش کریں گے انہوں نے کہا اے جہاں پناہ آپ خاطر جمع سے رہے ہم ابھی اس کو دفع کرتے ہیں دادیاناہ بولا تم کس طرح اس کو مارو گے مجھ کو بتاؤ پس اس میں سے ایک مردار جادو کرنے کہا اے جہاں پناہ آپ ہم کو ایک گائے منگا دیجئے ہم آپ کو دکھائے دیتے ہیں تب بادشاہ گمراہ نے ایک گائے ان کو منگا دی انہوں نے کان میں منتر پڑھ کر پھونکا فوراً وہ گائے دو ٹکڑے دو کر دو نیل بن گئے اور دونوں سے زمین پر ہل جوتا اور گیہوں ڈالے اور وہ گیہوں اوگ کر پختہ ہوئے تب کاٹ لیا اور آٹا پیس کے روٹی پکا کے کھائی پس دادیاناہ لعین یہ دیکھ کے بہت خوش ہوا اور کہا کہ تم جرجیس کو مار سکو گے تب ایک

پیالہ پانی کا منگوا کر اس پر جادو سے دم کیا اور جرجیس کو پینے کو دیا آپ بسم اللہ پڑھ کے ایک دم سے پی گئے تب جادو گروں نے حضرت سے پوچھا کہ صاحب کیا معلوم ہوا حضرت نے کہا میں بہت پیاسا تھا تم نے ٹھنڈا پانی دیا میں پی کر ٹھنڈا ہوا جی بھر گیا خدا تمہارا بھلا کرے پس سردار جادو گروں نے کہا کہ جو پانی تم کو پینے کو دیا یہ اور کوئی اگر پیتا تو اب تک اس کا پتہ نہ ملتا اب معلوم ہوا مجھ کو کہ تم بڑے ساحر ہو سحر سازی میں تم سے ہم پہنچ نہیں سکیں گے پاس میں اور شہرت ہو گئی جرجیس علیہ السلام کی بنی اسرائیلیوں میں جرجیس بڑے کامل ہیں ایک ان ایک عورت نے ان کے پاس آ کے کہا اے حضرت میں بڑھیا فقیرنی ہوں ایک گائے میری تھی اس کا دودھ بیچ کے میں زندگی بسر کرتی تھی وہ مر گئی اب مجھ پر فاقے گزرتے ہیں آپ خدا کے پاس میرے لیے دعا کریں میری گائے جی اٹھے تو میں اس سے زندگی بسر کروں تب حضرت نے اس سے کہا کہ اس گائے کی ہڈیاں ایک جگہ جمع کر کے یہ میرا عصا لے جا کر اس پر مار کر کہو اے گائے خدا کے حکم سے اٹھ کھڑی ہوگی تب بڑھیا نے حضرت کے کہنے پر ویسا ہی کیا اور خدا کے حکم سے وہ گائے جی اٹھی ویسی ہی ہو گئی پس یہ معجزہ اور کرامت لوگوں میں مشہور ہوئی ایک دن ایک شخص وہ بادشاہ کے مقربوں میں سے تھا قوم سے اپنی کہنے لگا اے لوگو جو جو کرامت عجیبہ جرجیس علیہ السلام نے تم کو دیکھی ہے اس سے کچھ تم کو معلوم ہوا وہ کیسا ہے اور وہ کون ہے مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی برحق حق ہے قوم نے اس سے کہا کہ اے صاحب ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو جرجیس کے جادو نے لے لیا راہ سے بھٹکا یا اب تم گئے گزرے اس نے کہا کہ نہیں مجھ کو اللہ نے راہ بتائی ہے اور میں طرف اس کے ہوا یہ کہہ کر ایمان لایا اور چار ہزار آدمی اس کے ساتھ مسلمان ہوئے اور اس ملعون داویانہ بادشاہ نے ان سب مسلمانوں کو مروا ڈالا اور سب شہید ہوئے اور پھر اس مردود کے لشکر میں سے ایک مردود نے کہا اے جرجیس تیری نبوت کی کیا دلیل ہے ہم کو دکھا تب ہم تجھ پر ایمان لائیں گے اور تیرے خدا پر حضرت نے فرمایا تم کیا معجزہ دیکھنا چاہتے ہو وہ بولا کہ ہم جس کرسی پر بیٹھے ہیں اگر تو سچا نبی ہے تو اپنے خدا سے کہہ کر اس کرسی کی چار لکڑیوں سے چار درخت مختلف اجلس پیدا ہوں اور ڈالی پتے اس میں لگیں اور میوے پھلیں ہم کھائیں تب جانیں گے تو سچا نبی ہے حضرت نے کہا یہ تو میرے خدا کی قدرتوں سے اولیٰ بات ہے تب جرجیس نے حق تعالیٰ سے دعا مانگی اور ویسا ہی ہوا پھر ان کافروں نے انکار کیا نہ مانا اور کہا کہ تو بڑا جادو گر ہے ہم تیری بات نہیں سنیں گے اس کے بعد بادشاہ ملعون نے ایک صورت گائے کی عظیم البطن تانبے سے بنا کے اور اس کے اندر روغن لفظ اور روغن مرمر اور گندھک بھر کے اور جرجیس کو اس کے اندر ڈال کے آگ میں ڈال دیا خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ اس دن جہری طوفان آندی آئی اور بجلی کڑکنے لگی کئی دن تک اندھیرا رہا لوگوں کو تیز رات دن کی نہ رہی لوگ گھبرا گئے اور میکائیل پر حکم ہوا

انہوں نے آ کے اس گائے کو زمین پر ٹپک مارا اور جرجیس اس کے پیٹ کے اندر سے سلامت نکل آئے پھر جرجیس نے جا کے کہا اے کافر و خدا سے ڈرو ایمان لاؤ کلمۃ لا الہ الا اللہ جو جیس نبی اللہ ترجمہ کہو کافروں نے کہا اے جرجیس ہماری قوم بہت مری ہے تم اگر اس کو جلا سکو گے تب ہم ایمان لائیں گے جرجیس علیہ السلام نے کہا یہ تو ہمارے خدا کی قدرتوں سے ادنیٰ بات ہے اس نے ایک کن میں سارے عالم کو پیدا کیا ان مردوں کو زندہ کرنے میں کتنی دیر ہے پس حضرت نے گورستان میں جا کے دعا کی اور ہڈیاں مردوں کی مٹی ہو گئی تھیں خدا کے حکم سے ان کی دعا سے اس دن بارہ ہزار مردے زندہ ہو کر قبروں سے اٹھے اور انہوں کے بیچ میں ایک شخص نونل نام اس کا تھا حضرت نے اس سے پوچھا اے شخص تم کو مرے ہوئے آج کتنے برس ہوئے اور تمہارا امت و دین کون سا تھا وہ بولا میں بے دین بت پرست تھا اور میرے مرنے کو آج چار ہزار برس ہوئے ہیں اے حضرت ہر روز جان کنڈنی ہوتی ہے بہت عذاب میں گرفتار ہوں پھر ایک بڑھیا عورت آئی ایک لڑکالے کے اور بولی اے حضرت یہ میرا بیٹا ہے اندھا اور لنگڑا اور گونگا اور بہرا آپ اس کے حق میں دعا کریں یہ اچھا ہو جائے تب حضرت نے آب و ہن اپنا اس کی آنکھوں میں لگا دیا بیٹا ہوا اور کان میں دعا پھونکی تب شنوا ہوا اور باقی دو علمیں رہیں بڑھیا نے کہا اے حضرت اس کو بھی آپ اچھا کر دیجئے حضرت نے فرمایا زبان اور پاؤں دونوں باقی رہے خدا چاہے تو پیچھے اچھا کروں گا پس وہ بڑھیا کافرہ تھی ایمان لائی مسلمان ہوئی اور بادشاہ دادیانہ کو خبر پہنچی وہ اس خبر کے سنتے ہی جرجیس علیہ السلام کو اس بڑھیا کے گھر میں قید رکھا اور کھانا پینا بند کیا اس وقت وہ بڑھیا گھر سے باہر نکل کر کہیں گئی تھی اور اس کے گھر میں ایک ستون لکڑی کا تھا حضرت کی دعا سے وہ ستون تازہ درخت ہوا شاخیں لکھیں اور ہزار طرح کے میوے دنیا کے اس میں پھلے اور بڑھیا گھر میں آ کے دیکھتی ہے کہ وہ ستون خشک لکڑی کا تازہ ہو گیا اور اس میں طرح ب طرح کے میوے پھلے ہیں یہ دیکھتے ہی بڑھیا متعجب ہوئی اور یقین کامل ہوا کہ جرجیس علیہ السلام نبی برحق ہے دادیانہ مردود نے یہ سن کر اس بڑھیا کے گھر کو کھدوا ڈالا اور اس درخت کے طرف جب نظر کی فوراً وہ درخت میوہ دار ستون خشک جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اور حضرت جرجیس علیہ السلام کو زمین پر سلا کے میخیں آہنیں چاروں ہاتھ پاؤں میں ماریں اور سر مبارک شکنجہ آہنی میں کھینچا وہ جاں بحق تسلیم ہوئے اور لاش جلا کر خاک کر کے دریا کے درمیان ڈال دی پیچھے ایک آواز غیب سے آئی چنانچہ ان کافروں نے بھی سنی اے دریا بحکم اللہ تعالیٰ جسم مبارک کو تو اپنی حفاظت میں رکھ مسلم سوکھے پر ڈال دے اسی وقت دریا نے مسلم وجود ان کا سوکھے پر ڈال دیا کافروں نے یہ دیکھ کے تعجب کیا اور کہا کہ دیکھو جرجیس علیہ السلام کے خدا نے جرجیس علیہ السلام کو پھر زندہ کیا پھر جرجیس علیہ السلام انہوں کے ساتھ دریا سے خدا کی مہر سے آئے اور کافروں نے

ان سے کہا اے جر جیس تو ہمارے بت کو سجدہ کر اور اس کے نام پر جانور چڑھا حضرت نے کہا میں ہرگز یہ فعل نہ کروں گا اور ان پلید کافروں نے یہ غلط سن کے اولٹا جانا کہ جر جیس علیہ السلام نے سجدہ بت قبول کیا اور دادیانا نے بھی وہ دروغ سن کے حضرت جر جیس علیہ السلام کے سر و چشم کا بوسہ دے کے کہا کہ آج ہمارے یہاں رہو کچھ کھاؤ پیو اور آرام کرو تم کو میں نے بہت رنج دیا تم نے بہت تکلف اٹھائی پس جر جیس علیہ السلام اس دن دادیانا کے مکان پر جا کے عشاء کی نماز پڑھ کے تو ریت با آواز خوش پڑھنے لگے اور اس مردود دادیانا کی جو رو پر اللہ کی مہر ہوئی اور کلام ربانی سن کر رونے لگی اور جر جیس پر ایمان لائی اور مسلمان ہوئی اور یہ بات شہر میں شہرت غلط پڑ گئی کہ جر جیس علیہ السلام نے بطمع دولت بت کو سجدہ کیا نعوذ باللہ من ذلک پس وہ عورت بڑھیا جو اوپر مذکور ہے اپنے بیٹے کو لے کر پھر حضرت کے پاس آئی اور بولی اے حضرت یہ لڑکا میرا گونگا اور لنگڑا ہے آپ اس کو اچھا کر دیجئے تب حضرت نے اس لڑکے کو بلایا اور کہا اے لڑکے اس نے جواب دیا کہ لبیک یا نبی اللہ پر زبان اس کی کھل گئی پھر حضرت نے فرمایا اے لڑکے جاؤ بت خانے میں میری طرف سے بتوں کو جا کے کہو جر جیس نبی تمہیں بلاتا ہے تب وہ لڑکا اٹھا اور وہیں پاؤں اس کے درست ہوئے اور بت خانے میں گیا اس میں ستر بت تھے ان میں سے بڑے کا نام قلون تھا اس کو کہا کہ جر جیس نبی تمہیں بلاتے ہیں خدا کے حکم سے اٹھو میرے ساتھ چلو بت یہ سرنگوں ہو کر بت خانے سے باہر نکل آئے اور حضرت کے سامنے سر اطاعت کا زمین پر رکھا تب حضرت نے ان کے سروں پر ٹھوکریں ماریں سب بتوں کو زمین کے نیچے دھنسا دیا اور یہ سب حقیقت دیکھ کے دادیانا پلید کی جو رو اپنی قوم سے بولی اے لو جو جر جیس علیہ السلام کے خدا سے تم گناہ اپنا بخشو اور پناہ مانگو ایمان لاؤ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو بتوں کی طرح خاک میں مل جاؤ گے دادیانا پلید نے ان سے کہا اے بی بی آج ستر برس سے وہ جر جیس علیہ السلام دلائل اور آیات اور معجزہ ہم کو دکھاتا ہے اس پر ہم ایمان نہیں لاتے ہیں اور تم ایک دن کے معجزے سے اس پر ایمان لائی ہو وہ بولی اے صاحب تم اپنی شقاوت ازلی سے ان پر ایمان نہ لائے شقی رہے اور مجھ کو سعادت ازلی تھی میں اسلام سے مشرف ہوئی پس یہ سن کے دادیانا نے اس کو دار پر کھینچا جس دار پر کہ جر جیس علیہ السلام کو کھینچا تھا پس وہ نیک بخت ہستی ہوئی جان بحق تسلیم ہوئی اس کے بعد جر جیس علیہ السلام نے روئے مبارک اپنا بسوئے آسمان کر کے کہا یا رب تو دانا و پنا ہے آج سات برس سے میں تکلیف اٹھاتا ہوں تو نے کہا تھا کہ سات برس تک کافروں سے رنج و محنت اٹھاؤ گے اور صبر کرو گے پس وعدہ پورا ہوا اب میں صبر نہیں کر سکتا ہوں کافروں کے ہاتھ سے بہت عاجز ہوا اب مجھ میں طاقت نہیں مجھ کو شہادت نصیب کر شہیدوں میں داخل کر اور ان کافروں پر عذاب نازل کر اور جو تجھ پر ایمان لائے ہیں ان پر رحمت نازل کر پس جر جیس نے جب دعا سے فراغت حاصل کی

ایک آتش غضبناک آسمان سے نازل ہوئی رعد بجلی کڑکی ان کافروں پر گری یہ دیکھ کے حضرت پر انہوں نے تلوار ماری کہ ان کی دعا سے یہ عذاب نازل ہوا پس جرجیس علیہ السلام نے اپنے حسب وخواہ درجہ شہادت پایا وہ دن سہ شنبہ کا تھا آسمان سے آتش نازل ہو کر شہر کے سارے کافروں کو جلا دیا سب جہنم میں جا بے ان میں سے تیس ہزار آدمی جو ایمان لائے تھے وہ بچ گئے واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت شمعون علیہ السلام

مروی ہے کہ شمعون نبی بڑے حق پرست اور شجاع تھے اور کہتے ہیں کہ بال بدن میں بہت تھے مثال بال سر کے اللہ نے ان کو بہت قوی دی تھی اور عموزیہ نام ایک شہر کا ہے بلب دریائے روم اس شہر کے بادشاہ کا نام فوطہ تھا بڑا کافر تھا اس نے ایک مکان عالی شان دریا کے کنارے تیار کیا تھا بڑے بڑے ستونوں سے اور اس میں وہ جشن کرتا شمعون علیہ السلام برس میں چار مہینے اس شہر میں جا کے کافروں سے لڑتے اور اس بادشاہ کا چھ ہزار لشکر تھا آ کے ان سے لڑتے اور شمعون علیہ السلام اکیلے ہزار جوان کو اس کے مار آتے باقی سب زخمی و مجروح ہو جاتے اس کے بعد اپنے گھر میں بیٹھ کے چار مہینے حق سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرے اور چار مہینے خلق کی ضیافت کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کافروں پر ہمیشہ ان کو غالب رکھتا آخر کافر سب ان سے عاجز رہتے اور کہتے ہیں شمعون علیہ السلام کی بی بی نیک بخت پارساتھی کافروں نے صلاح کی شمعون کی عورت کو کچھ فریب دینا چاہیے تب بادشاہ عموزیہ نے فریب کر کے کسی شخص کو مخفی شمعون کی عورت کے پاس بھیجا اس نے آ کے کہا اے بی بی ہم دیکھتے ہیں کہ شمعون علیہ السلام تمہاری طرف رغبت نہیں کرتے ہیں غیر کی طرف ان کا خیال ہے تم اگر ایک کام کرو کہ ان کو کسی طرح مار ڈالو تو ہمارا بادشاہ عموزیہ تم سے نکاح کرے گا تم آرام سے رہو گی اور تخت و سلطنت تم کو ملے گی بادشاہی کرو گی پس عورت ناقص العقل نے دنیا کی طمع سے کہا کہ جو تمہارا بادشاہ حکم کرے گا بسر و چشم عمل کروں گی تب اس نے ایک رسی اس کو دی جب شمعون علیہ السلام رات کو سوئے گا تو اسی رسی سے باندھ رکھنا اور ہم کو خبر دی جو بادشاہ کے پاس لے جا کے مار ڈالیں گے پس اس مردود کے کہنے سے شمعون کی بی بی نے رسی چھپا کے رکھ دی جب رات ہو گئی شمعون سو گئے بی بی نے ان کو نیند میں باندھا جب نیند سے چونک اٹھے ہاتھ پاؤں اپنے بستہ دیکھ کے رسی توڑ ڈالی جو رو سے پوچھا کس نے مجھ کو باندھا تھا وہ بولی میں نے شمعون علیہ السلام نے کہا تم نے مجھ کو کیوں باندھا تھا بولی میں تمہارا زور آزما تھی کہ تم کو زور ہے یا نہیں کوئی دشمن تم سے لڑ سکتا ہے یا نہیں شمعون علیہ السلام نے کہا تم خاطر جمع رہو خدا کے فضل سے کوئی دشمن ہم سے زور میں بڑھ سکے گا ہم کو چھوڑ دو تب چھوڑ دیا پھر چار مہینے کے بعد شمعون علیہ السلام اس شہر میں جہاد کو گئے وہاں سے لڑائی فتح کر کے آئے پھر بادشاہ عموزیہ نے شمعون کی بی بی کے پاس لوگوں کو بھیجا وہ بولی میں نے ان کو باندھا تھا وہ بڑا زور دار ہے رسی توڑ ڈالی بادشاہ سے جا کے کہو

انہوں نے جا کے کہا پھر بادشاہ نے بہت سارے پیسے اور پیسے دے کے اور ایک لوہے کی زنجیر بی بی کے پاس بھیج دی کہ اس سے باندھ رکھنا اور مجھ کو خبر دی جو پوس دوسرے دن شمعون کو ان کی بی بی نے اس لوہے کی زنجیر سے باندھا جب حضرت نیند سے اٹھے ہاتھ پاؤں اٹھاتے ہی زنجیر ٹوٹ گئی پھر اس کی خبر بادشاہ کو پہنچی بادشاہ عموزیہ بولا کہ لوہے کی زنجیر سے اور کوئی چیز مضبوط نہیں میں کیا بھیجوں اب وہ جس طرح ہو سکے اس کو میرے پاس باندھ کے بھیج دے پھر انہوں نے آ کے ان کی بی بی سے کہا وہ بولی بہت اچھا میں کچھ تدبیر کر کے کہلا بھیجوں گی آپ سب خاطر رہے ایک دن شمعون علیہ السلام لڑائی سے آ کے گھر میں اپنی بی بی سے ہر طرح کی باتیں کرنے لگے بی بی نے کہا اے صاحب تم کو اللہ نے بہت زور دیا ایسی کوئی چیز ہے کہ تم کو اس چیز سے بند کر کے رکھ سکے تم اس کو نہ توڑ سکو حضرت نے فرمایا تم کو اس سے کیا مطلب ہے کیوں پوچھتی ہو وہ بولی میں پوچھتی ہوں کہ تم سے اور کوئی زور آ رہے یا نہیں شمعون علیہ السلام نے کہا مجھ کو ایک چیز سے باندھ رکھ سکتی ہے میرے سر کے بالوں سے یا بدن کے بالوں سے یا سر کے بال تراش کے رسی بٹ کر دست و پا ان کے مضبوط باندھے انہوں نے نیند سے اٹھ کے بی بی سے پوچھا کیوں جی یہ کس نے مجھ کو باندھا وہ بولی میں نے باندھا ہے تمہاری قوت آزما تے ہوں کہ کوئی دشمن تم سے زور میں بڑھ سکتا ہے یا نہیں میں دیکھتی ہوں حضرت نے فرمایا اللہ کے فضل سے کوئی دشمن مجھ کو باندھ کے رکھ نہیں سکتا ہے مگر خدا کی مرضی میں نہیں کہہ سکتا ہوں آؤ بند میرا کھلو وہ بولی کئی دفعہ آپ کو میں نے باندھا تھا آپ نے اپنی قوت سے کھولا تھا اس دفعہ کیوں بلا تے ہو حضرت نے کہا میں اگر ہلوں زور کروں تو تمام بدن کی ہڈیاں میری درہم برہم ہو جائیں گی پس اس کی عورت نے جب دریافت کیا کہ بال کے بند توڑنے کی ان کو طاقت نہ رہی تب بادشاہ عموزیہ کو خبر دی یہ سنتے ہی اس معلوم نے ہزار مرد جنگی سپاہ شتر سوار بھیجے کہ شمعون علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں ناک کان کاٹ کے اور آنکھیں اور زبان نکال کر شتر پر لاد کر میرے پاس لے آؤ پس کافروں نے جا کے ان کو اسی طرح لاکے حاضر کیا اور کافر سب بولے اب ہم شمعون علیہ السلام کے ہاتھ سے بچے جب ان کو بے دست و پا اور زبان کٹی ہوئی اور آنکھیں نکلی ہوں صرف ایک دھڑ دیکھا بادشاہ عموزیہ کے سامنے لے جا کے رکھا کوئی شخص کہنے لگا کہ میرے باپ کو اس نے مار ڈالا ہے اور کسی نے کہا کہ میرے بھائی کو مارا ہے اور ہر شخص دعویٰ کرنے لگا پس جب دیکھا کہ دھڑ میں ہنوز متی جان باقی ہے کہنے لگے اس کو کسی عذاب سے مار ڈالو تب کافروں نے دریا کے کنارے لے جا کے بالا خانہ پر سے ان کو دریا میں گرا دیا خدا کے حکم سے جبرئیل نے شمعون علیہ السلام کو ہوا پر اٹھا لیا اور تمام ہاتھ پاؤں آنکھ ناک کان غرض جو جو اعضا ان کے دھڑ سے کافروں نے جدا کیے تھے خدا کی قدرت سے سب ان کے جا بجا مقاموں میں لگ گئے جبرئیل نے کہا اے شمعون

خدا نے تم کو بہت قوت دی ہے اٹھ کھڑے ہو جاؤ اور ملعون کے مکان کے ستون پکڑ کے تمام حصار اور مکانوں کو کھود کے دریا میں ڈال دو تب شمعون نے اللہ کو یاد کر کے حصار اور مکان اور تمام زمین شہر کی کھود کر معہ کفار اس کے اٹھا کر دریا میں ڈال دیا ایسا کہ تنفس اور شہر کا نام و نشان باقی نہ رہا اور شکر خدا پر عمل کرے اور اپنے گھر پر جا کر اپنی بی بی کو مار ڈالنے کا قصد کیا خدا کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کے کہا تم کو خدا فرماتا ہے کہ اپنی بی بی کو مت مارو اذیت مت دو کیونکہ اس نے نادانی پادشاہ عموزیہ کی صلاح سے تم کو باندھ کے اس کے حوالے کیا تھا اور عورت ناقص العقل ہوتی ہے اس کی تفسیر معاف کرو اسے پیار کرو خدا مالک ہے یہاں تک قصص الانبیاء میں قصہ شمعون علیہ السلام نبی کا ہے اور بعض کتابوں میں جیسے کہ تفسیر مراد یہ اور جامع التواریخ اور سوا اس کے شمعون نبی کر کے نہیں لکھا ہے لکھا ہے کہ بلد عرب میں قوم بنی اسرائیل میں شمعون نام ایک زاہد عابد پارسا تھا اولاً اس کو اللہ نے بہت زور دیا تھا اور اس کی نیک کاری اور نیک نیتی کے سبب ثانیاً ہزار مہینے کی عمر اس کو بخشی ہزار مہینے تک دن کو روزہ رکھتے اور شب کو عبادت کرتے اور کافروں سے جہاد کرتے ایسے ایسے کام کرتے ثواب پاتے ایک دن ان کی بی بی نے کافروں کی صلاح سے کافروں کے ہاتھ سے ان کو مروا ڈالا اس کا ذکر تفسیر مراد یہ میں لکھا ہے چنانچہ سب کو معلوم ہے فقیر نے یہاں کیا طول نہ دیا۔

حضرت مریم علیہا السلام

خبر میں آیا ہے کہ زکریا میں بنی اسرائیل کی قوم میں سے حنہ نام کی ایک عورت تھی وہ بری زاہدہ تھی اور اس کے شوہر کا نام عمران بن لاٹان سلیمان علیہ السلام کی اولاد میں تھے کہتے ہیں کہ اس حنہ سے پہلے ایک بیٹی تولد ہوئی نام اس کا اشیاہ تھا وہ حضرت زکریا سے بیاہی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ حنہ کی بہن سے زکریا کا بیاہ کیا تھا غرض حنہ جب آخری عمر میں حاملہ ہوئی بیت المقدس میں جا کے خدا کی بندگی میں مشغول ہوئی اور نذر کی یارب میرے پیٹ سے جو لڑکا ہوگا میں نے تیری نذر کیا کہ اس بیت المقدس کی خدمت کرے اور تیری یاد میں رہے اور دنیا کا کام نہ کرے حق تعالیٰ فرماتا ہے اذ قالت امراة عمران ربانی نذرت لہک ما فی بطنی محرراً ترجمہ جب کہا عمران کی بی بی نے کہ نام اس کا حنہ تھا اے پروردگار میرے تحقیق میں نے نذر کی واسطے تیرے جو کچھ میرے پیٹ میں ہے آزاد کیا ہو ا خدمت سے سو قبول کر مجھ سے تحقیق تو ہی ہے سننے والا جاننے والا کہتے ہیں کہ اس امت میں یوں دستور تھا کہ بعض لوگوں کو ماں باپ اپنے حق سے آزاد کرتے اور اللہ کی نذر کرتے پھر تمام عمران کو دنیا کے کام میں نہ لگاتے اور وہ ہمیشہ مسجد میں عبادت کرتے پس عمران کی بی بی کو حمل تھا اس نے نذر کی کہ حمل میں جو لڑکا جنوں کی خدا کی نذر ہے بعد نو مہینے ایک لڑکی جنی نام اس کا مریم ہے حنہ کا دل سست ہوا اس کا مطلب تھا کہ بیٹا ہو پس بیٹی ہونے سے ناخوش ہوئی کہ میری نذر پوری نہ ہوئی کیونکہ لڑی کے نذر کرنے کا دستور نہ تھا پس منہ آسمان کی طرف کر کے کہا قولہ تعالیٰ فلما وضعتها قالت رب انی وضعتها انشی ترجمہ جب اس کو جنی بولی اے رب میں نے یہ لڑکی جنی اور اللہ کو بہتر معلوم ہے جو کبھی جنی اور نہیں ہے مرد مانند عورت کے اور تحقیق میں نے نام اس کا مریم رکھا اور میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے پس ندا آئی اے حنہ میں نے قبول کیا مریم کو اگرچہ وہ مرد نہیں اچھی طرح قبول کرنا اور بڑھایا اس کو اچھی طرح کا بڑھانا اور سپرد کیا اس کو زکریا کو جب بی بی مریم علیہا السلام سات برس کی ہوں تب ان کی ماں نے ان کا ہاتھ پکڑ کے اور لوٹا اور چاروب لے کر بیت المقدس میں زکریا کے پاس گئیں سلام کیا اور کہا اے نبی اللہ میں نے نذر کی تھی کہ اگر میرے پیٹ سے لڑکا ہوگا تو میں اس مسجد اقصیٰ کی خدمت میں دوں گی جب لڑکی جنی میں نے مریم نام رکھا اور آپ کے پاس لائی ہوں کہ اس مسجد میں رہے اور اس کی خدمت کرے اور زکریا علیہ السلام نے مسجد کے مصلیوں

سے پوچھا کہ اس کی پرورش اور خبرداری کون کرے گا تب وہاں کا ہر شخص کہنے لگا کہ میں اس کی خبرداری کروں گا آ کر سب میں نزاع ہوئی کسی نے کہا کہ میرے حوالے کرو اور کسی نے کہا مجھے دو تب بات اس پر ٹھہری کہ ہر شخص اپنا اپنا قلم آہنی کہ جس سے توریت لکھی جاتی ہے ایک لگن پانی بھر کے اس میں ڈال دو جس کا قلم پانی کے اوپر رہے گا نہ ڈوبے گا وہ شخص کفیل مریم علیہا السلام کا ہو گا چنانچہ حق تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں فرمایا ہے اذ یلقون اقلامم ایہم یکفل مریم ترجمہ جب ڈالنے لگے قلم اپنے آپ کو کون پالے مریم علیہا السلام کو خلاصہ یہ ہے کہ مسجد کے بزرگوں نے حضرت مریم علیہا السلام کی ماں کا خواب سنا تو سب لگے چاہئے کہ ہم پالیں مریم علیہا السلام کو آخر فیصلہ اس پر ہوا کہ ہر ایک نے ایک طشت میں اپنا قلم پانی میں ڈالا سب کا قلم ڈوبا حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم اولٹا اوپر کو بہا تب انھیں کی طرف پالنا ٹھہرا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا و کفلھا زکریا ترجمہ یعنی کفیل ہو مریم علیہا السلام کا زکریا علیہ السلام اور قلم نے زکریا علیہ السلام سے کہا اے نبی اللہ اس لڑکی کو خدا نے آپ ہی ذمہ کیا پالنے کو ماں نے خواب میں دیکھا کہ اگرچہ یہ لڑکی ہے اللہ نے اس کو نذر میں قبول کیا اسے مسجد میں لے جا کے رکھنا پس مسجد کے بزرگوں نے پہلے کہا تھا کہ لڑکی کو مسجد میں رکھنا درست نہیں جب ان کا خواب سنا تب قبول کیا اور کہتے ہیں کہ حضرت زکریا علیہ السلام کی عورت بی بی مریم علیہا السلام کی خالہ تھی وہی پالنے لگی ان کے واسطے مسجد میں ایک حجرہ بنا دیا دن کو مریم علیہا السلام وہاں عبادت کرتیں اور رات کو حضرت زکریا علیہ السلام اپنے ساتھ لے جاتے ایک دن حضرت مریم علیہا السلام کو مسجد میں ایک حجرے کے اندر رکھ کے قفل کر کے گھر چلے گئے تین دن تک مریم علیہا السلام اس میں بند رہیں چوتھے روز حضرت زکریا علیہ السلام کو یاد ہوا کہ مریم علیہا السلام کو مسجد کے اندر حجرے میں بند کر آیا ہوں آہ مار کے اٹھے افسوس کرنے لگے کہ میں نے کیا کام کیا کہ لڑکی کو بے گناہ بھوک پیاسی کو ٹھڑی کے اندر بند کر کے آیا ہوں شاید مرگئی ہو گی جلدی سے جا کے مسجد کے حجرے کا دروازہ کھول کے دیکھتے ہیں کہ انواع و اقسام طرح طرح کا کھانا اور میوے ان کے سامنے دھرے ہیں اور مریم نماز پڑھتی ہیں جب نماز سے فراغت کی زکریا علیہ السلام نے پوچھا اے مریم یہ کھانا اور میوے اس مقفل کو ٹھڑی کے اندر کہاں سے آئے کون لایا وہ بولیں اللہ کے یہاں سے آئے فرشتے لاتے ہیں قولہ تعالیٰ کلما دخل علیہا زکریا المحراب ترجمہ جس وقت آتے زکریا علیہ السلام مریم علیہا السلام کے حجرے میں پاتے اس کے پاس کچھ کھانا بولا اے مریم علیہا السلام کہاں سے آیا تجھ کو یہ کھانا بولی اللہ رزق دیتا ہے جس کو چاہے بے حساب مریم علیہا السلام نے اس واسطے رزق بے حساب کہا کہ کھانا بہشت سے آیا تھا اور نعمت بہشت کی بے حساب ہے پس حق تعالیٰ نے مریم علیہا السلام کو تین رات دن بہشت کے کھانے سے پرورش کیا اس کے بعد فرشتوں نے کہا

قوله تعالى واز قالت الملائكة يا مريم ان الله اصطفك وظهرك ترجمہ اور جس وقت کہا فرشتوں نے اے مریم علیہا السلام تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا تجھ کو سارے جہاں کی عورتوں سے اے مریم علیہا السلام بندگی کر اپنے رب کی اور سجدہ کر اور رکوع کیا کر ساتھ رکوع کرنے والوں کے یہی خطاب خاص مریم پر ہوا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش:

مروی ہے کہ مریم کی عمر جب چودہ برس کی ہوئی اور غسل حیض کے واسطے نکل کر اس چشمہ میں کہ جس کو عین السلوی کہتے ہیں گئیں ان کی بہن اشیاہ زکریا کی بی بی تھیں ان کے گھر میں غسل حیض کو گئیں یہ پہلا حیض تھا جب غسل حیض سے فراغت کی ایک جوان خوبصورت اجنبی پیچھے کھڑا ہوا دیکھا وہ جبرئیل تھے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فارسلنا الہا روحنا فتمثل لہا بشراً سوياً ترجمہ پھر بھیجا ہم نے طرف مریم علیہا السلام کے روح اپنی کو پس صورت پکڑ لی واسطے اس کے تندرست آدمی کی جوان خوبصورت مریم علیہا السلام دیکھ کے ڈریں اور کہا قولہ تعالیٰ قالت انی اعود بالرحمن منک ان كنت تقياً ترجمہ کہنے لگی مریم علیہا السلام تحقیق میں پناہ پکڑتی ہوں ساتھ رحمن کے تجھ سے اگر ہے تو پرہیزگار اور بعضوں نے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص فاسق فاجر تھا معروف مشہور نام اس کا یوسف تھا وہ سارے کام کرتا تھا مریم نے دریافت کیا شاید یہ وہی ہے اس لیے ڈریں حالانکہ وہ جبرئیل تھے مریم سے کہا قولہ تعالیٰ قال انما انا رسول ربک لاک غلاماً زکیاً قالت انی یکون لی غلام ترجمہ کہا جبرئیل نے میں تو بھیجا ہوا ہوں تیرے رب کا دے جاؤں گا تجھ کو ایک لڑکا ستھرا مریم علیہا السلام بولی کہاں سے ہوگا مجھ کو لڑکا اور چھو نہیں مجھ کو آدمی نے اور کبھی نہ تھی میں بدکار پھر جبرئیل نے کہا قولہ تعالیٰ قال کذلک قال ربک ترجمہ کہا جبرئیل نے اسی طرح فرمایا تیرے رب نے وہ مجھ پر آسان ہے اور ہم اس کو کیا چاہیں لوگوں کے لیے نشانی کہ بن ہا پ کے لڑکا پیدا ہوگا اللہ کی قدرت سے اور مہر اللہ کی طرف اور یہ کام ٹھہر چکا ہے کہتے ہیں کہ حضرت آدم کی چھینک جبرئیل نے خدا کے حکم سے مریم علیہا السلام کے گریبان میں ڈال دی اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ مریم کے پیٹ میں جبرئیل نے ہوا پھونکی تھی کہتے ہیں کہ جب ہوا یا چھینک مریم کے پیٹ میں پھونکی اب وہ رحم میں نہ پہنچی تھی کہ آواز آئی کہ خدا واحد ہے اور میں اس کا بندہ ہوں اس کے بعد مسجد اقصیٰ میں جا کے عبادت میں مشغول ہوں اور یہ حقیقت اپنی کسی سے ظاہر نہ کی عبادت کرتیں اور رات دن روتی تھیں اور کہتی تھیں یا رب جو حادثہ مجھ پر ہوا ہے ایسا کسی پر نہ ہو میں بے گناہ لوگوں میں رسوا ہوتی ہوں اور

میرے ماں بھی میرے واسطے خلق میں رسوا ہوئے پس چند روز کے یہ راز بنی اسرائیل میں ظاہر ہوا کہ مریم علیہا السلام کنواری باکرہ حمل سے ہیں تب یہودی بی بی مریم کو تہمت دینے لگے اور نصیحت و ملامت کرنے لگے کہ اے مریم علیہا السلام یہ حمل تو کہاں سے لائی تو نے بد کام کیا اس کا کچھ جواب نہ دیتی تھی خاموش رہتی تھیں جب حمل نو مہینے کا ہوا یہ قریب جنے کے ہوں حسب الہام الہی بیت المقدس سے چپکے نکل کر ایک میدان کی طرف ایک درخت خشک خرے کا تھا اس کے نیچے جا بیٹھیں چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا *فاجاءها المخاص الی جلع النخلة* ترجمہ پس لے آیا اس کو جنے کا دروا یک کھجور کی جڑ میں مریم بولیں میں کسی طرح مرچکتی اس سے پہلے اور ہو جاتی بھولی بسر آئی خلق کے دل سے تو یہ حال مجھ پر نہ گزرتا کہتے ہیں کہ پہلے جو شخص بی بی مریم علیہا السلام کے حمل سے واقف ہوا وہ یوسف سنار تھا اور بی بی مریم علیہا السلام کا خلیع ابھائی تھا اس نے مریم علیہا السلام سے کہا اے مریم علیہا السلام تیری پارسائی اور زہد میں مجھ کو شبہ ہے یہ حمل تو کہاں سے لائی تب حضرت مریم علیہا السلام صادقہ نے اس سے ساری حقیقت اپنے حمل کی بیان کی اور جب وقت ولادت حضرت عیسیٰ کا قریب ہوا حسب الہام الہی مریم علیہا السلام نے یوسف مذکور کو لے کر بیت المقدس سے نکل کر وہاں سے چھ میل بیت اللحم ایک قریب ہے وہاں جاتے ہی دروزہ سے بے قرار ہوں تب ایک درخت خشک کھجور کی جڑ میں پشت لگا کے بیٹھ گئیں وہیں عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور وہ درخت خرمافورا خدا کی مہر سے تازہ ہو کر اس میں کھجوریں لگیں اور اس کے نیچے ایک چشمہ جاری ہوا تنے میں فرشتے اور حوروں نے بہشت سے آ کے رفع حاجت ان کی آب حوض کوثر سے لا کے سروتن عیسیٰ کا دھلایا اور پیرہن بہشت کا پہنا کے ان کی گود میں دیا یہ جامع التواریخ سے لکھا ہے اور حق تعالیٰ فرماتا ہے *فنادھا من تحتھا الا تحزلی* ترجمہ پس آواز دی اس کو اس کے نیچے سے فرشتے نے کہ غم نہ کھائے اے مریم علیہا السلام تحقیق کر دیا ہے تیرے رب نے ایک چشمہ زمین میں جب نگاہ کی مریم علیہا السلام نے ایک چشمہ دیکھا اور ان کے بیٹے عیسیٰ آہ مار کر روئے کہا اے ماں میری کوئی نہیں کہ تم کو مبارکبادی دے اے ماں میری چشم میں تمہاری ٹھنڈک جو جو میرے آن سے پس بی بی مریم علیہا السلام یہ مبارکبادی اپنے بیٹے سے سن کے بہت خوش ہوں اور جب کھانے کی ان کو اشتہا ہوئی بھوک لگی تو غیب سے یہ آواز آئی *قولہ تعالیٰ وهزی الیک بجوزع النخلة* ترجمہ اور ہلا اے مریم اپنی طرف کھجور کی جڑ کہ اس سے گریں تجھ پر پکی کھجوریں اب کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ سچ علیہ السلام سے پس مریم علیہا السلام نے جب درخت خرے کی طرف نظر کی تازہ خرماد دیکھا جناب باری میں عرض کی کہ اے رب جس وقت ذکر یا علیہ السلام نے بھولے سے تین دن تک بیت المقدس میں کوٹھری کے اندر مجھ کو بند کر کے رکھا تھا اس وقت تو بے رنج و محنت مجھ کو روزی

پہنچائی اور اس وقت حکم ہوا درخت سے کھجور اتار کے کھانے کو ایرب اس وقت بھی اپنی عنایت سے بے رنج و محنت روزی دے جب جل و علا سے یہ خطاب آیا اے مریم علیہا السلام اس وقت تو سوائے میرے اور کسی کو دوست نہیں رکھتی تھی اب تیرا دل تیرے فرزند کی طرف مائل ہوا اب تجھ کو لازم ہے کہ تو اپنی محنت اور کسب سے کھا اور پی اور اپنے فرزند سے آنکھ ٹھنڈی رکھ اور جا طرف بیت المقدس کی اپنی جگہ پر اور کسی سے مت بول جب تجھ سے کوئی آدمی پوچھے تو کہہ قولہ تعالیٰ فاما ترین من البشر احداً لقولی انی نذرت للرحمن صوماً ترجمہ اے مریم علیہا السلام سو کبھی تو دیکھے کوئی آدمی تو کہو میں نے مانا ہے رحمن کا روزہ سو بات نہ کروں گی آج کسی آدمی سے پس خدا کے کہنے پر مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ کو گود میں لے کر آئیں شہر بیت المقدس میں چنانچہ قولہ تعالیٰ فانت بہ قومہا تحملہ ترجمہ پس گود میں لے کر آئی مریم علیہا السلام اپنے لوگوں کے پاس پس یہودیوں نے کہا تحقیق تو لائی ہے ایک چیز عجب اے بہن ہارون کی نہ تھا تیرا باپ برا آدمی اور نہ تھی تیری ماں بدکار اگرچہ بی بی مریم علیہا السلام ہارون کی بہن نہ تھیں لیکن اس واسطے کہا کہ مریم علیہا السلام ہارون کی اولاد میں سے تھیں پس مریم نے لوگوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا کہ اسے پوچھو روزہ دار ہوں آج کسی سے نہ بولوں گی قولہ تعالیٰ فاشادت الیہ ترجمہ پس ہاتھ سے بتایا مریم علیہا السلام نے اس لڑکے کو وہ بولے ہم کیونکر بات کریں اس شخص سے کہ وہ گود میں ہے لڑکاتب یہودیوں نے لڑکے کے جھولے کے پاس جا کے پوچھا اے لڑکے کہہ تیرا باپ کون ہے اس وقت حق تعالیٰ نے زبان تکلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی حضرت نے ان سے کہا قولہ تعالیٰ قال انی عبداللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیاً ترجمہ عیسیٰ علیہ السلام بولے میں بندہ ہوں اللہ کا مجھ کو اس نے کتاب دی ہے اور مجھ کو نبی کیا اور بنایا مجھ کو برکت والا جس جگہ میں ہوں اور تاکید کی مجھ کو نماز کیا اور زکوٰۃ کی جب تک میں رہوں جیتا اور سلوک والا اپنی ماں سے اور نہیں بنایا مجھ کو زبردست بد بخت اور خدا کا سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس روز اٹھ کھڑا ہوں جی کر قبر سے جب یہودیوں نے یہ کلام معجزہ التیام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سنا تعجب کیا کہ یہ نبی ہوگا اور لوگوں نے جو تہمت دی تھی وہ سراسر کذب اور بہتان ہے پس مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پرورش اور تعہدیں رہیں جب تک وہ نابالغ تھے اور ہر روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گہوارے کے پاس بنی اسرائیل آ کے بیٹھتے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کو تورات پڑھ کے سناتے جب بالغ ہوئے خدا کی طرف سے ان پر وحی نازل ہوئی کہ اے عیسیٰ تو بنی اسرائیل کو اپنے خدا کی طرف دعوت کر پس حضرت نے سب کو بلایا اور راہ ہدایت دکھائی انہوں نے نہ مانا اور کہنے لگے کہ ہم اپنا دین موسیٰ کا چھوڑ کر ہم ایسے بے پدر کی بات کیں سنیں پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیزار ہو کر شہر سے

نکل کر گاؤں کی طرف گئے وہاں دھوبیوں کو کپڑے دھوتے ہوئے دیکھا کہ تم کپڑے کیوں دھوتے ہو
 دل اپنا دھو کر پاک و صاف کرو کفر سے انہوں نے کہا کہ ہم کس چیز سے دل اپنا پاک کریں عیسیٰ علیہ
 السلام نے فرمایا اس کلمہ سے لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ ترجمہ پس دھوبیوں نے عیسیٰ علیہ
 السلام کا کلمہ پڑھ کے دل کو کفر سے پاک کیا اور جس کا کپڑا دھونے کو لائے تھے۔ اسی کو پھیر دیا اور عیسیٰ کی
 امت میں داخل ہوئے اور انصار بنے پھر وہاں سے دریا کے کنارے مچھوؤں کے پاس گئے وہ دریا کے
 کنارے مچھلی پکڑے تھے انہوں نے اپنی نبوت ظاہر کی وہ کہنے لگے اے عیسیٰ علیہ السلام جو جو پیغمبر آئے
 سب نے اپنے معجزے دکھائے اور تمہاری نبوت کی کیا دلیل ہے ہم کو دکھاؤ تب عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا
 قولہ تعالیٰ انسی اخلق لکم میں الطین ترجمہ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ان سے یہ کہ بنا دیتا ہوں میں تم
 کو مٹی سے جانور کی صورت پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ ہو جاتا ہے اڑتا جانور اللہ کے حکم سے اور
 چنگار کرتا ہوا جو اندھا پیدا ہوا اور کوڑھی کو اور جلاتا ہوں مردے کو اللہ کے حکم سے اور بتا دیتا ہوں تم کو جو کھا
 کر آؤ اپنے گھر میں اور جو رکھ آؤ نشانی پوری ہے تم کو اگر یقین رکھتے ہو اور سچ بتاتا ہوں تو ریت کو جو مجھ
 سے پہلے کی ہے اور آیا ہوں اس واسطے کہ حلال کروں تم پر بعض چیز جو حرام تھی تم پر اور آیا ہوں تمہارے
 پاس نشانی لے کر تمہارے رب کی سوڈر اللہ سے اور میرا کہنا مانا بے شک اللہ ہے رب میرا اور رب تمہارا
 سو اس کی بندگی کرو یہ سیدھی راہ ہے پس کہا ما ہی گیروں نے قولہ تعالیٰ اذ قال الحواریون یعیسیٰ
 ابن مریم ترجمہ جب کہا حواریوں نے اے عیسیٰ علیہ السلام مریم علیہا السلام کے بیٹے تیرے رب سے
 ہو سکے کہ اتارے ہم پر خواہ بھرا ہوا آسمان سے کہا عیسیٰ نے ڈر اللہ سے اگر تمہیں یقین ہے کہ حواریوں
 نے ہم چاہتے ہیں کہ کھائیں ہم اسی خوان سے طعام اور چین پائیں ہمارے دل اور ہم جانیں کہ تو نے
 ہم کو سچ بتایا اور ہیں ہم تیری رسالت پر گواہ تب عیسیٰ علیہ السلام نے میدان کی طرف جا کے سرنگے ہاتھ
 اٹھا کے خدا سے دعا مانگی اے رب میرے تو دانا پینا ہے حواریوں نے مجھ سے چاہا ان کی قسمت میں اگر
 روز ازل سے تو نے مقدر کیا ہے تو ان کے واسطے ایک خوان نعمت اپنے فضل سے بھیج قولہ تعالیٰ قال
 عیسیٰ ابن مریم اللهم ربنا انزل علينا مائدة من السماء تكون لنا ترجمہ کہا عیسیٰ علیہ
 السلام مریم علیہا السلام کے بیٹے نے اے اللہ رب ہمارے اتار ہم پر ایک خوان بھرا ہوا آسمان سے کہ وہ
 دن عید ہوئے ہمارے پہلوں اور پچھلوں کو اور نشانی تیری طرف سے اور روز دے ہم کو اور تو ہی ہے
 بہت روزی دینے والا اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نازل ہو کے کہا قولہ تعالیٰ قال اللہ
 انی منزلها علیکم فمن یکفروا ترجمہ کہا اللہ نے میں اتاروں گا تم پر خواہ پھر جو کوئی تم میں ناشکری
 کرے اس سے پیچھے تو میں اس کو عذاب کروں گا وہ عذاب کہ نہ کروں گا کسی کو جہانوں میں سے اس

کے بعد ایک خوان نعمت گاناگوں کا ان کے پاس اترا جب سرپوش اٹھا کے دیکھتے ہیں تو اس میں پانچ روٹیاں اور ایک مچھلی تلی ہوئی جس میں کانٹے نہ تھے نہ استخوان اور تھوڑی سی ترکاری اور ایک نمک دان میں نمک اور پانچ انار اور تھوڑے خرے اور زیتون اور بہت چیزیں تمام بنی اسرائیل نے دیکھا اس سے انہوں نے کچھ نہ کھایا اور کہنے لگے اے عیسیٰ علیہ السلام ہم دیکھیں کہ اس تلی مچھلی کو تم اپنے معجزے سے زندہ کرو تب ہم تم پر ایمان لائیں گے پس عیسیٰ علیہ السلام نے اس تلی مچھلی پر کچھ پڑھ کے پھونکا خدا کے حکم سے وہ مچھلی جی اٹھی سہناک ہو کر کود پڑی ان سب کے بیچ ستر آدمی اس کے صدمے سے مرے پھر جب دعا کی ویسی ہی تلی ہو گئی یہ معجزہ سب بنی اسرائیل نے دیکھا پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس خوان نعمت پر کھانے کو بیٹھے اور بعض غریب مریض وہ بھی حضرت کے ساتھ بیٹھ گئے اور جو مغرور تھے انہوں نے نہ کھایا اور جو غریب نے کھایا وہ غنی ہوا اور جو اندھے نے کھایا وہ بینا ہوا جو کوڑھی نے کھایا آرام پایا رات تک وہ کو ان دھرا رہا بھر نعمت سے اس کے بعد آسمان پر چلا گیا۔ لوگوں نے دیکھا جن لوگوں نے نہ کھایا تھا پیچھے وہ پشیمان ہوئے کہ بہشت کی نعمتوں سے ہم محروم رہے بعد وہ خدا کے حکم سے دوسرے دن پھر وہ خوان بہشت سے آیا پس تو انگر اور درویش ستر ہزار آدمی نے وہ ماہی تلی ہوئی اور ترکاری اور وہ پانچ روٹی اور انار غرض سب کچھ کھایا ذرا اس سے کم نہ ہوا خوان رہا جس کو ذوق شیرینی سے تھا اس کو وہی ملا اور جسے ترشی سے ذوق تھا اس کو ترشی حاصل ہوئی اور جس کو نمکین کا اسے نمکین ملتا اسی طرح تین دن تک خوان نعمت آسمان سے آتا جاتا تھا لوگ اس شہر کے جتنے تھے سب آسودہ ہو کے کھاتے اور بعض روایت میں یوں آیا ہے کہ چالیس دن تک خوان آسمان سے آتا رہا اور سب اہل شہر کھاتے رہے مگر خدا کے فضل سے کچھ کم نہ ہوا بنی اسرائیل یہ معجزہ دیکھ کے بعض ایمان لائے اور بعض نہیں اور جو ایمان نہ لایا شکل اس کی سوراور پیچھ کی ہو گئی تھی اور جو ایمان لائے تھے ان پر رحمت الہی نازل ہوئی خبر میں آیا ہے کہ سات سو آدمی ان میں سے مسخ ہو گئے سوراور بیچ کی صورت ہو گئے تھے اور سب مومنوں نے نور اسلام سے سعادت دارین حاصل کی مروی ہے کہ ایک روز عیسیٰ علیہ السلام مومنوں کو لے کر ایک میدان کی طرف سیر کو گئے ایک لومڑی کو دیکھا حضرت نے پوچھا تو کہاں سے آتی ہے اس نے کہا میں اپنے گھر سے آتی ہوں دوسرے مکاں پر جاؤں گی یہ سن کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ایسے مکان لاین مریم ترجمہ نہیں مکان مریم کے بیٹے کے واسطے پس مومنوں نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ فرمائیں تو آپ کے واسطے ہم ایک مکان تیار کر دیں حضرت نے فرمایا میرے پاس دولت نہیں انہوں نے کہا دولت ہم دیں گے حضرت نے فرمایا اے یارو گھر بنانے کو میں جہاں کہوں وہاں بناؤ تب دوسرے دن مومنین عیسیٰ علیہ السلام کے لیے بہت سے روپے لے کے آئے اور آپ نے فرمایا آؤ

میرے ساتھ بتلا دوں تب دریا کے کنارے لے جا کے موج کی جگہ بتادی کہ یہاں پر میرے واسطے مکان بناؤ انہوں نے کہا اے حضرت یہ جائے خوف ہے یہاں موج پر کیونکر مکان بنے گا اور ٹھہرے گا تب حضرت نے کہا اے یارو جان لو دنیا بھی جائے خوف ہے موج مارتی ہے اس گرداب موج میں گھر بنا کے کوئی رہا نہیں اور نہ رہے گا اس جگہ مترجم نے اس شعر کو مناسب دیکھا مندرج کیا بیت درین ورطہ کشتی فروشد ہزار۔ کہ پیدا شد تختہ برکنا۔ دنیا میں عمارت بنانا کچھ فائدہ نہیں بلکہ آخرت کی عمارت بنانا چاہیے جس کو ہمیشہ بقا ہے منقول ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ایک عورت نیک بخت تھی ایک روٹی گرم کرنے کے لیے چولہے میں آگ سلگا کے چاہتی تھی کہ روٹی گرم کرے اتنے میں نماز کا وقت ہوا نماز پڑھنے لگی جب نماز سے فراغت کی دیکھتی ہے کہ اپنا لڑکا چولہے کے اندر آگ میں کھیل رہا ہے جلدی سے اٹھا لیا اور اپنے شوہر سے یہ ماجرا کہا اس نے جا کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بیان کیا حضرت نے کہا تم اپنی عورت کو یہاں بلا لاؤ اس سے حال پوچھ کے میں تم سے کہوں گا تب وہ عورت آئی حضرت نے پوچھا تو نے خدا کا کیا کام کیا کہ یہ مرتبہ تجھ کو ملا کہ تیرا لڑکا آگ سے بچا وہ بولی خدا عالم الغیب ہے میں کچھ نہیں جانتی ہوں مگر چار بات اول اس کی نعمت پر شاکر ہوں دوسری اس کی بلا میں صابر ہوں اس کی رضا پر راضی ہوں چوتھی آخرت کا کام دنیا کے کام پر مقدم جانتی ہوں اگرچہ کار دنیا فوت ہو جائے یہ من کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا یہی بعث ہے محفوظیت کا یہ عورت اگر مرد ہوتی تو اس پر وحی نازل ہوتی مردی ہے کہ ایک دن عیسیٰ علیہ السلام نے گورستان کی طرف جا کے دیکھا ایک شخص قبر سے نور چمکتا ہے حضرت نے دعا کی اسی وقت قبر پھٹ گئی اور ایک شخص اس سے نکل آیا نور کی چادر اوڑھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تجھ کو یہ بزرگی کس عمل سے ملی اس نے کہا کہ ایک لڑکا میرا دنیا میں صالح تھا اس نے میرے حق میں دعا کی حق تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اور جو گناہ میں نے کیے تھے خدا نے معاف کیے اور مجھ پر رحمت فرمائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا سچ ہے دعا بیٹا بیٹی کی اپنے ماں باپ کے حق میں قبول ہوتی ہے خبر میں ہے کہ مردے سب اپنے فرزند صالح کا فخر اور ناز کرتے کہ ہماری اولاد ہمارے حق میں دعا کرے گی ہم نجات پائیں گے واللہ اعلم بالصواب۔

کعب الاحبار نے کہا ہے کہ ایک دن عیسیٰ علیہ السلام بیابان شام سے جاتے تھے راہ میں ایک سر بوسیدہ کی ہڈی ملی جناب باری میں عرض کی یا الہی یہ کس کا سر راہ زمین میں پڑا ہے جو بات میں اس سے پوچھوں سو جواب دے ندا آئی اے عیسیٰ علیہ السلام تو جو اس سے پوچھے گا تجھ کو جواب دے گا تب عیسیٰ علیہ السلام نے سر بوسیدہ سے پوچھا اے کھوپڑی خدا کے حکم سے تو ہم سے بات کرتی کھوپڑی نے خدا کے حکم سے پہلے یہ کلمہ کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان عیسیٰ روح اللہ پھر

کھوپڑی نے کہا یا حضرت آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں مجھ سے پوچھئے تب حضرت نے اس سے پوچھا تو مرد تھا یا عورت سعید تھا یا شتی مقبول تھا یا مرد و تو انگر تھا یا غریب نیک تھا یا بد دراز قد تھا یا کوتاہ قد سخی تھا یا بخیل اور تیرا نام کیا تھا تب کھوپڑی نے کہا اے حضرت میں بادشاہ تھا اور نام تمبجاہ میں مرد سخی تھا اور سعد اور مقبول و نیک اور دراز قد تھا اور کئی بادشاہ زیر فرمان میرے تھے دولت اور دنیا سب مجھ کو حاصل تھی کسی بات کا غم نہ تھا ہمیشہ عیش و نشاط میں رہتا پانچ ہزار غلام میرے عصا بردار جوان خوبصورت سرخ قباپوش اور پانچ ہزار غلام میرے عصا بردار جوان خوبصورت سفید قباپوش باشمشیر ہندی داسنے بائیں کھڑے رہتے اور پانچ سو غلام ماہر و بانائے ترانہ ساز اور پانچ سو غلام باچنگ و چغانہ میری خدمت میں مدام حاضر رہتے اور ہزار لوٹیاں ترکی خوش آواز گائیں اور ہزار لوٹیاں ہم جنس ہم قدم رنگ رقص کرتی تھیں ایسا کہ مرغان ہوا اور چندے درندے دیکھ کے کھڑے رہتے اور آدمی سکتے کے عالم میں رہ جاتے اے پیغمبر خدا اگر میں تمام اوصاف حشمت اپنے بیان کروں تو آپ تعجب کریں گے اور جب میں شکار گاہ میں برائے شکار جاتا تھا ہزار گھوڑے بازیں زریں ساتھ میرے رہتے اور چار ہزار میر شکار سفید قباپوش و تاج مکمل بر سر بازو بہری و شاہین لے کے میرے ساتھ چلتے اور چار ہزار غلام باسلاح و ہنی طرف اور چار ہزار بائیں طرف چلتے تھے اور دس ہزار کتنے شکاری زریں قلاوہ اور ہزار چیتے ساتھ رہتے۔ اے پیغمبر خدا اگر تم سے صفت شکار گاہ کی میں بیان کروں تو آپ تعجب کریں گے اور مشرق سے مغرب تک میری بادشاہت تھی لشکر بے شمار تھا اس کے لکھنے سے وزیر و دبیر عاجز رہتے اور ہزار بادشاہ اور ملک میرے زیر فرمان تھے بزور شمشیر لیے تھے اور اگر صفت اس زور اور لڑائی کی بیان کروں تو آپ سن کے متعجب رہیں گے کسی کو طاقت نہ تھی کہ مجھ سے مقابلہ کرے چار سو برس تک میں نے بادشاہی کی ایک دن بھی مجھ کو کوئی رنج و غم نہ ہوا کسی بات کا اور میں جوان مرد و عالی ہمت تھا جمال و کمال و خوبی میں بینظیر تھا کوئی میرے برابر نہ تھا جو شخص میری طرف نگاہ کرتا متحیر رہتا اور ہر روز فقیر محتاجوں کو میں ہزار دینار دیتا اور بھوکوں کو کھلاتا اور ہزار رنگوں کو کپڑے دیتا مگر میں خدائے عز و جل کو نہیں جانتا تھا بت پرستی کرتا تھا پس حقیقتیں عیسیٰ علیہ السلام نے سر بوسیدہ سے سن کے پوچھا کہ تیرے مرنے کو آج کتنے دن ہوئے اور کس حال میں تو مرا اور ملک الموت کی شکل و صورت و ہیئت کیسی تونے دیکھی سو بیان کرتے اس نے بیان کیا کہ اے پیغمبر خدا آج سو برس ہوئے میرے مرنے کو یہ بات ہوئی کہ ایک دن میں گرما میں بیٹھا تھا گرمی نے سر پر شدت صعود کیا میں وہاں سے اٹھ کے گھر پر گیا اور تمام اعضا میں میرے اس قدر سستی آئی کہ طبیعت میری بد مزہ ہو گئی سو رہا حال میرا متحیر ہوا اور بستر شاہی پر وزیروں کو بلایا کہ میرا علاج کرو ہزار طبیب میرے نوکر تھے سب کو بلا کے میں نے کہا کہ میرا علاج کرو تب چار دن تک طبیعوں نے میری دوا

دور من کی علاج نے مجھ کو فائدہ نہ کیا کوئی دوا مفید نہ پڑی اور پانچویں روز حال میرا ابتر ہوا زبان بند اور سیاہ ہو گئی اور بدن کا پنے لگا آنکھوں میں سیاہی چھا گئی روشنی جاتی رہی کچھ سو جھٹانہ تھا بے ہوشی آ گئی اور اس حالت سکرات میں ایک آواز آئی میں نے سنی روح حمجاہ کی قبض کر کے دوزخ میں لے جاؤ پھر ایک لٹھے کے بعد ملک الموت بہ بیت و شکل سہناک ایسی کہ سران کا آسمان اور پاؤں تخت الٹری میں میرے سامنے آ کر کھڑے ہوئے اور کئی منہ ان کے تھے میں نے دیکھا مارے ڈر کے ان سے میں نے بہت الحاج وزاری کی نہ سنی عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اے حمجاہ تم نے ملک الموت سے پوچھا تھا کہ اتنے منہ کیوں ہیں اس کا کیا سبب ہے حمجاہ نے کہا اے حضرت میں نے ان سے پوچھا تھا کہا سانس کے منہ سے جان مومنوں کی قبض کرتا ہوں اور دانہ طرف کے منہ سے سے ہاشندگان عالم سموت کی ارواح قبض کرتا ہوں اور جو منہ کہ بائیں طرف اور پیچھے کی طرف ہیں ان سے کافروں اور مشرکوں کی جان قبض کرتا ہوں پھر عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ سکرات الموت تجھ پر کیسی گزری تھی اور کس طرح جان تیری نکلی وہ بیان کر اس نے کہا میں نے عزرائیل کو دیکھا کئی فرشتے ان کے ساتھ ہیں کسی کے ہاتھ میں آگ کے گرز اور کسی کے ہاتھ میں چھری اور تلوار کسی کے ہاتھ میں شعلہ آتش لے کر آئے اور میرے بدن پر ڈال دیا مجھ کو ایسا معلوم ہوا کہ اس سے زیادہ آتش تیز تر دوسری نہ ہوگی اگر ایک ذرہ اس سے زمین پر گرے تو ساری زمین جلا کے خاک کرے پس میرے تمام بدن کا رنگ وریشہ پکڑ کے جان تن سے کھینچنے لگے میں نے ان سے کہا اے فرشتو مجھ کو چھوڑ دو میری دولت جتنی ہے تم میری جان کے بدلے لے لو پس یہ بات سنتے ہی انھوں نے میرے منہ پر ایک ایسا طمانچہ مارا کہ تمام بدن کے جوڑ الگ ہو گئے اور کہا اے بد بخت بے شرم بے حیا تو جانتا ہے کہ حق تعالیٰ بعوض گناہ کافروں سے نال لیتا ہے پھر میں نے کہا کہ مجھ کو چھوڑ دو میں اپنی آل و فرزند خدا کی راہ میں قربان کروں گا انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ رشوت نہیں لیتا ہے اے پیغمبر خدا جان نکلنے میں ایسی تکلیف گزری کہ جیسے ہزار شمشیر مجھ پر ماری اور جان میری قبض کر کے لے گئے اس کے بعد مجھ کو لوگ کفن پہنا کے قبرستان میں لے جا کے مردوں کے ساتھ گور میں سلا کے مٹی سے ڈھانک کے چلے آئے پھر گور میں جان میری آئی اور منکر نکیر اور موکلان فرشتے جو دنیا میں ساتھ میرے تھے وہ آ کے مجھ سے کہنے لگے کہ جو تم نے دنیا میں بھلا برائی کی تھی سوا ب لکھو مزہ اس کا چکھو پس ناچار میں نے کفن کا کاغذ بنا کے اعمال اپنے بد سنت خود لکھے کہ فلا نے روز فلانی گھڑی فلا نے وقت یہ کام میں نے کیا تھا اور جو کردار اپنا بھولا تھا سوا اس وقت یاد آیا اور میں وحسرتا و اندامتا و مصیبت او او یا پکارتا رہا منکر نکیر بصورت زشت میرے پاس آئے ان کو دیکھتے ہی میرے عقل و ہوش جاتے رہے کیونکہ ایسا کبھی کسی کو میں نے نہیں دیکھا تھا اور ان کے آنے میں زمین پھٹ

جاتی تھی اس ہیئت اور ہیبت سے آ کے مجھ بد بخت کو اندر بٹھا کے پوچھنے لگے من رہک یعنی تیرا خدا کون ہے میں نے کہا کہ تم ہوسنتے ہی گرز آہنی سے مجھ کو مارنے لگے اس کی ہیبت اور دھمک سے تحت اثریٰ تک ہل گئی پھر مجھ کو پوچھا دین سے ماڈینک یعنی کونسا دین ہے تیرا یہ سن کے اور عقل و ہوش میرے باختہ ہو گئے زبان بند ہو گئی پھر مجھ سے کہنے لگے اے دروغگو تیرا خدا کون ہے میں نے کہا تم پھر انھوں نے ایک گرز آتشی مجھ پر مارا میں نے اف آہ کر کے کہا اور یغاوا حستر اگر میں پیدا نہ ہوتا اچھا تھا کہاں جاؤں کس سے فریاد کروں کوئی سنتا نہ تھا مگر خدا رحمن و رحیم ہے میں کچھ جانتا نہ تھا اور ہزار برس کی بادشاہی اور دنیا کی خوشی عآ زب گور اور سوال و جواب سے مجھ پر تلخ تھی اس کے بعد انھوں نے یہ کہا کہ غضب اللہ کا اس پر ہو کہ نعمت خدا کی کھائے اور غیر خدا کو پوجے پھر بعد ایک لحظہ کے مشرق اور مغرب کی زمین آ کے مجھ کو قبر میں دبانے لگی ایسا کہ تمام بدن کی میری درہم برہم ہو کر ٹوٹنے لگیں پھر زمین نے کہا اے دشمن خدا تو اتنے روز میری پشت پر رہا کفر کرتا تھا مقصد میرا حاصل ہوا تو میرے پیٹ کے اندر آیا قسم اللہ کی میں اب تجھ سے حق اللہ کا سمجھ لوں گی پھر اس کے بعد دو فرشتے آئے سیاہ پوش دشمناک ایسا میں نے کسی کو نہیں دیکھا تھا مجھ کو یہاں سے پکڑ کے عرش کے نزدیک لے گئے میرے تین بھروسا ہوا کہ میں خدا کی جگہ آیا اتنے میں کنارے عرش سے ایک آواز آئی اس شقی کو دوزخ میں لے جاؤ اور عرش کے پاس چار کرسی جو اہر کی میں نے دیکھیں ایک پر ابراہیم خلیل اللہ اور دوسری پر موسیٰ کلیم اللہ اور تیسری پر محمد حبیب اللہ ﷺ بیٹھے ہیں اور چوتھی کرسی پر ایک پیر مرد دشمناک بیٹھا ہے اور زبانہ آتش اس کے پاس ایسا وہ اور سلاسل اور اغلال یعنی زنجیر و طوق سعیر آتشی اس پاس موجود ہیں نام اس کا مالک تھا مجھ کو اس کے پاس لے گئے اور اس نے دیکھتے ہی مجھ کو ایک جھڑکی دی ایسی کہ تمام بدن میں میرے لرزہ آ گیا کاہنے لگا وہ بولا اس بد بخت کو لہے کی زنجیر سے باندھ کے رکھو پس مجھ کو قید شدید میں رکھا ستر گز غبار کے نیچے بیٹھا پھر میرے بدن سے کھال نکال کر سانپ اور بچھوؤں کی بیچ میں اور ستر گز لمبی لوہے کی زنجیر سے باندھ کے دوزخ کے اندر ڈال رکھا اے حضرت اگر اس زنجیر کا ایک حلقہ زمین پر پڑ جاتے تو تمام خلائق روئے زمین کی ہلاک ہو جائے اور میری زبان پر مہر کر دی اس لیے کچھ بات نہیں کر سکتا تھا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے حمجاہ آتش دوزخ کیسی تھی وہ بیان کر اس نے کہا اے پیغمبر خدا دوزخ کے درجات سات ہیں ہاویہ ستر حجیم لفظی حطمہ یہ سب کے نیچے ہے اے پیغمبر خدا اگر آپ اہل دوزخ کو دیکھتے تو کہتے کہ ان پر خدا کا غضب ہے کہ ان کے نیچے اوپر داہنے بائیں آگے پیچھے دکتی آگ ہے اس کے اندر بھوکے پیاسے لوگ جل رہے ہیں وہاں کھانا پینا اور سایہ نہیں ہمیشہ سوا غم کے خوشی اور راحت نہیں اور منہ ان کا سیاہ مانند کونکے کے اور ہمیشہ گریہ و زاری میں ہیں اور توبہ وہاں قبول نہیں اوزان پر ہر

لحظہ آواز آتی ہے اے اہل دوزخ تمہارا طعام ہمیشہ آتش دوزخ ہے تم لکڑی دوزخ کی ہو ہمیشہ جلتے رہو پھر مجھ کو وہاں سے ایک درخت آتشی کے پاس اندر دوزخ کے لے گئے اس درخت کا نام اللہ نے قرآن شریف میں شجر قوم فرمایا ہے اور ہندی میں اسے بیج کہتے ہیں پس میں نے وہاں کچھ کھانے کو مانگا وہ درخت بیج لاکے مجھ کو دیا جب میں نے اس سے کچھ کھایا خلق بند ہو گیا نہ وہ نیچے اترتا ہے اور نہ وہ اوپر آتا ہے مارے درد اور سوزش کے چلاتا رہا کہ مجھ کو پانی دو تا لقمہ بیج حلق سے اترے تب قدح بھر کے گرم پانی جہنم سے لا دیا جب میں نے اس کو پیا گوشت پوست ہڈی تک جل کے خاک ہو گئی تھی پیچھے ایک جھڑکی کی آواز آئی مجھ پر ایسی کہ جملہ گوشت پوست ہڈی گریں جیسی میری تھیں ویسی ہو گئیں جسم بن گیا اور پھر پاؤں کے تلوے سے سر تک میرے آگ لگ گئی جلتا رہا اور میں فریاد کرتا رہا اے قوم مجھ کو کوئی چیز پہننے کو دو کہ آتش دوزخ سے امان پاؤں تلوے میرے آگ سے جل رہے ہیں پھر مجھ کو لعین آتشی لاکے پہنائیں اور کہا اے بد بخت جزا عمل کی چکھ اب سوا عذاب کے اور کچھ نہیں ملے گا کیونکہ تو نے دنیا میں بد عمل کیے تھے اور خدا کو نہیں مانا اور اس کے عذاب سے نہیں ڈرا تھا اپنے خالق سے شرم اور اس کی عبادت نہیں کی تھی اور اس کی نعمت کا شکر بجا نہیں لایا تھا اور اپنے بھائی برادر مومن مسلمانوں کا مال زبردستی سے چھین لیا تھا اور حرام خوری سے نہیں ڈرتا اور مسلمانوں کو ایذا دیتا بدی سے پرہیز نہیں کرتا تھا اے پیغمبر خدا ایسی ایسی باتیں مجھ سے کہیں گا در لعین آتشی مجھے پہننے کو دی پس اس کے طش سے مغز میرا سر سے اور کان سے اور ناک سے نکل پڑا میں پڑمردہ ہو گیا اے روح اللہ میرے کھانے کی چیز سوا آگ اور بیج کے اور کچھ نہ تھا پھر وہاں سے مجھ کو ایک پہاڑ میں لے گئے اس پہاڑ کا نام سکرات ہے لمبائی اس کی تین ہزار برس کی راہ اور اندر اس کے ستر چاہ آتشی تھے اور جتنے عذاب مجھ پر گزرے اس میں موجود پائے اور اس میں مارو کڑوم بسیار تھے اور بچھو اور سانپ جب دانت اپنے بجاتے تو ان کی کٹاکٹ کی آواز سو برس کی راہ تک جاتی تھی اور جب کسی کو کاٹتے تو وہ خاک ہو جاتا اور اگر ان کا زہر دانت کا ایک قطرہ روئے زمین پر پڑے تو ساری زمین جل کر راکھ ہو جائے غرض مجھ پر ہر روز اسپہاڑ پر میں سو مرتبہ سکرا موت ہوتی تھی پس سکرات کوہ اسی کا نام ہے جس کو اس کوہ پر لے جاتے ہیں وہ تلخی سکرات چکھتا ہے پھر وہاں سے ایک چشمے میں لے جا کے ڈال دیا جہنم میں دوزخیوں کے پاس جا پہنچا اور آواز اس چشمہ کی سو برس کی راہ تک جاتی ہے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حجہ سے پوچھا اس چشمہ کا کیا نام ہے کہا اس کو غضبان کہتے ہیں اس واسطے کہ وہ ہمیشہ غضبانک رہتا ہے یا روح اللہ جو شخص خدا سے ڈرے گا اور گناہ سے باز رہے گا وہ چشمہ عذاب کا اس پر آسان ہوگا جب عیسیٰ نے اس چشمہ کی بات سنی ہوش ان کے جاتے رہے اور بہت روئے اور کہا اے حجہ اس چشمہ کا جو تم پر عذاب گزرا سو بیان کرو اس نے کہا

اے نبی اللہ اس چشمہ کے عذاب کا بیان اگر آپ سنیں گے تو تعجب کریں گے جب پاؤں میں نے اس چشمہ میں رکھا ہفتاد بار پوست میرے جسم کا گرم پانی سے جل گیا اور مالک دوزخ نے جب مجھ کو ایک جھڑکی دی اس کی ہیبت سے اس چشمہ میں گر پڑا اور غرق ہوا یا روح اللہ میں کیا اس چشمہ کا بیان کروں کہ عذاب اس کا سب عذابوں سے عذاب اکبر ہے ایسا کہ ہڈیاں میری جل کے خاک ہو گئیں اور اوّل جو عذاب مجھ پر گزرتا تھا سو عذاب اصغر تھا اے پیغمبر خدا اگر سو برس اس کی صفت کروں تو بھی تمام نہ ہوگی پھر مجھ کو اس چشمہ سے نکال کر ایک چاہ میں لے جا کے ڈال دیا ایسا کہ لمبائی اس کی ہزار برس کی راہ اس کو بیت الاحزان کہتے ہیں اور اس چاہ کے کنارے ایک تابوت آتشی رکھا ہوا تھا اس کا تین سو میل مجھ کو اس تابوت کے اندر رکھا اور جن شیطانوں نے مجھ کو خدا کی راہ سے بھنکا کر گمراہ کیا تھا اور غرور میں ڈالا تھا ان کو مجھ پر موکل کیا آج چار سو برس سے اس تابوت آتشی کے اندر میں ہوں اس وقت ایک آواز عرش سے آئی کہ حجہ کو آج دنیا میں برسر راہ عیسیٰ علیہ السلام کے ڈال دو کیونکہ اس نے کچھ ثواب کیا تھا دنیا میں بہت لوٹھی اور غلام آزاد کیے تھے اور بھوکوں کو کھلایا اور پیاسوں کو پلایا تھا اور ننگے کو کپڑا دیا اور غربا پر مہربانی کی تھی اور مسافروں کی خبر لی تھی روز ازل میں میں نے لکھا ہے کہ حجہ کو عذاب آخرت سے ایک بار رہائی کر کے دنیا میں پھر بھیج دوں گا یہ آواز میں نے سنی عیسیٰ علیہ السلام پھر حجہ سے پوچھا تم کس قوم سے ہو وہ بولا میں قوم سے الیا نبی کی ہوں تب عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم مجھ سے کیا چاہتے ہو خدا سے کیا مانگتے ہو حجہ نے کہا یا نبی اللہ الامان الامان آپ کو خدا کی قسم ہے کہ مجھ بے چارہ گنہگار کی حق میں آپ دعا کریں کہ مجھ کو اس عذاب سے اللہ نجات بخشے اور زندہ کر کے پھر دنیا میں بھیج دے میں اس کی بندگی کروں گا اور اسی سے مدد چاہوں گا تا کہ دنیا و آخرت میں آپ ہی کا حق مجھ پر ثابت ہو تب عیسیٰ علیہ السلام نے اس کے حق میں اللہ سے دعا مانگی خدایا تو بے مثل و مانند سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور تو سب کا پیدا کنندہ اور مارنے والا ہے اور سب کی فریاد سننے والا ہے اور میری دعا قبول کر کے اس بے چارے حجہ کو زندہ کر دنیا میں تیری عبادت کرے اور حق عبودیت تیرا پر عمل کرے تب حق تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ علیہ السلام میں نے روز اوّل میں لکھا ہے کہ تیری دعا سے میں اس کو زندہ کر کے پھر دنیا میں بھیجوں گا اس کی توبہ قبول کروں گا اور عذاب سے خلاصی دوں گا کہ دنیا میں وہ سخی اور دوستدار فقیر و مسکین کا تھا پس عیسیٰ علیہ السلام یہ کلام الہی من کے شکر خدا پر عمل کرے اور خوش ہو کے حجہ کی ہڈیوں پر کہا اے ہڈیوں گوشت پوست بال پراگندہ ہوئے خدا کے حکم سے ایک جامع ہو تب خدا کے حکم سے اس وقت جتنی ہڈیاں اور گوشت پوست بال حجہ کے تھے بیت اصلی پر جسم مرکب بن گیا اور زندہ ہو کر یہ کلمہ کہا اشہد ان لا اله الا الله واشہد ان عیسیٰ رسول الله ترجمہ میں گواہی دیتا ہوں خدا واحد ہے

اور عیسیٰ علیہ السلام رسول اللہ برحق ہے اور بہشت و دوزخ اور بعث و نصح ہے پھر حجج نے دنیا میں اسی برس زندگی کی قیام لیل و صیام روز عبادت الہی میں مشغول رہتا کچھ دنیا کا کام نہیں کرتا آخر سجادہ مسلمانی پر رہ کرے شربت موت کا پیا اور خدائے کریم و رحیم نے اپنے فضل و کرم سے اس کے گناہ عفو کر کے اس کو جنت نصیب کی انہ غفور و رحیم۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

خبر میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی ماں کو لے کر بیت المقدس سے شام کو جاتے تھے راہ میں حضرت مریم علیہا السلام بیمار ہوں چونکہ وہ سوائے بیخ گیہا کے اور کچھ استعمال نہیں کرتی تھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بولیں اے بیٹے مجھ کو وہی لادے وہ اپنی ماں کو اس جگہ چھوڑ کے اس جڑ کے لیے گئے اس کے بعد حضرت مریم علیہا السلام نے اسی میدان میں وفات پائی اور خدا کے حکم سے اسی وقت بہشت کی حوروں نے آ کے ان کو غسل دیا اور بہشت کے کپڑے سے ان کو کفنایا اور اسی جگہ دفن کر کے چلی گئیں اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام نے آ کے اپنی والدہ کو اس جگہ نہ پا کے دو دفعہ پکارا کہیں سے جواب نہ ملا تیسری پکار میں جواب لیا اے فرزند میرے کیوں بلا تے ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اے امی تین دفعہ میں نے پکارا اب تک کہاں تھیں مریم علیہا السلام نے کہا اے بیٹے پہلی پکار میں میں فردوس اعلیٰ میں تھی اور دوسری پکار میں سندرة المنتہیٰ میں اور تیسری پکار میں آسمان اول پر آ کے میں نے جواب دیا عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اے ماں کیا تھا اپنا حال بیان کرو مریم علیہا السلام بولیں اے بیٹا جس کو اللہ تعالیٰ فردوس اعلیٰ نصیب کرے اور وہ اپنی مراد کو پہنچے اس سے بہتر اور کیا چیز ہے کیا پوچھتے ہو عیسیٰ اپنی ماں سے یہ باتیں سن کے دیدہ گریان و سینہ بریان بیت المقدس میں پھر آئے اور لوگوں کو خدا کی دعوت کرتے رہے ایک دن منبر پر بیٹھ کے لوگوں سے کہنے لگے اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تورات میں فرمایا تھا موسیٰ علیہ السلام کو ہفتہ کا دن مبارک ہے اس روز سوائے عبادت کے اور کچھ کام دنیا کا کرنا حرام ہے اب حق تعالیٰ نے اس دن کو منسوخ کیا اور ہماری کتاب انجیل میں فرمایا کہ اتوار کا دن بہت مبارک ہے اس دن کو مانو نماز پڑھو اور کچھ کام دنیا کا اس دن نہ کرو مطابق انجیل کے چلو پس بنی اسرائیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اس بات کو سن کے دل میں کینہ لائے اور کہنے لگے کہ کتنے پیغمبر بنی اسرائیل میں بعد موسیٰ کے آئے کسی نے شریعت موسیٰ کی منسوخ نہ کی اور یہ لڑکا بے بدر مجھول اللہ آ کے ہماری کتاب موسیٰ علیہ السلام کو منسوخ کرتا ہے اس کو مار ڈالنا چاہیے کہ ہماری موسیٰ کا دین جاری رہے پس مومن یہودیہ سن کے کہنے لگے اے قوم تم نے زکریا نبی کو مار کے کیا عذاب اٹھایا تھا تم پر غضب الہی نازل ہوا تھا سو تم مجھول گئے اب عیسیٰ علیہ السلام نبی مرسل کو مارنے کا قصد کرتے ہو تم عذاب خدا سے ڈرو اس سے پناہ مانگو اور

توبہ کرو کیونکہ جہنم کی راہ لینا چاہتے ہو ان پر اور ان کی کتاب پر ایمان لاؤ آخر بہت کہا مگر ان کافروں نے نہ مانا اور حضرت کے مارنے کی فکر میں رہے اور بولے کہ جب ان کو تنہا پائیں گے مار ڈالیں گے یہ سن کے مومن ہر دم سب عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے تھے اور خبرداری کرتے تھے کہیں حضرت کو تنہا نہ جانے دیتے ساتھ رہتے ایک دن ایک عورت نے حضرت کے اصحاب حواریوں سے پوچھا کہ تم ہر دم ہر ساعت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جو رہتے ہو تم نے ان سے کیا معجزہ دیکھا حواریوں نے اس سے پوچھا حضرت عیسیٰ مسیح رسول خدا ہیں مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور اندھے کو بینا کرتے ہیں اور کوڑھی لنگڑے کو اچھا کرتے ہیں تب اس عورت نے کہا مبارکی اس حکم کو ہے جس نے ان کو پیٹ میں رکھا اس بات کو سن کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ نے اس سے کہا مبارکی اس نبی کی امت کو ہے جو قرآن پڑھیں گے پس عورت نے عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا حضرت قرآن کیا چیز ہے ہم نے کبھی نہیں سنا حضرت نے فرمایا کہ قرآن وہ چیز ہے کہ نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اوپر نازل ہوگا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے واذ قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لِمَا بَیْنَ یَدَیْ مِنَ التَّوْرَةِ وَبَشِراً بِرَسُولِ یَاۤئِیْ مِنْ بَعْدِ اِسْمٰہِ اَحْمَدِ ترجمہ اور جب کہا عیسیٰ علیہ السلام مریم علیہا السلام کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل میں بھیجا آیا ہوں اللہ تمہاری طرف سچا کرتا ہوں اس کو جو مجھ سے آگے تھی توریت اور خوش خبری سنا تا ہوں ایک رسول کی جو آئے گا مجھ سے پیچھے نام اس کا احمد ہے خبر میں آیا ہے کہ ان کی امت میں حافظ قرآن ہوں گے اور دوسرے پیغمبروں کی امت قرآن حفظ نہیں کر سکے گی اور اپنی کتاب توریت اور انجیل کو بھی ان کے زمانہ میں حفظ نہیں کر سکیں گے عیسیٰ علیہ السلام نے جب انہوں نے یہ مژدہ کہا کہ پیغمبر آخر الزماں آئیں گے اور ان کی شریعت قیامت تک جاری رہے گی تب یہودی سب نے مل کر عیسیٰ علیہ السلام کے مار ڈالنے کی مشورت کی عیسیٰ علیہ السلام اگر رہے گا تو ہمارا دین موسیٰ کا باطل و منسوخ کرے گا اور بادشاہ اس زمانے کا کافر تھا اس پلید نے ان مردودوں کے ساتھ اتفاق کیا اور ان کو حکم دیا تب چند ملعون نے جمع ہو کر ان کی ہلاکی کا قصد کیا پس عیسیٰ علیہ السلام کو شاگرد حواریوں نے اس بات کو معلوم کر کے حضرت سے کہا حضرت تم خاطر رہو مت ڈرو دشمن کیا کر سکتے ہیں مصریح دشمن چہ کند چہ مہربان ہاشد دوست پس تم اپنے دین اور احمد مصطفیٰ نبی آخر الزماں ﷺ کے دین پر ایمان لا کے قائم اور ثابت قدم رہنا تب نجات پاؤ گے حاصل کلام آپ اپنی حواریوں کو لے کر ایک مکان پر گئے جس کا نام صین السلوک ہے یہودیوں نے جا کے اس مکان کا محاصرہ کیا تب رب العالمین نے جبرئیل کو بھیجا اس مکان کی چھت شکاف کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر اٹھانے کے اور فرشتوں کی صحبت میں رکھا اور ان یہودیوں کے سردار کا نام

شیوع تھا وہ ملعون پہلے مارنے کو گھر میں عیسیٰ علیہ السلام کے گھسا تھا بہت ڈھونڈا نہ پایا جب نکلنے میں اس ملعون کے ویری ہوئی تب یہودی سب اس کے پیچھے گھسے پس اس شیوع کو جو اول گھسا تھا وہ یہودیوں کا سردار تھا اللہ تعالیٰ نے بصورت عیسیٰ علیہ السلام کے اس کو کر دیا تھا یہودیوں نے جا کے اس کو عیسیٰ کی صورت دیکھ کے بضر شمشیر پکڑ لیا ہر چند کہ اس نے فریاد کہ میں شیوع ہوں مجھ کو چھوڑ دو ہرگز وہ نہ مانے اور کہنے لگے اچی تم عیسیٰ ہو تم نے اپنے تمین جادو سے شکل شیوع کہنا رکھی ہے پھر وہ غور کر کے کہنے لگے اچھا ہم نے مانا تو شیوع ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کدھر گیا اور اگر تو عیسیٰ ہے تو شیوع کہاں گیا آخر سب کوئی بہ شبہ میں پڑ کے عیسیٰ علیہ السلام جان کے شیوع کو پکڑ لیا اور یہ نہیں جانتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے چوتھے آسمان پر اٹھا لیا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا وما قتلوا وما صلبوا ولكن شبه لهم ترجمہ اور اس کو نہ مارا ہے نہ سولی چڑھیا ہے لیکن وہی صورت بن گئی ان کے سامنے اور جو لوگ اس میں کئی باتیں نکالتے ہیں وہ اس جگہ شبہ میں پڑے ہیں اس کی خبر ان کو کچھ نہیں مگر انکل پر چلنا اور اس کو مارا نہیں بلکہ بے شک اس کو اٹھا لیا اپنی طرف اور ہے اللہ زبردست حکمت والا قرآن شریف میں لکھا ہے یہود کہتے ہیں کہ ہم نے مارا عیسیٰ علیہ السلام کو اور رسول خدا کا ان کو کہتے نہیں یہ اللہ نے ان کو خطا ذکر فرمائی اور فرمایا کہ ہرگز اس کو نہیں مارا اس کی ایک صورت ان کو بنا دی اس صورت کو سولی پر چڑھایا نصارا بھی اول سے یہی کہتے ہیں کہ مسیح کو مارا نہیں وہ زعمہ ہے لیکن تحقیق نہیں سمجھتے کئی باتیں کہتے ہیں کہ بدل کو مارا ان کی روح اللہ کے پاس گئی اور بعض کہتے ہیں کہ مارا تھا پھر تین روز میں زعمہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے لیکن یہ ثابت نہیں ہوتی ہے کہ ان کو مارا سو یہ خبر اللہ کو ہے اس نے بتایا کہ اس کی اصلی صورت کو نہیں مارا ان کو پکڑتے وقت نصارا سرک گئے تھے اور یہود بھی نہ پہنچے تھے اس آن کو خبر نہ ان کو نہ ان کو مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شیوع کو پچاس برس تک ناز و نعمت سے پالا تھا اس واسطے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام یہود کے ہاتھ میں گرفتار ہوں گے شیوع کو ان کے صدقے میں دئے دریاے نیل میں ڈبا دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم سمیت اس سے نجات دی اور ہزار ہزار برس دنہ ہاتھل کافروں اعلیٰ میں پال کے حق تعالیٰ نے اس کو فدائی اصحیہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا کیا اور ذبح سے ان کو نجات دی اور کافروں کو حق تعالیٰ ناز و نعمت سے اس واسطے پالتا ہے کہ بعض گناہ مومنوں کے ان کو دوزخ میں ڈال دے گا اور مومن سب آتش دوزخ سے نجات پائیں گے حدیث میں آیا ہے کہ قریب قیامت کے دجال ملعون خروج کر کے ساری خلایق کو گمراہ کرے گا اور حضرت امام مہدی آخر الزماں مومنوں کے ساتھ بیت المقدس میں رہیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر امام مہدی کے سب کافروں کو مشرق سے مغرب تک اور دجال کو مار ڈالیں گے اور لوگوں کو

دین محمدی ﷺ میں لائیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام بھی دین محمدی ﷺ میں رہیں گے جو شخص دین محمدی ﷺ قبول کرے گا اس کو رکھیں گے اور امان دیں گے اور جو شخص دین محمدی ﷺ قبول نہ کرے گا اس کو مار ڈالیں گے مشرق سے مغرب تک تمام عالم کو مسلمان کریں گے اور دین محمدی ﷺ میں سب داخل ہوں گے اور تنفس کا فرجہاں میں باقی نہ رہے گا اس دن عدالت پوری ہوگی شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پئیں گے اور ظالموں کو دور کریں گے چالیس برس اس کی بادشاہت رہے گی اس کے بعد امام مہدی انتقال فرمائیں گے اور مومن سب ان کو رسول خدا ﷺ کے حجرے کے پاس دفن کریں گے واللہ اعلم بالصواب۔

بادشاہ ابرہہ

خبر میں آیا ہے کہ ابرہہ نام ایک حاکم ولایت یمن کا تھا اس نے جب دیکھا کہ ہر سال اطراف و جوانب سے لوگ مکہ معظمہ کی زیارت کو جاتے ہیں تب تخم حسد اس ملعون نے اپنے مزرعہ دل میں بویا اور ایک مکان احداث کر کے نام اس کا قلیس رکھا تھا چاہتا تھا کہ خلق کو بیت اللہ کے حج کرنے سے باز رکھے اور اپنے خانہ محدثہ میں لاکھوں سے حج کرائے ہر چند کہ جہد بے فائدہ اور کوشش بے ہود کی کہ خانہ کعبہ کو بیت اللہ قرار دے یہ صورت پذیر نہ ہوئی تب بیت اللہ کو توڑنے کا قصد کیا اس ایام میں ایک شخص قریشی جانے اس کے محدث خانے کا خادم ہوا اس نے ایک شب فرصت پا کے اسی گھر میں فائدہ بول کر کے اور جو کچھ مال و اسباب پایا لے کر چلا آیا صبح کے وقت ابرہہ پلیدوہ حرکت قریشی کی دیکھ کر طیش میں آیا اور بیت اللہ توڑنے کے ساتھ لشکر انبوہ اور فیل ومان کے قصد کیا اور بیت اللہ کی طرف روانہ ہوا اور جو قوم عرب بیت اللہ کے توڑنے کو مزاحم ہوتی اس کو قتل کرنا اور جب متصل کعبہ معہ لشکر اور ہاتھی کے جا پہنچا یہ حشمت دیکھ کے تمام اہل قریش معہ قبائل اپنا اپنا گھر چھوڑ کر پہاڑوں میں جا کے چھپ کے دیکھتے تھے کہ ہر چند کہ فلیبانوں نے چاہا کہ ہاتھیوں سے کعبے کو مسمار کریں خوف الہی سے کوئی ہاتھی آگے نہ بڑھا اور فیل محمود نام وہ خاص سواری ابرہہ بادشاہ کی تھی اس نے اس پلیدوہ اپنی پیٹھ پر سوار نہ کیا، تب اس مردود نے دوسرے فیل پر سوار ہو کر کعبہ پر تاخت کی اور چاہا کہ کعبے کو منداہم کرے اتنے میں ہزاروں اہائیل بحکم رب الجلیل تین تین کنکریاں مثل دانہ مسور کے ایک منہ میں اور ایک ایک بیچون میں لے کر آئیں اور سب اصحاب فیلہ اور گھوڑے اور شتر پر مثل گولہ بندوق کے مارنے لگیں ایک ایک کنکر ہر سوار کے سر سے گھس کے پیچھے سے نکل گیا اور سواری کی پشت سے گھس کے پیٹ سے باہر ہوا ایک پہل میں حق تعالیٰ نے ان سب کو جہنم رسید کیا ابرہہ پلیدوہ یہ حال دیکھ کے بھاگا اپنے گھر میں جانے لوگوں سے یہ حال بیان کر رہا تھا کہ اتنے میں خدا کی مرضی سے اہائیل اس مردود کے پاگئی اس نے لوگوں کو دکھایا کہ اس قسم کے جانور تھے یہ کہتے ہیں ابرہہ کے سر پر ایک کنکر مارا وہیں اس مردود کو واصل جہنم کیا کہتے ہیں کہ ہر پتھر پر نام اس شخص کا لکھا تھا کہ جس پتھر سے وہ مارا گیا تھا اور حق تعالیٰ نے سورہ فیل میں ان کا بیان فرمایا اللہم تر کيف فعل ربک باصحاب الفیل ترجمہ نہ دیکھا تو نے کیونکر کیا تیرے رب

نے ہاتھی والوں سے کیا نہ کرو یا ان کے مکر کو بیچ گمراہی کے ان پر جانور پر دانے جماعت جماعت پھینکتے تھے پھر کنکر سے پس کیا ان کی مانند بھس کھائے ہوئے کہ واللہ اعلم بالصواب۔

جب سیف ذی یزن تخت شاہی پر بیٹھا قبائل عرب کے واسطے تہنیت کے اس کے پاس جاتے تھے سب پر نوازش کرتا تھا اور قوم قریش میں عبدالمطلب چونکہ محافظ بیت اللہ کے تھے اور حق تعالیٰ نے ان کو عرب کے درمیان معزز تھا وہ سیف ذی یزن کی تہنیت کو گئے بعد حمد و ثنائے خدا مطلق کے ادائے آداب بادشاہی کے کہا کہ میں آپ کی تہنیت کو آیا ہوں اس نے کہا کہ تم کون ہو کس قوم سے ہو تمہارا نام کیا ہے کہا میرا نام عبدالمطلب بن ہاشم ہے قوم قریش سے ہوں تب بادشاہ نے تعظیم و تکریم سے ان کو جائے مکلف میں رکھا اور ایک مہینے تک ان کی ضیافت کی ایک دن بادشاہ نے بلا کے کہا اے عبدالمطلب ہم تم سے ایک بات کہیں تم کسی ست مت کہو وہ یہ ہے کہ میں نے توریت اور انجیل اور صحیفوں میں اگلے زمانے کے دیکھا ہے کہ تمہاری قوم قریش سے ایک شخص پیدا ہوں گے کہ تم میں قیامت تک بادشاہی رہے گی کہ عبدالمطلب نے کہا اے صاحب مجھ کو آپ نے بہت خوش کیا وہ شخص کون ہے آپ اس کی تشریح کر کے فرمائیں اس نے کہا دیا عرب میں حضرت اسماعیل کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوں گے ان کے دونوں موٹھوں کے بیچ میں نشان مہر نبوت کا ہے وہ پیغمبر آخر الزماں ہوں گے قبل بلوغ ان کے ماں باپ مرجائیں گے اور چچا دادا ان کے ان کی پرورش کریں گے اور نام پاک ان کا محمد ﷺ ہوگا اور بہت دشمن ان کے درپے ہلاکی کے رہیں گے مگر خدا کے فضل سے ان کا کوئی کچھ نہ کر سکے گا حق تعالیٰ ان کو ان کے کید و مکر سے محفوظ رکھے گا اور ان پر قرآن نازل کرے گا اور ان کے اصحاب و امت سب اولیاء اور بزرگ ہوں گے اور ان کے دشمن ذلیل و خوار ہوں گے اور خلق ان کا دین قبول کرے گی سب خدا پرست ہوں گے اور شیطان سب دور ہوں گے تمام بت خانے توڑ ڈالے جائیں گے اور آتش کدہ فارس کا بجھ جائے گا اور گفتار کردار حکمت سب صحیح درست ہوگی لوگ امر الہی پر عمل کریں گے منکر سے باز رہیں گے پس عبدالمطلب یہ سن کے سجدہ گزار درگاہ کبریا ہوئے اور بادشاہ نے ان کو سوترا اور دس غلام لوٹڈی اور دس رطل سونا اور دس رطل چاندی اور مشک و عنبر بہت چیزیں دے کے ان کو خوش کیا اور حوان کے ساتھ آئے تھے ان کو بھی خلت فاخرہ دے کر معزز اور سرفراز کیا اور کہا اے عبدالمطلب جس وقت وہ لڑکا پیدا ہوگا مجھ کو خبر دی جیو میں جتا باری میں دعا کروں گا میں ان پر اعتقاد لایا حالانکہ پیغمبر خدا ﷺ تو لڈ ہو چکے تھے دو برس کا سن تھا عبدالمطلب کسی سے یہ ظاہر نہیں کرتے تھے اور اس بادشاہ سے بھی نہیں کہا اس بات کو چھپا رکھا اور اپنے مکان پر سکے میں آئے روایت ہے کہ عبدالمطلب کی کئی بی بیائیں تھیں سب سے فرزند تولد ہوئے تھے آخری عمر میں خواب میں دیکھا کہ فاطمہ

بنت عمر کو نکاح میں لایے تب ساٹھ اونٹ سرخ بال کے اور چند دینار زر سرخ اس کے مہر میں دے کے نکاح میں لائے اور اس کے لطن سے ابوطالب حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کے والد پیدا ہوئے سب ملا کے عبدالمطلب کے تیرہ بیٹے تھے حارث ابوطالب ابولہب غیداق امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرار زبیر عبد اللہ مقوم قسم عبدھال کعبہ فحل اور چھ بیٹیاں ام حلیمہ صفیہ برہ عاتکہ اردی ایبہ اور حارث کے تین بیٹے تھے ابوسفیان اور مغیرہ اور نوفل اور سفیان جس سال میں فتح مکہ ہوا اسی سال میں مسلمان ہوئے اور ابولہب کے دو بیٹے تھے عتبہ اور عتبہ اور اس کی بی بی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پھوپھی اور غیداق اور امیر حمزہ اور ضرار اور زبیر یہ چاروں لاولد تھے اور ابوطالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور حضرت علی مرتضیٰ اور دو بیٹیاں امہانی اور حمانہ یہ سب فاطمہ بنت اسد کے لطن سے تھے اور عبد اللہ سب بھائیوں سے صورت اور بزرگی میں زیادہ تھے ان کے صلب سے سید کوثرین رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے اور حضرت عباسؑ کے چھ بیٹے تھے عبد اللہ اور فضل اور عبید اللہ اور قسم اور سعید اور عبد الرحمن اور بیٹی صفیہ نام تھا اور حضرت عباسؑ نے اسی برس کے سن میں حضرت عثمانؓ کی خلافت کے زمانے میں انتقال فرمایا۔

پیدائش سرور کائنات ﷺ

آنحضرت ﷺ بارہویں تاریخ ربیع الاول شب دوشنبہ وقت صبح صادق کے تولد ہوئے اور جو عجائبات غریبہ شب تولد میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھے سو بیان کیے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ جنے کے وقت حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلی تھیں کوئی ان کے پاس نہ تھا اس وقت ایک آواز دہشت ناک آسمان سے آئی وہ ڈر گئیں اور متحیر ہوں اور بولیں الہی یہ کیا ہوا اور ایک مرغ ہوا سے آ کے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سر ملنے لگا تب دہشت جاتی رہی اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی تھیں کہ کچھ سیرینی لا کے مجھ کو دی میں کھا گئی اور ایک نور میں نے دیکھا کہ مجھ سے نکل کر آسمان پر گیا اس کے بعد کئی عورتیں دیکھیں بہت خوبصورت میں نے دریافت کیا تھا کہ شاید عبدالمناف کی بیٹیاں ہیں بہت خوش ہوئی کہ وہ میرے کام کو آئی ہیں پیچھے معلوم ہوا وہ نہیں اور کوئی اجنبی ہیں میرے پاس آ کے مجھ کو تسلی دینے لگیں اس وقت معلوم ہوا کہ بی بی حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت آسیہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرعون کی بی بی مومنہ تھیں وہ دونوں خدا کے حکم سے بہشت سے حوروں کو لے کے میری تہنیت کو آئیں اور ایک آواز میں نے سنی کہ اس لڑکے کو آدمیوں کو چشم سے پوشیدہ رکھنا اور دیکھا کئی آدمیوں کو ہاتھوں میں اپنے سیلا بچی آفتاب چاندی کا اور عطریات خوشبو مشک وغیر لے کر آئے ہوا پر معلق کھڑے ہوئے ہیں اور مرغ سب ہوا کے کہاں کہاں سے میرے گھر پر آئے چونچیں ان کی زرد بھری اور پران کے یا قوت مرغ کے تھے ان کو دیکھتے ہی آنکھیں میری روشن ہو گئیں اور تین علم بادشاہی میں نے دیکھے ایک مغرب کو ایک مشرق کو ایک کعبے پر کھڑے ہوئے ہیں اس وقت درد جنے کا مجھ پر غالب ہوا اور یہ آواز آئی کہ نور سلطان آخر الزماں ﷺ نے عالم خلوت سے عالم صورت میں نقل فرمایا اور آفتاب سعادت برج اقبال سے طلوع ہوا اور سایہ چتر ہمایوں آخر الزماں ﷺ کا اوپر خاکساروں کے پڑا اسی وقت سید الکونین ﷺ تولد ہوئے اور پیشانی روشن اپنی اوپر زمین کے رکھ کے سجدہ گزار بدرگاہ پروردگار ہوئے اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کے آسمان کی طرف مناجات کی اور یہ کلمہ پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس کے بعد ایک ابر سفید آ کے میری گود سے ان کو اٹھا

کے لے گیا اتفاقاً اس شب کو میرے گھر میں چراغ نہ تھا باوجود اس تاریکی کے گھر ایسا روشن و منور ہوا کہ اس وقت کوئی چاہتا تو سوئی میں تاگا پروسکتا اس کی روشنی سے ملک شام نظر آیا پھر ایک آواز آئی کہ محمد ﷺ کو مشرق اور مغرب اور تمام جنگلوں میں لے جا کے پھراؤ دیکھاؤ تا کہ تمام خلائق میں نام ان کا ظاہر ہو اور ایک بر سفید نمودار ہو اس سے آواز آئی کہ پیغمبر کے نور کو پیغمبروں کی ارواح مقدسہ پر جلوہ دو۔ اور ایک دوسرے سفید ابر سے یہ آواز آئی کہ محمد ﷺ بادشاہ ہر دو جہاں کے محمد بادشاہ کون و مکاں کے ہیں ان کے حلقہ اطاعت میں تمام خلق رہے گی حضرت آمنہ کہتی تھیں کہ یہ آواز سن کے میں متعجب ہوئی پھر تین شخص کو دیکھا چہرہ ان کا مانند آفتاب کے روشن تھا ان میں سے ایک ہاتھ میں آفتابہ چاندی کا اور دوسرے کے ہاتھ میں طشت سونے کا اور تیسرے کے ہاتھ میں ریشمی کپڑا سفید اور حضرت محمد ﷺ کو لے کے آئے اور اس ریشمی کپڑے سے ایک انگوٹھی نکالی اور اس آفتابہ کے پانی سے سروتن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا دھلا کے ان کے دونوں موٹھوں کے بیچ میں اس خاتم سے مہربوت کر دی پھر آپ کو اس کپڑے میں لپیٹ کے میری گودی میں دیا اور ان میں سے ایک نے آپ کے کان میں بہت سا کچھ کہا اس کو میں کچھ دریافت نہ کر سکی کہ کیا کہا اور دوسرے شخص نے دو آنکھیں ان کی چوم کے کہا اے حضرت محمد ﷺ اللہ نے تم کو علم لدنی بخشا جمیع پیغمبروں سے علم اور حلم تم کو زیادہ دیا پھر ایک شخص ان میں سے آ کے محمد ﷺ کے منہ پر منہ رکھ کے جیسے کہ بوتر کو دانہ کھلاتا ہے اپنے بچے کو ویسے ہی منہ پر منہ رکھ کے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ یا حبیب اللہ ﷺ تم کو بشارت ہے کہ علم اور بردباری اللہ نے سب تم کو عنایت کیا پھر کئی شخص آ کے میری گودی میں سے آپ کو اٹھالے گئے میں متفکر رہی یا اللہ یہ کیا ماجرا ہے پھر اسی گھڑی آپ کو لائے چہرہ ان کا مانند مہتاب چمکتا تھا پھر ایک آواز آئی اے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس لڑکے کو حفاظت سے رکھ کچھ اندیشہ مت کر ہم ان کو آدم کے پاس لے گئے تھے خدا ان کا حافظ و ناصر ہے پھر میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے ان کے منہ میں بوسہ دے کے کہا بشارت ہے تم کو اے محمد ﷺ جو تم پر ایمان لائے وہ حشر کے دن تمہاری امت میں داخل ہوگا اور عذاب دوزخ سے خلاصی پائے گا یا اللہ ہم عاصی گنہگاروں کو ان کی امت میں ہمیشہ رکھ اور ان کی شفاعت کا امیدوار کر آمین یا رب العالمین۔

عبدالمطلب نے رسالت پناہ ﷺ کی شب تولد میں مکے میں تھے کہا عبدالمطلب نے کہ آدمی رات کو میں نے شب تولد میں ایک آواز سنی جب آسمان کی طرف نظر کی دیکھا کہ فرشتے سب تکبیر کہہ رہے ہیں اور بتوں کو دیکھا زمین پر گر کے سب ٹوٹ گئے پھر دوسری ایک آواز آئی بشارت باداے اہل زمین نبی آخر الزماں پیدا ہوئے اور آب رحمت ان کے دھلانے کو لایا گیا اور خانہ کعبہ اس وقت

حرکت میں آیا سجدہ کیا مگر اس وقت مجھ کو شکر خواب تھا نیند سے اٹھا اور دل میں کہا کہ دیکھنا چاہیے یہ کیا ماجرا ہے تب میں نے نبی شیبہ کے دروازے سے نکل کر کوہ صفا و مروہ کو دیکھا وہ لرزے میں ہے اس کے دیکھتے ہی مجھ کو لرزہ آیا پھر چاروں طرف سے یہ آواز آنے لگی اے قریش مت ڈرو پس میں اس سے ہولناک ہوا اور چپکا ہوا اور یہ اندیشہ مجھ کو ہوا کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پر کیونکر جاؤں بہر صورت ان کے مکان پر گیا جا کے کیا دیکھتا ہوں کہ مرغ سب ہوا کے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان کے چاروں طرف گھوم رہے ہیں اور ایک ٹکڑا ابر کا ان کے مکان پر اوپر سایہ دار ہوا یہ دیکھ کے میں بے اختیار ہو کر گر پڑا اور جب ہوش میں آیا چاہا کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں جاؤں کیا ماجرا ہے سو دیکھ آؤں بہت کوشش کر کے میں ان کے دروازے پر گیا بوئے مشک و عنبر و عود کی پائی اور ان کے حجرے کا دروازہ کھول کر سنبھلا دو چشم کے درمیان پیشانی پر ان کی نظر میری پڑی چونکہ وہ جائے نور محمد مصطفیٰ ﷺ کی تھی وہ نور نہ دیکھا اس وقت میں چاہتا تھا کہ گریباں اپنا پارہ پارہ کروں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سوتی ہو یا جاگتی ہو بولیں جاگتی ہوں میں نے کہا وہ نور جو تمہاری دو چشم کے درمیان پیشانی پر تھا کیا ہوا بولیں وہ نور محمد مصطفیٰ ﷺ میں جتی ہوں پھر کہا اس لڑکے کو میرے پاس لاؤ میں دیکھوں بولیں آج دکھا نہیں سکوں گی میں نے کہا کیوں بولیں کہ جس وقت وہ لڑکا پیدا ہوا ایک شخص غیب سے آ کے مجھ کو کہنے لگا کہ اے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس لڑکے کو تین دن تک کسی کو مت دکھاؤ یہ سنتے ہی میں نے شمشیر میان سے کھینچ کے کہا کہ کس نے تم کو منع کیا اس کو لاؤ الا تم کو مار ڈالوں گا اور لڑکے کو جلد دکھاؤ تب وہ بولیں بہت اچھا آپ مالک ہیں حجرے میں آ کر آپ دیکھئے صوف اور پارچہ حریر میں سلار رکھا ہے اب میں نے ارادہ کیا کہ لڑکے کو دیکھوں حجرے سے ایک مہر و مہیب شکل نکل آیا ایسا میں نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا تھا وہ مجھ سے کہنے لگا تم کہاں جاتے ہو میں نے کہا لڑکے کو دیکھنے کو وہ بولا اس وقت نہ جاؤ دیکھنے نہیں پاؤ گے جب تک کہ فرشتے ان کی ملازمت سے فراغت نہ پائیں گے اس وقت بنی آدم کو فرشتوں کی مجلس میں جانا منع ہے یہ بات سن کے میرا بند کا پنے لگا اور شمشیر ہاتھ سے گر پڑی وہاں سے پھر ادیکھنے نہ پایا اور چاہا کہ قریشوں کو جا کے اس کی خبر دوں زبان میری بند ہو گئی ایسی کہ سات دن تک کسی نہ سے بات نہ کر سکا مجاد رحمت اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا تھا کہ وہ مرغ سبز اور ابر سفید حضرت آمنہ کے گھر پر سایہ دار ہوئے تھے وہ کیا تھا انہوں نے کہا کہ اس میں سر الہی تھا عبدالمطلب نے کہا میں نے اس وقت سنا کہ آسمان و زمین سے یہ آواز آئی یا معشر الخلق محمد مصطفیٰ ﷺ حبیب خدا اشرف انبیاء ہے مبارک ہو اس گھر کو کہ جس گھر میں وہ ہے منقول ہے جس وقت رسول خدا ﷺ تولد ہوئے اس وقت تمام بت جہاں کے

شکستہ ہو گئے اور آتش کدہ فارس ہزار برس کا بجھ گیا نوشیرواں کے بالاخانہ پر بارہ برج تھے سب ٹوٹ پڑے اور لات وعزئی گر پڑے مصرع تزلزل درایوان کسری قنارم معارج النبوة میں لکھا ہے کہ نوشیرواں کی سلطنت کو رسول ﷺ خدا کے زمان تولد تک بیالیس برس سے اوپر گزرنے تھے اور زمانہ عیسیٰ علیہ السلام کا رسول خدا ﷺ سے چھ سو برس اوپر گزرا تھا اور زمانہ اسکندر رومی کو آٹھ سو بہتر برس ہوئے تھے اور داؤد علیہ السلام کا زمانہ ایک ہزار آٹھ سو برس اور موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ دو ہزار آٹھ سو برس اور زمانہ ابراہیم تین ہزار آٹھ سو برس اور بعض روایات میں تین ہزار ستر برس گزرتے تھے اور زمانہ نوح علیہ السلام کو چار ہزار ایک سو نو برس گزرنے تھے یہ لب السیر میں لکھا ہے اور بعض روایات میں چھ ہزار سات سو پچاس سال گزرنے تھے حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے رسول خدا خاتم النبیین رسول رب العالمین کے پیدا ہونے تک اور کرسی نامہ آنحضرت ﷺ کا یہ ہے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی ابن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن حزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہاں تک نزدیک محدثوں کے محقق ہے اور عدنان سے حضرت آدم تک روایت میں بہت اختلاف ہے اور بعض روایات میں آیا ہے کہ عدنان بن اود بن اود بن ہمشع بن سلمان بن ثابت بن حمل بن قیدار بن حضرت اسماعیل علیہ السلام بن حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ بن تارخ مشہور آزر بن ناخور بن شاروک بن ازغون بن فالح بن غابر بن شالخ بن ارغشد بن سام بن نوح بن لاک بن منوخ بن اخنوخ بن بیارو بن حضرت مہلائیل بن قینان بن النوش بن شیبث بن حضرت آدم علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کی والدہ شریفہ کا نام حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت وہب بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ اور مرہ سے حضرت آدم علیہ السلام تک حضرت کی والدہ شریفہ کا نسب نامہ بھی پہنچتا ہے جیسا کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں اس واسطے یہاں پھر تکرار نہ کی۔

حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس سال میں رسول خدا ﷺ پیدا ہوئے اسی سال عرب میں قحط تھا بلکہ ہمارے گھر میں سب کے سب بھوکے تھے مارے بھوک کے میں اپنے بھائی کو ساتھ لے کر میدان میں جا کے گھانس لاکر اسے بیچ کر قوت حاصل کرتی اور شکر خدا پر عمل کرتی اور اس وقت میں حمل سے تھی اور جب جنی لڑکے نام مہمہ رکھا اور اس وقت میں لڑکے کے دودھ کے واسطے حیران و پریشان رہتی تھی کچھ کھانے نہ پاتی یہاں تک کہ دن رات سات دن میں بھوکی رہی فاتحہ گزرنے بے تاب ہوگی کچھ ہوش نہ تھا ایک رات خواب میں دیکھا ایک چشمہ پانی اس کا نہایت سفید دودھ سے زیادہ اور خوشبو زیادہ مشک و عنبر سے ایک شخص نے مجھ سے کہا اس چشمہ سے جتنا چاہو پانی پیو

تب تمہارا دودھ زیادہ ہوگا اور جب میں نے اس سے پانی پیا اس نے کہا مجھ کو تم پہچانتی ہو میں نے کہا نہیں اس نے کہا میں شکر ہوں کہ تم نے حالت قحط میں تکلیف اٹھائی بغیر کھائے اپنے خدا کا شکر پر عمل کر میں حق تعالیٰ نے مجھ کو بصورت آدمی تمہارے پاس بھیجا تا کہ تم کو خوش کروں تم مکے میں جاؤ تمہاری کشادگی ہوگی یہ بات کسی سے مت کہو حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ اس نے میری چھاتی پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ خدا تمہاری روزی زیادہ کرے گا اور دودھ تمہارا زیادہ ہوگا تم مکے میں جاؤ اسی وقت میں نیند سے جاگ اٹھی اور چھاتی میری دودھ سے بھری تھی مثال مشک کے ٹپکتی تھی بنی سعد کی عورتوں نے جب یہ حال میرا دیکھا مجھ سے کہنے لگیں کہ اس قحط میں ہم سب کی جان لبوں پر آئی قریب الہلاک ہوئے اور تم کو اس کے خلاف دیکھتے ہیں تم کیا کھاتی ہو کہو اس کا جواب میں نے کچھ نہ دیا کہ خواب میں مجھ کو ممانعت تھی کہ بھید کسی سے نہ کہنا پھر دوسرے دن اپنی عادت پر گھانس چھیلنے کے لیے میدان میں گئی اس میں ایک آواز غیب سے آئی یہ کہ ایک لڑکا قریش کی قوم میں پیدا ہوا ہے مبارک اور سعادت اس شخص کی ہے جو کہ اس کو گود میں لے کے دودھ اپنا پلائے قوم بنی سعید کی عورتیں یہ سن کے پہاڑ پر سے اتر آئیں اور اپنے اپنے شوہر سے جا کے یہ احوال کہا تب سب متفق ہو کے مکے کو چلے اور میں بھی ان کے ہمراہ پیچھے گدھے پر سوار ہو کر چلی اور میرا شوہر بھی میرے ساتھ تھا میں چلنے میں سستی کرتی تھی اس واسطے کہ گدھا بہت لاغر تھا سا تھی سنگاتی میرے آگے سب نکل گئے میں آہستہ آہستہ پیچھے پیچھے چلی جاتی تھی جس کوہ اور میدان میں جاتی تھی اے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تم کو مبارک ہو اور اسی طرح تیسرے مقام پر جا پہنچی وہاں ایک شخص کو دیکھا قد و قامت میں بلند اور عصا ہاتھ میں نورانی چہرہ غار سے نکل آیا اسے دیکھتے ہی آنکھیں میری بند ہو گئیں وہ میرے پاس آ کے میرے پیٹ پر ہاتھ رکھ کے کہنے لگا اے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سعادت دارین تم کو حاصل کوئی اللہ تعالیٰ نے رضاعت پر قریش تم پر مبارک کی یہ سن کے میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ جو میں دیکھتی ہوں غیب سے تم کو کچھ معلوم ہے وہ مجھ کو کہنے لگے کیا ہوا ہے تم کو خیر تو ہے کیا دیوانی تو نہیں ہوئی اور میں اندیشہ کرتی ہوئی راہ میں چلی جاتی تھی کہ ہمارے ہمراہ کے لوگ ہم کو ملیں یا نہیں جب مکے کے قریب جا پہنچی ایسا کہ مجھ سے چھ میل باقی تھا اور سب عورتیں بنی سعد کی اس عرصہ میں مکے میں جا کے داخل ہوں اور اپنا مال و اسباب اور سواری گدھا وہاں چھوڑ کے صرف اپنے شوہر کو لے گئی شہر مکہ میں اور بنی سعد کی عورتوں کو دیکھا وہ مکے سے پھری آتی ہیں اور میں متر و داس بات کی ہوئی اور کہا کہ یا الہی مجھ کو وہ دولت نصیب ہوگی یا نہیں جو تو نے کہا تھا اس میں عبدالمطلب کو دیکھا کہ چلے آتے ہیں دائی دودھ پلانے والی تلاش کرتے ہوئے پکارے اے عورتیں قوم بنی سعد کی تم میں کوئی دودھ پلانے والی ہے میں نے کہا میں ہوں عبدالمطلب نے کہا تم کون ہو کس

قوم سے ہو میں نے کہا بنی سعد کی قوم سے ہوں بولے تیرا نام کیا ہے میں نے کہا حلیمہ تب انہوں نے کہا اے حلیمہ یہ بہت نیک اور اچھی بات ہے ایک لڑکا محمد ﷺ نام یتیم تم اس کو دودھ پلاؤ گی اس کی اجرت میں تم کو دوں گا سب بنی سعد کی عورتوں سے میں نے کہا کسی نے اس کو قبول نہ کیا اور کہا کہ یتیم لڑکے کو دودھ پلانے سے کیا فائدہ پس تم اس کو دودھ پلاؤ اللہ تعالیٰ تم کو اس کا اجر دے گا شاید اس کے باعث تم عزیز و مکرم ہو جاؤ تب میں نے کہا بہت اچھا میں اپنے شوہر سے پوچھوں تب دودھ پلاؤں گی پس عبدالمطلب نے مجھ کو قسم کھلا کے کہا کہ تم ضرور آئیو میں نے کہا بہت اچھا میں آؤں گی۔ تب میں نے شوہر سے اپنے پوچھا وہ بولا بہت خوب تم جاؤ اس کو دودھ پلاؤ نیک کام سے مت پھر وہ میں بہت خوش ہوں شاید مجھ کو اس سے فیض پہنچے اور میں نے دیکھا جب بنی سعد کی قوم اس سے باز آئی کہ یتیم لڑکے کو دودھ پلانے سے کیا فائدہ ہوگا بس میرے بھی دل میں آ گیا کہ دودھ پلانے جاؤں یہ نہ جاؤں ایک بھانجا میرے ساتھ تھا اس نے مجھ کو کہا اے خالہ جان سب عورتیں تو بنی سعد کی بے نصیب گئیں تم مت رہنا اور مجھ کو یہ بات پسند آئی کہ سب محروم گئیں میں نہیں جاؤں گی اگر یہ لڑکا یتیم ہوا تو کیا ہوا میں گود میں پالوں گی جو میں نے خواب میں دیکھا ہے وہ ہرگز جھوٹ نہ ہوگا میں یہ سن کر عبدالمطلب کے پاس گئی اور وہ لڑکا طلب کیا وہ خوش ہو کر میرے ہاتھ پکڑ کے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں لے گئے میں نے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا ماں نہ ماہ کے گھر میں بیٹھی ہیں اور محمد ﷺ کو سفید حریر کے کپڑے میں لپیٹ کر سلا رکھا ہے میں چاہتی تھی کہ اٹھا کے گود میں لوں ان کے سینہ مبارک پر جب میں نے ہاتھ اپنا رکھا اس وقت آنحضرت ﷺ شکر خواب سے جاگ اٹھے اور آنکھ کھولی لب مبارک خندان ہوئے اور ایک نور میں نے دیکھا کہ چشم مبارک سے نکل کر طرف آسمان کے گیا میں نے ان کو اٹھا کے گودی میں لیا اور دہنی طرف کا دودھ اپنا دودھ کے ان کے دہن مبارک میں دیا تب انہوں نے دودھ پیا اور بائیں چھاتی جب ان کے منہ میں رکھی نہ پیا اب عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوسری چھاتی اس واسطے نہ پی تھی کہ حق تعالیٰ نے ان پر الہام فرمایا تھا کہ حلیمہ کا لڑکا جو دودھ پئے گا تم اس کو مت پیو ایک چھاتی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تم پیو اور ایک اس کا لڑکا پئے گا دونوں مت پیو تا کہ درجہ قساوی نہ ہو پس یہ عدل کی نظر سے دونوں طرف کا دودھ حضرت نے نہ پیا حلیمہ کہتی تھیں کہ جب تک رسول خدا ﷺ اول دودھ نہ پیتے تب تک میرا بیٹا بھی نہ پیتا اور دودھ پر منہ نہیں رکھتا تھا اول وہ پیتے پیچھے میرا بیٹا پیتا اور دہنی چھاتی رسول خدا ﷺ پیتے اور بائیں میرا بیٹا پیتا ایک وقت کاندھے پر آنحضرت کو لے کر اپنے شوہر کے پاس گئی اسنے لڑکے کو دیکھ کے جناب کبریا میں سجدہ کیا اور شکر کیا اور مجھ کو کہا اے حلیمہ خوش باش کوئی آدمی عرب میں نصیب آور ہم سے زیادہ نہیں ہوگا حلیمہ کہتی

تھیں کہ جب رات ہوئی مکے کے پاس بطحی ایک جگہ ہے وہاں میں چار شب رہی اور پانچویں شب کو خواب میں دیکھا ایک شخص نورانی چہرہ حضرت کے سر ہانے آ کے بیٹھا اور حضرت کا منہ چوما یہ دیکھ کے میں نے اپنے شوہر سے کہا اس نے کہا خوش یہ کسی سے مت کہو یہ علامت اقبال ہے اور اس کے بعد دوسرے دن جو جو عورتیں قوم بنی سعد کی مکے میں آئی تھیں سب کی سب نے اپنے پھر اپنے گھر کی طرف مراجعت کی اور میں بھی آمنہ سے رخصت ہو کر رسول خدا ﷺ کو لے گدھے پر سوار ہو کر سب کے ساتھ چلی اور میرے گدھے نے تین مرتبہ کعبے کی طرف سجدہ کر کے رو بسوئے آسمان کیا اور مثال ہوا کے چلا لوگ مجھ کو دیکھ کر متحیر ہوئے پوچھنے لگے اے حلیمہ یہ وہی گدھا ہے جو تیرے ساتھ آیا تھا بولیں ہاں وہی ہے جو میرے ساتھ آیا تھا سب کے پیچھے چلتا تھا اور خدا کے حکم سے اس وقت گدھے نے کہا اے لوگو میں وہ گدھا ہوں جو لاغر تھا اب میں تازہ ہوا ہوں کسی بات سے اس کی خبر تم کو نہیں کہ میری پیٹھ پر سوار کون ہے یہ میری سعادت ہے خاتم الانبیاء کا میں بار بردار ہوں اس لیے زور میرا زیادہ ہوا حلیمہ سے روایت ہے وہ کہتی تھیں کہ گدھا میرا سب قافلے کے آگے نکل گیا تھا اور جہاں ہم منزل کرتے تھے حضرت کے طفیل سے وہاں گھانس پیدا ہوتی تھی سب چوپائے کھاتے جب میں اپنے گھر میں پہنچی آنحضرت ﷺ کی برکت سے بکریاں جو میری دہلی تھیں سب موٹی تازی ہو گئیں اور دوسروں کی بکریوں سے ہماری بکریاں بہت بچے دینے لگیں بہت دودھ ہوا پھر ایسا کہ لوگ ہماری بکریوں کے ساتھ اپنی بکریاں لانے باندھ دیتے تب ان کی بکریاں بھی بچے اور بہت دودھ دیتی تھیں کہتے ہیں کہ یہ سب حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برکت سے تھا اس واسطے کہ وہ سرور کائنات کی دانی تھیں اور حق تعالیٰ نے خلایق کے دل میں محبت ڈالی تھی جو شخص رسول خدا ﷺ کو دیکھتا پیار و محبت کرتا اور جب آنحضرت ﷺ بڑے ہوئے بات کرنے لگے اور یہ کلمہ کہا اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین لوگ یہ سن کے متعجب ہوئے حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اس نے بھی اور عجیب و غریب بات واقع ہوئی جس وقت حضرت ﷺ دودھ پیتے روز ایک بار پیشاب کرتے اپنی عادت معین پر اور مجھ کو پیشاب پاک کرنے کی حاجت نہ ہوتی فوراً پیشاب خشک ہو جاتا اثر نخواست کا معلوم نہیں ہوتا تھا اور جب پنجمی ہوا ﷺ بڑے ہوئے میدان کی طرف تشریف لے جاتے اور کسی لڑکے کے ساتھ نہیں کھیلتے الگ جا کے ایک کنارے بیٹھ کے ذکر الہی کرتے جب عمر شریف آنحضرت ﷺ کی چار برس کی ہوئی مجھ سے کہنے لگے میں اپنے خویش و اقربا کو نہیں دیکھتا ہوں کہاں ہیں حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا وہ بکریاں لے کے میدانوں میں رہتے ہیں رات کو گھر میں آتے ہیں یہ سن کے رونے لگے اور کہا کہ میں یہاں اکیلا نہیں رہوں گا مجھ کو میرے اقربا کے پاس بھیج دو میں نے کہا اے جان مادر کیا تم باہر پھرنا چاہتے ہو تب میں

نے ان کے سر کے بالوں میں تیل دے کے شانہ کر کر اور آنکھوں میں سرمہ لگا کر اور پیر میں پاکڑہ پہنا کر اور گلوبند میمانی گلے میں باندھ دیا تاکہ ان پر اثر زحمت نہ پہنچے تب ایک لکڑی ہاتھ میں لے کے میرے بیٹوں کے ساتھ باہر گئے اس طرح ہر روز میدان میں جاتے اور خوش رہتے ایک دن ایک لڑکا میرا میدان میں سے دوڑتا ہوا آنسو بہاتا میرے پاس آیا اور کہا اے ماں میری جلد چلو محمد ﷺ کو دیکھو کہ کیا ہوا اب تک مر گئے ہوں گے تب میں گھبرا کے اٹھی اور بیٹے سے پوچھا کہ کیا ہوا بولا کہ اے ماں میری ہم سب بھائی بہم سنگ فلاخن کھیل رہے تھے اس میں اچانک ایک شخص نے آ کے ہمارے سامنے سے ان کو پہاڑ پر لے جا کے لٹایا اور ان کا پیٹ چھاتی سے ناف تک چیر ڈالا میں دیکھ کر آیا ہوں اب تک ہے یا نہیں کہ نہیں سکتا اور اکثروں نے یوں روایت کی ہے کہ وہ جانور گدھ کی شکل کے تھے آ کے کہنے لگے یہ وہی لڑکا ہے دوسرا بولا ہاں تب دونوں جانور آنحضرت ﷺ کے نزدیک گئے اور حضرت ﷺ ان کو دیکھ کے ڈرے اور رونے لگے تب ان جانوروں نے حضرت ﷺ کے دونوں مونڈھے مبارک پکڑ کے زمین پر لٹایا اور منقاروں سے اپنی شکم مبارک حضرت ﷺ کا چاک کر کے دل بے کینہ کے اندر سے جو خون مردہ سیاہ تھا نکال ڈالا اور کہا کہ یہ خون سیاہ بہرہ شیطان ہے کہ ہر شخص کے دل کے اندر یہ خون سیاہ رہتا ہے اب دوسرے شیطان مردود کا حضرت ﷺ کے دل مبارک میں اثر نہیں کرے گا تس پیچھے آب برف سے دل مبارک کو دھو کے شکم کے اندر رکھ کے سی دیا اور سیکنہ ایک قسم کا مرہم ہے اوپر رکھ دیا آرام و آسائش زیادہ ہوئی اور مہربوت سے مہر کر کے جیسا تھا ویسا کر دیا اور اس عرصہ میں حلیمہ کے بیٹے سب گھر میں کھانے کے واسطے گئے تھے آ کے دیکھتے ہیں یہ ماجرا ہے تب سراپہ ہو کے دوڑتے ہوئے اپنی ماں سے جا کے کہا پس حلیمہ کہتی تھیں کہ میں اس بات کے سنتے ہی اسی وقت دوڑی جا کے دیکھتی ہوں کہ محمد ﷺ پہاڑ کے اوپر بیٹھے ہوئے آسمان کی طرف منہ کر کے ہنس رہے ہیں میں نے جا کے ان کے سرو چشم چوم کے کہا اے جان میری میں تمہارے تصدق جاؤں کہو تو تم پر کیا گزری بولے خیر ہے سب بھائی گھر میں کھانے کے واسطے گئے تھے میں اکیلا تھا اچانک دو جانور آ کے مجھ کو وہاں سے یہاں پر لائے اور مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ فرشتے تھے ایک کے ہاتھ میں آفتابہ پانی کا اور ایک کے ہاتھ میں طشت زمر صبح کا تھا مجھ کو لٹا کے میرا پیٹ سینے سے زیر ناف تک چیر ڈالا اور اس سے مجھ کو کچھ درد الم نہ ہوا جو کچھ میرے پیٹ کے اندر تھا نکال کر طشت میں رکھ کے دھو کے پھر میرے پیٹ کے اندر رکھ دیا تس پیچھے دوسرے شخص نے آ کے میرے پیٹ کے اندر ہاتھ ڈال کے دل میرا نکال کے اس کے اندر جو خون سیاہ تھا نکال ڈالا پھر دل میرا اندر شکم کے رکھ کے درست کر دیا اور یہاں سے غائب ہوئے روایت ہے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی تھیں کہ جب میں نے یہ ماجرا سنا محمد ﷺ سے تب اسی وقت ساجد بدرگاہ باری ہوئی اس

کے بعد یہ بات شہرت پائی تب خلق مجھ سے آ کے کہنے لگی کہ محمد ﷺ کو کچھ آ سیب ہوایا کچھ مرض ہوا ان کو کاہنوں کے پاس لے جانا چاہیے کہ کچھ پڑھ کے پھونکیں یا اس کی دوا کریں تب لوگوں کے کہنے سے میں ان کو کاہنوں کے پاس لے گئی اور اول سے آخر تک اس قصہ کو محمد ﷺ کے بیان کیا یہ سن کے کاہن سب حضرت ﷺ کو گودی میں لے کے باہم کہنے لگے اے لوگو اس لڑکے کو زندہ مت چھوڑو اگر نہ بڑا ہوگا تو تمہارے بتوں کو توڑ ڈالے گا ذلیل و خوار کرے گا سواہق کے اور کسی کو نہ مانے گا دین تمہارا باطل کرے گا اور خدا کی طرف سب کو بلائے گا اور تم اپنے دین کو بھول جاؤ گے پس اے صاحبو اپنا دین جس طرح سے قائم رہے وہی فکر کرو حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ جب میں نے کاہن مردودوں سے یہ بات سنی جلدی محمد رسول اللہ ﷺ کو ان سے چھین کے میں نے گود میں لیا اور میں نے کاہنوں سے کہا کہ تم دیوانے ہو جو یہ بات کہتے ہیں میں ایسا جانتی تو تمہارے پاس لڑکے کو کبھی نہ لاتی پس میں خاتم الانبیاء ﷺ کو وہاں سے اپنے گھر میں لائی اور ان کے نور سے تمام گھر میرا معطر خوشبودار اور منور ہوا لوگوں نے مجھے کہا کہ اس لڑکے کو عبدالمطلب کے حوالے کرو امانت سے خلاص ہو تب میں ان کو لے کے گدھے پر سوار ہو کر مکے میں آتی تھی راہ میں غیب سے آواز آئی کسی نے مجھ کو کہا اے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تم کو مبارک ہو پس یہاں تک کہ میں آہستہ آہستہ مکے پاس بطحی میں جب پہنچی وہاں ایک گروہ جماعت کی میں نے دیکھی اور وہاں محمد ﷺ کو بیٹھا کے میں اپنی حاجت کو گئی وہیں ایک آواز میں نے سنی اور پیچھے کی طرف میں نے نظر کی محمد ﷺ کو نہ دیکھا تب اس جماعت سے میں نے پوچھا اے صاحبو یہاں جو ایک لڑکا تھا کہاں گیا انہوں نے کہا ہم نے نہیں دیکھا وہ لڑکا کون تھا کیا نام اس کا میں نے کہا ان کا نام محمد ﷺ بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہے پس میں چاروں طرف دوڑی اور یہ دیکھا آخر ان کو نہ پایا اور رو رو کے میں یہ کہہ رہی تھی کہ الہی ان کی برکت سے تو نے مجھ کو فائز المرام کیا اور ہم کو فراغت ہوئی اپنا دودھ پلا کے ان کو بڑا کیا اور اب وہ جس کا لڑکا ہے میں اس کو دینے جاتی ہوں کہ اپنے عہد سے خلاص ہو جاؤں اب اس لڑکے کو یہاں سے کون اٹھالے گیا قسم لات و عزئی کی اگر وہ مجھ کو نہ ملے گا تو میں اس پہاڑ پر جا کر پتھروں سے سر پھوڑوں گی یہ سن کے وہ سب مجھ سے کہنے لگے کہ تم ہم سے ہلسی کرتی ہو جو ایسی بات کہتی ہو تمہارے ساتھ تو کوئی لڑکا ہم نے دیکھا نہیں کیوں جھوٹ بولتی ہو حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ یہ بات سن کے میں نا امید ہوئی اور سر پر ہاتھ رکھ کے واویلا کرنے لگی اے محمد تم کہاں ہو یہ کہتی تھی اور روتی تھی میرا رونا سن کے اور لوگ بھی روئے تب ایک پیر مرد کو دیکھا عصا ہاتھ میں وہ آ کے مجھ سے کہنے لگا اے دختر سعد کیوں روتی پھرتی ہو میں نے کہا کہ لڑکا میرا یہاں سے کھو گیا ہے تب اس نے کہا کہ جس بت نے تمہارا لڑکا لیا ہے میں اس کو بتائے دیتا ہوں تم فلا نے کے پاس جاؤ مت رو لڑکا

اس کے ملے گا خطر جمع سے رجو اس سے جا کے لڑکا اپنا مانگو وہ البتہ لائے گا تب میں نے وہاں جا کے ایک آواز دی اور کہا اے شیطان تجھ کو شرم نہیں آتی ہے کہ جس دن وہ لڑکا پیدا ہوا تھا وہ تجھ کو معلوم نہیں کہ لات وعزنی پر کیا صدمہ گزرا تھا تب اس شیطان نے کہا میں ہبل کے پاس جاتا ہوں تمہارا لڑکا وہی دے گا تب اس شیطان نے ہبل سے جا کر کہا اے سردار ہمارے آپ کی قوم قریش پر بہت ہے دختر سعد حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ کہتی ہے کہ ایک لڑکا نام اس کا محمد ﷺ وہ کھو گیا ہے اگر اس کے لا دو گے تو تمہاری بہت مہربانی قوم قریش پر ہوگی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا ہبل نے دوسرے بتوں کو پکارا وہاں سے یہ آواز آئی یا ہبل ہم سب یہاں سے نکلے جاتے ہیں کیونکہ ہم اس لڑکے کے ہاتھ سے مارے جائیں گے پھر ایک شخص نورانی چہرہ کو دیکھا وہ مجھ سے آ کے کہنے لگا اے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ لڑکا خدا کا دوست ہے وہ اچھی طرح سے ہے تم کچھ اندیشہ مت کرو اور مجھ کو اس بات کا ڈر ہو اگر عبدالمطلب کو یہ خبر پہنچی کہ محمد ﷺ کم ہوئے ہیں تو جینا محال ہوگا میں یہ سمجھ کے ان کے پاس چلی تھی جب میں کتنی دور گئی راہ میں عبدالمطلب سے ملاقات ہو گئی انہوں نے میرا حال دیکھ کے پوچھا اے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیوں تم مضطرب ہو میں نے کہا محمد ﷺ کو میں تمہارے پاس لاتی تھی مقام بطحی میں مجھ سے وہ کھو گئے یہ سن کے عبدالمطلب نے دریافت کیا شاید کسی نے ان کو مار ڈالا ہو گا تب تلوار ہاتھ میں لے کے آئے اور جب وہ غصے میں آتے تھے کوئی شخص مارے ڈر کے ان کے سامنے نہ آتا تھا اسی طرح ننگی تلوار ہاتھ میں لے کے ایک آواز دی اور پکارے اے اہل قریش سب حاضر ہو اسی وقت سب حاضر ہوئے اور کہنے لگے کیا بات ہے کہا عبدالمطلب نے محمد ﷺ پوتا میرا حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے میدان بطحی میں کھو گیا ہے تب سب نے قسم کھا کر کہا کہ جب تک محمد ﷺ نہ ملیں گے تب تک سب کھانا پینا ہم پر حرام ہے تب سب اہل مکہ عبدالمطلب کے ہمراہ نکل آئے ان سب کو چھوڑ کے کعبے کے آستانے پر جا کے سرزمین پر رکھ کے کہا یارب رد علی ولدی محمداً جب بہت فریاد کی غیب سے آواز آئی اے عبدالمطلب کچھ اندیشہ مت کر محمد ﷺ کو اللہ نے آرام سے رکھا ہے کچھ ڈر نہیں تب عبدالمطلب نے کہا محمد ﷺ کہاں ہیں آواز آئی کہ وادی تہامہ میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہیں تب عبدالمطلب کعبے سے نکل آئے اور باشمشیر برہنہ وادی تہامہ کی طرف گئے اور آگے ورقہ اور نوفل اور مسعود اور نقی جاتے تھے جب وہ مقام بطحی میں جا پہنچے محمد ﷺ کو وہاں دیکھا ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھے ہیں مسعود نے پوچھا اے لڑکے تم کون ہو فرمایا میں اخ مسعود ہوں یہ سن کے مسعود متعجب ہوا اور پھر پوچھا کہ تم کون ہو تب حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں سید یتیم غریب ہوں نام میرا محمد ﷺ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمطلب ہے یہ سن کے مسعود نے جا کے عبدالمطلب کو خوشخبری دی

عبدالمطلب جب سرور کائنات ﷺ کے پاس آئے پوچھا اے لڑکے تم کون ہو فرمایا کہ میرا نام محمد ﷺ ہے میں آپ کی نسل سے ہوں کہا تم اپنا نسب نامہ بتاؤ کس کے فرزند ہو تب حضرت ﷺ نے فرمایا میں محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف ہوں یہ سنتے ہی عبدالمطلب سید کو نہیں ﷺ کو گودی میں لے کے وہاں سے چلے آئے اور کعبے میں آگے طواف کیا اور کہا نعوذ بولہد من شر کل حاسد اور مکہ شہر میں جتنے قریش تھے حضرت ﷺ کے آنے سے سب خوش ہوئے اور عبدالمطلب نے بہت روپیے پیسے دے کے حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خوش کر کے ان کے وطن کو رخصت کیا۔

جب حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت ﷺ کو عبدالمطلب کے حوالے کیا اور آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت کو لے کر اپنے بھائی کے گھر جا کر دو برس رہیں پھر مکہ میں آتے وقت اثنائے راہ میں قبائے الہمی سے فوت ہوں اور اس وقت آنحضرت کی عمر شریف سات برس کی تھی اور اس کے بعد حضرت نے اپنے دادا عبدالمطلب کے پاس پرورش پائی اور سہ شریف آنحضرت کا جب آٹھ برس دو مہینے کا ہوا عبدالمطلب بیمار ہوئے مید زندگی منقطع ہوئی تب اپنے بیٹے ابوطالب کو بلا کے یہ وصیت کی کہ پرورش محمد مصطفیٰ ﷺ کی تمہارے ذمہ ہے میں اس بات کی تم کو وصیت کرتا ہوں اس کو یاد رکھنا ابوطالب نے کہا اے بابا جان وہ میرا بھتیجا ہے میں اس کو اپنے فرزند کی برابر جانتا ہوں اس کے بعد عبدالمطلب نے انتقال کیا اور آنحضرت کی ابوطالب نے پرورش کی اس ایام میں سب نوکر خدیجہ الکبریٰ کے تھے اور قریش سب شام کی طرف تجارت کو جایا کرتے تھے اور اس وقت ابوطالب نے بھی ان کے ساتھ شام کا عزم کیا اور آنحضرت مہارشر کی کھینچتے تھے چونکہ سن آپ کا صغیر تھا ابوطالب چاہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کو گھر بھیجیں حضرت نے کہا اے چچا جان مجھ کو آپ اکیلا گھر میں نہ بھیجئے میں کس کے پاس رہوں گا آپ اپنے اتھ رکھئے یہ سن کے ابوطالب کے دل میں رحم آیا اور آنسو بہا کے کہا اے جان عم کچھ ڈرو مت اندیشہ نہ کرو سلامت رہو میں تم کو مکان پر نہیں بھیجوں گا تب حضرت کا ہاتھ پکڑ کر شتر پر بٹھایا اور دونوں چچا بھتیجے کا روانہ کے ساتھ چلے جب سب کاروان وادی شام میں پہنچے وہاں ایک راہب کی عبادت گاہ تھی اور اس بستی میں ایک درخت سایہ دار تھا جو قافلہ سوداگروں کا اس راہ میں جاتا تھا اس کے نیچے اترتا اور اس راہب سرخولیش نے توریت میں دیکھا تھا کہ فلا نے روز فلا نے وقت ایک غنیمت کے سے سوداگروں کے ساتھ یہاں آ کے اتریں گے ان کی پشت پر مہر نبوت ہے ان سے فیض لینا چاہیے اس امید پر وہ حضرت ﷺ کے آنے کا منتظر رہا جو قافلہ مکہ سے آتا سب کی خاطر کرتا اور سب کو دیکھتا پس ابوطالب اسی راہ سے محمد ﷺ کو لے کر سوداگروں کے ساتھ اس وادی میں پہنچے اور وہ سرخولیش راہب اس دن بالائے ہام جا کے دیکھ رہا تھا کہ ایک قافلہ سوداگروں کا مکہ سے آتا ہے اور ایک ٹکڑا ابر

کا ان کے سر پر سایہ کیے چلا آتا ہے پھر سب اس درخت کے نیچے آ کر اترے درخت نے تعظیماً اس قافلے کے بیچ میں سید کو نین ﷺ کو سجدہ کیا اور اس سرخویش راہب نے یہ حال دیکھ کر ان سوداگروں کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ مکیوں سے حب ہم بہت رکھتے ہیں جو سوداگر کے سے یہاں آ کے اترتے ہیں ہم ان کی خاطر کرتے ہیں آج ہم نے تم سب کی دعوت کی ہے ہمارے مکان پر آؤ ابوطالب نے دعوت اس کی قبول کی تب رسول خدا ﷺ کو ایک نوکر کے ساتھ اسباب کے پاس چھوڑ کے اس درخت کے نیچے بٹھا کے سب کے سب راہب کے گھر میں چلے گئے اور راہب نے اپنی عبادت گاہ سے نکل کر سب کو دیکھا اور بٹھایا پھر معبد خانے کے اوپر جا کے دیکھنے لگا کہ اور کوئی تو باقی نہیں رہا اور دیکھا کہ وہ ٹکڑا ابر کا جہاں تھا وہیں موجود ہے تب سب سے کہا کہ تمہارے دو آدمی باقی ہیں درخت کے نیچے چھوڑ کے آئے ہوئے بولے ہاں ایک نوکر اور ایک لڑکے کو مال کے پاس بٹھا کے آئے ہیں تب راہب بولا کہ ان دونوں کو بھی جا کے لے آؤ پھر راہب بام پر جا کے دیکھتا تھا اتنے میں کوئی جا کے پیغمبر خدا ﷺ کو لیا اور وہ ابر بھی حضرت کے سر مبارک پر سایہ ڈالے ہوئے سات آیا راہب نے یہ حال دیکھ کے کہا واللہ یہ ابر کا سایہ سوا پیغمبروں کے اور کسی پر نہیں ہوتا ہے یہ کہہ کر رسول خدا کو اپنی جگہ پر لے جا کے بہت سی تعظیم و تکریم کی اور طعام و تحائف سب کے لیے حاضر کیے جب سب نے کھانے سے فراغت کی تب راہب نے سب سے کہا کہ یہ لڑکا کس کا ہے سب نے ابوطالب کی طرف اشارت کی راہب بولا کہ مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکا یتیم ہے ماں باپ اس کے مر گئے ہیں تب ابوطالب نے کہا سچ ہے یہ میرا بھتیجا ہے میری گودی میں پرورش ہوا راہب بولے اے شخص یہ لڑکا پیغمبر آخر الزماں ہوگا درمیان دونوں موٹھے کے ان کے مہر نبوت ہوگی خبردار تم ان کی حفاظت میں رہنا اور روم و شام کی طرف ان کو مت لے رہنا وہاں ان کے دشمن بہت ہیں یہودی اور گبران کے مار ڈالنے کو مستعد ہیں نام و نشان لے کے ڈھونڈتے ہیں ان کو جہاں پائیں گے مار ڈالیں گے یہ کہا راہب نے اور دست مبارک حضرت کا پکڑ کے کہا کہ یہ سید کو نین ہے اور بہتر تمام خلائق زمین و آسمان سے ہے یہ سن کے سوداگروں نے کہا کہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ پیغمبر ہوں گے اس نے کہا صفت ان کی میں نے تو ریت میں دیکھی ہے جو علامت نبوت کی ہے سو آپ میں پائی جاتی ہے انھوں نے کہا وہ کیا علامت ہے کہا کہ تم ان کو چھوڑ کر میرے یہاں آئے میں نے دیکھا تمام اشجار اور جمادات نے ان کو سجدہ کیا اور جتنے نباتات اور حیوانات اور حجر اور درخت ہیں سجدہ کسی کو نہیں کرتے مگر پیغمبروں کو اور تم یقین جانو کہ یہ پیغمبر برحق ہے سب اس گفتگو میں تھے کہ اس میں سات آدمی اجنبی اچانک راہب کے معبد خانے کے دروازے آ کھڑے ہوئے ان سے پوچھا تم سب کو نہو کہاں سے آئے ہو کہاں جاؤ گے بولے ہم سب روم سے آتے ہیں بادشاہ روم نے ہم کو بھیجا ہے

کہتے ہیں پیغمبر آخر الزماں کا مکے میں خروج ہوا ہم ان کو پکڑ کے بادشاہ کے پاس لے جائیں گے اور مار ڈالیں گے ان کے دریافت کو ہم آئے ہیں راہب نے کہا کہ بے ہودہ رنج اٹھاتے ہو تم ان کو نہیں مار سکو گے خدا ان کا حافظ و ناصر ہے پس راہب نے یہ بات کہہ کے ان کو مکے کی طرف بھیجا اور کہا کہ تم چلے جاؤ کیوں ناحق آئے ہو ابوطالب کو کہا کہ تم اس لڑکے کو روم و شام کی طرف مت لے جاؤ تم اپنے گھر چلے جاؤ کیونکہ یہودی سب تم کو وہاں زحمت دیں گے یہ بات سن کے حضرت ﷺ کو پھر مکے میں لے گئے۔

جب سن شریف آنحضرت کا دس برس کا ہوا ایک دن بطور گلگشت میدان کی طرف تشریف لے گئے اس وقت دو فرشتے بصورت آدمی کے حضرت کے سامنے آئے آنحضرت فرماتے ہیں کہ چہرہ ان کا نورانی تھا ایسی شکل میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی اور جو خوشبو ان کے بدن سے آتی تھی ایسی مشک و عنبر اور عطریات میں بھی نہ تھی اور ان کے کپڑے میں جیسی صفائی تھی جہاں کی کسی چیز میں نہ تھی اور وہی دو فرشتے جبرئیل اور میکائیل تھے ان دونوں نے دونوں مونڈھے میرے پکڑ کے مجھے زمین پر لٹایا اور میرا پیٹ چیر ڈالا کچھ خون میرے بدن سے نہیں نکلا ان میں سے ایک فرشتہ طشت میں پانی بھر کے لایا اور دوسرے نے میرے پیٹ کے اندر ہاتھ ڈال کے سب دھو ڈالا اور کہا کہ سینہ ان کا چاک کر کے دل کے اندر سے جو خون سیاہ اور حسد اور بغض بشریت کا ہے نکال کے بجائے اس کے رحم اور شفقت رکھ دو واسطے رحمت عالمیان کے پس ویسا ہی کیا اور پھاڑنے چیرنے سے مجھ کو کچھ درد و الم نہ ہوا ایک چیز مثال چاندی کے میرے دل کے اندر رکھ دی اور دو اے خشک مثال سفوف کے اس پر رکھی اور انگلیاں ہاتھ کی میری پکڑ کے کہا اب جاؤ سلامت رہو اور آنحضرت نے فرمایا کہ اسی دن سے میرے دل میں مہر اور شفقت خلق اللہ پر زیادہ ہوئی کہتے ہیں کہ اس مرتبہ قریب بلوغ کے حضرت ﷺ کا سینہ مبارک چیرا کیونکہ وقت شباب کے خواہش بشریت اور غصہ دل میں زیادہ ہوتا ہے اس لیے دوسری دفعہ دل حضرت کا چاک کر کے پاک و صاف کیا اور اس سے محفوظ رکھا اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے مکان میں جا کے اپنے چچا ابوطالب سے یہ حقیقت بیان کی اور ابوطالب نے اس بات کو مخفی رکھا کسی سے نہ کہا اور قدم حضرت کا متبرک جان کر خدمت گزاری اور پرورش میں ان کی رہے ایک دن ابوطالب حضرت سے کہنے لگے اے جان عم میں کچھ کہنا چاہتا ہوں مگر مجھ کو شرم آتی ہے حضرت نے فرمایا اے چچا جان جو آپ کے دل میں آئے سو فرمائیں میں آپ کا پر خوردار ہوں ابوطالب نے کہا تمہارے ماں باپ مر گئے کوئی چیز بھی چھوڑ نہیں گئے اور میرے پاس بھی دولت نہیں کہ تم کو بیاہ دوں صلاح یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خویلد وہ بہت مال دار ہے اور نوکر چاکر بہت رکھتی ہے مناسب سمجھ کے اجرت دیتی ہے اگر اس کے پاس تم نوکری کرو گے تو اس کے روپے سے اللہ چاہے تو تم کو بیاہ دوں گا اور چشم

اپنی روشن کروں گا اس امر میں تم کیا کہتے ہو آنحضرت نے فرمایا میں آپ کا برخوردار ہوں آپ کی بات بسر و چشم ہے کیوں نہ مانوں گا جو آپ میرے حق میں کریں گے سو بہتر ہے تب ابوطالب حضرت کو نے کر خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے در پر گئے اندر سے ایک غلام نے آ کر پوچھا تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو ابوطالب نے کہا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جا کے کہو ابوطالب تمہارے در پر کھڑا ہے آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہے تب غلام نے جا کے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر دی وہ بولیں ان کو یہاں لے آؤ تب ابوطالب حضرت کو نے گئے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس وقت تخت پر بیٹھی تھیں اور ستر کینز کے کمر بستہ ان کی خدمت کھڑی تھیں خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ابوطالب سے کہا کہ آپ نے کیوں یہاں آنے کی تکلیف کی آپ کا کیا مقصد ہے انہوں نے کہا کہ یہ میرا برابر زادہ ہے نام ان کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ ہے اگر آپ ان کو اپنی سرکار میں نوکر رکھئے تو فیض عام سے آپ کے یہ بھی بہرہ مند ہوں اور دعا کریں تب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اس سے اور کیا بہتر ہے بہت اچھا میں نے آج سے ان کو نوکر رکھا روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ سے کہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدا کے خویشتوں میں سے تھیں شوہر مر گیا تھا وہ بیوہ تھیں بڑی دولت مند اور تاجرہ ہر سال لوگوں کو مال و اسباب دے کے شام اور بصرہ کی طرف تجارت کو بھیجتی تھیں اور ایک غلام ان کا میسرہ نامی تھا اس کو آزاد کیا تجارت کے لیے اس کو بھیجتی تھیں اور جتنے نوکر خدمت گار غلام تھے سب اس کے تابع حکم کے تھے ایک دن خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بالا خانے سے دیکھا کہ حضرت کے سر پر ایک ابر سایہ دار ہوا اور حضرت چلے جاتے تھے تب حضرت کو نزدیک اپنے بلا کے بکریوں کے پاسبانی میں مقرر کیا تھوڑے دن میں حضرت کے قدم کی برکت سے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں آگے سے زیادہ ہونے لگیں اور بہت دودھ دینے لگیں پس خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نگاہ ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تھی ہر روز دیکھتی تھیں کہ ایک ابر آ کے آنحضرت کے سر مبارک پر سایہ دار ہوتا ہے اور جب آنحضرت چلتے ہر درخت اور جمادات سلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے سوا اس کے اور بھی کرامات اور علامات تو ریت میں دیکھ کے کہتی تھیں کہ یہ جوان قریش میں بزرگ ہوگا اور چونکہ دیانت داری و راست گفتاری میں مشہور و معروف تھے اس لیے ان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم امین کہتے تھے اور جب سن شریف آپ کا تیس برس کا ہوا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت سے پوچھا کہ تم اس برس میرے غلام میسرہ کے ساتھ شام کی تجارت میں جا سکو گے حضرت نے کہا بہت اچھا میں جاؤں گا کہتے ہیں کہ حضرت کی کچھ اجرت مقرر کر کے تجارت کو بھیجا اور بعض نے کہا کہ مالک انبار میسرہ کو کیا اور اکثر کا قول یہ ہے کہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت کو اپنا مالک و مختار کر کے اور اپنے شوہر کی پوشاک پہنا کر شام کی طرف بھیجا اور غلام میسرہ کو کہا کہ

جو احوال راہ میں گزرے سو یاد رکھنا اور بلا فرق سرمو کے مجھ سے آ کے بیان کی جو اور جو کام محمد
 ﷺ کرنا چاہیں اس میں تم مانع اور مزاحم مت ہو جو عرض جو سودا گرو کر چا کر خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا کے تھے رسول خدا کے ساتھ سب گئے اور جب مکے سے باہر نکلے ابوسفیان کے قافلے کے ساتھ مل
 گئے ابوسفیان حضرت کو دیکھ کر فس کے کہنے لگے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت نادان ہے کیونکہ جس
 شخص نے کبھی اپنی عمر میں تجارت نہیں کی اور راہ و رسم خرید و فروخت کی نجانے اس کو مختار کر کے تجارت
 میں بھیجا یہ محض نادانی ہے حاصل کلام رسول خدا ﷺ کا قافلہ سب سے آگے نکل گیا اور راہ میں کرامات
 ظاہر ہوتی رہیں جب آفتاب گرم ہوتا تھا حضرت کے سر مبارک پر ابر آ کے سایہ کرتا تھا میسرہ دیکھتا تھا
 کہ حیوانات اور اشجار اور جمادات حضرت کو سجدہ کرتے تھے تعظیماً اسی طرح چلے جاتے تھے جب شام
 کے متصل نزدیک معبد خانہ راہب کے پہنچے اس کا نام بحیرا راہب تھا اس نے حضرت کو دیکھا درخت کے
 سایہ کے نیچے سویا ہوا جب آفتاب طلوع ہوا دھوپ لگی اس وقت درخت نے جھک کر حضرت پر سایہ کیا
 بحیرا راہب نے جب یہ دیکھا اپنے عبادت خانہ سے نکل کر سودا گروں سے جا کے پوچھا کہ یہ جوان جو
 درخت کے نیچے سوتا ہے کون ہے میسرہ نے کہا کہ مختار انبار ہے راہب نے اس سے کہا کہ خبردار تم ان کو
 بطور سودا گروں کے اور مختار انبار کے نہ جانو یہ پیغمبر خدا آخر الزماں اور بہتر تمام موجودات کا ہے تب
 راہب اور میسرہ دونوں رسول خدا ﷺ کے پاس گئے راہب نے حضرت کا قدم قدم چوم کے کہا کہ مجھ کو
 نشان پیغمبری کا معلوم ہے اور بندہ امید جناب میں رکھتا ہے کہ حضور کا کف مبارک دیکھے کہ آپ کی
 علامت نبوت میں نے توریت اور انجیل میں دیکھی ہے آپ کے دونوں مونڈھے مبارک کے درمیان
 مہر نبوت ہے تب رسول خدا نے اس کو اپنے دونوں مونڈھے دکھائے جب چشم راہب کی اس سے روشن
 ہوئی اس وقت کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبده ورسوله اور کہا کہ آپ وہ
 شخص ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مسیح علیہ السلام نے آپ کے آنے کی بشارت دی ہے اور میسرہ سے کہا اے
 میسرہ محمد ﷺ آخر الزماں کو جو دیوں سے بچاؤ اور ابوسفیان کو تا کید کی ابوسفیان نے کہا وہ میرا بھائی
 ہے ان کی تمہانی اور خبرداری مجھ پر واجب ہے القصہ بحیرا راہب نے اقسام طرح کی نعمتیں اور تحفہ جات
 حضرت کے پاس لا کر حاضر کیے اور سب کو دعوت کر کے کھلایا اس کے بعد سودا گروں نے وہاں سے
 کوچ کیا دوراہہ کے بیچ میں جا پڑے ایک راہ خوف کی تھی اور دوسری راہ بے خوف رسول خدا ﷺ خدا نے
 قریب کی راہ جس میں خوف تھا اختیار کیا اور ابوسفیان نے دوسری راہ اختیار کی جس میں خطرہ نہ تھا اور
 ابوسفیان رسول خدا ﷺ پر ہنسنے لگے اور کہا کہ تم خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مال تمام برباد کرو گے
 اور اپنے آپ کو بھی ہلاک کریں گے اس راہ میں مت جاؤ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرا خدا حافظ و ناصر

ہے یہ کہہ کر تشریف فرما ہوئے جب حضرت ﷺ نے ایک منزل کی راہ طے کی جس مقام میں پانی نہ تھا وہاں منزل کی میسرہ نے حضرت سے عرض کی اے حضرت قافلہ ہمارا بغیر پانی کے ہلاک ہے حضرت یہ سن کر خیمہ سے نکل کر متحیر ہوئے اور ایک درخت مہز کے نیچے کھڑے ہو کے مناجات کی یا اللہ مجھ بندہ یتیم پر درحیم کر فریاد میری سن آب شیریں ہم کو عنایت کرتب اس درخت نے خدا کے حکم سے کہا اے حضرت محمد علیہ السلام کئی قدم آگے بڑھو اخیر قدم پر ایک چاہ کھودو وہاں پانی ملے گا تب حضرت ﷺ نے وہاں ایک چاہ کھودا خدا کے فضل سے پانی شیریں و صاف نکلا سب قافلے نے آسودہ ہو کے پیادوسرے دن پھر وہاں سے راہی ہوئے ایک مقام پر جا کر دیکھتے ہیں کہ کئی بیمار مجروح اونٹ بدن میں کیڑے پڑے ہوئے ہیں انہوں نے حضرت ﷺ کو دیکھ کے فریاد کی یا رسول اللہ ﷺ حق تعالیٰ نے آپ کو ہماری عیادت کے لیے بھیجا ہے ہم پر آپ مہربانی کیجئے تب حضرت ان کی فریاد سن کر اور اپنی یتیمی کو یاد کر کے بہت سارے اور اپنے شتر پر سے اتر کر ان شتروں کی جراثحت پر دست مبارک پھیرا خدا کے فضل سے سب اونٹ اچھے ہو گئے بیماری جاتی رہی پھر وہاں سے کوچ کیا بعرصہ قلیل شام میں جا پہنچے وہاں جا کے مال سب بیچ ڈالا منافع بہت پایا پھر وہاں سے مال خرید کر کے مکے کی طرف مراجعت کی اس کے بیس دن کے بعد ابوسفیان شام میں آ پہنچے اور حضرت کے حال پر متعجب ہوئے اور حضرت کے پاس کہلا بھیجا کہ چند روز یہاں اور ٹھہر جائیے کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا حضرت نے دیر نہ کی مکے کو تشریف فرما ہوئے جب مکے کے قریب پہنچے میسرہ نے حضرت ﷺ سے کہا اے محمد ﷺ آج کئی برس ہوئے ہم خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مال سے تجارت کرتے ہیں اب کی دفعہ جیسا منافع ہوا ایسا کسی برس نہیں ہوا تم جاؤ سلامتی اور نفع کی خبر خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دو تا کہ ہم سب کو سرکار سے خلعت ملے حضرت ﷺ نے قبول کیا تب میسرہ نے حضرت کو اچھی طرح سے زیبائش کر کے شتر پر سوار کر کے مکے میں خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا منتظر تھیں راہ کی طرف دیکھ رہی تھیں ان میں ایک شتر سوار دیکھا دور سے آتا ہے اور ایک ٹکرا ابر کا اور مرغ ہوا کے ان پر سایہ ڈالے ہوئے ہیں ہیبت اور شکوہ ان کے چہرے پر ہویدا سے خدیجہ نے کہا اللہ تعالیٰ داری اور جب شتر بان خدیجہ کے دروازے پر آیا خبر ہوئی ان کو کہ محمد ﷺ امین سفر سے آئے ہیں خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا لوگوں سے جا کے دیکھو وہی سواد ہے جو ہم نے دور سے دیکھا ہے بولے ہاں وہی شخص ہے پس رسول خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کے منافع تجارت اور سلامتی راہ اور قافلے کی خوشخبری دی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ﷺ سے کہا جاؤ میسرہ کو لے آؤ اس کو خوب معلوم ہے حقیقت اس کی جب مکے کے سوگداروں کے ساتھ حضرت ﷺ تشریف لے گئے سفر میں خدیجہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس وقت دیکھ رہی تھیں اور جب میسرہ اور سودا گروں کے ساتھ تشریف سفر سے لائے تب بھی دیکھا رسول اللہ کی وہی صورت و سیرت پائی اور سب دوسرے لوگ اس حال سے غافل تھے اور جب سفر سے آئے تب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میسرہ سے سب احوال راہ کا اور منافع خرید و فروخت کا پوچھا اس نے کہا اے سیدہ ہم نے کبھی ایسی آسائش و راحت سفر میں نہیں دیکھی جو حضرت محمد ﷺ امین کے ساتھ پائی ہے میں ان کی کیا صفت بیان کروں وہ ایک صاحب مرد کامل ہے میں نے دیکھا تمام اشجار و جمادات نے ان کو بہ تعظیم سجدہ کیا غرض دریافت کرنا راہب کا اور سایہ دینا ابر کا حضرت کے سر پر اور پانی نکالنا چاہ کھوڑ کر اور اچھا کرنا شتران مجروح کا اور نفع تجارت کا ایک ایک میسرہ نے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سب بیان کیا یہ سن کے ایک دل سے ہزار دل ہو کر رسول خدا ﷺ سے پیش آئیں اور قدر و منزلت کی اور جس قدر کہ مشاہرہ سرکار سے مقرر تھا اس سے دو گنا زیادہ کیا اور اپنے نوکر چا کر تا بعد اوروں کو کہہ دیا رسول خدا ﷺ کی خدمت میں مدام حاضر رہیں خدمت ان کی دل و جان سے کریں کسی وجہ سے ان کی خدمت کرنے میں سستی نہ کریں پس اسی طرح جب چند روز گارے ایک دن خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت سے پوچھا اے حضرت آپ نے بیاہ کیا یا نہیں حضرت نے فرمایا نہیں تب بولیں اگر مجھ عاجزہ سے نکاح کریں اور اپنی خدمت میں لائیں تو باقی عمر آپ کی خدمت میں صرف کروں سعادت دارین حاصل کروں حضرت نے فرمایا یہ کام بدوں اجازت چچا ابوطالب کے ہم نہیں کر سکیں گے اگر تم چاہو تو اس بات کا پیغام چچا ابوطالب کے پاس کرو مجھ کو کچھ اختیار نہیں تب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بہت ہدایا اور تحائف ابوطالب کے پاس بھیجے اور خواستگاری اپنے کام کی اور کئی دفعہ جدا گانہ اچھی اچھی پوشاکیں نفیسہ اور اجناس لطیفہ ابوطالب کی بی بی کے پاس واسطے اس کام کے بھیجیں اور باوطالب نے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ جواب دیا کہ سن شریف حضرت کا تمہارے سے بہت کم ہے یہ کیونکر ہوگا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب یہ بات سنی پھر ابوطالب کے پاس بہت مال و اسباب بطور ہدیہ کے بھیجا آخر ابوطالب نے حضرت رسول کریم ﷺ کو بلا کے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح کا اذن دیا تب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میری کئی شرطیں ہیں اگر تم ان کو قبول کرو گی تو ہم تم سے نکاح کریں گے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا وہ کیا شرطیں ہیں بیان کرو تب حضرت نے فرمایا اول یہ ہے کہ جتنی مال و دولت تمہاری ہے خدا کے راہ پر مسکین محتاجوں کو دے دینا اور دوسری شرط یہ ہے کہ جتنے غلام لونڈی باندی ہیں سب کو آزاد کر دینا اور تیسری شرط یہ ہے کہ کھانا پینا بطریق فقیری اختیار کرنا پس خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ شرطیں قبول کیں جتنا مال و اسباب دولت تھی خدا کی راہ سب لٹایا اور تھوڑا مال اسی سے ابوطالب کو دیا اور

غلام باندی سب کو آزاد کیا اور درویشی اختیار کی اور بعض روایت میں یوں آیا ہے کہ خدیجہ نے دو آدمی قریش معتبر کو بلوا کے گواہ کیا اور ان کے سامنے مال و اسباب نقود و ظروف باقی جتنا تھا سب رسول کریم ﷺ کو دیا اور مالک و مختار اپنا کیا اور کہا ان چیزوں پر مجھ کو کچھ دعوے نہیں تم اس بات کے گواہ رہنا چاہے رسول مقبول ﷺ اس کو قبول کریں یا کسی راہ اللہ دے ڈالیں اس کا کچھ دعوے مجھ کو نہیں کہتے ہیں کہ ابوطالب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہنے سے ورقہ بن نوفل جو چچیرا بھائی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا حضرت ﷺ کو لے کر اس کے پاس گئے اور وہ چند آدمی کے ساتھ اس وقت عیش و نشاط میں تھا سلام علیک کیا سب نے جواب دیا اور ابوطالب کو تعظیم کر کے بٹھایا اور ورقہ نوفل رسول خدا کو دیکھ کے اس وقت بولا اے محمد ﷺ میں تم سے خوش ہوں تم کو دوست رکھتا ہوں کوئی حاجت مجھ سے مانگو تو ابوطالب نے کہا کہ میں تمہارے پاس اپنے کچھ مطلب کے واسطے آیا ہوں اس نے کہا کیا مطلب ہے کہو تب ابوطالب نے کہا میں اس واسطے تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم اپنی بہن خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ میرے بھتیجے محمد ﷺ کو بیاہ دو پس اس وہ نشے میں تھا حاضران مجلس کو کہا کہ اے قریشیو تم اس بات کے گواہ رہنا میں نے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ بیاہ دیا اور حضرت نے فرمایا میں نے قبول کیا خبر میں آیا ہے کہ آنحضرت چار مثقال سونے کے مہر کے عوض میں دے کے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نکاح میں لائے اس وقت عمر شریف آنحضرت کی پچیس برس کی تھی اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چالیس برس کی تھی پھر دوسرے دن ورقہ نوفل فجر کے وقت خواب مستی سے اٹھ کے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گالیں دینے پر مستعد ہوا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اے بھائی تم نے محمد علیہ السلام میں کیا عیب دیکھا ان کے برابر عرب میں حسب و نسب میں اور شرافت میں کوئی نہیں اگر ان کے پاس دولت نہیں الحمد للہ کہ ان کے برابر میں اور نیک نیت اور صلاح تقویٰ میں کوئی نہیں اور ہم کو اللہ نے دولت دی ہے اور کسی بات کی آرزو نہیں تب ورقہ نے کہا محمد ﷺ سے تم راضی ہو بولیں ہاں راضی ہوں تب ورقہ نے کہا اچھا میں بھی راضی ہوں پس خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں مصروف رہیں جب پیغمبر خدا نے نیک کاری میں کمر باندھی افضال باری سے اس سال پانی بہت برسایا کہ دیوار کعبہ پر نقصانی آگئی تب قریشیوں نے ارادہ کیا کعبے کی چار دیواری توڑ کے ازسرنو پھر بنادیں مگر عذاب خدا سے ڈرتے تھے اور اس میں متر و درہتے ایک دن ایک عورت نے چاہا کہ کعبے کے اندر عود جلانے خدا کی مرضی سے اس میں آگ غیب سے آگری بعض جگہ جو کعبہ کے اندر کی تھی وہ سب جل گئی اہل قریش نے پھر اتفاق کیا کہ کعبے کی دیوار توڑ کے سرنو سے تعمیر کریں لیکن عذاب الہی سے ڈرتے تھے اور ولید بن مغیرہ سردار قوم تھا بولا ہمارے خدا کو معلوم ہے ہم کعبے کو توڑ کے بنائیں گے بلکہ یہ

موجب آبادی ہے نہ خرابی اس میں قبائل عرب چار فرقے ہونے اس بات پر کہ ہر فرقہ ایک ایک رکن کعبہ کا توڑ کے تعمیر کرے پس چاروں نے متواتر دور سے کھڑے ہو کر دیوار کعبے کو دیکھا کہ کن طرح سے توڑیں اور تعمیر کریں اس میں کسی کی جرات نہ ہوئی کہ اس پر دست انداز ہو اور توڑے پانچویں دن ولید بن مغیرہ تمہا ہاتھ میں لے کر دیوار کعبے کے پاس گیا اور اس کے ساتھ بنی مخزوم بھی تھے ولید بن مغیرہ نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہماری نیت کو خوب جانتا ہے یہ کہہ کر کعبے کی دیوار پر تہ مار کر گر دیا جب اوروں نے دیکھا کہ ولید ابن مغیرہ نے دیوار توڑی تب سب قبیلے متفق ہو کر کہنے لگے ہم سب آج دیوار پر تہ نہیں لگائیں گے دیکھیں آج کی شب ولید ابن مغیرہ پر آفت نازل ہوتی ہے یا نہیں تب ہم سب مل کر کل تینوں دیواروں کو توڑ ڈالیں گے جب انہوں نے ولید بن مغیرہ کو سلامت دیکھا تب ہر قبیلے نے اپنے اپنے حصے کی دیوار جو مقرر تھی توڑ ڈالی اور با انداز قدم زمین کھود کر نیچے سے پتھر لگا کے دیواریں کعبے کی اٹھائیں تاکہ صدمہ سیل سے محفوظ رہے اور حجر الاسود کو دیوار پر اٹھاتے وقت سب قبیلوں میں تنازع ہوا بنی ہاشم اور بنی امیہ اور بنی زہرہ اور بنی مخزوم ہر کوئی کہتا تھا کہ حجر الاسود کو دیوار پر ہم اٹھائیں گے کیونکہ ہم کو فضیلت زیادہ ہے ان سے اور کوئی کہتا تھا ان میں سے کہ ہم کو فضیلت زیادہ ہے ان سے یہاں تک سخن درازی ہوئی کہ ایک مدت تک یہ گفتگو رہی آخر یہ نوبت پہنچی کہ ایک دوسرے پر پتھر پھینک کر مارنے لگے آخر سخن اس پر مقرر ہوا کہ ایک روز وعدہ لڑائی کا کیا فلانے روز جنگ و جدل ہوگی دانشمندوں سے منع کیا کہ اس سے باز آؤ آپس میں لڑنا اچھا نہیں ہم ایک تدبیر تمہیں بتائے دیتے ہیں کہ جس میں جھگڑا مٹ جائے اس پر عمل کرو وہ یہ ہے کہ اڈل جو شخص کعبے کے حرم کے دروازے پر آئے تم اس کو منصف کرو وہ جو کہتے سوسنوا اس کو عمل میں لاؤ تب سب نے راضی ہو کے کہا بہت اچھا وہ جو کہے گا سو ہم مانیں گے یہ کہا اسی وقت محمد ﷺ سب کے آگے حرم شریف میں تشریف لائے سب کوئی کہنے لگے کہ محمد ﷺ آئے وہ جو حکم کریں گے ہم اس پر عمل کریں گے تب خواجہ عالم نے یہ حکمت کی کہ چادر زمین پر بچھا کے حجر الاسود چادر پر رکھ کے چار آدمیوں کو ان چاروں قبیلوں میں سے کہا کہ تم چار آدمی چار کونے پکڑ کے کعبے کی دیوار کے پاس لے جاؤ تب چاروں قبیلے اس پتھر کے اٹھانے سے مساوی ہو گے تب سب نے اسی طرح چادر پکڑ کے حجر الاسود کو اٹھا کر اس رکن کے پاس کہ جہاں اب ہے لے گئے اور کہنے لگے کہ اب ایک آدمی متبرک بزرگ چاہیے کہ وہ تنہا حجر الاسود کو اٹھا کے دیوار کعبے پر رکھ دے اور چونکہ سید عالم سے سب کے سب راضی تھے کہنے لگے کہ اگر کوئی حجر الاسود کو تنہا اٹھا کے دیوار کعبے پر رکھے تو یہ سب سے بہتر ہے تب رسول خدا ﷺ سے سب نے کہا رسول خدا ﷺ نے تنہا حجر الاسود کو اٹھا کے دیوار کعبے پر رکھ دیا جب دیوار کعبے کی تعمیر سے فراغت ہوئی چھت اور دروازے باقی

رہے اس واسطے کے مکے میں لکڑی میسر نہ تھی اور نجار بھی نہ تھا اس لیا م میں نجاشی بادشاہ حبش نے ارادہ کیا کہ ایک معبد خانہ بنا کے عبادت کرے تب لکڑی اور ہتھیار اور نجار استاد اور کاری گری کشتی کر کے ملک شام میں بھیجے خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ دریا میں کشتی آتے وقت راہ میں ڈوب گئی آدمی جتنے کشتی پر تھے سب کوئی لکڑیوں پر بیٹھے ہوئے بہتے بہتے موج دریا نے ان سب کو لکڑی سمیت کنارے پر لگایا قوم نے سن کر ابوطالب کو لکڑی خریدنے کو بھیجا جب ابوطالب گئے لکڑی والوں نے ان سے کہا کہ جب تک ہم اپنے بادشاہ کو اس بات کی اطلاع نہ کریں تب تک ہم کو اختیار نہیں کہ ہم لکڑی بیچیں تب انھوں نے ایک نامہ بادشاہ کے پاس بھیجا اور اس کا جواب بادشاہ نے یہ لکھا کہ مال خزانہ جتنا تمہارے پاس ہے سب لے جا کے کعبے میں خرچ کرو تب وہ سب بادشاہ کے حکم پانے سے سب لکڑیاں لا کے کعبے کی چھت اور دروازوں میں لگائیں تب کعبہ درست ہو اور اللہ اعلم بالصواب۔

حدیث میں آیا ہے کہ قد مبارک آنحضرت ﷺ کا میانہ اور گندمی رنگ تھا اور کشادہ پیشانی اور دونوں بھویں حضرت کی پتلی باریک تھیں آئینہ نہ تھیں بیچ میں تھوڑا سا فاصلہ تھا اور درمیان دونوں بھوؤں کے ایک رگ تھی جب آنحضرت ﷺ کبھی غصے میں آتے تو وہ پھول جاتی اور ناک مبارک آپ کی دراز اور اونچی تھی اوپر اس کے ایک نور چمکتا تھا اور چہرہ مبارک آپ کا برابر اور ملائم تھا اور وہ کشادہ تھا اور دانت آپ کے صاف اور روشن تھے اور اوپر کے دونوں دانت کے بیچ میں تھوڑا سا شکاف تھا ریش اور سر مبارک میں بیس بال سیدھے اور بال آپ کے پیچیدہ تھے سیدھے نہ تھے اور شکن بالوں کی میانہ تھی اور چہرہ مبارک آپ کا مانند چہاروہم کے چمکتا تھا اور درمیان دونوں موٹھوں کے پارہ گوشت مانند بیضہ کبوتر کے تھا اور اس میں نقش رنگ برنگ کے تھے کہتے ہیں کہ وہی مہر نبوت تھی محمد رسول اللہ اس پر لکھا ہوا تھا اور بعد وفات آنحضرت ﷺ کے وہ مہر نبوت اللہ نے اٹھالی اور سینہ بے کینہ آنحضرت ﷺ کا کشادہ تھا اور چھاتی سے ناف تک ایک خط باریک بال سا تھا اور بازو اور موٹھھے اور چھاتی پر بال تھے اور ہڈی موٹھھے کی اور گھٹنے کی اور زانو کی موٹی تھی اور ہر دو بندوست دراز اور ہر دو کف دست و پا پر گوشت اور نرم تھے اور جسم مبارک نورانی پاکیزہ اور لطیف اور معتدل تھا اور جب خاموش بیٹھے رہتے ایک سپہت اور شکوہ بشرے پر ظاہر ہوتا جس وقت بات کرتے نزاکت اور لطافت معلوم ہوتی اور جو شخص دور سے حضرت کو دیکھتا وہ جمال اور تازگی پاتا اور جو نزدیک آ کے مشاہدہ کرتا ملاحظت اور شیرینی حاصل ہوتی اور آنحضرت ﷺ کبھی بھوک پیاس میں شکوہ پرداز نہ ہوئے بلکہ جب کبھی بھوک کے پیاسے بہت ہوتے آب زمزم کے پانی سے قناعت کرتے اور جو چیز آپ کے پیچھے پردے میں ہوتی ہو چیز مثل سامنے کے نظر آتی اور شب تاریک میں مانند روز روشن کے دیکھتے اور آنحضرت ﷺ کے لعاب دہن

سے آب شور شیریں ہو جاتا اگر کوئی طفل اس لعاب کو چاٹ جاتا تو تمام دن اس کو دودھ پینے کی حاجت نہ ہوتی اور بغل مبارک میں آپ کے بال نہ تھے اور سایہ جسم مبارک کا زمین پر نہ پڑتا اور آواز آنحضرت ﷺ کی دوسروں کی آواز سے دور جاتی تھی اور دور سے بات سنتے تھے اور جب سوتے آنکھ ظاہر بین آپ کی غنودہ اور چشم باطن کشودہ انتظار وحی کی رہتی اور جسم مبارک سے بوئے مشک اور عنبر کی ظاہر ہوتی یہاں تک کہ اگر چہ وہ بازار میں تشریف لے جاتے تو لوگ معلوم کرتے کہ آنحضرت ﷺ یہاں تشریف لائے تھے اور جب جا ضرور جاتے نشان غایب و بول کا کوئی نہیں دیکھتا کیونکہ زمین اس کو فرو کر لیتی اور بوئے عطر و عود سے نکلتی اور آنحضرت ﷺ جب تولد ہوئے نجاست سے بدن آپ کا پاک تھا اور مختون پیدا ہوئے تھے اور گوارے میں بات کرتے تھے اگر چاند کی طرف اشارہ کرتے تو چاند بھی متوجہ ہو کے حضرت سے بات کرتا اور ابر ہمیشہ سر مبارک پر مانند چھتری کے سایہ دار ہوتا اور اگر کسی درخت کے نزدیک ہو جاتے تو درخت خود کج ہو کے سر مبارک پر سایہ ڈالتا اور آنحضرت ﷺ کے کپڑوں میں جوئیں نہیں پڑتیں اور کبھی نہیں بیٹھتی اور جب گدھے پر یا گھوڑے پر یا شتر پر سوار ہوتے تو وہ غایب و بول نہیں کرتا اور حق تعالیٰ نے عالم ارواح میں قبل مخلوق کے حضرت کو پیدا کر کے فرمایا الاست برکم ترجمہ آیا نہیں ہوں میں پروردگار تمہارا اے محمد ﷺ حضرت نے کہا بلی یعنی تو پروردگار میرا ہے اور شب معراج میں براق پر ہواق ہو کر آسمان پر جانا قاب تو سین کے نزدیک اور دیدار الہی سے مشرف ہونا یہ مخصوص ہمارے رسول خدا کو تھا کسی نبی کو یہ قرب و منزلت نہ تھی غصہ اور خوشنودی آنحضرت ﷺ کے مطابق احکام قرآن مجید کے تھی اور چہرہ مبارک آپ کا ہمیشہ بشاش و خرم رہتا اور جس امر میں رضائے الہی نہ ہوتی اس میں غفلت کرتے اور شجاعت اور سخاوت میں سب سے بہتر تھے ایسا کہ کوئی سائل آپ کے دروازے سے محروم نہ جاتا اور اگر کچھ موجود نہ ہوتا تو عذر خواہی کر کے اس کا دل خوش کرتے اور بات جلدی نہ فرماتے بلکہ تامل سے بیان فرماتے اور کوئی غریب یا جاہل مسائل دینی پوچھنے میں سخن درشت یا سکت بات سے پوچھتا یا الحاج وزاری کرتا تو سن کے دل میں صبر فرماتے اس کو ناخوش نہ کرتے حضرت ﷺ کو خلق عظیم تھا جو کوئی صحبت گرامی میں بیٹھتا تو ہرگز وہ وہاں سے برخاستہ خاطر نہ ہوتا اور راست گوئی اور ایقائے وحدہ اور بردباری آپ میں تھی اور شفقت خلایق پر کرتے تھے سوا جہاد کے کبھی کسی کو اپنے دست مبارک سے آپ نے آزاد نہیں دیا اور دعوت غنی خواہ آزاد خواہ غلام سب کی قبول کرتے اور ہدیہ لوگوں کا قبول فرماتے اور بعض اس چیز کے مثل اس چیز کے یا اس سے بہتر اسے بھیج دیتے اور اپنے اصحاب سے بہت دوستی رکھتے و لداری فرماتے اور ہمیشہ خیر و عافیت پوچھتے اور اگر کوئی سفر کو جانا یا بیمار ہو جانا تو اس کی عیادت کرتے اور دعائے خیر فرماتے اور کوئی مسلمان مر جاتا تو انا للہ

وانا الیہ راجعون پڑھتے اور نماز جنازہ پڑھ کے دعائے خیر اس کے حق میں کرتے اور لوگوں کی تعزیت و تہنیت فرماتے اور ہر حال میں خبر گیر ہمسایہ کے ہوتے اور جب مسلمان مومن سہلا قات ہوتی تو پہلے آپ سلام علیک کرتے اور عذر لوگوں کا سنتے اور مہمانوں کو دوست رکھتے اور کھلاتے اور جس وقت سوار ہوتے تو پیادہ کو ہمراہ نہ لے جاتے اور اگر سواری ہوتی تو لے جاتے اور اگر نہ ہوتی تو اپنی طرف سے دیتے بر تقدیر اگر سواری نہ ملتی تو لوگوں کو آگے سے روانہ کر دیتے اور جو شخص حضرت ﷺ کی خدمت کرتا حضرت ﷺ بھی اس کی خدمت کرتے غیب نہ جانتے خواہ لونڈی ہو خواہ غلام اور آنحضرت ﷺ جو کھاتے پیتے لوگوں کو بھی کھلاتے اور پلاتے اور اصحاب مبارک کے ساتھ اکثر کاموں میں شریک ہوتے اور جس مجلس اور جماعت میں تشریف لے جاتے خالی میں بیٹھتے تمنا صدر اور مسند کی نہیں کرتے اور اٹھتے بیٹھتے ذکر خدا کرتے اور جو لوگ بدی کرتے ان کے ساتھ نیکی کرتے اور غریب مسکینوں پر مہربانی فرماتے ان کو چشم حقارت نہیں دیکھتے اور دست مبارک سے اپنے کفش اور پارچہ سینے اور اکثر اوقات کعبے کی طرف منہ کر کے بیٹھتے اور نماز بسیار اور خطبہ اندک پڑھتے اور سینہ مبارک سے حالت نماز میں آواز مثل جوش دیگ کے آتی اور قیام نماز میں بہت دیر کرتے ایسا کہ پاؤں مبارک پھول جاتے اور نماز عشا کی اول شب کو پڑھ کر سوتے اور نصف شب کا یا زیادہ اٹھ کے نماز تہجد چھ سلام یا کم زیادہ ادا کرتے اور صبح کے وقت دو رکعت نماز قرأت قصر سے ادا کر کے باقی نماز فرض ساتھ جماعت کے ادا کرتے اور ہر مہینے میں روز دو شنبے اور پنج شنبے اور جمعے کو اور عاشورے اور شعبان میں روزہ رکھتے تھے اور حیا اور شرم زیادہ دوشیزگان سے تھی اور کبھی خوش طبعی بھی فرماتے تھے مگر سوائے سخن راست کے نہیں فرماتے تھے چنانچہ ایک دن ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے آگے یا رسول اللہ ہم کو کسی جانور پر سوار کروائیے حضرت نے فرمایا تجھ کو ناقہ پر سوار کرواؤں گا اس نے کہا یا حضرت ناقہ کیوں کر ہم کو سواری دے گا آپ نے فرمایا کہ شتر کو بھی بچہ ناقہ کہتے ہیں اور ایک دن ایک عورت نے آگے رسول خدا ﷺ سے کہا یا حضرت شوہر میرا بیمار ہے آپ کو دیکھنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا شوہر تیرا وہ ہے کہ اس کی آنکھ میں سفیدی ہے اور سفیدی سے حضرت کو کنارہ چشم مراد تھی اس عورت نے جانا کہ جو سفیدی روشنی چشم کو دور کرتی ہے وہی ہوگی تب گھر میں اپنے شوہر سے جا کے یہ بات حضرت کی بیان کی اس نے یہ سن کے کہا کہ سفیدی سارے جہاں کی آنکھ میں ہے اور ایک دن ایک بڑھیا نے جناب رسالت مآب سے آنکے عرض کی اے حضرت میرے حق میں دعا خیر فرمائے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو بہشت نصیب کرے آپ نے فرمایا کہ بڑھیا عورتیں بہشت میں نہیں جائیں گی پس بڑھیا حضرت کی یہ بات سن کے آب دیدہ ہو کے حضرت کے سامنے چلی آئی تب آنحضرت ﷺ نے حاضران مجلس کو کہا کہ اس بڑھیا سے کہو کہ کوئی شخص

حالت پیری میں بہشت میں نہیں جائے گا بلکہ نوجوان ہو کے بہشت میں داخل ہوں گے اور آنحضرت ﷺ اکثر اوقات پیرا ہن سبز پہنتے اور جمعے کے دن چادر سرخ اور نماز میں ہر روز دستار سات ہاتھ کی باندھتے اور عیدین میں چودہ ہاتھ کی دستار مبارک پر رکھتے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک رکعت نماز بادستار ادا کرنا فضیلت رکھتی ہے ستر رکعت نماز جو بے دستار پڑھی جاتی ہے اور آنحضرت ﷺ کرتے اور چادر سے نماز پڑھتے تھے اور کبھی ایک کپڑے سے بھی نماز ادا کی ہے اور ہر شب سرمہ داہنہ آنکھ میں تین بار اور بائیں آنکھ میں دو بار دیتے تھے اور کبھی حالت روزے میں بھی سرمہ آنکھ میں دیتے تھے اور تیل بھی سر میں اور داڑھی میں بھی مالش کرتے تھے عطریات سے بہت خوش ہوتے اور بدبو سے ناخوش ہوتے اور اکثر اوقات نعلین و موزے پہنتے اور پہلے جو کام کرتے وہنی طرف سے شروع کرتے حتیٰ کہ وضو اور مسواک اور دخول مسجد اور نعلین پہننا بسم اللہ پڑھ کے وہنی طرف سے شروع کرتے اور انگوٹھی چاندی کی کبھی داہنے ہاتھ کبھی بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہنتے تگینے پر اللہ اور محمد ﷺ اور رسول ﷺ یہ تین لفظ لکھے ہوئے تھے اور جہاد میں اکثر اوقات زرہ پہنتے اور شمشیر حائل کرتے اور بچھونا آپ کا کھجور کے پتے کا اور چڑے کا تھا اور کھانے میں کچھ تکلف نہ فرماتے اور شدت گرسنگی میں پتھر شکم پر باندھتے اور کلید خزان زمین حق تعالیٰ نے آپ کو دی تھی آپ نے قبول نہ فرمائی آخرت کو اختیار کیا اور اگر اتفاقاً دینار و دیر ہم بسبب نہ آنے کسی سائل کے گھر میں رہتا تو اس شب کو گھر میں تشریف فرما نہ ہوتے اور روٹی مرغ کے گوشت کے ساتھ یا سر کے کے ساتھ تناول فرماتے اور دوست رکھتے اور بکری کا گوشت خرپڑے کے ساتھ اور مسکہ کھجور کے ساتھ کھاتے اور صرف خرما بھی تناول فرماتے اور شہد اور شیرینی سے آپ کو بہت ذوق تھا۔

ازواج مطہرات آنحضرت ﷺ

روایت ہے کہ پہلے خدیجہ الکبریٰ سے حضرت ﷺ نے نکاح کیا تھا وہ ہجرت کے پانچ برس آگے فوت ہوئی اور جنت المعالیٰ میں مدفون ہوئی اس کے بعد حضرت ﷺ نے سودہ بنت زمعہ سے نکاح کیا اور جب وہ ضعیفہ ہوئی حضرت ﷺ نے چاہا کہ ان کو طلاق دیں انہوں نے اس بات کو سن کے نوبت اپنی عائشہؓ کو بخش دی اور حضرت ﷺ سے بولیں یا رسول اللہ ﷺ میرے دل میں کسی چیز کی آرزو نہ رہی مگر ایک بات کی کہ حشر کے دن آپ کی ازواج مطہرات کے شامل ہوں انہوں نے چون ہجری میں وفات پائی اور تیسری عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چھ برس کے سن میں قبل ہجرت کے تین برس شہر شوال میں نکاح کیا تھا اور نو برس کی عمر میں ان سے ہمبستر ہوئے اور جب رسول ﷺ خدا نے وفات کی اس وقت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور رمضان شریف کی سترھویں تاریخ اٹھاون ہجری مدینہ منورہ میں انہوں نے انتقال کیا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئی اور چوتھی حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمر فاروقؓ سے آنحضرت ﷺ نے نکاح کیا اور آنحضرت ﷺ نے ان کو ایک دفعہ طلاق رجعی دی تھی لیکن بحکم الہی یا حضرت عمرؓ کی شفقت سے یا بہت روزہ رکھتی تھیں اور نماز پڑھتی تھیں اس لیے ان سے حضرت نے پھر رجوع کیا ماہ شعبان سن پینتالیس ہجری میں وفات کیں اور پانچویں زینت رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خزیمہ سے نکاح کیا وہ بھی دو مہینے یا تین مہینے کے بعد حضرت کے سامنے سن چار ہجری میں وفات پا گئیں چھٹی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت سہیل سے آنحضرت ﷺ نے نکاح کیا تھا وہ حضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھیں بہت عاتکہ بہت عبدالمطلب اور وفات پائی انہوں نے سن اٹھ ہجری میں اور ساتویں زینت رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت جحش سے حضرت نے نکاح کیا تھا وہ بھی پھوپھی بہن رسول خدا کی تھیں اور وہ امیمہ کی بیٹی اور امیمہ عبدالمطلب کی بیٹی پہلے ان سے زید بن حارث نے نکاح کیا تھا بعد طلاق اس کے حضرت کے نکاح میں آئیں اور سن بیسویں ہجرت میں وہ فوت ہوئی آٹھویں ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابوسفیان

سے آنحضرت ﷺ نے نکاح کیا تھا چار سو دینار کے عوض مہر میں اور نجاشی بادشاہ حبش نے اپنی طرف سے مہر مرقومہ کو بطور ہدیے کے ادا کیا اور وہ فوت ہوں سن چوالیس ہجری میں اور نویں جویریہ بنت حارث سے حضرت ﷺ نے نکاح کیا تھا وہ چھپن ہجری میں فوت ہوں دسویں حضرت صفیہ بنت جی بن اخطب یہ ہارون کی اولاد میں سے تھیں جنگ خیبر میں گرفتار ہو کر آئی تھیں حضرت ﷺ ان کی بعوض آزاد کے مہر مثل مقرر کر کے اپنے نکاح میں لائے تھے اور وہ سن ہاون ہجری میں فوت ہوں اور گیارہویں حضرت میمونہ بنت حارث عامریہ سے حضرت ﷺ نے قریہ سرف میں نکاح کیا تھا اور قریہ سرف ایک گاؤں کا نام ہے نواحی مکہ میں اور ان کا اکاون ہجری میں وفات پائی اور آنحضرت ﷺ کی پانچ جاویہ تھیں پہلی ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت شمعون جو حاکم اسکندریہ کا تھا اس نے حضرت کی خدمت میں بھیجا تھا ان کے لطن سے ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے تھے اور یہ ماریہ قبطیہ طن سولہ ہجری میں فوت ہوں اور ریحانہ بنت زید کہ داخل جاویہ بنی نضیر یاریضہ کی تھیں وہ دسویں سال ہجری میں فوت ہوں اور تیسری ام ایمن اور چوتھی سلمیٰ اور پانچویں برصویٰ یہ جامع التواریخ سے لکھا اور سب ازواج مطہرات آنحضرت ﷺ کی مہر ہر بی بی کا پانچ سو درم تھا مگر ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر چار سو درم تھا اور سب ازواج مطہرات آنحضرت ﷺ کی شیبہ تھیں مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ دونوں حضرت کے روبرو فوت ہو گئیں اور آنحضرت ﷺ نے اکثروں کو نکاح میں لا کے قبل دخول کے طلاق دیے تھے اور کسی کو بعد دخول کے اور کسی کو صرف نامہ و پیغام کے بعد قبول نہیں فرمایا اور چونکہ اس کتاب کے مترجم نے نام ان کا کتب تواریخ میں نہ پایا اس لیے مندرج نہ کیا۔

رسول اللہ ﷺ کے دو بیٹے تھے قاسم اور عبداللہ اور لقب ان کے طیب اور طاہر ہیں اور چار بیٹیاں تھیں زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام کلثوم اور فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ چھ اولاد ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت خدیجہ الکبریٰ کے لطن سے ہیں اور روضہ الاحباب میں لکھا ہے کہ رسول خدا کے اور بھی بیٹے تھے کہ نام ان کا ابراہیم تھا ماریہ قبطیہ کے لطن سے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے تھے بعد تولد سولہ مہینہ کے فوت ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ دو مہینے کے بعد فوت ہوئے اور قاسم اور عبداللہ قبل زمانہ اسلام کے فوت ہوئے غرض جمیع اولاد امجاہ آنحضرت ﷺ کے روبرو وفات پائی مگر فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت کے انتقال کے چھ مہینے کے بعد فوت ہوں کہتے ہیں کہ حضرت زینب کا بیاہ ابو العاص بن ربیع سے ہوا تھا وہ خدیجہ الکبریٰ کا بھانجا تھا اور رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عتبہ بن ابی لہب سے نکاح کیا تھا اس نے غصے کی وقت کم نہیں کے باعث رقیہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کو طلاق دے دیا اور اس کے بعد حضرت عثمان غنیؓ نے ان سے نکاح کیا اور حضرت ام کلثومؓ کا بیان بھی عتیقہ بن ابی لہب سے ہوا تھا بعد فوت اس کے حضرت عثمان غنیؓ نے ام کلثومؓ سے بعد وفات حضرت رقیہؓ کے نکاح کیا اس واسطے حضرت عثمان کا لقب ذی النورین ہے یہ دونوں صاحبزادیاں عثمان کے روبرو فوت ہوں اور کہتے ہیں کہ پندرہ برس پانچ مہینے یا ساڑھے چھ مہینے کی عمر میں حضرت فاطمہ الزہراءؓ کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کہ وہ اکیس برس پانچ مہینے کے تھے آنحضرت ﷺ نے بحکم الہی نکاح کر دیا۔

مردی ہے کہ جب وقت نبوت کا اور وحی نازل ہونے کے قریب پہنچا عتیقہ اور تقویت کے واسطے سینہ مبارک آنحضرت ﷺ کا تیسری مرتبہ چاک کیا گیا شرح اس کی یہ ہے کہ ایک بار آنحضرت ﷺ نے ایک مہینے کے اعتکاف کی نیت کی تھی اور حضرت خدیجہ الکبریٰؓ بھی اس اعتکاف میں ساتھ تھیں اور وہ مہینہ رمضان شریف کا تھا تب آنحضرت ﷺ اور خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غار حرا میں اعتکاف کر کے بیٹھے تھے رمضان المبارک کی کسی رات کو آنحضرت ﷺ غار سے باہر نکل کر ستاروں کو دیکھنے کو کھڑے ہوئے تھے کہ کس قدر رات باقی ہے اس میں آواز آئی السلام علیکم آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے گمان کیا کہ جنوں کا گزر اس مقام پر ہوا ہے اس وقت ڈرتے ہوئے غار کے اندر پہنچے اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یہ خوشخبری ہے کیونکہ السلام علیکم نشانی امن و امان کی اور دوستی کی ہے آپ خوف نہ کیجئے پھر ایک مرتبہ اس غار سے باہر نکل کر دیکھا کہ جبرئیل تخت پر مانند آفتاب کے بیٹھے ہیں ایک پران کا مشرق میں اور دوسرا مغرب میں پہنچا ہوا ہے یہ حال دیکھ کے ڈرتا ہوا غار کی طرف متوجہ ہوا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ کو فرصت نہ دی اور جلدی سے آ کے درمیان میرے اس غار کے حائل ہوئے یہاں تک کہ ان کو دیکھنے اور ان کے کلام سننے سے مجھ کو محبت اور دوستی پیدا ہوئی اور جبرئیل میرے ساتھ وعدہ مقرر کر کے گئے کہ فلاںے وقت میں تم کو چاہیے کہ تنہا حاضر ہو تب میں اس وقت تنہا حاضر ہو کے کھڑا رہا جب دیر ہوئی تب میں نے چاہا کہ گھر اپنے کو پھر جاؤں اس عرصے میں دیکھتا ہوں کہ جبرئیل اور میکائیل دونوں فرشتے آسمان کے درمیان سے زمین پر تمام عظمت اور بزرگی کے ساتھ آئے اور میرے تھمن زمین پر لٹا دیا اور سینہ میرا چاک اور دل میرا آب زمزم سے طشت زریں میں دھو کر کوئی چیز اس سے نکالی مجھ کو مطلق کچھ معلوم نہ ہوا پھر دل کو مکان پر اپنے رکھ کے سینے کو درست کیا اور میرے ہاتھ پاؤں پکڑ کر لٹا دیا جس طرح برتن سے کوئی چیز گرانے کو آلتے ہیں اس کے بعد ایک مہر میری پشت پر ماری یہاں تک کہ اثر ضرب اس کا مجھ پر پہنچا اور جب عمر شریف آنحضرت ﷺ کی چالیس برس پر ایک دن کی ہوئی تب ان کی نبوت ملی اور وحی نازل ہوئی غار حرا میں

اور معمول آحضرت ﷺ کا یوں تھا کہ ہر سال ایک مرتبہ غار حرا میں تشریف لے جاتے اور عبادت الہی میں مشغول رہتے بعد ایک مہینے کے مکہ معظمہ میں تشریف لاکے پہلے سات مرتبہ طواف بیت اللہ کا کر کے مکان میں تشریف لاتے اور آحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں غار میں عبادت الہی میں مشغول تھا ایک شخص نورانی چہرہ خوبصورت مجھ پر ظاہر ہوا اور کہا خوشخبری ہے تجھ کو اے محمد ﷺ میں جبرئیل ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تیرے پاس بھیجا ہے کہ تجھ کو اللہ تعالیٰ نبی آخر الزمان اس امت کا کیا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آحضرت ﷺ نے فرمایا میں میدان میں جاتا تھا ایک آواز سنتا تھا کہ اے محمد ﷺ اور ایک شخص نورانی کو دیکھتا تھا کہ سونے کے تخت پر آسمان وزمین کے درمیان معلق کھڑا ہے میں اس آواز اور صورت سے ڈر کر بھاگتا تھا جب کئی دفعہ ایسا معاملہ ہوا تب ورقہ بن نوفل جو چچیرا بھائی خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا وہ انجیل اور توریت کے علم سے خوف واقف تھا اس سے میں نے یہ بات کہی اس نے کہا کہ جب وہ آواز سنو تو مت بھاگو اور کان دھر کر سنو کہ کیا کہتا ہے اور ویسا ہی میں نے کیا پھر جب آواز آئی یا محمد ﷺ تب میں نے کہا البیک اس نے کہا میں جبرئیل ہوں اور تم اس امت کے نبی ہو اور یہ کلمہ کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبده ورسوله پھر پڑھی الحمد للہ تا آخر سورہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آحضرت ﷺ نے فرمایا اول ما نزل من القرآن فاتحة الكتاب پہلے جو مجھ پر نازل ہوا قرآن میں سے سورہ فاتحہ ہے یہ مناجات کی تعلیم کے واسطے اور ہر نماز کے پہلے پڑھنے کے واسطے ہے اور اسی طرح جو حاجت جس وقت ہوتی آحضرت ﷺ کو اس وقت وحی نازل ہوتی تھی اور اقرا باسم ربک محض تعلیم اور طاقت قرأت کے واسطے نازل ہوئی ہے اور کیفیت نزول اس کی یہ ہے کہ آحضرت ﷺ کو پہلے وہ چیز کہ علامت وحی کی نازل ہوئی سوچے خواب دیکھنے لگے اور جو کچھ کہ خواب رات کو دیکھتے تھے اسی طرح دن کو مثل صبح صادق کے ظاہر ہو جاتا اس کے بعد آحضرت ﷺ غار حرا میں کہ متصل مکہ معظمہ کے ہے تشریف فرما کے ہوتے تھے اور چند روز کے کھانے پینے کا اسباب ہمراہ لے کر تنہا اس مکان میں تسبیح اور تہلیل حق تعالیٰ کرتے تھے اور جب کہ اسباب کھانے پینے کا تمام ہو جاتا تب پھر دولت خانے میں تشریف لاتے اور دو ایک روز دولت خانے میں تشریف رکھتے پھر اس غار میں تشریف لے جاتے اسی طرح دس پندرہ بیس دن تشریف رکھتے غرض ایک مہینے سے کم رہتے اور کبھی ایک مہینا بھی رہتے ایک دن خلوت کے ایام میں اس غار سے باہر تشریف لائے طہارت کے واسطے پانی کے کنارے کھڑے تھے یکا یک حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ندا کی یا محمد ﷺ آحضرت ﷺ نے اوپر کی طرف نگاہ کی کسی کو نہ دیکھا پھر اسی طرح سے آواز دو تین بار آئی تب آحضرت ﷺ متحیر ہو کر دانے بائیں طرف نگاہ کرنے لگے دیکھتے

کیا ہیں کہ ایک شخص نورانی چہرہ مانند آفتاب کے روشن تاج نور کا سر پر رکھا ہوا اور لباس سبز پہنے ہوئے شکل آدمی کی سی نزدیک آنحضرت ﷺ کے پہنچا اور کہا پڑھ اور بعض روایت میں لکھا ہے کہ اس شخص کے ہاتھ میں ایک ٹکڑا حریر سبز کا تھا کہ اس میں کچھ لکھا ہوا تھا آنحضرت کو دکھلایا اور کہا پڑھ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں حرف کی صورت نہیں پہچانتا ہوں اور پڑھنے والا نہیں ہوں پھر جبرئیل نے کہا پڑھ اور آنحضرت ﷺ کو پکڑا اور زور سے دبایا یہاں تک کہ دبانے سے آنحضرت ﷺ کو سخت تکلیف ہوئی اور پسینہ بدن مبارک میں آ گیا اسی طرح تین مرتبہ کہا اقراء بسم ربک اللہی خلق پانچ آیت تک اور ان آیتوں کو یاد کر لیا اور بعض روایت میں ہے کہ بعد تعلیم ان آیتوں کے جبرئیل نے پاؤں اپنا ز میں پر مارا اس سے ایک چشمہ پانی کا جاری ہوا اور آنحضرت ﷺ کو طریق طہارت اور وضو استنجا کا سکھلایا اور رکعت نماز کی تعلیم کی اور سورہ فاتحہ سکھلایا کہ ہر نماز کے پہلے اس کو پڑھا کرو اور بعد اس واقعہ کے آنحضرت ﷺ ترساں ولرزاں اپنے گھر پر آئے اور حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ جلدی میرے بدن کے اوپر لحاف ڈال دو تا کہ لرزہ میرے بدن سے دفع ہو بعد موقوف ہونے لرزے کے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیفیت پوچھی حضرت نے تمام ماجرا ان کے آگے بیان کیا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ ہرگز خوف نہ کیجئے اس واسطے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے صفات رحمت کی آپ ﷺ پر ظاہر کی ہیں کیونکہ آپ مسافروں کے ساتھ سلوک اور مہمانوں کی ضیافت اور محتاجوں کے کام میں یاری اور ضعیفوں پر رحم اور اپنے اقرباؤں پر احسان کرتے ہیں اور راست گفتار اور امانت دار ہیں اور جب کوئی اس مرتبے میں خلق اللہ پر رحم کرے وہ مستحق رحمت الہی کا ہوتا ہے نہ لائق غضب کے اور جو چیز خواب و بیداری میں آپ دیکھیں مجھ سے بیان لیجئے اور ایک دن خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رسول خدا بیٹھے ہوئے تھے اس میں جبرئیل آئے تب حضرت ﷺ نے خدیجہ سے کہا کہ دیکھو جو شخص ہمارے پاس ہے وہ یہ ہیں تب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود آنحضرت ﷺ کی بغل میں آ بیٹھیں اور کہا آپ کو صورت ان کی معلوم ہوتی ہے حضرت ﷺ نے فرمایا ہاں اب تک موجود ہیں اور میں دیکھتا ہوں تب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سراپنا برہنہ کیا اور حضرت سے کہا کہ اب آپ دیکھتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں تب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا وہ فرشتہ ہے آپ کو خوشخبری دینے آیا ہے اگر دیو ہوتا تو سر برہنہ سے شرم نہ کرتا غائب نہ ہوتا پس حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے پچھیرے بھائی ورقہ بن نوفل سے جو کہ دین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رکھتا تھا توریت اور انجیل سے خوف واقف تھا اور عبرانی زبان سے ان کتابوں کا ترجمہ عربی زبان میں کرتا تھا پوچھا اے بھائی تم نے کسی کتاب میں نام جبرئیل کا پایا ہے اس نے کہا کہ تم کو اس

سے کیا کام ہے تب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام احوال رسول خدا کا اس سے بیان کیا اس نے کہا جبرئیل نام ایک فرشتہ بڑا ہے وہ اللہ کی طرف سے پیغمبروں کے پاس وحی لاتے ہیں ایسا کہ موسیٰ کے پاس بھی آتے تھے اگر تم یہ سچ کہتی ہو تو وہ محمد عربی ﷺ نبی ہے ان کی صفت میں نے دیکھی ہے کتابوں میں وہ عرب لکھیں گے بھلا کہو تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان کی دعوت اسلام کے لیے فرمایا ہے یا نہیں خدیجہ نے کہا کہ اس نے حضرت کو اقراء باسم ربک سکھایا ہے ورقہ بن نوفل نے کہا کہ ان پر حکم دعوت اسلام کا ہوتا تو میں اول اسلام میں داخل ہوتا پس ورقہ بن نوفل نے حضرت ﷺ سے کہا کہ تم ڈرو مت دل میں اندیشہ مت کرو لیکن تمہاری قوم کے لوگ مرتبہ اس نعمت کا نہیں پہچانیں گے اور تم کو ایذا پہنچائیں گے یہاں تک کہ تم کو اس شہر سے نکالیں گے خوب ہوتا کہ میں بھی اس وقت زندہ رہتا تو تمہاری مدد دل و جان سے کرتا اور سعادت دارین حاصل کرتا پس اس کے چند روز بعد ورقہ بن نوفل نے رحلت کی اور آنحضرت ﷺ نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامہ سفید پہنے ہوئے ہے اور آنحضرت ﷺ تعبیر اس خواب کی لوگوں سے بیان کی یہ علامت بہشتی کی ہے اور اس کے بعد یہ سورہ نازل ہوا کہ یا ایہا المدثر قم فانذر ترجمہ لحاف اوڑھنے والے کھڑے ہو واسطے ادا کرنے مراسم نبوت کے اور ڈرا خلق اللہ کو عذاب الہی سے پس خواجہ عالم نے لحاف اپنے بدن سے نکال ڈالا اور اپنے بستر سے اٹھے خدیجہ نے کہا اے حضرت کیوں آپ سوتے نہیں حضرت نے فرمایا اے خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سونا میرا اب نہیں ہوگا کیونکہ جبرئیل دوسری بار میرے پاس آئے اور وحی لائے اور مجھ کو کہا کہ خلق اللہ کو خدا کی طرف بلا تا بت پرستی چھوڑیں اور خدا کی عبادت کریں اب میں کس کو کہوں کون میرا مانے گا اور باور کرے گا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ پہلے مجھ کو ایمان کی راہ بتلاؤ میں ایمان لاؤں تب حضرت نے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تلقین کیا وہ اول ایمان لائیں اور مسلمان ہوں اور اس وقت حضرت عیسیٰ ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر سات برس کی تھی تمام دن رسول خدا ﷺ کے پاس رہتے تھے جب دیکھا رسول خدا ﷺ اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نماز پڑھتے کہنے لگے کہ آپ سب یہ کام کرتے ہیں کس کو پوجتے ہیں پیغمبر خدا نے کہا کہ خدائے عزوجل کو ہم پوجتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کون سا خدا ہے تمہارا حضرت نے فرمایا خدا میرا وہ ہے کہ جس کے دست قدرت میں تمام زمین و آسمان اور سارا جہاں ہے اور اس نے مجھ کو جملہ خلایق پر پیغمبر کیا تاکہ لوگوں کو ایمان کی راہ بتلاؤں اور ہدایت کروں تم بھی اس راہ پر آؤ باپ دادا کی راہ چھوڑو انہوں نے کہا میں بے اجازت اپنے باپ کے کوئی کام آپ سے نہیں کرتا ہوں میں اپنے باپ سے پوچھوں تب حضرت ﷺ نے ان کو کہا کہ خبردار یہ بات سوا چچا ابوطالب کے اور کوئی سننے نہ پائے تب علی مرتضیٰ کرم

اللہ وجہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے نکل آئے اور اپنے دل میں سوچا کہ جس کو حق تعالیٰ ایمان بخشے اور راہ نجات کی دے وہ کیوں راہ دین اسلام سے پھرے اور اپنے باپ سے صلاح پوچھے یہ سمجھ کر وہیں سے پھرے اور رسول خدا کے پاس آ کے ایمان لائے اور نماز پڑھی پس جب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسلام سے مشرف ہوئے تو رسول ﷺ خدا تمام رات آرام نہیں فرماتے کہ یہ راز اور کسی پر ظاہر نہ ہو ایک دن خاطر مبارک میں یوں گزرا کہ ابو بکرؓ مرد معتمد اور بزرگ اور عقلمند ہیں اور مجھ سے دوستی رکھتے ہیں ان سے جا کے یہ راز کہوں اور اصلاح کروں دیکھوں وہ کیا بولتے ہیں تب فجر کو ان کے پاس جانے کا قصد کیا ابو بکر صدیق بھی مرض الہی سے اسی شب کو اس میں متروک ہو رہے تھے کہ بت پرستی جو ہم اور ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں اس میں کچھ فائدہ مقصود نہیں دیکھتے ہیں کیونکہ بتوں سے نہ کچھ خیر ہے نہ کچھ شرکاش کے اگر کوئی ہوتا اور راہ ہدایت کی بتاتا تو اچھا ہوتا کہ میں اس آفت سے بچتا اور دل میں یوں گزرا کہ محمد امین ﷺ برادر زاوہ ابو طالب وہ مرد عاقل و دانائے ہم سے ان سے جانی محبت ہے وہ بت پرستی نہیں کرتے ہیں صبح کو ان کے پاس جانا چاہیے کہ ہم کو راہ خدا بتاویں اور ہدایت کریں تب صبح کو نیند سے اٹھ کے عزم کیا کہ پیغمبر خدا کے پاس جائیں اور رسول خدا نے بھی عزم کیا کہ ابو بکر صدیقؓ کے پاس جائیں اور اپنا راز بیان کریں اتفاقاً راہ میں دونوں حضرت ﷺ کی با یک دیگر ملاقات ہوئی اور خواجہ عالم نے ابو بکر صدیق سے فرمایا میں آپ ﷺ کے پاس آتا تھا کہ کچھ مشورت آپ سے کروں اور ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا حضرت ﷺ سے کہ میں بھی آپ ﷺ کے پاس آتا تھا کہ آپ ﷺ کی خدمت سے مشرف ہوں کچھ راہ دین کی آپ ﷺ سے پوچھوں تب رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ کہو کیا بات ہے حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ آپ فرمائیں اول کیا بات ہے تب پیغمبر خدا ﷺ نے کیفیت نزول جبرئیل کی اور وحی لانا ان کا خدا کے پاس سے اور حقیقت خواب کی سب ابو بکر صدیقؓ سے بیان کیا ابو بکر صدیقؓ نے حضرت سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر رحم کیا کہ آپ کو پیغمبر ﷺ کے ہمارے بیچ میں بھیجا ہے اور اے پیغمبر خدا ﷺ مجھ کو ایمان کی راہ بتائیے تب پیغمبر خدا نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو راہ بتائی ایمان سے وہ مشرف ہوئے وضو کیا اور نماز پڑھی حدیث میں آیا ہے رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس کو میں ایمان کی بات کہتا تھا وہ انکار کرتا تھا الا ابو بکر صدیقؓ اور مروی ہے کہ پہلے عورتوں سے خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان لائی تھیں اور لڑکوں سے حضرت علی بن ابی طالبؓ ایمان لائے تھے اور غلاموں میں سے پہلے حضرت بلال حبشیؓ ایمان لائے تھے اور آزاد کیے ہوئے غلاموں سے زید بن حارثہؓ ایمان لائے تھے اور یہ بہت بڑا مرتبہ سعادت مندی کا ہے کیونکہ یہ مرتبہ اور کسی اصحابوں کو میسر نہ ہوا اور اس کے بعد حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ اور

عبدالرحمن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور ابی عبیدہ بن الجراحؓ اور عبداللہ بن مسعود اور سعید بن زیدؓ عنہم اجمعین ایمان لاتے ایسا کہ امتائیس آدمی ایمان لائے تھے لیکن دین اپنا پوشیدہ رکھتے تھے اور نماز مسجد میں پڑھتے تھے اور ایک دن کوہ حرا میں حضرت نے ابوطالب کی دعوت کی انھوں نے کہا کہ میں اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑوں گا لیکن تم کو جو خدا نے فرمایا ہے اس میں قائم رہو میں تمہارا پشت پناہ ہوں کوئی تم کو ایذا نہ دے سکے گا اور ابو جہل کو جب خبر اسلام کی پہنچی وہ مردود کہنے لگا کہ میں اگر ایسا جانتا کہ لوگ محمدؐ پر ایمان لائیں گے تو میں اس کا سر پتھر سے کچلتا اور اگر محمدؐ مسجد میں سوا جہل کے اور کسی کو سجدہ کرے گا تو سر اس کا پتھر سے میں ایسا کچلوں گا کہ مغز اس کا نکل پڑے گا خبر میں آیا ہے کہ کعبے کے بیچ میں کافروں نے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے سب سے بڑا بت جہل تھا اور لات و مناب دوسری جگہ میں تھے اور اہل مکہ نے جب اسلام کی بات سنی بہت ظلم اور بے ادبی آنحضرت ﷺ سے کی اور اصحابوں کو بہت ستایا اور حضرت رسالت مآب کو بہت ایذا دی یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کو مع اہلبیت درمیان شعب کے محاصرہ کیا اور محاصرے میں تین برس رہے پھر محاصرہ کفار سے باہر تشریف لائے اور ایک دن آنحضرت ﷺ سجدے میں مشغول تھے کہ عقبہ بن ابی معیط نے حضرت کے گلوئے مبارک کر کپڑا بندھا اور کھینچنے لگا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ڈرے آ کر چھڑایا اور ایک دن پیغمبر خدا بیٹھے تھے کہ ابو جہل لعین نے آ کے مٹی کی ٹوکری سر مبارک پر ڈال دی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ایک روز رسول خدا ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ کوئی دن جنگ احد سے تکلف زیادہ ہوئی ہے کہ آپ کے دشمن نے دندان مبارک آپ کا شہید کیا تھا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک دن میں جماعت کافروں کو ہدایت کرتا تھا میری تصدیق نہ کر کے مجھ کو کئی انواع کی ایذا دی اور ظلم یہاں تک کہ پاؤں کے تلوے تک میرے خون سے تر ہوئے اس حالت میں میں نے درگاہ باری میں عرض کی جناب باری سے ایک فرشتہ جو پہاڑوں پر موکل ہے اس نے مجھ کو آ کر سلام کیا کہ آزر دگی تمہاری موجب ملال سب ملائکہ کا ہے آپ اگر مجھ کو حکم دے تو میں دونوں پہاڑوں کو جو گردے کے ہیں ملا دوں اور تمام زمین مکے کی اٹھالے جاؤں کہ نام و نشان اس کا نہ رہے سوا اس کے اور جو حکم جو پر عمل کروں تب میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمت واسطے عالمیان کے بھیجا ہے نہ واسطے ہلاک کرنے قوم کے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وما ارسلناک الا رحمة للعالمین ترجمہ نہیں بھیجا ہم نے تم کو اے محمد ﷺ مگر رحمت واسطے عالمیان کے مروی ہے کہ جب ترقی اسلام کی مکے کے کافروں نے دیکھی صہبہ بن ربیعہ کو رسول خدا کے پاس بھیجا عقبہ نے حضرت سے آ کے عرض کی اے میرے پیغمبر ﷺ تو حسب و نسب میں سب سے عالی درجہ رکھتا ہے ہاں جو اس کے تو نے ایسا کام اختیار کیا ہے کہ اس سے اپنے ماں

باپ کا کفر لازم آتا ہے اور آباؤ اجداد پر طعنہ ہوتا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ ایک کا بہن قریش میں ظاہر ہوتا ہے اور ہم کو لوگ طعن کرتے ہیں اگر بسبب شہوت کے آپ یہ باتیں مال لینا عرض ہے تو اتنا مال دوں - آپ کو تو نگر ہو جائیں اور آپ کو حاجت مال کی نہ ہو اور حاکمی چاہتے تو ملک دوں اور اگر خلل و ماغ ہو تو طبیب حاذق مقرر کر دوں تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم ط حکم تنزیل من الرحمن الرحیم ط کتب فصلت ایتہ قراناً عربیاً لقوم یعلمون ترجمہ جب اتاری ہوگی بخشے والے مہربان کی طرف سے کتاب کہ جدا جدا کی گئیں آیتیں اس کی قرآن عربی ہے واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں پھر حضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی قولہ تعالیٰ فان اعرضوا فقل انذرکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمودہ ترجمہ پس اگر وہ منہ پھیریں پس کہہ تو میں نے خبر سنادی تم کو عذاب آسمان سے مانند عذاب عاد کے اور ثمود کے تب عتبہ نے کہا کہ آپ کو سوا اس کے اور کچھ یاد نہیں آتا ہے ناچار ہو کر عتبہ نے اپنی قوم سے کہا کہ میں نے ایک ایسا بڑا کلام محمود ﷺ سنا ہے کہ کبھی کسی سے نہیں سنا اب صلاح یہ ہے کہ تم ان کو ایذا دینے میں کوشش نہ کرو ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو اگر ان سے لڑنا چاہتے ہو تو بے فائدہ ہے کیونکہ اگر تم ان پر غالب ہو گے تو کوئی چیز تمہارے ہاتھ نہ آئے گی اور اگر وہ تم پر غالب ہو تو جو ملک تمہارا ہے سوا اس کا ہوگا پس عتبہ سے یہ سن کر مشکروں نے کہا شاید تجھ کو اس نے جادو کیا ہے کہ تو اس کی طرف داری کرتا ہے عتبہ نے کہا کہ جو میری عقل میں آیا سو میں نے تم کو سنا دیا آگے تم مختار ہو عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ قریش کے حق میں کبھی رسول خدا نے بددعا نہیں کی مگر ایک دن قریب مکہ معظمہ کے آنحضرت ﷺ نماز پڑھتے تھے ابو جہل لعین نے نجاست کی ٹوکری عتبہ بن ابی معیطہ کے ہاتھ سے حضرت رسول خدا کے موٹھے مبارک پر حالت سجدے میں ڈلوادی بعد فراغت نماز کے آنحضرت ﷺ نے ان معلون کے حق میں دعائے بد فرمائی ابن مسعود قسم کھا کے کہتے ہیں کہ میں نے ان کفاروں کو دیکھا بدر کی لڑائی میں بد حالت میں موٹے لوگ ان کو زمین سے کھینچ کر کوئیں میں ڈالتے تھے روایت میں آیا ہے کہ جس وقت انہیں صحابہ مشرف بہ اسلام ہوئے تب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول خدا ﷺ سے التماس کیا کہ یا رسول کیوں ہم اب اسلام کو چھپائیں بہتر ہے کہ با اعلان عبادت اور دعوت اسلام کی کریں تب رسالت مآب ﷺ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کہنے سے مسجد الحرام میں جا بیٹھے اور ابو بکر صدیقؓ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا تب عتبہ وغیرہ مشرکوں نے حضرت ابو بکر کے رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازوؤں مبارک پر سخت ضرب پہنچائی کہ اس سے بے ہوش ہو گئے اور بنی تمیم آ کر وہاں سے اٹھا کر گھر میں لائے اور ساری رات وہ بے قرار رہے جب تھوڑا سا ہوش ہوا تب رسول خدا ﷺ کے پاس تشریف لائے رسول خدا ﷺ نے پوچھا اے ابو بکر تم نے بہت رنج و محنت اٹھائی انھوں نے عرض کی

یا رسول اللہ ﷺ جو برضائے خدا اور رسول مقبول ﷺ مجھ پر گزرے میں اس سے ناراض نہیں ہوں بلکہ راضی و صابر ہوں اور راحت عقلمانی بجاتا ہوں مگر عقبہ سے مجھ کو درد ورنج بہت پہنچا تمام اعضا میں میرے درد آ گیا سب دشمن دین کے ہنستے ہیں تب آنحضرت ﷺ نے دست مبارک اپنا حضرت ابو بکرؓ کے تمام اعضا پر پھیرا اسی وقت درد اور صدمے سے صحت پائی جناب رسالت مآب کی نبوت کے پانچویں برس عمر فاروقؓ بن خطاب ایمان لائے اور ان کے سبب اسلام میں تقویت اور عزیت زیادہ ہوئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ قوت اور شجاعت میں اور جوانمردی اور حسمت میں عرب کے درمیان مشہور و معروف تھے اور تمام عرب ان سے ڈرتے تھے جب حضرت امیر حمزہؓ ایمان لائے تب ابو جہل نے ولید بن مغیرہ اور ابوسفیان اور ابولہب اور حضرت عمرؓ کے باپ وغیرہ سرداران قریش کو بلا کر کہا اے قریش کے سردار و امیر حمزہؓ پر ایمان لا کے کیا کیا بے ہودہ باتیں مزخرفات کرتا ہے ایسی کبھی کسی نے نہیں کیں اور نہ کسی نے سنی تو ابولہب نے کہا اے ابوالحکم میری بات سنو اول تو محمد ﷺ کا سر کاٹ لو بعد میں ان کے یاروں کا تدارک ہوگا ابو جہل نے یہ بات سن کے کہا کہ قسم ہے مجھ کو لات اور عزیٰ کی جو کوئی محمد ﷺ کا سر کاٹ لائے گا میں اس کو ایک شتر کا بوجھ سونے اور چاندی کا اور دس غلام اور لوٹدی اس کو دوں گا عمر بن خطاب نے کہا کہ یہ کام میرا ہے ولید بن مغیرہ نے کہا محمد ﷺ کی تائید میں سب بنی ہاشم ہیں کیونکر یہ کام ہوگا تب عمر بن خطاب نے لات و عزیٰ کی قسم کھا کر کہا اگر بنی ہاشم ان کی تائید آئیں تو ان کو جیتا نہ چھوڑوں گا یہ کہہ کر تیغ حماکل کر کے چلے اتفاقاً اثنائے راہ میں ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اس نے پوچھا اے عمر کہاں جاتے ہو کہا محمد ﷺ کا سر کاٹ لانے کو جاتا ہوں اعرابی نے کہا اے عمر حمزہؓ کے ہاتھ سے تو کیونکر خلاصی پائے گا وہ محمد ﷺ کے ساتھ ہے عمر بولے اگر وہ محمد ﷺ کی تائید میں ہے تو اس کا بھی سر کاٹوں گا پھر اعرابی بولا اے عمر کل کی خبر تو رکھتا ہے بولا نہیں کیا کہ تیری بہن فاطمہ اپنے خاوند زید کے ساتھ محمد ﷺ پر ایمان لائی ہے اور تیرا داماد سعید وہ بھی ایمان لایا ہے حضرت عمرؓ نے کہا اسلامیت ان کی کیونکر معلوم ہوگی کہا اگر کھانے کے وقت اپنے ساتھ بلاؤ گے تو نہ آئیں گے اس میں معلوم ہو جائے گا کہ ایمان لائے ہیں پس حضرت عمرؓ یہ بات سن کے اپنی بہن کی طرف چلے راہ میں پھر ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اس نے کہا اے عمر تو کہاں جاتا ہے بولا محمد ﷺ کا سر لانے کو اعرابی بولا بھلا ایک بات تو سن کہ یہ جو تیرے سامنے بکری ہے تو اس کو پکڑ تب معلوم ہوگی تیری شجاعت پس حضرت عمرؓ بکری کے پیچھے اس قدر دوڑے کہ تمام بدن میں پسینہ آ گیا عاجز ہو گئے بکری نہ پکڑ سکے بہت شرمندہ ہوئے تب اعرابی نے کہا اے عمر بکری کو تو نہ پکڑ سکا اور وہ محمد ﷺ شیر خدا ہیں ان کو تو پکڑے گا پس عمرو ہاں سے مخالفت پا کے غصہ ہو کر اپنی بہن کی طرف چلے اور وہاں جا کر یہ کہا

کہ اے بہن مجھ کو بہت بھوک لگتی ہے کچھ کھانے کو لاؤ تب ان کی بہن نے جلدی سے کھانا تیار کر کے ان کو لا دیا اور عمرؓ نے کھانے کے وقت اپنی بہن کو دسترخوان پر بلایا اس نے ان کے ساتھ کھانے میں انکار کیا تب عمرؓ نے جانا کہ یہ مسلمان ہوئی پس اس وقت غصے میں آ کر بال اپنے بہن کے جا پکڑ کر چاہا کہ سرتن سے جدا کریں تب زیدؓ جو ان کے شوہر تھے عمرؓ کے ہاتھ سے چھڑایا اور کچھ حیلہ کر کے غصہ ان کا فرد کیا اور کھانا کھلایا یہاں تک کہ جب رات ہوئی حضرت عمر فاروقؓ سو گئے اور ان کی بہن سورہ طہ پڑھنے لگیں جب اس آیت پر پہنچیں قولہ تعالیٰ لہ ما فی السموات وما فی الارض وما بینہما وما تحت الثریٰ ترجمہ اللہ کے واسطے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں اور زمین کے ہے اور جو دونوں کے بیچ میں اور جو تخت الثریٰ میں ہے جب اس آیت کا مطلب عمرؓ کے کان میں پہنچا دل عمرؓ کا اسلام کی طرف مائل ہوا تب بچھونے سے اٹھ کر اپنی بہن فاطمہ کے پاس گئے اور کہا کہ کیا پڑھتی ہے بولی کلام اللہ جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عمرؓ کے ڈر کے مارے اس کاغذ کو جس پر کلام اللہ لکھا تھا تنور کے اندر ڈال دیا مگر خدا کے فضل سے نہ جلا عمرؓ نے کہا لاؤ اس کاغذ کو میں بھی پڑھوں تب فاطمہ نے کہا قولہ تعالیٰ انما المشرکون بنحس ترجمہ جو کوئی مشرک ہے اور ناپاک اگر کلام اللہ تو پڑھنا چاہتا ہے تو پاک صاف ہو کر باطہارت پڑھ کیونکہ اس کو چھونا بغیر پاکی کے درست نہیں تب عمرؓ اس وقت پاک صاف ہو کر باطہارت ہاتھ میں اس سورہ کو لے کر پڑھنے لگے اور اس کے معانی دریافت کر کے رونے لگے اور اسلام کی طرف خواہش ہوئی پھر سورہ ہے جب فجر ہوئی ابو جہل وغیرہ مشرکوں کی بات یاد پڑی تب تلوار حائل کر کے باارادہ کار موعود کے روانہ ہوئے پھر اثنائے راہ میں ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اعرابی بولا اے عمرؓ تو کہاں جاتا ہے کہا محمد ﷺ کا سر لانے کو بولا محمد ﷺ کہاں ہے تو جانتا ہے وہ امیر حمزہ کے پاس ہے پھر وہاں سے امیر حمزہ کے گھر کی طرف متوجہ ہوئے اس وقت اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو رسول خدا ﷺ کے پاس بھیجا اور فرمایا اے جبرئیل رسول مقبول کو جا کے کہو عمر تمہاری طرف آتا ہے تم اس سے مت ڈرو اس کو اسلام کی دعوت کرو جب وہ تمہارے پاس آئے نبوت کی قوت سے اس کا پنجہ سخت پکڑو جب تک کہ ایمان نہ لائے اور رسول خدا ﷺ کے پاس وقت امتائیس آدمی تھے عمر امیر حمزہ کے دروازے پر آئے اور دستک دی رسول خدا ﷺ نے پوچھا تم کون ہو کہا میں عمر بیٹا خطاب کا ہوں بحر و استماع رسول خدا نے آ کے دروازہ کھول دیا جب عمر نے سر اپنا دروازے کے بھتیر رکھا حسب تعلیم جبرئیل کے رسول خدا ﷺ نے نبوت قوت سے اس وقت حضرت عمرؓ کا پنجہ پکڑ کے ہلایا تکبیر پڑھ کے دعوت اسلام کی عمرؓ اس وقت ایمان لائے اور کہا یا رسول اللہ لعنت خدا کی اس پر ہے جو درپے ایذا آپ ﷺ کے رہے پس رسول خدا ﷺ نے کلمہ شہادت عمر کو تلقین کیا عمر دین اسلام سے مشرف ہوئے

اس وقت رب جلیل کی جناب سے جبرئیل یہ آیت لائے یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین ترجمہ کہا حق تعالیٰ نے اے محمد ﷺ کفایت ہے تجھ کو اللہ اور ان کے جتنے تجھ پر ایمان لائے کہتے ہیں کہ جب عمر ایمان لائے اس وقت عالم سفلی سے عالم ملکوت تک خوشی حاصل ہوئی اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر تو جس جگہ کی خواہش کرے گا غالب ہوگا عمر نے عرض کی یا رسول اللہ دعوت اسلام کی سب پر کرنا چاہیے اور اصحابوں کو فرمائیے کہ کوچہ و بازار میں جا کے دعوت اسلام کی کریں اگر اس میں کوئی بات ناشائستہ کہے اس کو پکڑ لائیں اور میں سب قریشیوں کو دعوت اسلام کی کرتا ہوں یہ سب کو کہہ کر خود نے ابو جہل کو کہا اے معشر قریش میں اسلام میں داخل ہو ا حلقہ محمدی ﷺ میں پہنچا اب اگر کوئی ایذا دینے میں محمد کے کھڑا ہوگا تو اس کو میں زندہ نہ چھوڑوں گا اے ابو جہل دین محمدی ﷺ حق ہے اور دین تم سب کا باطل بت پرستی جھوٹ ہے تب خطاب نے کہا اے بیٹا تو دیوانہ ہوا ہے کہ محمد ﷺ کے جادو نے تجھ پر اثر کیا کہ ہمارے معبودوں کی تکذیب کرتا ہے اب تجھ کو مار ڈالوں گا عمر نے کہا اے باپ کفر کا کلام چھوڑو خدا اور رسول پر ایمان لاؤ مسلمان ہو خطاب نے باتوں سے ظہش میں آ کر کہا اے عمر تو بے ہودہ باتیں جو کرتا ہے آج تیری شامت آئی ہے موت قریب ہے کہ ایسی باتیں کرتا ہے جب حضرت عمر نے شمشیر میان سے نکلی یہ دیکھ کر ابو جہل بھاگا اور خطاب چاہتا تھا کہ بھاگے حضرت عمر نے وہیں کام اس کا ایک وار میں تمام کیا اپنے باپ کا سر کاٹ لیا جب یہ خبر لوگوں میں پہنچی تب حضرت عمر کے رعب سے مکے کے گرد و نواح میں اور ملکوں میں اور جا بجا کفاروں میں زلزلہ پڑ گیا اور مسلمان سب مانند بہشتیوں کے خوش حال رہے جس دن یہ واقعہ ہوا اس روز طائف اور مکے میں کوئی باقی نہ رہا کہ دعوت اس تک نہ پہنچی ہو نماز اور اذان جا بجا آسکار ہوئی جماعت ہونے لگی اور حضرت عثمان بن عفان بھی ایمان لائے مسلمان ہوئے روایت میں آیا ہے بعد نبوت آنحضرت ﷺ نے دس برس دعوت اسلام کی اپنی قوم میں کی جب دیکھا وہ اسلام قبول نہیں کرتے تب آنحضرت ﷺ ناامید ہو کر واسطے ہدایت قوم غیر کے مشغول ہوئے اور طائف کی طرف تشریف لے گئے وہاں جا کے راہ خدا کی ہدایت کرنے لگے وہاں کے سردار تین آدمی تھے کوئی ایمان نہ لائے اور حضرت رسالت ﷺ پناہ کے ساتھ بدسوئی کی اپنے شہر سے نکال دیا پس آنحضرت ﷺ بازار عطاظہ میں تشریف لائے اور اثنائے راہ میں مقام نخلہ میں منزل کی جب رات ہوئی اپنے یاروں کو لے کے نماز میں مشغول ہوئے قرأت جہر سے پڑھنے لگے اس عرصے میں تو شخص قوم جن نے شہر نصیبین سے کہ وہ فرقہ نہ ہو شیطان سے کہ عمدہ ترین قبائل جنوں میں سے ہیں رسول خدا ﷺ کے پاس اس جگہ میں گزر کیا اور سیر کرنا ان جنوں کا اس واسطے تھا کہ جب رسالت مآب ﷺ دنیا میں آئے تب جنوں کا آسمان پر جانا موقوف ہو جب اوپر جانے کا قصد کرتے

آسمان سے شعلہ آتش پر گرنا شروع ہوتا اس واسطے جب جنوں نے اکٹھے ہو کر یہ صلاح کی کہ دیکھو تلاش کرو مشرق سے مغرب تک دنیا میں کون شخص پیدا ہوا ہے کہ اس کے سبب سے ہم سب کا آسمان پر جانا موقوف ہوتا کہ اس کا تدارک ہم بخوبی کریں اس واسطے جنات سب تھامہ کی طرف چلے اتنے میں مقام نخلہ میں پہنچ کے قرآن شریف کا حضرت ﷺ کی زبان مبارک سے پڑھنا سن کے یقین کامل ہوا کہ کلام الہی یہی ہے اور یہی سبب ہے ہم سب کے آسمان پر نہ جانے کا تا کہ کوئی اس کلام کو چرا کر نہ لے جائے اور بے محل نہ پہنچا دے اس کے بعد تمام قرآن کو سن کے جنات حضرت ﷺ پر اور قرآن مجید پر ایمان لائے تب حضرت ﷺ نے حکم کیا کہ تم سب اپنی قوم کو جا کے اس کی خبر کرو تب انھوں نے اپنی قوم جنات کو جا کے اس کی خبر کی تب جنوں میں سے وہ جن کے نام ان کا ذریعہ اور عمودہ جو ان کے سردار تھے اور ساتھ ان کے نوے جنات شہر نصیبین سے اور شہر نینوان سے گروہ گروہ روانہ ہوئے رسول خدا ﷺ کے دیکھنے کو اور قرآن شریف سننے کے لیے اس میں رسول خدا سے سابق جنوں نے آ کے عرض کیا کہ جناب آپ کو دیکھنے کے لیے کلام الہی سننے کے لیے سب منتظر فرمان واجب الادعا ہیں جس وقت اور جس مکان میں حکم ہو تو وہ سب حاضر ہوں تب جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ شہر کے باہر شب کے وقت شعب الحجون کے نواحی میں کہ متصل مکہ معظمہ کے ہے جمع ہوں تاکہ اہل شہر کو ڈرا اور ہیبت نہ ہو تب رسول خدا بعد نماز عشاء کے عبداللہ بن مسعود کو ہمراہ لے کر وہاں جا کر دیکھتے ہیں کہ تمام جنات نے مارے شوق کے حضرت کے دیکھنے کو ہجوم کیا ہے پس عبداللہ بن مسعود کو باہر شعب الحجون کے کھڑے ہونے کو فرمایا اور ایک دائرہ ہر طرف عبداللہ بن مسعود کے کھینچ کے آنحضرت ﷺ نے فرمایا خبردار اس دائرے سے باہر مت رہنا شاید جنات تم کو تکلیف دیں پس عبداللہ بن مسعود اس دائرے کے اندر رہے اور دیکھتے تھے کہ تمام جنات کی شکل مثل وجوش کے مختلف ہے ان میں کسی کی شکل مثل گدھ کے اور کسی کی شکل مثل گروہ جٹ کے جو متصل بصرہ کے ہیں اور کسی کا سر اور پاؤں ننگا عورت ایک کپڑے سفید سے چھپا اور بدن کا رنگ سیاہ اور بعض ان کے اور دوسرے شکل پر ہیں وہ سب رسول خدا ﷺ پر ہجوم لا کر صبح تک حاضر رہے اور نبی ﷺ صاحب تمام رات ان کی تعلیم و تلقین روزہ نماز طہارت وغیرہ احکام میں مشغول رہے اور جنوں نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت ہم سب کو بطور تیزک کے کچھ توشہ عنایت ہو حضرت نے فرمایا کہ توشہ تو سب کو ہم نے ایسا دیا کہ نسل بعد نسل کے ہمیشہ کام آئے گا انھوں نے کہا اے حضرت وہ کیا چیز ہے فرمایا کہ جس جگہ ہڈی یا بیٹنی اونٹ یا بکری کی یا گوبر گائے بھینس کا گرا ہوا پاؤں گے وہی تمہارا توشہ ہے اور اب جو چیز تم سب کھاتے ہو اس سے بہتر شیرینی اور لذت اس میں ملے گی اور یہ لذت میری دعا سے ہے اور بعض روایت میں کوئلہ بھی آیا ہے پھر جنات نے عرض کی

یا رسول اللہ تمام آدمی ان چیزوں پر نجاست گراتے ہیں اور اس کو خراب کرتے ہیں حضرت نے فرمایا میں لوگوں کو منع کروں گا کہ ان چیزوں پر نجاست نہ ڈالیں اور خراب نہ کریں اور بھی سنئے استنجا کرنا ہڈی اور خشک گوبر سے اور میتھی سے اور کونے سے حضرت ﷺ نے منع فرمایا اسی ایام میں جنوں نے آپس میں ایک دوسرے کا خون کر ڈالا آنحضرت ﷺ نے مطابق حکم الہی کے انصاف کیا اور اس میں سب راضی ہو کر اپنے وطن کو چلے گئے پھر اسی طرح جناب دوسری مرتبہ کوہ حرا میں جمع ہوئے سب جزائر میں سے آئے تھے اور اس وقت رسول خدا ﷺ تنہا تشریف فرما ہوئے اور تمام رات وہاں رہے صبح کے وقت صحابہ نے آگ کی نشانی اور دوسرے اسباب جو جن چھوڑ گئے تھے پائے اور یہ سب صحیح مسلم سے فقیر نے لکھا ہے۔

سفر معراج ﷺ

روایت میں آیا ہے کہ رسول خدا ﷺ کی عمر جب پچاس برس اور تین مہینے کو پہنچی تب آنحضرت کو معراج ہوئی اور شب معراج میں چوتھی مرتبہ آنحضرت ﷺ کا سینہ مبارک چاک کیا تا کہ دل مبارک میں قوت آجائے واسطے سیر کرنے عالم ملکوت اور دیکھنے تجلیات الہی کے اور ستائیسویں تاریخ رجب میں درگاہ الہی سے جبرئیل کو حکم ہوا کہ رضوان کو کہو کہ بہشت کی آرائش و حوروں اور غلمانوں کو کہو کہ وہ اپنے تمکین زینب وزینت سے آراستہ کریں اور ملائکہ کو کہو قبروں میں عذاب کرنے والے ہیں آج کی شب عذاب قبر سے ہاتھ اٹھائیں اور مالک کو کہو کہ دوزخ کی آگ بجھا دے پس جبرئیل نے حکم پروردگار کا رضوان اور غلمانوں اور خوروں اور ملائکہ عذاب کو اور مالک کو پہنچایا اور رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ میں درمیان حطیم کے سو رہا تھا کہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام نے آ کے مجھ کو اٹھایا اور سین سے ناف تک چیر کر دل میرا نکالا اور ایک سونے کے طشت میں آب زمزم سے اس کے دھو کے ایمان اور حکمت سے بھرا پھر اس کو اسی مقام پر رکھ دیا اور روایت ہے کہ جبرئیل کو جناب باری سے حکم ہوا کہ اے جبرئیل مرغزار بہشت سے براق اور ستر ہزار فرشتے لے کر مکہ میں جاؤ اور میرے حبیب قریشی کو میری درگاہ معالی میں پہنچاؤ حضرت جبرائیل علیہ السلام بموجب ارشاد جناب باری کے براق اور ستر ہزار فرشتے لے کر حضرت ام ہانیؓ کے گھر میں خواہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تھیں پہنچے رسول خدا فرماتے ہیں کہ اس شب کو ام ہانی کے گھر میں بعد نماز عشا کے سو رہا تھا کہ جبرئیل نے آ کے مجھ کو نیند سے اٹھایا میں نے دیکھا کہ جبرئیل اور میکائیل دونوں میرے سر ہانے بیٹھے ہیں اور مجھ کو کہا اے حبیب مقبول ﷺ اٹھو آج کی شب آپ کی معراج ہے تب میں اٹھا تو آب زمزم کے کونوں کے پاس لے جا کے مجھ کو آب زمزم سے وضو کروایا اور دو رکعت نماز پڑھوا کر مسجد کے دروازے پر لائے تو وہاں ایک براق کھڑا ہوا میں نے دیکھا ایسا کہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا اور منہ اس کا مانند آدمی کے تھا اور چوڑا اس کے مانند گھوڑے کے اور پاؤں اس کے مانند شتر کے اور سینہ اس کا مانند شیر کے اور دونوں پر اس کے مانند پردوں کے اور زین اور گام اس کی یا قوت اور مروارید سے مرصع جڑاؤ تھی پس سوار ہونے میں میں نے ذرا تامل کیا اسی وقت حکم الہی پہنچا اے جبرئیل میرے حبیب سے پوچھو کہ توقف کرنے کا

کیا سبب ہے تب رسول خدا ﷺ نے فرمایا اے جبرئیل آج مجھ کو حق تعالیٰ نے سرفراز کیا اور میری سواری کو برق بھیجا لیکن میں اس اندیشے میں ہوں کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ ننگے بھوکے پیاسے گناہوں کے بوجھ گردن پر رکھے ہوئے قبروں سے باہر نکلیں گے اور پچاس ہزار برس کی راہ قیامت کی آگے رکھی ہے اور تیس ہزار برس کی راہ پل صراط کی دوزخ پر کھینچی ہے کیونکر طے کر کے منزل مقصود میں پہنچیں گے جناب باری سے حکم آیا حبیب ﷺ میرے کچھ غم نہ کیجئے جس طرح میں آج تمہارے لیے براق بھیجا ہے اسی طرح تمہاری امت کے واسطے بھیجوں گا سب کو براق پر سوار کر کے پل صراط سے پار اتاروں گا اور تیس ہزار برس کی راہ ایک پل میں طے کروا کے پہنچاؤں گا جب یہ حکم ہوا تب رسول خدا ﷺ براق پر سوار ہونے لگے اور براق کودنے پھاندنے لگا جبرئیل نے براق کو کہا اے براق تو نہیں جانتا کہ یہ پیغمبر آخرا الزماں ہیں براق نے کہا جی ہاں میں جانتا ہوں لیکن میری ایک التماس ہے بشرطیکہ قبول ہو فرمایا بیان کرتے براق نے عرض کی حق تعالیٰ نے بہت سے براق میرے سوا اور بھی پیدا کیے ہیں اور وہ سب داغ محمدی ﷺ رکھتے ہیں غرض میری یہ ہے کہ قیامت کے دن بھی آئیں حضرت ﷺ میری پشت پر سوار ہوں تاکہ سب براقوں پر مجھ کو فخر ہو جب آئیں حضرت ﷺ نے وعدہ فرمایا تب براق نے فخر سے اپنی پیٹھ رسول خدا ﷺ کے سامنے حاضر کی تب آئیں حضرت ﷺ براق پر سوار ہوئے اور داہنے بائیں جبرئیل اور میکائیل مع ستر ہزار فرشتے رکاب میں حاضر تھے مکہ معظمہ اور آب زمزم اور مقام ابراہیم کے پاس جا کے ایک لفظ میں بیت المقدس میں پہنچے کہتے ہیں کہ اثنائے راہ میں ایک آواز داہنے اور بائیں طرف سے سنی کہ اے محمد ﷺ کھڑے ہو تم سے کچھ سوال کروں گا میں نے اس آواز کا کچھ خیال نہ کیا وہاں سے آگے بڑھا پھر دیکھا کہ ایک بڑھیا کو اپنے تئیں زیورات اور لباس سے آراستہ کر کے خوبصورت بن کے سامنے میرے آگے کھڑی ہوئی اور کہنے لگی اے محمد ﷺ میری طرف دیکھو سو میں نے نہیں دیکھا اور آگے بڑھا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام سے میں نے پوچھا وہ آواز وہی اور بائیں طرف سے کیسی آئی تھی اور بڑھیا سنگار کیے کون کھڑی تھی جبرئیل نے کہا کہ آواز وہی طرف یہودیوں کی تھی اگر آپ جواب دیتے تو امت آپ کی یہود ہو جاتی اور بائیں طرف کی آواز نصرانیوں کی تھی اگر آپ جواب دیتے تو سب امت آپ کی نصرانی ہوتی اور وہ بڑھیا سنگار والی دنیا تھی اگر آپ اس کی طرف دیکھتے تو تمام امت آپ کی غلبہ دنیا میں ہلاک ہو جاتی اس کے بعد تین پیالے ایک شہد اور دوسرا شراب اور تیسرا دودھ سے بھرا ہوا تھا میرے سامنے لائے میں دودھ سب پی گیا جبرئیل نے فرمایا خوب کیا جو آپ نے دودھ پیا کیونکہ اس دودھ سے مراد دین اسلام ہے اور وہاں اگر کے دو گانہ نماز پڑھ لی پھر وہاں سے براق پر سوار ہو کے آگے چلا تو ایک جگہ اور نظر آئی پھر حضرت جبرائیل علیہ

السلام نے کہا کہ یہاں بھی دو رکعت نماز پڑھئے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس جگہ میں پیدا ہوئے ہیں پھر وہاں سے میں بیت المقدس میں گیا اور تمام ملائکہ نے آسمان سے نیچے اتر کر کہا اسلام علیکم یا نبی الاول والاخر اور کہا قولہ تعالیٰ سبحان الہی اسریٰ بعبدہ من المسجد الحرام الہی المسجد الاقصیٰ الہی بارکنا حولہ ترجمہ بہت پاک ہے وہ جو لے گیا اپنے بندے کو ایک رات مسجد الحرام کی طرف مسجد اقصیٰ کے وہ جو برکت دی ہم نے گرد اس کے اور اس کے بعد جب مسجد اقصیٰ کے اندر گئے تمام انبیاء آ کر وہاں جمع ہوئے اور کہا السلام علیکم یا نبی الاول والاخر پھر تمام نبیوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی اور ان کی امامت کی اور سب انبیاء مقتدی ہوئے کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ سے بیت المقدس تین مہینے کی راہ ہے رسول خدا ﷺ دو قدم میں پہنچے اور جب آنحضرت ﷺ مسجد سے نکلے ایک پتھر سامنے بیت المقدس کے تھا اس پر حضرت ﷺ کا قدم مبارک پڑا اس پتھر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اس جگہ میں ستر ہزار برس ہوئے کسی کا قدم مجھ پر نہیں پڑا لیکن اس وقت آپ ﷺ کا قدم مبارک پڑا میں چاہتا ہوں کہ بار دیگر کسی کا قدم مجھ پر نہ پڑے آپ میرے حق میں دعا کیجئے کہ میں ہوا پر معلق ہوں قیامت تک تب آنحضرت ﷺ نے جناب باری میں دعا کی وہ دعا مستجاب ہوئی اب تک وہ پتھر ہوا پر معلق ہی ہے اس جگہ پر پھر وہاں سے عجائب و غرائب دیکھتے ہوئے براق پر سوار ہو کر اوّل آسمان کے در پر جا پہنچے جبرئیل نے دروازے پر دستک ذی فرشتوں نے پوچھا تم کون ہو بولے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ہوں اور یہ پیغمبر آخرا لڑماں ﷺ ہیں تب فرشتوں نے کہا مہربا یا رسول اللہ اور دروازہ کھولا اور درمیان آسمان کے داخل ہوئے اور اسماعیل علیہ السلام وہاں کے فرشتوں کا سردار تھا سب ملائکہ کو لے کے ہم سے آگے معانقہ کیا پھر جب وہاں سے آگے بڑھ کر آدم علیہ السلام باغ رضوان سے میرے استقبال کو آئے اور کہا کہ مہربا یا نبی ابن الصالح پھر وہاں سے آگے بڑھے دیکھا کہ ایک مرغ سفید عظیم الشان ہے جسم اس کا سوا حق تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا ہے اور ایک پاؤں اس کا عرض تک اور دوسرا پاؤں تحت اثریٰ تک ہے اور ایک بازو اس کا مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے اور سر اس کا یا قوت سے بنا اور پر اس کے نور سے اور غذا اس کی خدا کی حمد و ثنا ہے جبرئیل سے میں نے پوچھا یہ کون مرغ ہے کہا یہ مرغ نہیں ایک فرشتہ بصورت مرغ کے ہے جب رات آخر ہوتی ہے تب اس وقت یہ اپنے پروں کو جھاڑتا ہے اور تسبیح اس کی یہ ہے سبحان الملک القدوس الکبیر المتعال لا الہ الا هو الحقی الا قیوم اور اس کی تسبیح کی آواز سے دنیا کے مرغ بیدار ہوتے ہیں اپنے اپنے پروں کو جھاڑتے ہیں آواز دیتے ہیں پھر وہاں سے آگے بڑھے دیکھا ایک فرشتہ آدھا جسم اس کا آگ سے اور آدھا برف کا ہے نہ آگ برف کو جلانے نہ برف آگ کو بجھانے اور وہ تسبیح پڑھتا ہے اور دابنے

ہائیں اس کے بہت فرشتے کھڑے ہیں میں جے پوہا جبرئیل سے کہ یہ کون فرشتہ ہے وہ بولے مہتر رعد ہے یہ دنیا میں پانی اور برف برساتا ہے یہی اس کا کام ہے پھر وہاں سے گزر کر اب دریا گیا اور وہاں سے پھر آگے بڑھ کے دیکھا لوگ کچھ زراعت کرتے ہیں اسی وقت بولتے ہیں اور اسی وقت زراعت تیار ہوتی ہے اور اسی وقت کاٹتے ہیں اور ایک دانے کے بدلے سات سو دانے اٹھاتے ہیں پھر جبرئیل سے پوچھا کہا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کوشش اور محنت خدا کی راہ میں کی ہے اور لوگوں کی خدمت محض واسطے کرتے تھے حاجت محتاجوں کی بر لاتے تھے اور دل اور زبان سے ہاتھ اور مال سے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ان کی روزی میں برکت دی ہے اس کے بعد دیکھا کہ چند فرشتے آدمیوں کا سر پتھروں سے کوٹتے ہیں پھر وہ درست ہو جاتا ہے پھر کوٹتے ہیں دم بدم اسی طرح ہوتا ہے میں نے پوچھا جبرئیل یہ کون لوگ ہیں کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ وہ تارک جماعت اور بیگانہ نماز پڑھتے سستی کرتے تھے اور نماز وقت پر ادا نہیں کرتے تھے اس کے بعد ایک گروہ دیکھا فرشتے سب مانند چار پایوں کے ان کو ہانکتے ہوئے دوزخ کے اندر لے جاتے ہیں نہایت گرسلی اور تشنگی میں کانٹے ضریح کے اور بیچ ان کو کھلاتے ہی پوچھا یہ کون ہیں کہا جبرئیل نے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان سب نے زکوٰۃ مال اور صدقہ اور قربانی ادا نہیں کی تھی اور حق دار محتاجوں کو نہیں دیا اور ان پر رحم نہیں کیا پھر آگے بڑھ کے دیکھا کہ مرد اور عورتیں ہیں کہ ان کے آگے نعمتیں طرح طرح کی رکھتی ہوئی ہیں اور دوسری طرف گوشت مردار اور نجس اور وہ سب نعمتیں چھوڑ کر گوشت مردار اور نجس کھاتے ہیں اور نعمت پاکیزہ کی طرف نہیں دیکھتے ہیں انہیں دیکھ کے متحیر ہوا جبرئیل سے پوچھا کہ یہ سب جو مرد اور خنصرم ہیں مرد اپنی جو رو کو چھوڑ کر اور عورتیں اپنے شوہر کو چھوڑ کر حرام کاری اور بے حیائی کا کام کرتے تھے اور کسب حلال سے نہیں کھاتے تھے چوری اور دغا بازی اور فریب سے کھاتے تھے اور ایک گروہ کو دیکھا ان کو آگ کی سولی پر چڑھایا ہے وہ سب چلا رہے ہیں جبرئیل سے پوچھا بولے یہ حال ان سب کا ہے کہ برسر بازار راہ میں بیٹھ کر لوگوں پر ہستے تھے اور لباس اور شکل پر طعن اور تشنیع تھے اور لوگوں کو ہسانے کے واسطے مخراب لے کر پکارتے تھے اور ایک گروہ کو دیکھا ان کی گردن پر اس قدر بوجھ رکھا ہے کہ گردن پھر نہیں سکتی اور اس پر بوجھ زیادہ کیا جاتا ہے جبرئیل نے کہا کہ ان لوگوں نے امانت میں خیانت کی تھی اور حق لوگوں کا ان کی گردن پر ہے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ ان کو انہیں کے بدن کا گوشت کاٹ کاٹ کے کھلاتے ہیں جبرئیل نے کہا یہ حال مسلمان بھائی کی غیبت اور شکوہ اور عیب کرنے والوں کا ہے اور وہ ایک گروہ کو دیکھا آگ کی مقراض سے ہوٹا اور زبان ان کی کاٹتے ہیں کہا جبرئیل نے یہ سب بسبب طمع دنیا کے بادشاہوں اور امیروں اور دولت مندوں کی خوشامد کے واسطے بھولی بات کہا کرتے تھے اور یہ سب واعظ کرتے تھے دوسروں کو حق بات کی نصیحت

کرتے تھے اور آپ عمل نہیں کرتے تھے بد عمل کرنے کے مرتکب ہوتے تھے پھر چند آدمیوں کو دیکھا کہ منہ ان کے سیاہ اور چشم ان کی نیلی اور نیچے کا ہونٹ پاؤں پر اور اوپر کا ہونٹ سر پر اور لہو اور پیپ اور ان کے منہ سے بہتی ہے اور گدھوں کی طرح چلاتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ حال نشہ پینے والوں کا ہے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ زبان ان کی نیچے کی طرف کھینچ کر نکالی ہے اور شکل ان کی مانند سور کے ہے عذاب آگ میں گرفتار ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ حال جھوٹی گواہی دینے والوں کا ہے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ پیٹ ان کا پھولا ہوا مانند گنبد کے اور رنگ ان کا زرد اور ہاتھ پاؤں میں آتش زنجیریں اور گردنوں میں طوق آتش ہے اور سانپ بچھو پیٹ کے اندر سے نظر آتے ہیں جب اٹھنے کا ارادہ کرتے ہیں پیٹ کے بوجھ سے گر پڑتے ہیں اور آتش کے اندر جلتے ہیں جبرائیل نے کہا کہ یہ حال سود اور رشوت خوروں کا ہے اور ایک گروہ عورتوں کا دیکھا ان کے روسیہ اور آنکھیں نیلی اور آتش کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور آگ کے گرزوں سے مارتے ہیں اور وہ مانند کیتوں کے چلاتی ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا وہ عورتیں ہیں کہ جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی تھیں اور اپنے خاوند ناخوش رکھتی تھیں اور بے حکم اپنے شوہر کے ادھر ادھر پھرتی تھیں اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے حکم مطابق کام نہیں کرتی تھیں اور ایک گروہ کو دیکھا کہ ہوا میں لٹکے ہوئے ہیں اور فرشتے بد شکل آگ کے گزروں سے ان کو مارتے ہیں جبرائیل نے کہا یہ حال منافقوں کا ہے اور ایک فرقے کو دیکھا کہ آگ کے جنگل میں قید ہے اور آگ ان کو سخت جلاتی ہے تمام بدن میں ان کے زخم مانند جذام کے ہیں جبرائیل نے کہا ان سب نے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کی ہے اور کھانے پینے اور رہنے کے مکان کے واسطے ان کو تکلیف دی اور ماں سے بے ادبی کرتے تھے ناشائستہ گفتگو کرتے تھے اور پھر وہاں سے آگے بڑھ کے ایک میدان بہت بڑا دیکھا کہ اس سے مشک و عنبر کی خوشبو اور ساتھ اس کے ایک آواز آتی تھی اس مضمون کی یا اللہ جو وعدہ تو نے مجھ سے کیا ہے پورا کر جبرائیل سے میں نے پوچھا کہ بونے خوش اور آواز کہاں سے آتی ہے فرمایا یہ خوشبو اور آواز کی بہشت کی ہے نعمتیں اور میوے رنگ برنگ کے اور امکان سونے چاندی اور یا قوت اور مروارید وغیرہ سے اللہ تیار کر رکھے ہیں اور اس کی آواز کے جواب میں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص خدا اور رسول ﷺ پر ایمان لائے گا اور قرآن و حدیث کے موافق چلے گا اور شرک و بدعت سے دور رہے اس شخص کو تجھ میں داخل کروں گا اور بہشت کہتی ہے یا الہی میں راضی ہوں اس کے بعد ایک میدان میں گھسے اس میں سے بدبو اور آواز گرنیہ کی آئی جبرائیل سے پوچھا انہوں نے کہا بودوزخ کی ہے اور وہ آواز زنجیر اور طوق اور سانپ اور بچھو وغیرہ کی ہے اور دوزخ فریاد کرتی ہے یا الہی وعدہ میرا پورا کر جناب باری سے حکم ہوتا ہے کہ جو شخص شرک اور کفر اور بدعت کرے گا اور میری پرستش نہ کرے گا اور

میرے رسول کی تکذیب کرے گا اس کو شیرے حوالے کروں گا اور دوزخ کہتی ہے یا الہی میں راضی ہوں پھر وہاں سے دوسرے آسمان کے دروازے پر گئے اور دروازے پر دستک دی ملائکہ نے پوچھا تم کون ہو کہا میں جبرائیل ہوں اور یہ محمد حبیب اللہ ﷺ ہیں اس وقت فرشتوں نے دروازہ کھولا اور تعظیم و تکریم سے مجھ کو لے گئے اور فرشتوں کا سردار مہتر قائل ہے اس نے سلام علیکم کہا اور مجھ سے آ کے معانقہ کیا اور سب فرشتوں نے سلام علیکم کہا معانق اور کہا کہ مرحبا یا رسول اللہ آپ آسمان روشن ہوا پھر وہاں سے آگے بڑھے تو یحییٰ بنی مریم علیہ السلام اور عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام آ کر بہ تعظیم تمام کہنے لگے مرحبا یا ابن الصالح و نبی الصالح پھر وہاں سے آگے بڑھے کے دیکھا تو ایک فرشتہ مہیب شکل ہے اور اس کے ستر ہزار سر ہیں اور ہر سر میں ستر ہزار منہ اور ہر منہ میں ستر ہزار زب یہ دیکھ کے میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہے کہا کہ مہتر قاسم ہے کہ اس کے ہاتھ میں تمام مخلوقات کی روزی حق تعالیٰ نے سپرد کی ہے ہر روز ہر وقت جس قدر اللہ تعالیٰ نے اندازہ کیا ہے اسی قدر لوگوں کو پہنچاتا ہے پھر وہاں سے تیسرے آسمان کے دروازے پر پہنچے وہاں مہتر قائل سب فرشتوں کے سردار ہیں انھوں نے آ کر سلام علیکم مرحبا یا رسول اللہ کہا کہ معانقہ کیا پھر وہاں سے چوتھے آسمان پر پہنچ سردار فرشتوں کے اس دروازے میں مہتر مطعائیل ہیں انھوں نے آ کے مجھ سے معانقہ کیا پھر وہاں سے آگے بڑھے اور میں سے ملاقات ہوئی اور انھوں نے کہا مرحبا یا نبی الصالح پھر جب وہاں سے آگے بڑھے دیکھا کہ ایک فرشتہ ہیبت ناک ہے اور دوسری طرف اس کے فرشتے سب کھڑے ہیں اور چار منہ ان کے تھے اور داہنا ہاتھ ان کا مغرب اور بائیں ہاتھ ان کا مشرق میں ہے اور آسمان وزمین میں ان کے دونوں پاؤں کے ٹخنوں پر ہیں اور سامنے ان کے لیے ایک تخت عظیم ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے میں نے پوچھا یہ شخص کون ہے کہا یا رسول اللہ یہ مہتر عزرائیل ہیں تب میں ان کے سامنے گیا اور کہا السلام علیکم یا ملک الموت جواب سلام کا میرے نہ دیا اس وقت حکم ہوا اے عزرائیل جواب سلام کا میرے حبیب کو دے اور جو کچھ تجھ سے پوچھے جواب اس کا بخوبی دے اس وقت عزرائیل نے سر اٹھا کے کہا و علیکم السلام یا حبیب اللہ اور معانقہ کیا اور تعظیم و تکریم سے نزدیک اپنے بٹھایا اور کہا یا رسول اللہ جب سے مجھے اللہ نے پیدا کیا ہے تب سے بہت کام خلق اللہ کے مجھے سپرد کیے ہیں ایک لفظ کی فرصت مجھ کو نہیں کہ کسی سے بات کروں آج مجھ پر حکم اللہ کا ہوا اس واسطے آپ سے بات کرتا ہوں میں نے کہا اے عزرائیل روحوں کو کس طرح قبض کرتے ہو انھوں نے کہا یا رسول اللہ میرے سامنے یہ جو درخت ہے اس کے پتوں کے شمار کے موافق خلایق ہیں اور ہر ایک خلق اللہ کا نام اس پتے پر لکھا ہوا ہے جب موت قریب ہوتی ہے چالیس روز آگے رنگ اس پتے کا زرد ہو جاتا ہے اور موت کے روز پتہ گرتا ہے اور اسی پتے پر نگاہ رکھتا ہوں اگر

وہ بندہ اہل رحمت میں سے ہے تو وہ اپنی طرف کے ملائکہ رحمت کو بھیجتا ہوں اور اگر وہ بندہ لعنتی میں سے ہے تو بائیں طرف کے ملائکہ عذاب کو بھیجتا ہوں پھر میں نے پوچھا اے عزرائیل حقیقت روح کی بیان کرو وہ کیا چیز ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نہیں جانتا ہوں کہ روح کیا چیز ہے لیکن وقت قبض کے ایک بوجھ سامیری ہتھیلی پر معلوم ہوتا ہے پھر پوچھا میں نے کہ تمہارے چار منہ ہونے کی کیا وجہ ہے کہا یا رسول اللہ سامنے کا منہ جو نور سے ہے اس سے مومنوں کی ارواح قبض کرتا ہوں اور وہ اپنی طرف کا منہ جو غصے سے ہے اس سے جان گنہگاروں کی قبض کرتا ہوں اور بائیں طرف کا منہ جو قہر سے ہے اس سے منافقوں کی روح قبض کرتا ہوں اور پیچھے کا منہ جو دوزخ کی آگ سے ہے اس سے جان مشرکوں کی اور کافروں کی لیتا ہوں پھر کہا یا رسول اللہ آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ جس دن سے اللہ نے مجھ کو پیدا کیا ہے اس دن سے فرمان حق کا مجھ پر یوں ہوا ہے کہ جان امت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اس آسانی سے نکالو جیسے لڑکا سوتا ہو اور دھماں کی پستان سے کھینچ کر پیتا ہے اور ماں کو کچھ ضرر نہیں پہنچتا ہے یہ بات سن کر میں سجدہ شکر کا پر عمل کر یا پھر پوچھا اے عزرائیل کبھی تم کو اس کرسی سے اٹھنے کی نوبت پہنچی ہے یا نہیں کہا یا رسول اللہ تین مرتبہ اٹھنے کی نوبت پہنچی ہے پہلی مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کے جسم بنانے کے لیے مٹی لانے کو اور دوسری مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کی روح قبض کرنے کو اور تیسری مرتبہ موسیٰ کی روح قبض کرنے کو پھر پوچھا میں نے عزرائیل سے کہ روح قبض کرتے وقت کبھی کسی پر رحم کیا تھا یا نہیں کہا یا رسول اللہ دو شخص کے واسطے میں نے بہت غم کیا تھا پہلے ایک عورت کے واسطے کہ وہ دریا میں کشتی پر بچہ جینی تھی اس کے بعد اس کی جان قبض کرنے کا حکم ہوا اور دوسری مرتبہ شداد ملعون کی جان قبض کرنے پر کہ جب اس نے چار سو برس کی مدت میں باغ ارم بنایا اور اس وقت جان اس کی قبض ہوئی پس وہ شداد بادشاہ بیس لاکھ فوج کے ساتھ وہیں ہلاک ہوا اور اپنی بنائی ہوئی بہشت دیکھنے نہ پایا پھر وہاں سے آنحضرت ﷺ پانچویں آسمان کے دروازے پر گئے اس دروازے پر مہتر مائیل علیہ السلام سب ملائکہ کے سردار ہیں انہوں نے آ کے مرحبا کہہ کے مجھ سے معاف کیا پھر وہاں سے آگے بڑھا ہازون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا مرحبا یا ابن الصالح پھر وہاں سے چھٹے آسمان کے دروازے پر تشریف لے گئے وہاں مہتر مائیل علیہ السلام سب فرشتوں کے سردار تھے انہوں نے بھی آ کے مرحبا یا رسول اللہ کہا اور معاف کیا پھر وہاں سے آگے بڑھے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور کہا مرحبا یا نبی الصالح پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ جو حق تعالیٰ کی طرف سے آپ کی امتوں پر فرض کیا جائے آپ سمجھ کے قبول کیجئے گا کس واسطے کہ آپ کی امتیوں کی عمر تھوڑی ہے اور بہت ضعیف اور ناتواں ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ وہاں سے آگے بڑھے۔ ایک فرشتہ بیت ناک

دیکھا کہ جس کے بجز و دیکھنے کے عقل اور ہوش گم ہو جائے اور ایسا کہ اس کے دانے موٹھے بائیں تک برس دن کی راہ ہے اور بہت فرشتے بد صورت گر اس کے حاضر ہیں آنحضرت ﷺ نے پوچھا اخی حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ کون فرشتہ ہے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس کا نام مالک ہے یہ انیس فرشتوں کا سردار ہے اور دوزخ کا داروغہ ہے جس طرح حکم الہی ہوتا ہے اسی طرح پر عمل کرتا ہے تب آنحضرت ﷺ اس کے پاس گئے اور سلام علیکم کہا جواب سلام کا اس نے دیا حکم الہی ہوا اے مالک یہ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء میرے حبیب ہیں ان کو جواب سلام کا نہ دیا اور تعظیم کیوں نہ کی تب مالک آنحضرت ﷺ کا نام سن کے اٹھا اور تعظیم و تکریم سے بھٹلایا اور کہا مر جبا یا رسول اللہ حق تعالیٰ نے تمام انبیاءوں پر آپ ﷺ کو افضل کیا ہے اور تمام پیغمبروں کی امت تمہاری امت کی پیروی کرے گی پھر آنحضرت ﷺ نے پوچھا اے مالک ماہیت دوزخ کی بیان کر کہ خبردار ہوں کہا یا رسول اللہ آپ کے دیکھنے اور سننے کی طاقت نہ ہوگی اتنے میں درگاہ الہی سے حکم آیا اے مالک جو کچھ میرا حبیب ﷺ تجھ سے پوچھے اس کو تو اچھی طرح بیان کر تب مالک نے کہا یا رسول اللہ دوزخ سات اللہ تعالیٰ نے اپنے غضب سے پیدا کی ہیں اور طول و عرض ہر ایک کا مانند زمین و آسمان کے ہے اور اس میں آتش گونا گوں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے اور درمیان ایک دوزخ کے ستر ہزار میدان آگ کے ہیں ہر میدان کے بیچ میں ستر ہزار پہاڑ آگ کے ہیں اور ہر پہاڑ کے ہزار دروازے آگ کے ہیں اور ہر دروازے میں ستر ہزار شہر آگ کے ہیں اور شہر میں ستر ہزار محل آگ کے ہیں اور ہر محل میں ستر ہزار مکان آگ کے ہیں اور ہر مکان میں ستر ہزار کونٹھریاں کی ہیں اور ہر کونٹھری میں ستر ہزار صندوق آگ کے ہیں اور ہر صندوق میں ستر ہزار سانپ اور بچھو کے ہیں اور وہ آگ ہے کہ ایک ذرہ اس سے روئے زمین پر پہنچے تو تمام آدمی اور پہاڑ اور درخت وغیرہ کو بھسم کر ڈالے معاذ اللہ منہا پھر کہا یا رسول اللہ جیسے مکانات اور میدان اور پہاڑ وغیرہ میں نے ذکر کیے ویسے ہی ہر ایک دوزخ کے اندر ہیں اور دوزخ برف سے پیا ہے یا رسول اللہ ہر سال دو مرتبہ دوزخ اپنی سانس چھوڑتی ہے اس واسطے چھ مہینے سردی اور چھ مہینے گرمی دنیا میں ہوتی ہے اور اسی طرح گونا گوں عذاب و ذلت کا بیان کیا پس رسول خدا یہ سن کے بہت غمگین ہو کے ساتویں آسمان کے دروازے پر گئے دیکھا کہ وہاں بہت فرشتے عبادت مشغول ہیں یہ مشاہدہ کر کے بہت خوش ہوئے اور وہاں سے آگے بڑھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا مرحبا یا نبی الصالح اور پھر وہاں سے جب آگے بڑھے دیکھا ایک فرشتہ نیک صورت خوش خلق عظیم الشان کرسی پر بیٹھا ہے اور ہر چار طرف اس کے نور چمکتا ہے اور چپ و راستے بہت فرشتے نیک صورت جمع ہیں جبرائیل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس فرشتے کا نام رضوان اور یہ داروغہ بہشت کا ہے تب حضرت

سامنے اس کے تشریف لے گئے اور کہا السلام علیکم یا رضوان الجبۃ اس نے جلد جواب سلام کہہ کر معافقہ کیا اور کہا مرحبا یا حبیب اللہ ﷺ اتنے میں امر الہی ہوا اے رضوان میرے حبیب ﷺ کو مالک نے دوزخ کی باتیں سنا کے غمگین کیا ہے تو ان کو بہشت کی باتیں سنا کر خوش کر تب رضوان نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اور صفت آپ کی حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمائی ہے اور امت آپ کی اور پیغمبروں کی امت کے پہلے بہشت میں داخل ہوگی یہ کہہ کر حضرت کا دست مبارک پکڑ کر جنت الفردوس میں واسطے سیر کرنے باغوں کے لے گئے تب حضرت اقسام اقسام طرح طرح کی نعمتوں سے آگاہ ہوئے تب ایک آواز غیب سے آئی اے حبیب اللہ ﷺ تیری امت کے واسطے یہی سب نعمتیں بہشت کی ہم نے تیار رکھی ہیں امت تیری ابدال آباد تک بہشت میں خوش و محفوظ و معزز و مکرم رہے گی تب آن سرور کائنات شکر قاضی الحاجات کا پر عمل کر آگے بڑھے اور بیت الاقصیٰ میں پہنچے اللہ تعالیٰ نے بیت الاقصیٰ کو یاقوت اور موتی اور زمررد سبز سے بنایا ہے اس میں تیرہ ستون یاقوت سرخ کے ہیں اور صحن اس کا موتی کا ہے اور اس جگہ دو رکعت نماز حضرت ﷺ نے فرشتوں کے ساتھ پڑھی اپنے میں تین پیالے بھر ہوئے شراب اور شیر اور شہد سے حق تعالیٰ کے حضور سے پہنچے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ چوتھا پیالہ پانی کا بھی تھا جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان میں سے جو آپ کی خواہش ہے قبول کیجئے تب آنحضرت ﷺ نے پیالہ دودھ کا پیا تب سب فرشتوں نے آفرین کی اور کہنے لگے یا حبیب اللہ ﷺ اللہ اگر آپ پیالہ پانی کا اختیار کرتے تو سب امت آپ کی پانی میں غرق ہوتی اور اگر شراب کا پیالہ اختیار فرماتے تو سب امت آپ کی نشے میں مشغول ہوتی اور اگر پیالہ شہد کا اختیار کرتے تو سب امت آپ کی دنیا میں لذت میں مستغرق ہوتی لیکن آپ نے پیالہ دودھ کا قبول فرمایا آپ کی امت آفت و بلا سے دنیا کی نجات پائے گی لیکن تھوڑا سا دودھ جو آپ نے پیالے میں چھوڑا ہے اس سبب سے تھوڑا گناہ آپ کی امت میں باقی رہا تب آنحضرت ﷺ نے چاہا کہ جو دودھ باقی رہا اس کو بھی پی جائیں جبرئیل نے عرض کیا اگر آپ اس وقت پیئیں گے تو کچھ مفید نہ ہوگا اب جو کچھ ہوا سو ہوا حکم الہی رو نہیں ہو سکتا ہے پس آنحضرت ﷺ غمگین ہو کر وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ کو جو جبرئیل کے رہنے کی جگہ ہے پہنچے پیغمبر خدا براق سے اترے اور جبرئیل وہاں اس پر خست ہوئے اور کہا کہ میرا مقام یہاں تک تھا آپ آگے تشریف لے جائیے اور مجھ کو ایک سرمو آگے جانے کا حکم نہیں بیت اگر ایک سرموی برتر پر فروغ تجلی بسوزد پر حضرت ﷺ نے فرمایا اے انھی حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھ کو یہاں تنہا چھوڑ کے جاؤ گے یا حبیب اللہ ﷺ اور دوسرے فرشتے آگے آپ کو یہاں سے لے جائیں گے آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوئے اور میری ایک التماس ہے آپ جناب باری میں عرض کیجئے اور میرے حسب خواہش جواب لیجئے حضرت نے فرمایا کہو کیا ہے تب حضرت

جبرائیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو آرزو ہے کہ قیامت کے دن اپنے پروں کو پل صراط پر بچھاؤں اور آپ کی امت کو سلامت پارا تاروں اتنے میں اسرائیل علیہ السلام تخت نورانی لے کر حکم الہی سے آئے جس کو رفر ف کہتے ہیں اس کو نور سے اللہ نے پیدا کیا اور ستر ہزار پردے جو اہرات کے تھے مسافت ایک ایک پردے کی پانچ سو برس کی راہ تھی آخر وہ راہ طے کر کے مقام رفر ف میں جو اسرائیل کی جگہ ہے پہنچے اور عرش نے جلدی وہاں سے اٹھا لیا بیت چور فر فر شد مشرف از وجودش گرفت از دست رذف عرش زودش خطاب آیا جناب باری سے اے حبیب آگے آؤ حضرت نے چاہا کہ نعلین پاؤں سے اتاریں تب عرش مجید جنبش میں آیا حکم ہوا اے حبیب نعلین مت اتارو مع نعلین عرش پر آؤ تو عرش قرار پکڑے آنحضرت ﷺ نے عرض کی یا الہی موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ چالیس روز روزہ رکھو اور نعلین پاؤں سے اتارو اور طور سینین پر آؤ اور یہ مقام ہزار درجہ بہتر ہے کیونکہ میں نعلین سمیت آؤں حکم ہوا اے میرے حبیب موسیٰ کو اس واسطے نعلین اتارنے کا حکم تھا کہ خاک طور سینین کی ان کے پیر میں لگے جس میں ان کو بزرگی حاصل ہو اور تیری خاک نعلین سے عرش کو بزرگی دوں گا آنحضرت ﷺ نے نعلین سمیت عرش مجید پر تشریف لے گئے دیکھا کہ وہی طرف عرش کے تین سو بارہ منبر ہیں اور بائیں طرف ایک منبر عظیم الشان جزاؤ قسم بہ قسم جو اہروں سے نظر آیا آنحضرت ﷺ نے احوال منبروں کا پوچھا خطاب آیا کہ وہی طرف کے سب منبر اور پیغمبروں کے واسطے بنائے ہیں اور بائیں طرف کا منبر تمہارے واسطے ہے کیونکہ عرش کے وہی طرف بہشت بائیں طرف دوزخ ہے جس وقت کو تو بائیں منبر پر بیٹھے گا تو ضرور ہے کہ دوزخیوں کا گزر اسی طرف سے ہوگا اس وقت اگر کوئی تیری امت میں سے دوزخیوں میں شامل ہو جائے گا اور تو اس کی شفاعت کرے گا تو میں اس کو بخشوں گا غرض کوئی گنہگار تیری امت میں سے ہمیشہ عذاب دوزخ میں گرفتار نہ رہے گا پھر رفر ف نے آ کے مجھ کو اٹھا لیا اور حجاب کبریائی تک پہنچا کر غائب ہوا اور میں اس جگہ تنہا رہا جب مجھ کو خوف کبریائی ہوا تب ناگاہ مانند آواز ابو بکرؓ کے یہ آواز میں نے سنی اے محمد ﷺ تو بے شک پروردگار تیرا صلوة میں مشغول ہے اس دم میں نے اس آواز سے متعجب ہو کر اپنے جی میں کہا یا الہی اس جگہ آواز ابو بکرؓ کی کہاں سے آئی لیکن اس آواز سے میری وحشت جاتی رہی اور میں نے عرض کی جناب باری میں یا الہی تو نماز پڑھنے سے پاک ہے اور آواز ابو بکر صدیقؓ کی کہاں سے آئی حکم ہوا اے حبیب میری صلوة میری رحمت ہے تجھ پر اور تیری امت پر اور آواز ابو بکر صدیقؓ کی سنی اس واسطے تھی کہ وہ..... اور انہیں وفادار ہی پس ایسے یا رسولؐ کی آواز سننے سے وحشت تیری میں دفع ہوگی اس واسطے میں نے ایک فرشتہ بصورت ابو بکر صدیقؓ کے پیدا کیا اور آواز اس کی مثل آواز ابو بکر صدیقؓ کے ہے اسی نے آواز دی تب تیری وحشت جاتی رہی اور بعضوں نے یوں روایت کی ہے

کہ جب حضرت کو خوف ہوا اس وقت ایک قطرہ پانی کا شیریں زیادہ شہد ہے اور ٹھنڈا زیادہ برف سے تھا حضرت کو نظر آیا اور علم اس سے اؤل اور آخر کا معلوم ہوا تب دہشت دل سے جاتی رہی پھر ستر ہزار پردہ نو سے گزر کر قاب قوسین میں پہنچے اور وہاں نور احدیت کا ظہور ہوا جب آنحضرت ﷺ نے نور احدیت کا دیکھا تب سر مبارک سجدے میں رکھا پھر ایک آواز آئی کہ اے میرے دوست میرے لیے کیا تحفہ لایا حضرت نے فرمایا التحیات لله والصلوات والطیبات یعنی بندگی جو منہ سے کی گئی ہے اللہ کے واسطے ہے اور بندگی بدن کی اور بندگی مال کی بھی اسی کے لیے ہے حق تعالیٰ نے فرمایا السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ یعنی سلام ہے تجھ پر اے نبی ﷺ اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اور پھر آنحضرت ﷺ نے کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین یعنی سلام ہے ہم پر اور سارے نیک بندوں پر پھر اس مقام میں فرشتوں نے کہا اشہد ان لا اله الا اللہ واشہد ان محمد عبده ورسوله یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ بندے اس کے اور رسول ﷺ اس کے ہیں اور وحدہ لا شریک لہ اس مقام پر اس واسطے نہ کہا کہ وہاں کوئی مشرک نہ تھا اور حق تعالیٰ نے فرمایا اے میرے حبیب ﷺ جو کچھ میں نے اور تو نے اور فرشتوں نے اس وقت کہا ہے اس کو ہر نماز کے قعدے میں پڑھیو پھر فرمایا اے حبیب ﷺ جو کچھ میں نے اور تو نے اور فرشتوں نے اس وقت کہا ہے اس کو ہر نماز کے قعدے میں پڑھیو پھر فرمایا اے حبیب ﷺ میرے عرش و کرسی لوح و قلم زمین و آسمان نباتات و جمادات بلکہ جزو کل مخلوقات چھ ہزار عالم خشکی کے اور بارہ ہزار عالم تری اور آفتاب اور مہتاب اور ستارے اور بروج اور بہشت اور دوزخ تیری محبت کے سبب میں نے بنائے ہیں اور اس وقت تیرے واسطے اجازت ہے چاہے سو مانگ میں دوں گا تب آنحضرت ﷺ نے سر مبارک سجدے میں رکھ کے فرمایا خدا امت گنہگار رکھتا ہوں اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہوں تو میری امت کے گناہ بخش اور دوزخ کی آگ سے پناہ دے تب حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری گناہ تیری امت کے بخشے پھر آنحضرت ﷺ نے سجدہ کر کے عرض کی یا الہی تمام گناہ میری امت کے اپنے کرم سے بخش دے حکم ہوا آدھے بخشے پھر بھی عرض کی حکم ہوا جو صدق دل سے کلمہ ایک بار پڑھے گا اور اس کے مو پر اعتقاد کامل کرے گا اس کو بخشوں گا اگرچہ گنہگار ہوگا اور اگر شرک اور کفر تک پہنچا ہوگا تو اس کو ہرگز نہ بخشوں گا جہنم کے عذاب سے نجات دوں پھر حکم باری ہوا کہ اے دوست تو نے دنیا کے درمیان فقیری اور غریبی اختیار کی اگرچہ دنیا فانی سے مگر تو ناچاہے تو تمام جمادات اور نباتات وغیرہ کو سونا چاندی بنا دوں اور دنیا کو دارالقرار کر دوں اور یا قوت اور زمر و اور لولو اور مرجان جا بجا پیدا کر دوں تاکہ اپنی امتوں کو نلے کر ابدال آباد بے موت کے گزران کر و اور سب نعمتیں

بہشت کی وہیں موجود کروں تب آن سرور عالم ﷺ نے سر مبارک سجدے میں رکھ کر مناجات کی خدا دنیا مردار نجس ہے الدنيا جيفة و طالبها كلاب یعنی دنیا مردار ہے اور طالب اس کے کتے ہیں مجھ کو دنیا سے آخرت بہتر ہے اور حق تعالیٰ نے یاد دلایا اے حبیب ﷺ سوال حضرت جبرائیل علیہ السلام کا تو بھول گیا تب رسالت مآب ﷺ نے عرض کی یا الہی تو دانا پنا ہے اور سوال اس کا تو خوب جانتا ہے حکم ہوا اے دوست سوال حضرت جبرائیل علیہ السلام کا تیرے دوستوں اور اصحابوں کے واسطے میں نے منظور کیا وہ سوال یہ ہے کہ حضرت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے تمنا ہے کہ قیامت کے دن اپنے بازوؤں کو پل صراط پر بچھاؤں اور آپ کی امت کو سلامت پارا تاروں اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کی مغفرت کے واسطے درگاہ غفور رحیم میں دعا کی جناب کبریٰ نے اسے قبول فرمایا اور بہشت کی سیر کے واسطے حکم کیا تب آنحضرت ﷺ نے تمام نعمتیں بہشت کی دیکھیں اور جو مکانات اہلبیت اور اصحاب کبار کے واسطے تیار ہوئے ہیں جدا جدا دیکھ کے حمد و ثنا خالق کون و مکان کی پر عمل کرے اور جناب باری سے حکم آیا اے دوست تو مقام اپنی امت دیکھ کے مجھ سے خوش اور راضی ہو تب حضرت نے عرض کی خدا بندے کو کیا طاقت ہے کہ اپنے خدا کی نعمت سے ناراض ہو تب حکم ہوا کہ یہ سب نعمتیں بہشت کی ہیں میں نے تیرے دشمنوں پر حرام کی ہیں اس کے بعد آنحضرت ﷺ طبقات دوزخ کے دیکھنے کے لیے متوجہ ہوئے اور طبقات دوزخ ملاحظہ کرتے رہنے پہلے طبقے میں کہ بہ نسبت طبقات دوسرے کے رنج و عذاب کم تھا دیکھا کہ اس کے اندر ستر ہزار دریا ئے آگ کی ناپیدا کنار ایسے جوش و خروش سے بہتے تھے کہ اگر تھوڑا سا بھی شور اس کا دنیا میں پہنچے تو کوئی خلق زمین کی زندہ نہ رہے اور آنحضرت ﷺ نے مالک سے جو دوزخ کا داروغہ ہے پوچھا کہ یہ طبقہ کس خلقت کے واسطے اللہ نے بنایا ہے اس نے یہ سن کے سر جھکا لیا کچھ جواب اس کا نہ دیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ شرم سے عرض نہیں کر سکتا آنحضرت ﷺ نے فرمایا بیان کر شاید آج کچھ اس کا تذکرہ ہو سکے تب مالک نے رہ کے کہا یہ طبقہ آپ کی امت کے گنہگاروں کے واسطے تیار ہوا ہے آپ اپنی امت کو صبح فرمائیے اور سچائیے کہ گناہ سے باز رہنے والا قیامت کے دن مجھے مجال تخفیف عذاب و رنج کی مطلق نہ ہوگی تب آنحضرت ﷺ نے یہ بات سن کر عمامہ سر مبارک سے اتار کر آبدیدہ مناجات کرنے لگے خدا مجھے اس کے دیکھنے سے ایسا خوف آیا کہ تاب و طاقت دیکھنے کی نہ رہی اور امت میری بہت ضعیف و ناتوان ہے کیونکہ اس عذاب کی برداشت کرے گی خدا تو غفور رحیم ہے اور مجھ کو تو نے امت کا پیشوا کیا ہے اور عزت اور آبرو میری تیری قدرت کے قبضے میں ہے پس حکم اللہ تعالیٰ کا ہوا اے حبیب ﷺ میرے کچھ گم نہ کرو قیامت کے دن تمہاری شفاعت سے اتنے لوگ بخشوں گا تم راضی

ہو گے تب آنحضرت ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا کہ قسم ہے تیری ذات پاک کی میں ہرگز راضی نہ ہوں گا جب تک کہ ایک شخص کو میری امت میں سے بہشت میں تو نہ لے جائے گا اسی طرح آنحضرت ﷺ کے ساتھ خدا سے نوے ہزار کلمات راز و نیاز اور امر و نہی کے ارشاد ہوئے اور یہ جناب باری سے حکم آیا کہ ہر روز پچاس وقت کی نماز اور چھ مہینے کے روزے ہر برس میں تم پر اور تمہاری امت پر میں نے فرض کیے پھر آنحضرت ﷺ نے سر مبارک سجدے میں رکھ کر الحاج و زاری کی اور کہا یا الہی امت میری ضعیف و ناتوان ہے اور عمر تھوڑی اس قدر باگران نہ اٹھا سکے گی حکم ہوا کہ ہر روز پچیس وقت کی نماز اور تین مہینے کے روزے فرض کیے پھر آنحضرت ﷺ نے سر مبارک سجدے میں رکھا اور اپنے دل میں ارادہ کیا کہ اگر دن میں پانچ وقت کی نماز اور برس میں ایک مہینے کے روزے فرض ہو تو بخوبی ادا ہو سکے تب حکم ارحم الراحمین کا ہوا کہ اے حبیب ﷺ میرے جو دل میں تو نے ارادہ کیا ہے سو میں نے قبول کیا اور پچاس وقت کی نماز اور چھ مہینے کے روزے کا ثواب ملے گا میں نے تجھ کو یہ بخشا پھر آنحضرت ﷺ نے درگاہ الہی میں عرض کی امت میری مجھ سے پوچھے گی حق تعالیٰ کے حضور سے کیا ہدیہ و تحفہ ہمارے واسطے لائے ہو میں ان کو کیا خوشخبری دوں گا حکم ہوا اول نماز پانچ وقت کی اور روزے ایک مہینے رمضان کے اور تیس ہزار کلمات دینی و دنیوی ان کو دی جو اور تیس ہزار کلمات جو بھید کے ہیں یہ کسی سے نہ کہنا اور باقی تیس ہزار کلمات جو ہیں اس کے چاہو کہ چاہو نہ کہو تب آنحضرت ﷺ نے قبول کیا اور سجدے میں سر رکھ کے عرض کی یا الہی جو کچھ میں نے دیکھا اور سنا ہے یہ میں کس کو کہوں کون تیری اس بات کا اعتبار کرنے کا حکم ہوا کہ پہلے ابو بکر صدیقؓ تمہاری بات کو سچ جانے کا بیچھے اس کو ہر ایک مانے گا آنحضرت ﷺ سجدہ شکر کا پر عمل کر کر ہار گاہ باری سے رخصت ہوئے اور رفر ف پر سوار ہو کر سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور وہاں جبرئیل منتظر تھے براق لے کر آگے آئے پھر آنحضرت ﷺ کو دیکھ کر مبارک باد دی اور معانقہ اور مصافحہ کیا پھر جبرئیل نے اذان دی اور حضرت ﷺ نے امامت کی اور جملہ انبیاء اول اور ارواحوں نے یقینی ہو کر نماز پڑھی اس کے بعد وہاں سے رخصت ہوئے اور آسمانوں سے پار ہو کر نبی ام ہابیؐ کے گھر میں تشریف لائے اور جبرئیل آنحضرت ﷺ کو مکان پر پہنچانے کے براق لے کر گئے جب آنحضرت ﷺ اپنے بستر پر تشریف لائے بستر گرم پایا اور جس جگہ پر وضو کیا تھا وہاں سے پانی بہتے اور حجرے کی زنجیر کو ہلتے دیکھا۔

مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ بعد نماز فجر کے حکایات معراج شریف کی ابو بکر صدیقؓ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیان فرماتے تھے ابو بکر صدیقؓ نے یہ بات صداقت آیات سنتے ہی کہا صداقت یا رسول اللہ اس سبب سے ان کا قلب صدیقؓ ہوا اور ابو جہل وغیرہ نے یہ سن کے کہا کذبت اس واسطے

ان کافروں کو خطاب کذاب وزید بنی ولحون کا دیا گیا اور جو کوئی حضرت ابو بکر صدیقؓ کے موافق رسول اللہ کی معراج پر تصدیق کرے گا وہ بے شک ابو بکر صدیقؓ کے صدیقوں کے مرتبے میں ہے اور جو کوئی منکر معراج ہوگا یقیناً مطابق ابو جہل کے لعین ہے اور اس محفل میں ایک یہودی گنوار نے احوال معراج شریف کا سن کر آنحضرت کو جھوٹا کہا اور حضرت کے پاس سے اٹھ کے بازار میں آ کے ایک بڑی مچھلی جیتی مول لے کر اپنی بی بی کو جا کر دی اور کہا جلدی اس مچھلی کا کباب بنا میں بھوک سے بیتاب و بیقرار ہوں اتنا دن آیا اب تک نہا رہا اب میں دریا سے نہا کے آؤں گا تو کھانا کھاؤں گا وہ یہودی یہ کہہ کر لب دریا گیا اور کپڑے کنارے پر رکھ کے پانی میں غسل کرنے کو اتر اور غوطہ لگایا جب سر اٹھایا اپنے تین ایک عورت جوان کی صورت پایا اور جو کپڑے کنارے پر رکھے تھے وہ بھی نہ ملے یہ ماجرا عجیب و غریب دیکھ کر بہت گھبرایا اور گراوب تھیر میں غوطہ کھایا کنارے کے پاس آ کے پاس آبرو کے سبب آنکھوں سے اپنی آبرو پر رو رو کے آنسو بہایا بار بار ہاتھ پر ہاتھ مارتا اور منہ سے ہیہات ہیہات پکارتا ننگا بدن دیکھ کر ننگ و شرم آئی تو درخت کے پتوں سے شرمگاہ چھپائی اتنے میں ایک گنوار کہ گھوڑے پر سوار تھا اس طرف سے گزرا دیکھا کہ ایک عورت حسین خوبصورت ننگی بیٹھی ہے وہ والہ و شیدا ہو کے ہاتھ اس کا پکڑا اور گھوڑے پر چڑھا گھر میں لے گیا اور اپنے نکاح میں لایا عرض کہ سات برس اس کو اس جوان کی خانہ داری میں گزرے اور تین فرزند اس سے تولد ہوئے ایک دن وہ عورت ہمسایہ کی عورتوں کے ساتھ دریا میں نہانے کو گئی اور جس جائے پہلے ہار کپڑے رکھے تھے اسی جائے اب کے بھی اتار کے رکھے اور وہ واردات بھول کر نہانے میں مشغول ہوئی جب غوطہ ہمار کے سر اٹھایا تو اپنے تئیں صورت اصلی پر دیکھا اور کنارے پر جو مردانے کپڑے پہلے رکھے تھے وہاں وہی پائے جب کپڑے پہن کر گھر میں آیا تو دیکھا کہ وہ مچھلی جو بازار سے لاکے اپنی جو رو کو دی تھی سو اب تک جیتی تڑپ رہی ہے اور اس کی عورت کے ہاتھ میں جو کام تھا وہی کام وہ کرتی ہے اور بعض روایت میں یوں ہے کہ اس کی جو رو سوت کات رہی تھی ہنوز وہ پونی اس کے ہاتھ سے تمام نہ ہوئی تھی تب اس نے جا کے اپنی عورت سے کہا کہ اب تک مچھلی نہ پکائی اتنی دیر تو نے کیوں کی اس کی عورت بولی میاں کیا خیر تو ہے کچھ پی کے آئے ہو ابھی مچھلی لائے ہو ایک لٹلے میں کہیں مچھلی پکی ہے پھر اس نے سب واردات بتی ہوئی بیان کی وہ بولی اجی ابھی بہت دورو نشے میں چور ہوا اس نے یہ بات سن کے اپنے دل میں جانا کہ میں نے حال معراج کا سچ نہ جانا تھا اور رسول خدا کو جھوٹا بنایا اسی سبب سے یہ حال مجھ پر گزرا اس میں کچھ شک نہیں پس میں نے یقین کیا کہ صحیح ہے میں اور دین اسلام پر حق ہے حاصل کلام اس یہودی کو اسلام کی خواہش ہوئی اسی وقت جناب رسالت مآب ﷺ کے پاس آیا دیکھا کہ معراج شریف کا احوال بیان فرماتے ہیں تب اس نے

عرض کی یا رسول اللہ معراج کو میں جھوٹ جانتا تھا سو اس کی تعزیر پائی صحابہ نے پوچھا تو نے کیا تعزیر پائی تب اس یہودی نے حقیقت سب مچھلی کی اور غسل اور صورت بدلنے اور نکاح اور اولاد اور سات برس گزرنے اور پھر اصلی صورت پر آنے کی کیفیت بیان کی یہ بات سن کے تمام صحابہ طحہ شکر جناب رب العالمین کا پر عمل کرے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ معجزہ خاص آپ کے واسطے ہے کسی کو ایسا عنایت نہیں ہوا آخر وہ یہودی ایمان لایا اور ابو جہل کو کچھ اثر نہ ہوا اور کہا کہ یہ سب فریب بازی اور افترا سازی ہے تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا قولہ تعالیٰ من یهدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ ترجمہ یعنی جس کو اللہ راہ دے پھر نہیں کوئی بہکانے والا اس کا اور جس کو اللہ بہکائے پھر کوئی نہیں اسے راہ دینے والا اور جب خبر معراج شریف کی مکہ معظمہ میں مشہور ہوئی تب اکثر اہل متفق ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تمام احوال بیت المقدس کا ہم سے بیان کریں تو ہم آپ کے معراج کے حال پر ایمان لائیں اور صدق دل سے مسلمان ہوں کیونکہ ہم سب علامات بیت المقدس کی خوب جانتے ہیں اگر آپ آسمان پر گئے ہوں گے تو وہاں کا حال بھی آپ کو معلوم ہوگا اگر تم سچے ہو تو نشان بیت المقدس کا بیان کرو تب آنحضرت ﷺ کے نشان بتانے میں تھوڑا سا تاہل ہوا اس واسطے کہ احوال مسجد بیت المقدس کا بیان کرنا اس وقت کچھ ضرور نہ تھا اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام خدا کے حکم سے بیت المقدس کو اپنے پروں پر اٹھالائے اور آنحضرت ﷺ کے سامنے لا رکھا اس وقت جو کچھ لوگ پوچھتے تھے پیغمبر خدا اس کو بیان کرتے تھے جو آدمی نیک بخت اصلی اور سعید ازلی تھے ایمان لائے اور صدقت یا رسول اللہ ﷺ کہا اور جو لوگ بد بخت ذاتی تھے انہوں نے انکار کیا پس اے نیک طالع مہربانو بیت اس دقیقے کی بدرجہ احسن جانو کہ عالمان ہیئت و نجوم نے رصد اور ہندسہ کی دلیل سے ثابت کیا ہے کہ ماہتاب اگرچہ ستاروں میں چھوٹا ہے مگر حرم اس کا زمین سے بہت بڑا ہے اور یہ سبب گردش فلک کے ہزاروں برس کی راہ ایک لفظ میں طے کرتا ہے اور اپنی حرکت سے مغرب سے طرف مشرق کے سینکڑوں برس کی راہ ایک گھڑی میں جاتا ہے جب یہ سیر بسرعت ماہتاب کی عند الحقل مجال نہیں تب آفتاب نبوت کا کہ جس کے نور سے سب کچھ پیدا ہوا ہے اگر تھوڑی سی رات میں عرش کے اوپر جائے اور آئے کیا عجب ہے اور شیطان کہ بدترین خلق اللہ سے ہے وہ ایک لفظ میں مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک جاتا ہے اور جو شخص کہ بہترین مخلوقات ہوا اگر تھوڑی رات میں آسمانوں پر جائے اور آئے کیا مجال ہے اے نیک بختو ذرا غور کرو کہ فرشتے جبرئیل وغیرہ ہزاروں بار آسمان سے زمین پر آتے ہیں اور جاتے ہیں اگر ایک بار آنحضرت ﷺ کہ سب فرشتوں سے بہتر اور افضل ہیں زمین سے آسمان پر تشریف فرما ہوئے تو کیا بعید ہے اے ہوشیار و دیندارو سمجھو کہ نور البصر انسان کا مجرد آنکھ کھولنے کے

نویں آسمان کے ستاروں تک پہنچتا ہے اور جس کا جسم شریف کہ کروڑوں درجہ نور بصر سے پاکیزہ ہو وہ اگر ایک رات میں قدرت الہی سے آسمانوں پر پہنچے تو کیا عجب ہے اسی طرح ہزاروں دن و لیلیں آنحضرت ﷺ کے ثبوت معراج کی موجود ہیں پر اس جگہ طوالت کلام گو نہ اہل ایمان کے نزدیک اس قدر بس ہے۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن سرور عالم ﷺ ظلم اور ستم سے قریشیوں کے گھر چھوڑ کر ایک میدان میں جا کے درخت کے نیچے سو رہے اور تلوار اپنی اس کی شاخ پر لٹکا دی اس میں ایک یہودی اعرابی نے وہ تلوار لے کر آنحضرت ﷺ کو مارنے کے واسطے اٹھائی فوراً درخت نے اپنی شاخ سے اس یہودی کو ایسا مارا کہ مغز اس کا منہ سے نکل آیا اور عذاب ابدی میں گرفتار ہوا اور عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی رکانہ بن غبن نام اسفندیار وار مثل تہمتن بکریاں چراتا تھا ایک دن آنحضرت ﷺ کو دیکھ کے بولا اے محمد ﷺ تو ہمارے معبودوں کو باطل کہتا ہے حضرت نے فرمایا ہاں تب اس نے کہا کہ ہم دونوں امتحان کریں تو اپنے خدا کو پکارو اور میں اپنے معبودوں کو پکاروں اگر تو مجھ سے جیتا تو میں تجھ پر اور تیرے خدا پر ایمان لاؤں گا اور جو میں جیتا تو سب میرے معبود بزرگ ہیں یہ بات کہہ کر رسول خدا ﷺ کو پکڑ کر ایسا زور کیا کہ اگر پہاڑ ہوتا تو جگہ سے اکھاڑ پھینک دیتا مگر آنحضرت ﷺ کے ایک موئے مبارک کو بھی جنبش نہ دے سکا پھر آنحضرت ﷺ نے زور نبوت سے اس کو اٹھا کے ایسا پٹکا جیسے کہ دھوبی کپڑا پاٹ پر مارتا ہے تب اس نے جانا کہ محمد صادق ہیں اور ان پر جو نازل ہوا ہے سوچ ہے اور ہمارے معبود جھوٹے ہیں آخر ایمان لایا اور مسلمان ہوا اور جابر فرماتے ہیں کہ ایک مٹکا گھی کا حضرت ﷺ نے مالک بن انس کی ماں کو عنایت کیا تھا کہتے ہیں کہ پینتالیس برس گھی مٹکے کا خرچ کیا کبھی خالی نہ ہوا مگر ایک مرتبہ دھکا بچنے سے ٹوٹا اور حضرت ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے مجھ کو چند خرے بختے تھے اور میں نے ان کو ایک ہانڈی میں قریب بیس برس کے رکھا تھا میں بھی اس میں سے کھاتا اور لوگوں کو بھی خدا کی راہ میں دیتا وہ کم نہ ہوتے مگر حضرت عثمان ذی النورین کی شہادت کے دن وہ برکت جاتی رہی اور وہ جس دن مکہ معظمہ فتح ہوا اور آنحضرت ﷺ مسجد الحرام میں داخل ہوئے آپ کے دست مبارک میں ایک چابک تھا اس چابک سے بتوں کی طرف جو کعبے کے اندر تھے اشارہ کیا اور یہ آیت پڑھی وقل جاء الحق وذهق الباطل ترجمہ یعنی حق آیا اور جھوٹ نکل بھاگا اسی وقت بت سرنگوں ہو کے زمین پر گر پڑے اور ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا حضرت ﷺ نے فرمایا دابنہ ہاتھ سے کھانا کھایا کرو اس نے مکر و بہانے سے عذر بیان کیا کہ اے حضرت ﷺ میں دابنہ ہاتھ سے کھانا نہیں کھا سکتا ہوں تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو نہ کھا سکے گا پھر

ہرگز وہ شخص داسنے ہاتھ سے نہ کھاسکا اور آنحضرت ﷺ کی نبوت کے وقت بھی بعض پتھر بھی کہتا تھا اسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ اور جب کسی سنگریزے کو ہاتھ میں اٹھالیتے تو وہ تسبیح پڑھتا اور روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک ستون پر ٹیک لگا کے خطبہ پڑھتے تھے بعد چند روز کے جب منبر تیار ہوا اس پر کھڑے ہو کے خطبہ پڑھا اس ستون سے آواز فریاد و زاری کی نکلی اس واسطے کہ حضرت کی پشت مبارک کی برکت سے وہ محروم ہوا یہاں تک کہ جب آنحضرت ﷺ نے اس سے معافیہ کیا تب اس کو قرار آیا اور ایک دن ایک ہزار چار سو آدمی کا لشکر آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا لیکن پانی نہ تھا تمام کار ضروریات کے واسطے سب کے سب عاجز تھے آنحضرت ﷺ نے انکی شہادت کی زمین پر ٹیک دی اسی سے پانی جاری ہوا اور تمام لشکر وضو اور غسل اور کار ضرورت سے آسودہ ہوا اور ایک دفعہ خندق کی لڑائی کے دن چار سیر جو کی روٹی سے ہزار آدمی کو آنحضرت ﷺ نے شکم سیر کیا اور وہ روٹی پھر بھی اسی قدر موجود رہی اور ایک دن جنگ تبوک میں تیس ہزار آدمیوں کے لشکر میں فقط ایک آدمی کے لائق پانی تھا آنحضرت ﷺ نے ایک تیر اس پانی میں کھڑا کیا فوراً اس جوش و خروش سے پانی نکلا کہ سارا لشکر آسودہ ہوا اور ایک مرتبہ کئی شخص انصار میں سے آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے اونٹ شوخی کرتے ہیں اور بوجھ پیٹھ پر سے ڈال دیتے ہیں آنحضرت ﷺ ان اونٹوں کے پاس تشریف لے گئے اسی وقت اونٹوں نے اٹھ کر آپ کو سجدہ کیا آنحضرت ﷺ نے ان اونٹوں کی پیشانی کے بل پکڑ کر کچھ فرمایا اسی تاریخ سے اونٹوں نے پھر کبھی سرکشی نہ کی اور صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ حیوان سب آپ کو سجدہ کرتے ہیں ہم بھی آپ کو سجدہ کرتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں اگر سجدہ کرنا آدمیوں کو روا ہوتا تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اور ایک اونٹ نے حضرت ﷺ کے پاس آ کے اپنے مالک کا شکوہ کیا کہ مجھ سے بہت محنت لیتا ہے اور پیٹ بھر کے کھانے کو نہیں دیا آپ رحمۃ للعالمین ہیں مجھ کو آپ اس سے خرید کر لیجئے یا میری سفارش کیجئے آنحضرت ﷺ نے اونٹ کے مالک سے کہا کہ تو اس اونٹ کو بقیمت واجبی بیچ نہیں تو اس کے کھانے کی خبر لے اور ایک دن اونٹ نے حضرت ﷺ کے حضور میں آ کے عرض کی میں جن لوگوں میں ہوں وہ لوگ نماز عشاء کی نہیں پڑھتے ہیں قبل نماز عشاء کے سو جاتے ہیں تب حضرت نے ان لوگوں کو طلب فرمایا اور نماز کی تاکید اور ایک دن ایک اعرابی کو آنحضرت ﷺ نے اسلام کی دعوت کی اس نے کہا کہ آپ کی پیغمبری کی کیا دلیل ہے حضرت ﷺ نے فرمایا یہ درخت جو میرے سامنے ہے یہ گواہ ہے تب آنحضرت ﷺ نے اس درخت کو بلایا وہ خدا کے حکم سے حضرت ﷺ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور تین مرتبہ کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبده ورسوله تب وہ اعرابی یہ حال دیکھ کر ایمان لایا اور ایک دن آنحضرت ﷺ حضرت عباس اور ان کے لڑکوں کے

حق میں دعا فرماتے تھے تب اس مکان کے دروہیو اور پتھروں نے زبان فصیح سے کہا آمین آمین آمین اور ایک لڑکا کہ اسی دن تولد ہوا تھا اس کو حضرت ﷺ کے سامنے لائے حضرت ﷺ نے اس سے پوچھا اے لڑکے میں کون ہوں اس نے کہا آپ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو سچا ہے اور برکت دے تجھ کو اللہ تعالیٰ اور ایک شخص گونگا درزا د تھا حضرت نے اس سے پوچھا میں کون ہوں اس نے بے تامل کہا آپ رسول خدا ہیں اور ایک عورت اپنے لڑکے کو حضرت کے پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ اس لڑکے کو جنوں ہے حضرت نے اپنا دست مبارک اس کے سینے پر پھیرا فی الفور جنوں اس کا جاتا رہا اور ایک شخص اپنے لڑکے کو حضرت ﷺ کے پاس لایا اور کہا اے حضرت یہ لڑکا مثل گونگے کے چپ رہتا ہے بات نہیں کرتا آنحضرت ﷺ نے تھوڑا سا پانی اپنی کلی کا پلایا فی الحال باتیں کرنے لگا اور ایسا بڑا عالم اور عقلمند ہوا کہ اکثر لوگ اس سے تعلیم پاتے تھے اور ایک شخص کو استسقا کی بیماری تھی بلکہ وہ قریب الہلاک تھا حضرت سے آ کے دعائے شفا چاہی آنحضرت ﷺ نے آب دہن اپنا تھوڑا سا خاک میں ملا کر اس کو دیا اس نے وہ خاک زبان پر رکھی فی الفور وہ صحت یاب ہو گیا اور غزوہ خیبر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھوں میں شدت سے درد تھا آنحضرت ﷺ نے دعا کی اور تھوڑا سا آب دہن مبارک کا آنکھوں میں لگا دیا فوراً عین راحت پائی اور ایک شخص کی آنکھیں سفید ہو گئی تھیں اسکو کچھ نظر نہ آتا تھا آنحضرت ﷺ نے اس کی آنکھوں میں کچھ پڑھ کے پھونکا بعینہ اصلی خال پر آئیں اور دیکھنے لگا اور ایک شخص کا پاؤں ٹوٹ گیا تھا آنحضرت ﷺ نے ہاتھ مبارک اس کے ٹوٹے پاؤں پر پھیرا فوراً جوڑ مل گیا اور شفا پائی اور ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے بیٹے کو اگر آپ زندہ کر دیں تو میں آپ پر ایمان لاؤں گا تب آنحضرت ﷺ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور آواز دی اے لڑکے خدا کے حکم سے اٹھ لڑکے نے جواب دیا بیک یا رسول اللہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تیرے ماں باپ ایمان لاتے ہیں اگر تیری دنیا میں آنے خواہش ہو تو اپنے ماں باپ کے ساتھ آ کے رہ اس نے کہاں ماں باپ سے میں نے خدا کو زیادہ مہربان پایا اور ایک دن حضرت جابر نے جناب رسول خدا ﷺ کی دعوت کی اور ایک بکری ذبح کی تب حضرت جابر کے بیٹے نے کھیل سمجھ کر اپنے چھوٹے بھائی کو ذبح کر ڈالا اس کی ماں یہ حال دیکھ کر دوڑی اور لڑکا مارے ڈر کے بھاگ کر چھت پر چڑھ گیا اور جب وہ لڑکا ماں کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ڈراتا تب چھت سے گر کر مر گیا اس عرصے میں آنحضرت ﷺ جابر کے گھر تشریف لے گئے اور پوچھا تمہارے لڑکے کہاں ہیں حضرت جابر نے یہ خیال کیا اگر مرنا دونوں لڑکوں کا میں بیان کروں گا تو حضرت ﷺ کھانا نہ کھائیں گے اور بہت ناخوش ہوں گے یہ سوچ کر عرض کی یا رسول اللہ لڑکے میرے باہر کی طرف کھیل میں مشغول ہوں گے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ان کو تلاش کر کے لاؤ اور ہم مل

کر کھانا کھائیں گے تب ناچار ہو کے لڑکوں کی ماں نے احوال مرنے کا ان کے بیان کیا یہ بات سن کے
 رسول خدا بے قرار ہو کر دونوں لڑکوں کی تلاش پر جا کھڑے ہوئے اور دعا کی فی الفور دونوں لڑکوں نے
 زندہ ہو کر حضرت ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ گوشت اس بکری کا کھاؤ لیکن
 ہڈی اس کی نہ توڑو اس کے بعد ہڈیوں کو جمع کیا اور ہاتھ مبارک اپنا اس پر رکھ کر کچھ کلام الہی اس پر دم کیا
 فوراً وہ بکری زندہ ہوئی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ جس کے حق میں جو دعا فرماتے تھے اس کے
 تین پشت تک اثر دعا کا اسی طرح سے باقی رہتا تھا اور ایک دن حضرت انس بن مالک نے عرض کی
 یا رسول اللہ ﷺ آپ میرے واسطے کچھ دعا دنیا کی کیجئے تب آنحضرت ﷺ نے دعا کی یا الہی مال
 اور اولاد میں انس کی برکت دے انس کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی دعا سے اس قدر میں دولت مند ہوا
 کہ دولت میری کبھی کم نہ ہوئی اور جو عیش اور خوشی میں نے کی ہے سو کسی نے نہیں کی اور بولا اولاد میری سو
 آدمی سے زیادہ ہوئی اور ایک بار آنحضرت ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف کے واسطے دعا برکت کی کی سو
 ان کے واسطے دروازہ روزی کا ایسا کشادہ ہوا کہ اگر وہ پتھر اٹھاتے تو نیچے اس کے سونا اور چاندی پاتے
 پہلے وہ فقیر تھے آنحضرت ﷺ کی دعا سے ایسے امیر ہوئے کہ بعد ان کی موت کے پچاس ہزار دینار
 سونے کے بموجب وصیت کے محتاجوں کو دیے گئے اور چار لاکھ دینار چار بیبیوں کے حصے میں پہنچے
 حالانکہ زندگی میں اپنی بہت خیرات کر چکے تھے اس سبب سے حضرت رسول اللہ ﷺ نے ان کو بہشت کی
 بشارت دی تھی اور ایک دن آنحضرت ﷺ نے عمر کے سر مبارک پر ہاتھ اپنا رکھ کے دعا کی حضرت عمر کی
 عمر اتنی برس کی تھی تب بھی جوان تھے اور ایک دن ایک شخص کے چہرے پر دست مبارک پھیرا ایسی
 صفائی اور لطافت اس کے چہرے پر نمود ہوئی کہ دوسرے کا منہ میں مثال آئینے کی نظر آتا تھا اور ایک دن
 تھوڑا سا پانی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے منہ پر آنحضرت ﷺ نے ڈال دیا تب وہ بی بی ایسی
 حسینہ و خوبصورت ہوں کہ حسن و جمال میں مثل ان کے کسی کو نہ پایا اور ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے
 عتبہ کے بدن پر واسطے دفع مرض کے ہاتھ مبارک پھیرا اس کے بدن سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ بوئے
 مشک و عنبر پر وہ غالب تھی ہر چند کہ عورتیں اس کی اقسام طرح کی خوشبو ملتی تھیں لیکن وہ خوشبو پر غالب تھی
 اور حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت ﷺ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر
 میں تشریف لے گئے حضرت فاطمہ نے ان کو تسلی کے واسطے اپنے شکم مبارک کو کھول کر دکھلایا کہ چار پتھر
 پائے ہوئے ہیں یعنی چاروں سے تناول طعام نہیں کیا تھا اس کے بعد صاحبزادی کی بھوک سے ممکن
 ہو کے صحرا کی طرف تشریف لے گئے وہاں ایک اعرابی اونٹوں کو پانی پلواتا تھا حضرت نے کہا اے
 اعرابی کوئی مزدوری بتا اس نے کہا کہ کنوئیں سے پانی نکالو ڈول پیچھے تین خرے مزدوری کے دوں گا

آنحضرت ﷺ نے قبول کیا تب پہلے ڈول کی اجرت جو تین خرے ملے خود تناول فرماتے پانی کھینچنے میں مشغول ہوئے جب آٹھ ڈول حضرت ﷺ نے اور کھینچے قضائے الہی سے رسی ٹوٹ کے ڈول کنوئیں میں گر پڑا اعرابی نے غصہ ہو کر ایک طمانچہ رسول خدا کے چہرہ مبارک پر مارا عرض حضرت ﷺ نے ڈول اس کا کنوئیں سے نکال دیا اور چوبیس خرے اپنی اجرت کے لئے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تشریف لائے اعرابی نے جب حضرت کا گھبرو تحمل دیکھا اپنی حرکت نامعقول سے نادمو پشیمان ہو کے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا اور نہایت درد سے اس کے بے ہوش ہو گیا جب تھوڑا سا ہوش آیا تب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے دروازے پر آ کے شور و غوغا کرنے لگا آنحضرت ﷺ اعرابی کی خبر سن کر باہر تشریف لائے اعرابی نے بہت ساعذر کیا آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا اپنا ہاتھ تو نے کیا کیا اس نے عرض کی یا رسول اللہ تقصیر میری معاف کیجئے میں نے نادانستہ گستاخی کی اس کے خوف سے میں نے ہاتھ اپنا کاٹ ڈالا اب عفو تقصیر کا خواہاں ہوں آپ رحمۃ للعالمین ہیں میرے حال پر رحم کیجئے اور میرے کئے ہاتھ کو درست کیجئے تب آنحضرت ﷺ نے اس کے کئے ہاتھ کو ملا کے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کے پھونک دیا ہاتھ اس کا بدستور سابق درست ہو گیا اور وہ اعرابی اس معجزے کو دیکھ کر فی الفور ایمان لایا اور روایت ہے کہ ایک دن رسول خدا ﷺ نے جناب ابو بکر صدیقؓ سے فرمایا کہ لکڑیاں واسطے تعمیر مسجد مدینہ منورہ کے درکار ہیں کہاں ملیں گی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا رسول اللہ کے میں میرا مکان ہے اس مکان میں لکڑیاں بہت عمدہ ہیں اگر وہ کسی طرح سے آسکیں تو مسجد تعمیر ہو جائے آنحضرت ﷺ نے جناب مسبب الاسباب میں عرض کی کہ وہ لکڑیاں اڑ کر مدینہ منورہ میں آئیں اور مسجد نبوی میں خرچ ہوں اور حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ وقت شہرت پانے نبوت آنحضرت ﷺ کے اور ظلم و ستم قریشیوں کے ایک یہودی بڑا عقلمند مدینہ منورہ میں رہتا تھا ہمیشہ توریت کی تلاوت کرتا تھا ایک دن توریت میں صفت اور نام مبارک آنحضرت ﷺ کا لکھا دیکھا مارے غصے کے اپنی جو رو سے قینچی منگوا کے صفت اور نام مبارک حضرت کا کاٹ دیا پھر دوسرے دن اپنے معمول پر توریت کو پڑھنا شروع کیا دیکھا تو پھر اس مقام میں نام مبارک موجود ہے پھر کاٹ ڈالا تیسرے روز جب معمول آپ کا نام نامی پھر اسی جگہ موجود پایا اور نہایت غصے سے کانٹے پر مستعد ہوا کہ آواز غیب سے آئی اے ملعون اگر ہزار بار صفت اور نام مبارک آنحضرت ﷺ کا منادے گا پھر وہیں پائے گا ہرگز اور ہر آئینہ تو نہ مناسکے گا تب یہودی ڈرا اور جانا کہ محمد ﷺ ہے رسول خدا ہیں اس وقت مدینہ منورہ سے مکے میں جا کر رسول خدا کے پاس ایمان لایا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت ﷺ اپنے یاروں کے ساتھ بیٹھے تھے ایک یہودی بکری کے کباب بنا کے گوشت میں زہریلا

ملاہل ملا کے جناب رسالت مآب ﷺ کے حضور میں لایا اور کہا اے محمد ﷺ یہ کہا آپ کے واسطے لایا ہوں آپ ﷺ تناول کیجئے جو رسول خدا نے ارادہ کھانے کا کیا تب وہ وحشت بولا یا رسول اللہ آپ نہ کھائیں کیونکہ زہر قاتل ملا ہے تب آنحضرت ﷺ نے کہا اے یہودی اس گوشت میں زہر ملا ہے یہودی نے کہا سچ ہے لیکن آپ کو کس نے خبر دی فرمایا اسی گوشت نے تب یہودی نے کہا اگر آپ نبی برحق ہیں تو اس گوشت کو کھائیے اور زہر آپ کو اثر نہ کرتے تو ہم جانیں آپ نبی سچے ہیں حضرت نے بسم اللہ پڑھ کر ایک ٹکڑا اس میں سے کھایا اور باقی یاروں کو تقسیم کر دیا سب بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر کھا گئے کسی کو زہر نے اثر نہ کیا پس اکثر یہودیوں نے اس معجزے سے دین اسلام قبول کیا اور ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ بارہ ہزار آدمی اہل یمن کے واسطے حج کرنے کے مکہ معظمہ میں آئے تھے اور ان کے ساتھ ایک بت کہ نام اس کا ہبل تھا جڑاؤ جو اہر سے بنا تھا اور پارچہ حریری میں پیچیدہ وہ لوگ اس کی پوجا کرتے تھے اور رسول خدا نے ان کو اسلام کی دعوت کی تب ان لوگوں نے کہا کہ تمہاری پیغمبری کی کیا دلیل ہے حضرت نے فرمایا کہ ہبل میری پیغمبری کی گواہی دے تو تم سب مجھ پر ایمان لاؤ گے کہا اگر ایسا ہوئے تو ضرور ہم سب ایمان لائیں گے تب آنحضرت ﷺ نے اس ہبل کو بلایا اس نے لبیک یا رسول اللہ کہا اور چلا آیا اور رسول خدا کے سامنے ادب سے کھڑا ہوا پس حضرت ﷺ نے ایک لکڑی اس کو ماری اور فرمایا کہ تو کہہ میں کون ہوں بولا انت رسول اللہ وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبده ورسوله ترجمہ یعنی آپ رسول خدا کے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود لائق بندگی کے مگر اللہ کے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ بندے اللہ کے اور بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو کون ہے کہا میں پتھر ہوں ان لوگوں نے مجھے معبودی پکڑا ہے اور یہ شخص غلط ہے جب ان لوگوں نے یہ حال دیکھا تو ایک بارگی بارہ ہزار آدمی سجدے میں آئے اور توبہ استغفار کر کے مسلمان ہوئے اور روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب مدینہ منورہ میں داخل ہوئے گھر میں ابو ایوب انصاری کے اترنے اور ان کی ایک ٹکڑا زمین تھی اس میں غلہ وغیرہ پیدا نہیں ہوتا تھا تب آنحضرت ﷺ نے ایک مٹھی گیہوں اس میں جھپٹ دیے اسی وقت اگے اور پکنے کے تیار ہوئے اور کھیت کو کاٹا اور پکا کے کھایا اور کاٹنے کے بعد اس کی جڑ سے بیگن کا درخت پیدا ہوا مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے روز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھانا پکاتی تھیں آنحضرت ﷺ نے ہاتھ مبارک اپنا اس چولہے میں کہ تیز آگ جلتی تھی داخل کیا اور دیر تک اس کے اندر رکھے رہے لیکن کچھ ضرر دست مبارک کو نہ ہوا اور روایت ہے کہ ایک شخص انصار میں سے آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ جو رووں کے حق میں دعا کی اس کی جو روئیں میری چار

ہیں فرزند ایک سے بھی نہ ہوا یہاں تک کہ سب بڑھیا ہو گئیں حضرت نے اس کی جوروں کے حق میں دعا کی اس کی جوروں کو حمل رہا اور روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جو کی راہ میں یاروں کے ساتھ ایک مقام میں اترے وہاں یاروں نے شکایت کی یا رسول اللہ کھانا پکانے کے واسطے لکڑیاں نہیں ہیں آنحضرت ﷺ نے بجائے لکڑیوں کے پتھر رکھ دیے وہ پتھر مانند لکڑیوں کے جلتے رہے اور روایت ہے جب آنحضرت ﷺ ابو بکر صدیقؓ کو لے کر غار ثور میں تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ پاس اس وقت درندے اور چرندے چلے آتے تھے اور باتیں کرتے تھے اور مروی ہے کہ ایک بار اہل طائف نے رسول خدا سے یہ معجزہ طلب کیا اس پتھر سے ایک درخت میوہ دار پیدا ہوئے تو ہم سب آپ پر ایمان لائیں آنحضرت ﷺ نے قدم مبارک اس پتھر کو رکھ دیا قدرت الہی سے ایک درخت میوہ دار اس پتھر سے پیدا ہوا تب تب اکثر اہل طائف اس معجزے سے ایمان لائے اور خبر ہے کہ حدیبیہ کی لڑائی کے روز آنحضرت ﷺ نے حضرت امام حسنؓ کو پکارا اور آنحضرت ﷺ کئی دن کی راہ میں تھے انھوں نے جواب دیا لبیک یا رسول اللہ اور اس آواز کو سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی اے بابا جان میں بہت بھوکی ہوں اور روایت ہے کہ خندق کی لڑائی کے روز آنحضرت ﷺ کی ہتھیلی مبارک سے مانند آفتاب کے روشنی ظاہر ہوئی اور اس روشنی کی شعاع سے بہت لوگ غم میں آگئے اور روایت ہے کہ ایک نصاریٰ قوم خزرج میں متول ہوا تھا ان کو قاتل کا دریافت کرنا مشکل تھا آنحضرت ﷺ کی جناب میں عرض کی حضرت نے اس مقتول پر کسی درخت کی شاخ رکھی تب اس مقبول نے حکم الہی سے زندہ ہو کر نام قاتل کا بتلادیا اور روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مقام تبوک میں آئے ایک قوم کو دیکھا کہ ان کے ساتھ ایک بت سونے کا ہے آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ کیا بت لکڑی کا ہے اور اپنا دست مبارک اس بت پر رکھ دیا وہ بت کاٹھ کا ہو گیا اور اس معجزے سے اکثر بت پرست ایمان لائے اور بت پرستی چھوڑ دی مروی ہے کہ جب سعد بن معاذ کے حکم سے بنی قریظہ قتل ہوئے خون سے ان کے زمین بھر گئی اور اس کی بدبو سے لوگ حیران رہے آنحضرت ﷺ نے دعا کی تب مینہ برسنا زمین پاک صاف ہو گئی اور وہ بدبو جاتی رہی اور روایت ہے کہ ایک شہر جدے سے رسول خدا طائف کی طرف تشریف فرما ہوئے وہ کئی دن کی راہ تھی تب حق تعالیٰ نے مابین طائف اور جدے کے زمین تہہ قدم مبارک میں آنحضرت ﷺ کے جمادی مانند تھان کپڑے کے تب آنحضرت ﷺ ایک ساعت میں وہاں پہنچ گئے اور رسول خدا نے ابن یزیدؓ کو اسلام کی طرف دعوت کی وہ بولا کہ ہمارے پتھر کے معبودوں کو اگر سونا بنا دو تو ہم مسلمان ہوں گے اور ایمان لائیں گے تب آنحضرت ﷺ نے جناب باری میں دعا کی وہ سب سونا ہو گئے اور وہ وہ سب ایمان لائے اور مروی ہے کہ ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شکایت کی یا رسول

اللہ حسینؑ بھوکے ہیں اور کچھ کھانے کی قسم سے موجود نہیں تب آنحضرت ﷺ نے دعا کی حق تعالیٰ نے ایک خوان مچھلی تلی ہوئی اور طرح طرح کی نعمتیں اس میں تھیں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں بھیجا سب نے آسودہ ہو کے کھایا اور پھر کھانا اسی قدر موجود رہا ایک بار لوگوں نے حضرت سبیہ معجزہ طلب کیا کہ اگر روٹی اور سالن معلق ہو پر پکا دو تو ہم تم پر ایمان لائیں گے تب رسول خدا نے خدا کے حکم سے ویسا ہی کیا اور لوگوں نے کھایا اور مروی ہے آنحضرت ﷺ کی دعائے خیر سے نوانصاری کو کہ بیماری برص اور جذام کی تھی آرام ملا اور روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ نے قوم عیسوی کو دعوت اسلام کی ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام مٹی کی چڑیا بنا کر پھونک مارتے تو خدا کے حکم سے زندہ ہو کر اڑ جاتی تھی اگر آپ ایسا معجزہ ہم کو دکھائیں تو ہم آپ پر ایمان لائیں تب آنحضرت ﷺ نے تھوڑی خاک اٹھا کے چڑیا کی صورت بنا کے بسم اللہ پڑھ کر پھونک دی خدا کے حکم سے وہ زندہ ہو کر اڑ گئی اور روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ یاروں کے ساتھ بیٹھے تھے ایک مرد قریش نے آ کے کہا یا رسول اللہ ابو جہل پر دس ہزار دینار میرے پانے ہیں ہو دیتا نہیں ہر روز لیت و لعل میں رکھتا ہے مجھے حیران کرتا ہے کیونکہ وہ زبردست ہے اور میں کمزور ہوں اگر آپ اس کے پاس جا کر دلا دیں تو مجھ پر بہت احسان ہو یہ سن کر حضرت رسول ﷺ اس کو ہمراہ لے کر ابو جہل کے پاس تشریف فرما ہوئے اور وہ اس وقت چند قریشیوں کے ساتھ بیٹھا تھا بہت تعظیم و تکریم آنحضرت ﷺ کی پر عمل کر یا اور پوچھا کہ کس ارادے سے آپ تشریف لائے ہیں فرمایا اے ابو جہل دس ہزار دینار اس غریب کے کیوں نہیں دیتا فوراً ابو جہل نے دس ہزار دینار نکال کر اس کو دیے تب وہ مرد قریش خوش ہو کر ایمان لایا اور آنحضرت ﷺ جب وہاں سے تشریف لائے تب ابو جہل کی جو رو ابو جہل سے لڑنے لگی کہ کیوں تو نے دشمن کی خاطر کی اور مال ہاتھ سے کھویا کہا جب محمد ﷺ آئے تو ان کے دونوں بازوؤں پر دو اڑدھے تھے میں نے دیکھا کہ منہ پھیلا کر مجھے نکل جانے کا قصد کرتے ہیں اس ڈر سے جلد میں نے مال اس کا دے کر رخصت کیا اور روایت ہے کہ ابو جہل بارہا قریشوں کی مجلس میں کہا کرتا تھا کہ بجز وہی محمد کے ڈر اور لرزہ میرے وجود پر ہوتا تھا سو اس کا سبب یہ ہے کہ بہت تیرے بردار اور شیر اور سانپ گردا گردان کے مجھے نظر اور یہ کہتے تھے کہ اگر محمد ﷺ کے ساتھ کوئی شخص بے ادبی اور نامعقول گفتگو کرے گا تو اس کو ہم سب مار ڈالیں گے اسی طرح کا جادو محمد ﷺ کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے سچ ہے خدا جس کو گمراہ کرے اس کو کون راہ پر لائے وہ لعین یہ سب صریح معجزے دیکھ کر جادو شمار کرتا تھا اور روایت ہے کہ جب نبوت کی خبر پیغمبر ﷺ کی اطراف عرب میں مشہور ہوئی اکثر لوگ ہر چہا طرف کے آنے لگے ایک مرتبہ بہت لوگ اعرابی بقصد ایمان کے مکے کی راہ سے آتے تھے قریش اور ابو جہل نے پوچھا کہ تم محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس

جاتے ہو مگر بے معجزے کے ان پر ایمان نہ لائیں ان سب نے کہا کیا معجزہ ان سے طلب کریں تو ان سب نے کہا کہ چلو ہم سب بھی تمہارے ساتھ مل کر معجزہ طلب کریں تب وہ سب مل کر آئے اور کہا اے محمد ﷺ اہل قریش اور اعرابی سب جمع ہوئے ہیں ایک معجزہ دکھلاؤ تو ہم سب تم پر ایمان لائیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا معجزہ چاہتے ہو کہا ایک پتھر سفید اس میدان میں پڑا ہوا ہے اس پتھر کا رنگ مثل سرخ کے ہو جائے اور اس سے ایک سونے کا درخت چھ شاخ کا پیدا ہوئے اور ہر شاخ میں سو سو پتے اور شاخیں پھولوں سے بھری ہوں اور ہر پتے میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا رہے اور اس کی ہر شاخ میں چھ قسم کے میوے اور ہر میوے میں چھ قسم کا مزہ مانند کھجور اور انگور اور امرود اور سیب اور انار اور بیز کے ہو اور ہر شاخ میں ایک چڑیا سفید ہوئے کہ منتقار اس کی سونے کی اور پاؤں اس کے مانند لعل کے ہوں اور وہ زبان فصیح سے تمہاری پیغمبری پر گواہی دے تو ہم سب آپ پر ایمان لائیں گے یہ سب باتیں رسول خدا نے ان سب سے سن کر فرمایا اللہم اعظمی هذا المعجزة ترجمہ یعنی خدایا مجھ کو یہ معجزہ بخش دے اتنے میں جبرئیل امین رب العالمین کی حضور سے آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ جو آپ نے درخواست کی جناب باری میں وہ مقبول ہوئی جو آپ کو مطلوب ہو اس پتھر سے طلب کیجئے خدا کے فضل سے وہ سب ظہور میں آئے گا تب آنحضرت ﷺ نے اس پتھر کے پاس جا کے شہادت کی انگلی سے اس پتھر کی طرف اشارہ کرتے کیا بجز اشارہ کرنے کے درخت و چڑیا وغیرہ جیسا کہ انہوں نے کہا تھا ویسا ہی موجود ہوا یہ معبود کی قدرت کا تماشا دیکھ کے سب اعرابی ایمان لائے اور اہل قریش ایمان نہ لائے اور کہا یہ سب جادو ہے تب حضرت نے فرمایا اے لوگو یہ جادو نہیں یہ قدرت الہی ہے اور روایت ہے کہ ابو جہل لعین نے ایک دن کہا کہ میرے گھر میں ایک پتھر پھٹ کر اس میں سے ایک طاؤس عجیب نکلا تو میں ایمان لاؤں گا تب حضرت نے دعا کی پتھر پھٹ کر اس میں سے ایک طاؤس نکلا سینہ اس کا سونے کا اور سر اس کا زرد کا اور بازو اس کے موتی کے اس لعین نے یہ امر عجیب دیکھا تو بھی اپنے عہدے سے منہ موڑا اور ایک دن ابو جہل ایک یہودی کو ہمراہ لے کر وقت شب رسول خدا کے پاس آیا اور کہا اے محمد ﷺ اس وقت کوئی معجزہ ہم کو دکھاؤ نہیں تو تیغ بے دروغ سے سر تمہارا جدا کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا تو کیا معجزہ دیکھنا چاہتا ہے وہ یہودی ابو جہل سے بولا کہ محمد ﷺ سخت جادو گر ہے اور جادو آسمان پر نہیں چلتا اس کو کہو کہ چاند کو آسمان پر دو کھڑے کرے تب معلوم ہوگا کہ جادو ہے یا معجزہ پس ابو جہل کے کہنے سے حضرت ﷺ نے شہادت کی انگلی اٹھا کے چاند کی طرف اشارہ کیا کہ شق ہوا سے چاند خدا کے حکم سے اسی دم دو کھڑے ہو کے آدھا اپنی جگہ پر رہا اور آدھا دوسری جگہ پر گیا یہ دیکھ کے ابو جہل نے کہا پھر دونوں کھڑے مل جائیں آنحضرت ﷺ نے اشارہ فرمایا پھر وہ دونوں ٹکڑا

آپس میں مل گئے وہ یہودی ایمان لایا اور ابو جہل نے کہا کہ محمد ﷺ نے ہماری آنکھیں جاو سے باندھ کے چاند کے دو ٹکڑے دکھائے اب مسافروں سے پوچھنا چاہیے کہ فلاں تاریخ چاند کو دو ٹکڑے ہوتے کسی نے دیکھا یا نہیں غرض مسافروں سے پوچھا انھوں نے کہاں فلاںی رات کو چاند کے دو ٹکڑے ہوتے ہم نے دیکھا تھا پس لوگوں نے یہ گواہی دی تب بھی ابو جہل ایمان نہ لایا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ نویں سال ہجری میں ایک دن رسول خدا نے مدینے کی مسجد میں فرمایا کہ اے یارو نجاشی بادشاہ حبش نے وفات کی اور اس کی نماز جنازہ اس وقت ہوتی ہے نماز پڑھنا چاہیے تب سب صحابہ کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کی بعد نماز کے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ میت غائب پر نماز درست ہے فرمایا نہیں مگر مجھ کو جبرئیل نے اس کی وفات کی خبر دی اور اس کی لاش میں نے دیکھی اس واسطے نماز جنازہ ادا کی اور تمہاری بھی نماز میری اقتدا سے درست ہوئی الغرض جیسے معجزات آنحضرت ﷺ سے ظاہر ہوئے ہیں ایسے اور کسی نبی مرسل یا غیر مرسل سے نہیں ہوئے اور جو کرامتیں اس امت کے اولیاءوں سے ظاہر ہوئی درحقیقت وہ بھی معجزات سے آنحضرت ﷺ کے ہیں یہ قیامت تک ظاہر ہوں گی۔

ہجرت مدینہ:

روایت کی گئی ہے کہ جب خبر معراج آنحضرت ﷺ کی ملک عرب میں ہر طرف مشہور ہوئی تب اکثر اہل عرب وغیرہ ایمان لائے اور بعض مشرک ایذا اور تکلیف دینے پر رسول خدا کے مستعد ہوئے اس لیے جناب باری سے حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا اے رسول مقبول ﷺ بعد سلام اور ورود کے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اپنے یاروں کو مدینہ منورہ میں بھیجو سوا ابو بکر کے تب آنحضرت ﷺ نے یاروں کو بلایا مصعبؓ اور ابن ام مکتومؓ اور ابن مسعودؓ اور عمادؓ اور بلالؓ اور سعدؓ وغیرہ چھتیس صحابہ حضرت کو امیر حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں روانہ کیا اور آپ منتظر وحی کے رہے اور ابو جہل لعین حضرت ﷺ کے مار ڈالنے کی کافروں سے مشورت کر رہا تھا اس میں ابلیس خبیث علیہ العنتہ ایک پیر مرد کی صورت بن کے ان کافروں کے پاس آیا اور کہا اے صاحبو میں بڑھا رہنے والا نجد کا تمہاری مدد کو آیا ہوں مال اور آدمی بہت رکھتا ہوں تب ان سب نے ابلیس کو جگہ دی اور اپنی مشورت میں شریک کیا ابو جہل نے کہا اے بڑھے کہو کہ محمد ﷺ کے حق میں کیا تدبیر کریں اس لعین نے کہا اے ابوالحکم محمد ﷺ نے اپنے باپ دادا کے دین کو جھوٹا کیا اور اپنے جھوٹے دین کو جاو سے جاری کیا چاہتے ہیں تم حاکم مکہ ہو قوم تمہاری بے شمار ہے اور لشکر بسیار اور محمد ﷺ اس وقت تنہا ہیں کیونکہ ان کے یار سب مدینے کی طرف گئے ہیں جس وقت کہ محمد ﷺ اپنے بستر پر سوتے ہوں ایک شخص جا کے سر

ان کا کاٹ لائے تاکہ کسی کو خبر نہ ہو اور فساد برپا نہ ہوئے سب نے یہ صلاح پسند کی آپس میں جب یہ بار مقرر ہوئی تب ابو جہل لعین نے کہا اے یارو آج کی رات سر کاٹنا محمد ﷺ کا ضرور ہے غرض اس کام کے واسطے بیس آدمی جری کار آرمودہ کو قوم قریش میں سے مقرر کیا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کے حضرت ﷺ کو خبر دی کہ آج قریش کی محفل میں یہ بات مقرر ہوئی ہے کہ آج کی رات سر تمہارا تن سے جدا کریں اور حکم جناب باری کا یوں ہوا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر سلا کے ابو بکر صدیقؓ کو ہمراہ لے کر مکے سے ہجرت کر کے مدینہ کی طرف جاؤ کہ تمہارا کام اسلام کا وہیں سے انجام پائے گا تب آنحضرت ﷺ نے حقیقت وحی کی حضرت ابو بکر صدیقؓ سے بیان کی جب رات ہوئی مرتضیٰ علیؓ کو اپنے بستر پر سلا کے ابو بکر صدیقؓ کو ہمراہ لے کر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ میں غرہ ماہ ربیع الاول شب دو شنبہ کو نبوت کے تیرھویں سال اور شب معراج کے آٹھ مہینے کے بعد کہ اس وقت عمر شریف آپ کی تریس برس کی تھی ہجرت کی اور اسی شب ان بیس آدمیوں نے جو ابو جہل لعین نے متعین کیے تھے رسول خدا کے گھر پر جا کر محاصرہ کیا مگر اللہ نے وہیں پر ایک خواب ایسا مسلط کیا کہ آنحضرت ﷺ اس محاصرہ سے نکل گئے ان کو اصلاً معلوم نہ ہوا پیچھے ایک ساعت کے ابلیس نے نیند سے اٹھا کے کہا اے یارو محمد ﷺ بھاگا ہے تب وہ بیس آدمی تلوار لے کر آنحضرت ﷺ کے بستر پر آئے دیکھا کہ علی کرم اللہ وجہہ رسول خدا کے بستر پر سو رہے ہیں پوچھا محمد ﷺ کہاں ہیں مرتضیٰ علیؓ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں پھر سب نے بہت سی تلاش کیا نہ پایا آخر ابو جہل کو خبر کی تب شیطان نے کہا کہ اے ابو جہل میں جانتا ہوں کہ محمد ﷺ ابو بکر کو ہمراہ لے کر مدینہ کی طرف بھاگے ہیں جلدی پیچھا کرو تو ملیں گے وہ فارا محل حیل میں چھپ رہیں گے وہاں ان کو پاؤ گے پس تمام قریش نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خانہ تلاشی کی نہ پایا تب مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول مقبول کو خبر دی کہ تمام قریش آپ کے پیچھے آتے ہیں آپ کے ایذا دینے کو آپ اس فارا محل میں چھپ رہے تب آنحضرت ﷺ ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ اس فارا محل میں چھپ گئے اور خدا کے حکم سے ایک مکڑی نے اس فارا کے دروازے پر جالا بنا لیا اور دو کبوتروں نے اس میں بیٹھے دیے اور جبرائیل نے آ کے خاک کوڑا اس پر جھاڑ دیا تھا کہ پرانا معلوم ہو اور کفار نہ پہچان سکیں جب وہ کوہ اٹھل پر پہنچ کر ہر طرف تلاش کرنے لگے ابلیس کو معلوم تھا اس نے چاہا کہ آدمی کی صورت بن کر پیغمبر خدا ﷺ کو دکھلا دے اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنا پر شیطان کو مار کر دریائے محیط میں ڈال دیا اور وہ بدخواہ اس فارا کے دروازے میں آ کر تلاش کرنے لگے کوئی کہتا تھا اس فارا کے اندر گھسے ہیں کسی نے کہا نہیں اس کے اندر کیونکر جائیں گے منہ اس کا بہت چھوٹا ہے اور کسی نے کہا پھر یہاں سے محمد ﷺ کہاں

گئے اسی طرح کفار آپس میں کہہ رہے تھے کہ دو کبوتر اس غار کے منہ سے اڑ گئے جب کبوتر کے اٹنا اور مکڑی کا جالا اور خاک اور کوڑا اس پر پڑا ہوا قریش نے دیکھا تب وہاں سے پھر آئے اور آنحضرت ﷺ تین دن اس غار کے اندر جا کے سجدے میں رہے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جو دیکھا کہ اس غار کے اندر چاروں طرف بچھو اور سانپ کے سوراخ بہت ہیں تو اپنے بدن کے کپڑے اور دستار پھاڑ پھاڑ کر سوراخوں کو بند کیا صرف زیر جامہ ثابت رہا اور کپڑا نہ ہونے کے سبب ایک سوراخ باقی رہا وہ بند نہ ہو سکا حکم الہی سے ایک مار زہر دار نے چاہا کہ اس سوراخ سے نکل کر رسول اللہ کا قدم بوس ہو اس میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی نظر اس پر پڑی اس وقت اپنے پاؤں کو اس سوراخ کے منہ پر رکھ دیا اور اس کے آنے کی راہ بند کی تب اس غار کے اندر سے سانپ نے ابو بکر صدیقؓ کے پاؤں میں کاٹا اور زہر نے غلبہ کیا تمام بدن میں لرزا پڑا مگر پاؤں اپنا غار کے منہ سے نہ ہٹایا مثل ستون کے قائم رکھا آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو یہ حال دیکھ کے فرمایا اے ابو بکرؓ کیا ال ہے تمہارا انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ ایک بڑا سانپ اس غار سے نکلتا تھا اس واسطے میں نے اپنے پاؤں سے بند کیا اور اس سانپ نے میرے پاؤں میں کاٹا اور زہر نے اس کے مجھ پر غلبہ کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پاؤں پان کھینچ لو تب ابو بکر صدیقؓ نے پاؤں اپنا کھینچ لیا ایک سانپ سوراخ سے نکل آیا اور عرض کی یا رسول اللہ جب میں نے دیکھا کہ ابو بکر صدیقؓ آپ کے قدم چومنے سے مجھ کو محروم کرتے ہیں اس واسطے میں نے ان کو کاٹا یہ کہہ کر ایمان لایا اور قدم بوس ہو کر اپنے گڑھے کے اندر گھس آیا اور آنحضرت ﷺ نے اس زخم کو تیب از چوس کر تھوکا حق تعالیٰ نے شفاء کامل بخشی اور چوتھے روز آنحضرت ﷺ اور ابو بکر صدیقؓ اس غار سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس میں ابو جہل نے سراقہ بن جہشم کو یہ خط لکھا کہ محمد ﷺ بن عبد اللہ یہاں سے بھاگ کر مدینے میں جاتا ہے مناسب ہے تم کو کہ اس کو جہاں ملے پکڑ کے میرے پاس بھیج دو تب سراقہ بن جہشم نے آنحضرت ﷺ کو راہ میں آ کر گھیرا اور نیزہ داہنے ہاتھ میں پھیرا اور گھوڑا کدا کر ارادہ کیا کہ رسول خدا کے سامنے آئے اور پکڑے خدا کے حکم سے اس وقت زمین اس کے گھوڑے کے پیٹ تک نکل گئی سراقہ نے اس دم جانا کہ محمد ﷺ صادق ہیں اور عذر خواہی کرنے لگا اور اقرار کیا کہ مجھ کو چھڑو ادب سے کہ میں چلا جاؤں اور جو بدخواہ آپ کے پیچھے آتے ہوں گے ان کو پھیر دوں اور کہوں گا کہ میں نے اس طرف بہت تلاش کی محمد ﷺ کو نہ پایا تب آنحضرت ﷺ نے زمین کو فرمایا ارض خلیلہ ترجمہ اے زمین چھوڑ دے اس کو تب زمین نے گھوڑے کے پاؤں کو چھوڑا اور سراقہ خلاص ہو کر پھر گیا اور بدخواہوں سے ملاقات سراقہ نے وہی باتیں کہیں جو حضرت ﷺ سے وعدہ کیا تھا اور جب آنحضرت ﷺ وہاں سے

کراخ العنم میں پہنچے وہاں کا سردار قوم بریدہ اسکی نام رسول خدا کی خبر سن کر سات سو آدمی ہمراہ لے کر پیغمبر خدا کے استقبال کو آیا اور سب کے سب مسلمان ہوئے پھر آنحضرت ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے ربیع الاول کی سولہویں تاریخ دو شنبہ کے روز قبا میں پہنچے اور قبا ایک گاؤں کا نام مدینے کے پاس اور وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت کی بہت لوگ ایمان لائے اور وہاں چار روز پیغمبر خدا رہے جب اہل مدینہ نے آنحضرت ﷺ کی خبر پائی تمام سردار وہاں کے مع صحابہ حضرت عمر اور حمزہ وغیرہما رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت کے استقبال کو آئے غرض ربیع الاول کی بیسویں تاریخ جمعہ کے دن مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور ابو ایوب کے گھر میں اترنے ہجرت کا بیان تمام ہوا۔

جنگ بدر:

روایت میں آیا ہے کہ بعد ہجرت کے ایک برس تک جہاد کا اتفاق نہ ہوا دوسرے سال جنگ بدر الکبریٰ کی واقع ہوئی اور پانچویں سال میں بدر الصغریٰ کی اور اسی طرح دس برس کے اندر کہ پیغمبر خدا مدینہ منورہ میں رہے پچیس لڑائیاں کفاروں سے کیں اور بعض روایت میں ہے کہ ستائیس بعد نزول اس آیت کے قولہ تعالیٰ فاقتلو المشرکین حیث وجدتموہم ترجمہ یعنی قتل کرو تم مشرکوں کو جہاں پاؤ ان میں سے سات لڑائی میں یعنی جنگ بدر اور جنگ احد اور غزوہ خندق اور بنی قریظہ اور بنی مصطلق اور خیبر اور طائق میں آپس تشریف لے گئے تھے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وادی القریٰ اور خابہ اور بنی نضیر میں بھی گئے تھے ایسی ہی اور پچاس لڑائیاں ہوئیں اس میں صرف لشکر کو بھیجا خود تشریف فرمانہ ہوئے اور اس مدت کے اندر آنحضرت ﷺ کو سوائے دعوت اسلام اور تعلیم احکام دین اور کافروں سے جہاد کرنے اور بنائے مسجد کے اور کچھ کام نہ تھا یہاں تک کہ دین کو کمالیت کو پہنچانا اور لڑائی بدر الکبریٰ کے ہونے کا یہ سبب تھا کہ ایک دن آنحضرت ﷺ اپنے یاروں کے ساتھ بیٹھے تھے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ کے مشرک سودا گرا بوسفیان اور عمرو ابن العاص کی طرف سے آتے ہیں اپنے یاروں کو بھیجو تا ان سب کو ماریں اور غنیمت لیں اور ان سے خوف نہ کریں خدا کے فضل سے تم کو فتح و نصرت ہوگی حضرت نے اپنے یاروں کو فرمایا اور سومر دمسلمان جمع ہوئے اس میر تیرہ آدمی گھوڑے کے سوار اور اسی آدمی شتر سوار اور باقی پیادہ تھے اور کسی کے پاس ہتھیار لڑائی کا نہ تھا مگر ہر ایک کے ہاتھ میں لاشی تھی کافروں سے لڑنے کے لیے جب چاہ بدر کے نزدیک پہنچے تو ان سودا گروں کو یہ احوال کسی طرح معلوم ہو گیا آخر مکے میں یہ خبر پہنچائی کہ محمد ﷺ نے جماعت کثیر کے ساتھ راہ ہماری بند کی ہے اور ارادہ ناخست و ناراج کار کھتے ہیں پس ابو جہل نے یہ بات سن کے منادی کی تمام اہل مکہ ایک ہزار ایک سو سوار

ہمراہ رکھتے تھے پس ابو جہل ان سواروں کو لے کر مع خود لڑنے کو آیا اور جبرئیل یہ خبر رسول خدا کے پاس لائے کہ ابو جہل اتنا لشکر لے کر لڑنے کو آتا ہے اور اللہ کے فضل سے تمہاری نصرت ان پر ہوگی مومن یہ بات سن کے بہت خوش ہوئے اور دوسرے دن لشکر دونوں طرف آ کے جمع ہوئے اور ابو جہل لعین کی آنکھ میں لشکر نصرت اثر تھوڑا معلوم ہوا اور اپنا لشکر بہت اس واسطے خوش ہو کے کہنے لگا میرے ساتھ اتنا لشکر ہے محمد کے خدا سے البتہ لڑ سکیں گے بلکہ اس کے واسطے ہمارا تھوڑا سا کافی ہے جب یہ بات رسول خدا کے گوش مبارک میں پہنچی سجدے میں آ کر کہا خدا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے سو پورا کر ان پر ہم کو فتح دے پس اول لشکر سے ابو جہل کے عتبہ اور شیبہ اور ولید بن مغیرہ جنگ گاہ میں آ کر کھڑے ہوئے اور لشکر نصرت اثر محمد ﷺ سے عبداللہ بن رواحہ اور عوف بن حارث اور مسعود بن حارث لڑائی میں آئے تب لشکر ابو جہل کے لوگ حقارت سے کہنے لگے کہ اول نام اپنا بتاؤ پیچھے ہم سے لڑو۔ ان تینوں مومنوں نے اپنا نام بتایا پھر مشرکوں نے کہا کہ تم ہماری لڑائی کے قابل نہیں تم جاؤ اس کے بعد ایک نعرہ مارا کہ اے محمد ہمارے مقابل میں ہمسرا ہمارا بھیج پس خواجہ عالم علیؒ نے حضرت حمزہؓ اور حضرت علی مرتضیٰؓ اور عبید بن حارثؓ کو بھیجا تب دونوں طرف کے لشکروں میں لڑائی ہوئی حضرت حمزہؓ نے ابو جہل کے لشکر سے شیبہ کا سر کاٹا اور علی مرتضیٰؓ نے ولید بن مغیرہ کو مارا اور عتبہ نے حضرت عبیدہ کا پاؤں توڑا تھا تو بھی حضرت عبیدہ نے عتبہ مردود کو قتل کیا اس کے بعد رسول خدا کے حضور ﷺ میں آئے اور آپ ﷺ نے ان کو بہشت کی بشارت دی اور پیچھے سے مشرکوں نے تیز مار کے چار پانچ مومنوں کو شہید کیا تب پیغمبر علیہ السلام نے سجدے میں آ کے دائے نصرت کی تب خدائے عزوجل نے ہزار فرشتے بھیجے انھوں نے آ کر مشرکوں کو جہنم میں داخل کیا اور عبداللہ بن مسعود نے ابو جہل کا جنگ گاہ میں سر کاٹا سجدہ شکر کا پر عمل کر لیا اور اس دن بہت کافر مارے گئے اور بعض اسیر ہو کے آئے اور کتنے ہزیمت پا کے بھاگ گئے اور صحابہؓ سے روایت ہے کہ جس دن کافروں نے حضرت علیؓ کے لشکر کو مارنے کا قصد کیا خدا کے حکم سے اس دن خود بخود ان کافروں کے سر کٹ کے زمین پر گر پڑے ان کافروں کی لاشوں کو خندق میں ڈال دیا پیغمبر علیہ السلام نے اس کے کنارے کھڑے ہو کے کہا اے بد بختو اقارب ہمارے تمہیں تھے صحابہؓ نے متعجب ہو کر پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ مقول سے گفتگو کرتے ہیں فرمایا کہ مروے بات سنتے ہیں لیکن بول نہیں سکتے پھر پیغمبر خدا اپنے یاران فتح شعار کو لے کر مدینہ میں تشریف لائے لیکن تیرہ آدمی مسلمان شہید ہوئے تھے اور حضرت علیؓ نے اسیروں کو اپنے پاس بلا یا عتبہ کو دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور اس کی تکلیفیں دی ہوئی یاد آئیں پھر حضرت علی مرتضیٰؓ کو فرمایا کہ عتبہ کو قتل کرو اس وقت علی مرتضیٰؓ نے گردن عتبہ کی ماری اور وہ داخل جہنم ہوا اور پیغمبر خدا کی ایک زوجہ نے کہ نام اس کا سودا تھا قیدیوں کو قتل کے وقت

کہا کہ اگر تم لڑائی میں مارے گئے ہوتے تو اس وقت اس خرابی سے کیوں مارے جاتے یہ بات سن کے پیغمبر خدا اسودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر غصہ ہوئے اور ان کو طلاق دیا اسودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غمگین ہو کر عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بہت منتوں سے سفارش اور عنفو تقصیر پر راضی کیا چنانچہ عالم نے ان کی سفارش منظور کی اور اسودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پھر نکاح میں لائے اور اس کے بعد بعد پیغمبر خدا نے حضرت عباس سے جو کہ اسیر ہو کر آئے تھے کہا کہ تم مسلمان ہو تو تم کو آزاد کروں گا اس وقت عباس مسلمان ہوئے اور دولت ایمان ہاتھ لگی اور بہشت نصیب ہوئی یہاں تک تھا قصہ بدر الکبریٰ کا واللہ اعلم۔

جنگ احد:

خبر میں آیا ہے کہ مشرکوں نے بعد ہزیمت جنگ بدر کے سامان لڑائی کا پھر تیار کیا اس وقت سردار قریش کا ابو سفیان تھا وہ کافر مع جم غفیر و لشکر کثیر طرف مدینے کے بارادہ تاخت آئے اور جبریل امین نے یہ خبر رسول خدا کو پہنچائی حضرت نے اپنے یاروں سے مشورت کی جب فوج کفار کی مدینے کی متصل آئی تب لشکر اسلام مسلح ہو کر رکاب رسالت مآب ﷺ کے جبل احد پر کہ مدینے سے دو میل ہے آیا آنحضرت ﷺ نے عبد اللہ بن زبیر کو ساتھ ستر تن تیر انداز کے اسی کوہ پر لشکر وغیرہ کی حفاظت کے واسطے متعین کیا اتنے میں لشکر دونوں طرف سے صف کشیدہ ہوئے اول تیر دن کا پیند برس پھر شمشیر و خنجر بجلی کی طرح چمکے اور دریا خون کا بہا القصبہ فوج اسلام نے پروردگار کے فضل سے لشکر کفار پر فتح و نصرت پائی اور مشرکوں نے ہزیمت و شکست کھائی وہ ستر نگہبان کوہ احد کے باوجود اس پہاڑ پر پہنچی اور لشکر اسلام مغلو ہوا ستر آدمی مسلمانوں سے بعض زخمی ہوئے بعض شہید ہوئے اور آنحضرت ﷺ کے دندان شریف نے اسی جائے ایک پتھر کی ضرب سے شہادت پائی وہن مبارک سے جو درج در بے بہا تھا خون بہا اور ذبہ مرجان و لعل کا بنا ایک اصحابی اپنی پگڑی سے لہو لعاب مبارک سے پونچھتے تھے ابلیس لعین نے یہ حال دیکھ کے پہاڑ پر چڑھ کے پکارا کہ اے لوگو محمد ﷺ مقتول ہوئے یہ آوازن کر کافروں نے خوش ہو کر لشکر اسلام پر حملہ کیا اور اس وقت بہت مسلمان مجروح ہوئے اور کتنے شہید اور چند لوگ غازی بنے اور بعض بھاگے اور اصحاب کبار وغیرہ آنحضرت ﷺ کی خبر گیری کو آئے دیکھا کہ دندان مبارک شہید ہوا اس حرمے میں حمزہ اور دو صحابی نے شہادت پائی اور کافروں نے یہ ظلم و ستم سے ان کو مشکہ کیا یعنی ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹے تب اصحاب کبار وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی آتش خشم نے جوش کیا اور پھر کے فوج احد میں کہ دل بادل برق کی طرقت در آئے رعد دار نعرے مار مار کے کفاروں کو مارنا شروع کیا حضرت

شیر خدا نے حمزہؓ کی لاش دیکھ کر کہا اے چچا خدا کے حکم سے ستر کافروں کو تمہارے عوض میں لے کر آئیے کہہ کر دلدل کو چمکایا اور ذوالفقار لے کر نعرہ حیدری ماہ سے ماہی تک پہنچایا اور آنحضرت ﷺ کے گھوڑے کی باگ عباسؓ پکڑے کھڑے تھے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ فرشتے آپ کی مدد کو آئے اور ہر کافروں کا تن سے جدا کرتے ہیں غرض لشکر اسلام نے فتح پائی پھر جناب رسالت مآب ﷺ نے سجدہ شکر بجالا کے مرتضیٰ علیؓ کو مدینہ منورہ میں خوشخبری دینے کے لیے بھیجا تمام اہل مدینہ اور اہل بیت آوازہ بد سے گھبراتے تھے خبر ظفر کی سن کر شاد ہوئے پھر آنحضرت ﷺ نے بہت لاشیں مسلمانوں کی بعد نماز جنازے کے دفنائیں اور باقی لاشوں کو مدینے میں لول لے آئے کہتے ہیں کہ ایک بڑھیا اپنے بیٹے اور بھائی کی لاش دیکھ کر بولی کہ ہزار بیٹے اور بھائی ہوتے تو حضرت پر سے تصدق کرتی اور رسول مقبول ﷺ اپنے یاروں کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف تشریف فرما ہوئے دیکھا کہ ہر ایک اپنے مردوں کی تعزیت کرتا ہے حضرت ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ اگر حمزہؓ کا کوئی ہوتا تو ان کی بھی تعزیت کرتا یہ سن کر سب زن و مرد نے اپنے مردوں کو چھوڑ کر حمزہؓ کی تعزیت کی بلکہ اب تک عرب میں یہ رسم ہے کہ کوئی کسی مردے کی تعزیت کو آئے اول حمزہؓ کی تعزیت کرے گا۔

کہتے ہیں کہ احد کی لڑائی سے اگلے سال مکہ معظمہ میں بڑا قحط پڑا سب لوگ وہاں کے خراب و تباہ ہوئے پھر کافروں نے آنحضرت ﷺ کے قصد حرب سے ڈر کر آپس میں تدبیر و مصلحت ٹھہرا کے ایک قاصد مسعود نام کو مدینے میں بھیجا اس نے جا کے مکہ و فریب سے حضرت ﷺ کو ڈرایا کہ رسول اللہ گزشتہ سال باوجود کم جمعیتی کفار کے آپ کی فوج بہت ماری گئی اور اس سال ان کو زور و جمعیت خوب ہے ہرگز آپ ﷺ اس طرف کا قصد نہ فرمائیں آپ نے اس بات پر عمل نہ کیا اور لشکر اسلام کو ہمراہ لے کر مکہ کو جا کے محاصرہ میں لائے مگر کفاروں سے کوئی شخص لڑنے کو نہ آیا بلکہ کتنے آدمی خفیہ آ کر مسلمان ہوئے پھر فخر دو عالم نے مدینہ منورہ کو مراجعت فرمائی سال آئندہ میں آنحضرت ﷺ یاروں کے ساتھ بقصد حج شترود بنے قربانی کے لیے ہمراہ لے کر روانہ ہوئے اہل مکہ نے جمع ہو کر جنگ کا قصد کیا سب مسلمان کہ احام میں تھے گھبرائے قضائے الہی سے کفاروں کو لشکر اسلام دیکھ کر انیسارب غالب ہوا کہ خود بھاگ گئے پھر ان کافروں نے دو قاصد ایک ابو مسعود ثقفی دوسرے اسماعیل بن عمرو کو بھیج کر احوال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ باارادہ حج تشریف لائے ہیں قصد حرب کا نہیں تب خوش ہو کر حرف صلح درمیان لائے اور آ کر عرض کی یا رسول اللہ اس سال ہم قحط کے مارے ہوئے ہیں آپ کی خدمت و مہمانی نہ ہو سکے گی اس واسطے یہ آرزو ہے کہ ابھی آپ مدینے کو پھر جائیں اور ایک تمناح کی ہے رسول کریم ﷺ کو ان پر رحم آگیا التماس ان کی قبول کی عہد و پیمان آشتی و صلح کا لکھا گیا پھر پیغمبر علیہ

السلام نے بیت الحرام کو ہدیہ و تحفہ بھجوایا مساکینوں کو خیرات دی اور یاروں کو ہمراہ لے کر مدینے کی طرف تشریف فرما ہوئے۔

جنگ خیبر:

مروی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے ساتویں ہجری میں حج سے فارغ ہو کر جعفر طیار سے مژدہ مسلمان ہونے نجاشی کا سنا پھر خیر صلح پارس کی پہنچی اس کے بعد آپ نے خیبر کی طرف با ارادہ جہاد کو حج فرمایا اور مع لشکر وہاں پہنچے اور خیبر کے جہود بھی فوج لے کر مقابلے کو آئے جب لشکر دونوں طرف کا صف کشیدہ ہوا تب ایک مرد مسلمان نے سات تن جہودی کو جہنم رسید کر کے شہادت پائی پھر سردار عالم نے علی کرم اللہ وجہہ کو حکم جنگ کا دیا ان کی آنکھوں میں درد شدید تھا آنحضرت ﷺ نے دعا کی فوراً شفا پا کر دلدل پر سوار ہو کر ذوالفقار ہاتھ میں لے کر میدان جنگ میں آ کے نعرہ مارا جہودیوں نے آپ پر حملہ کیا شیر خدا نے ایک ہی حملہ میں بہت کافروں کو فی النار والسقر کیا اس عرصے میں ایک جہود پہلوان رستم زمان لاف مارتا ہوا آیا اور شیر خدا پر حملہ کیا حضرت علی مرتضیٰ نے اس کو ایک ہاتھ ایسا مارا کہ گھوڑے سمیت دو ٹکڑے ہوا کافروں نے یہ حال دیکھ کر ہزیمت کھائی اور قلعہ میں پناہ لی پس امیر المومنین در خیبر زور کرامت کیا تمام قلعے میں لرزہ زلز لے کا سا پڑا اور خدا کے حکم سے دروازہ اکھڑ کے خضار کے پیچھے گرا تو لشکر اسلام قلعے میں آیا اور مال دولت لوٹ کے آسودہ ہوا بہت کافر قتل ہوئے اور کتنے زن و مرد اسیر ہو کر آئے اس میں سے ایک عورت حسینہ کو آنحضرت ﷺ اپنے نکاح میں لائے ان بی بی نے ایک خط مہری رسول مقبول سے موقوفی خراج میں لکھوا کر اپنی قوم کو دیا چنانچہ اب تک وہ خط ان کے پاس موجود ہے واللہ اعلم بالصواب۔

بک وصال حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

مردی ہے کہ آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کو خاتم النبیین نے اپنے یاروں کے ساتھ عرفات میں دو رکعت نماز کی ادا کی اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آخری آیت لائے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم السلام دیناً ترجمہ یعنی آج کے دن کامل کیا میں نے دین تمہارا اور تمام کی تم پر نعمت اپنی اور راضی ہوا میں بھیج کروا سٹے تمہارے دین اسلام کو سید المرسلین ﷺ نے جان لیا کہ سفر آخرت کا قریب آیا بعد ادائے حج کے مکانات آباؤ اجداد کے دیکھ کے مدینے کی طرف روانہ ہو کے فرمایا کہ شاید دوسرے سال مکہ معظمہ میں آتا میرا نہ ہوگا تمام صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم یہ سن کر گریہ و زاری میں آئے حضرت کو اسی مقام میں درد پہلو پیدا ہوا چنانچہ تیرہ نمازیں آپ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی اقتدار سے پڑھیں پھر مدینے میں تشریف لائے الغرض آخر ماہ صفر کو بدھ کے دن میمونہ خاتون کے گھر میں زوجہ آنحضرت ﷺ کی تھیں درد اور بخار شروع ہوا شدت مرض میں سب ازواج مطہرات بیمار داری کو وہاں آئیں پھر آنحضرت ﷺ اہل بیت سے کسی کے گاندھے پر ہاتھ رکھ کے عائشہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں تشریف لائے اور سر مبارک ان کے زانو پر رکھ کے آرام کیا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یا رسول اللہ بدن مبارک آپ کا بہت گرم ہے فرمایا اے عائشہ مفارقت کا دن نزدیک آیا بی بی نے آہ سرد دل پر درد سے بھری حضرت ﷺ نے فرمایا صبر کرو کیونکہ شربت موت کا ہر ایک کو چکھنا ہے دوسرے دن کہ جمعہ تھا بلالؓ سے صلوٰۃ اور اذان سن کے سید کو نبین ﷺ نے چاروں صحابہؓ کو بلوایا اور ان کے موٹھوں پر ہاتھ رکھ کے مسجد میں بہزار سختی پہنچ کر فرمایا مجھ میں ضعف سے طاقت نہیں چاہیے کہ ابو بکر صدیقؓ امامت کریں یہ سن کر سب اصحابؓ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے آخر حضرت نے بہزار دشواری نماز ادا کر کے وصیت شروع کی کہ بھائیو میں نے موافق وحی کی سب نیک و بد سے تم کو آگاہ کیا اب وقت میرا آخر پہنچا کاروبار اپنے چاہیے کہ بعد میرے ہوشیاری سے کرو تمام صحابہؓ میں گریہ و بکا اور صدائے واویلانے وقوع پایا پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دست بستہ ہو کر عرض کی یا رسول اللہ آج کی رات ایک خواب میں نے دیکھا ہے فرمایا بیان کرو کہہا یہ دیکھا ہے کہ چادر عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سر سے اڑ گئی آنحضرت ﷺ نے فرمایا تعبیر اس کی ان کے

یہ وہ ہونے پر ظاہر ہے اس کے پیچھے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے آج یہ خواب دیکھا کہ عدل میرا ٹوٹ گیا ہے حضرت نے فرمایا وہ عدل میں ہوں پھر حضرت عثمان نے کہا یا رسول اللہ میں نے یہ خواب دیکھا کہ ایک ورق قرآن شریف سے ہوا پڑا گیا فرمایا اے عثمان ورق قرآن کا عبارت میری روح سے ہے کہ تن سے ہوا ہوگی پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا میں نے یہ خواب دیکھا کہ ڈھال میری ٹوٹ گئی فرمایا سپر تیری میں تھا اور ٹوٹنا اس کا میرا اس دارقانی سے جانا ہے پھر حسنینؓ نے کہا یا جدی ہم نے یہ خواب دیکھا کہ ایک درخت بزرگ گر پڑا فرمایا اے فرزند وہ درخت میں ہوں کہ اس جہاں سے جاؤں گا اس کے بعد عائشہ صدیقہ نے کہا یا رسول اللہ میں نے یہ خواب دیکھا کہ میرے گھر ستون گر پڑا فرمایا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو عورت یہ خواب دیکھے اس کا شوہر مرتا ہے اس وقت سب یار اور تمام بیہیاں اور سارے اہل بیت زار زار روئے اور بے قراری سے کپڑے پھاڑے اور سر پر خاک اڑائی پھر رسول خدا نے فرمایا اے یارو شدت بیماری بہت ہے بلالؓ سے کہو مدینے میں آواز دے کہ دو روز رسول خدا ﷺ کے زندگی کے باقی ہیں جس آدمی کو دعویٰ کسی نوع کا مجھ پر ہو آ کر ظاہر کرے حق اپنا قیامت پر نہ رکھے قصہ عکاشہ نام ایک مرد نے دعویٰ تازیانہ کا کیا اور کہا یا رسول اللہ جنگ احد میں آپ کے ہاتھ سے میری پیٹھ پر کوڑا لگا ہے میں چاہتا ہوں کہ عوض اس کا ملے سید عالم نے گھر میں سے وہ کوڑا سات سر کا تھا منگوایا اور اندر رو باہر عکاشہ کے بدل لینے کی خبر ظاہر ہوئی ہر ایک اصحاب کبار وغیرہ اس سے کہتے تھے اے عکاشہ حضرت ﷺ کے بدلے ہمارے تن پر دس دس بیس بیس چالیس چالیس کوڑے مار لے اور رسول رب العالمین کو جو شدت بیماری میں ہیں بخش وہ راضی نہ ہوا تب حضرت ﷺ نے فرمایا اے عکاشہ کوڑا ہاتھ میں لے اور جتنا چاہے مار عکاشہ نے درہ لیا اور کہا اے خواجہ عالم میں نے نیکی پیٹھ پر کوڑا کھایا تھا اور آپ کپڑے پہنے ہیں پتھر خدا نے پیرا بن اتارا اس وقت حاضرین مجلس روتے تھے اور کہتے تھے بیت۔ عکاشہ تو نے آخر بات ہم سب کی نہیں مانی۔ چو کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمان۔ عکاشہ پشت مبارک کے نزدیک آکھڑا ہوا اور مہر نبوت کی زیارت کی جھٹ بوسہ دیا آنکھوں سے لگایا پھر کوڑا ہاتھ سے پھینک کر قدم مبارک پر گرا اور کہا اے سید المرسلین مجھ کینے کی کیا طاقت ہے کہ آپ کے غلاموں کی پشت تک کوڑا لے جا سکوں میں کینہ نالائق آپ کی درگاہ کا ہوں میری پیٹھ پر جس روز تازیانہ لگا تھا میں نے اسی روز بخش دیا تھا اب غرض میری یہی تھی کہ اس حیلے سے مہر نبوت کی زیارت کروں اور آتش دوزخ سے بے فکر رہوں رسول خدا نے فرمایا اے عکاشہ زہے نصیب تیرے کہ آگ دوزخ کی تجھ پر حرام ہوئی پھر ربیع الاول کی دوسری تاریخ پیر کے روز حق تعالیٰ نے عزرائیل کو فرمایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں جا کے ادب سے کھڑا ہوا اور بے اجازت جان ان کی قبض نہ کرنا

مالک الموت نے اعرابی کی صورت بن کے آنحضرت ﷺ کے دروازے پر آواز دی کہ میں حکم اندر آنے کا چاہتا ہوں اگر چہ ادب سے آواز آہستہ دی تھی تو بھی تمام مکانات گونج گئے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اے اعرابی اس وقت جا کہ حضرت ﷺ کو عالم بے ہوشی ہے اور تکلیف آزار سے بے چین ہیں اس نے نہ سنا اور بار بار پکارتا تھا جب گوش مبارک میں حضرت ﷺ کے وہ آواز پہنچی آنکھیں کھول دیں اور پوچھا اے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیا ہے عرض کی یا رسول اللہ ایک اعرابی ذوالفقار ہاتھ میں لیے دروازے پر چلاتا ہے اور گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے ہر چند کہتی ہوں جا مگر وہ نہیں جاتا رسول خدا نے فرمایا اے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ اعرابی نہیں کہ جائے بلکہ یہ وہ شخص ہے کہ عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم بنائے اس کو گھر میں بلا لو پھر ملک الموت نے آ کر سلام کیا اور ادب سے کھڑے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے برادر عزرائیل میری زیارت کو آئے ہو یا جان قبض کرنے کو کہا یا رسول اللہ جان قبض کرنے کو آیا ہوں مگر آپ کے حکم سے حضرت ﷺ نے فرمایا ٹھہرو کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے رسول خدا ﷺ نے فرمایا اخی حضرت جبرائیل علیہ السلام فرمان الہی تھا کہ عمر میری نوے برس کی ہوگی ابھی تو تریسٹھ برس گزرے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ ستائیس برس آپ کے معراج میں گزرے اور کہا حکم الہی یوں بھی ہے کہ اگر دنیا میں رہنا منظور کر دو تو جتنی عمر چاہو عنایت کر دوں حضرت ﷺ نے پوچھا مرضی الہی کس میں ہے کہا مرضی الہی بہشت میں بلانے کی ہے کیونکہ دوزخ کی آگ سرد کی گئی ہے اور جنت کو آراستہ کیا ہے اور حور و غلمان آپ کے منتظر ہیں بناؤ سنگار کر یک مستعد خدمت کے ہیں رسول خدا نے فرمایا راضی برضائے مولا ہوں پھر فرمایا اخی جبرائیل بعد میرے دنیا میں تم آؤ گے یا نہیں جبرائیل نے کہا یا رسول اللہ آپ کے بعد دس بار دنیا میں آؤں گا کہ ہر ایک بار ایک چیز دنیا سے لے جاؤں گا حضرت نے پوچھا کیا کیا چیزیں کہا یا رسول اللہ ﷺ اول بار آؤں گا دوسری بار گوہر شرم تیسری بار گوہر محبت چوتھی بار گوہر عدل پانچویں بار گوہر برکت چھٹی بار گوہر سخاوت ساتویں بار گوہر صداقت آٹھویں بار گوہر حلال نویں بار گوہر علم دسویں بار برکت قرآن مجید کی۔ یہ دسویں چیزیں لے جاؤں گا پھر آثار قیامت ظاہر ہوں گے اور اسرائیل علیہ السلام صور پھونکیں گے پھر حضرت ﷺ نے پوچھا اے اخی جبرائیل حال میری امت کا بعد میرے کیونکر ہوگا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو کہو کہ امت اپنی مجھ کو سونپے تو قیامت کے دن صحیح و سلامت اس کو دوں حضرت ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا الحمد للہ پھر پوچھا اے اخی جبرائیل غسل میت مجھ کو کون دلوائے اور کفن پہنائے اور نماز جنازہ کون پڑھے اور کہاں دفنایا جاؤں حضرت جبرائیل علیہ السلام امین درگاہ الہی میں جا کر آئے اور کہا

یوں فرمان ہوا ہے کہ ابو بکر صدیقؓ امامت کرے اور علیؓ غسل دے اور کفن پہنائے اور عائشہ کے حجرے میں دفن ہو کر آپ آرام فرمائیں پھر حضرت نے وصیت کی اے یارو حلال و حرام میں فرق جانتا اور مال کی زکوٰۃ دینا اور فقیروں کو محروم نہ چھوڑنا اور زن و فرزند تمیم و ہمسایہ پر شفقت کرنا اور تکلیف نہ دینا اس وقت سب حاضرین مجلس کا غم سے عجب عالم تھا کہ نقش دیوار ہو گئے تھے خصوصاً حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت نے فرمایا اے جگر گوشہ میری رنج نہ کھاؤ کہ بعد چھ مہینے کے تم بھی میرے پاس آؤ گی اس دم خاتون جنت کو تسکین ہوئی پھر حضرت پیغمبر ﷺ نے فرمایا اے عزرائیل اب اپنے کام میں مشغول ہو ملک الموت نے تب ہاتھ سینہ مبارک پر رکھا پھر پیغمبر علیہ خد لعلہ نے ایک آہ بھری اور فرمایا اے ملک الموت مجھ کو ایسی ایذا پہنچی کہ میں نے جانا کہ ایک پہاڑ میری چھاتی پر پڑا اور فرمایا کہ میری امت کو بھی ایسی تکلیف ہوگی عزرائیل نے یارسول اللہ میں تو آپ ﷺ کی روح مبارک بہت آسانی سے قبض کر رہا ہوں حضرت ﷺ نے فرمایا اے عزرائیل جتنی سختی اور تکلیف جان کنڈنی کی ہیامت کے عوض مجھ کو دے لیکن میری امت کو جان قبض کرنے کے وقت ذرہ ایذا نہ دینا کیونکہ وہ بہت ضعیف اور کمزور ہے تب ملک الموت نے عہد کیا کہ جو کوئی آپ ﷺ کی امت میں سے بعد نماز فریضہ کے آیت الکرسی پڑھے گا اس کی جان ایسی آسانی سے قبض کروں گا جیسے سوتے ہوئے بچے کے منہ سے ماں اس کی چھاتی نکال لے اور اس کو خبر نہ ہو پھر حضرت خاتم النبیین ﷺ اجمعین نے آخری وصیت یہ کی کہ اے یارو بدی نہ کرنا اور آئینہ سینہ کو زنگ کینے سے پاک رکھنا اس کے بعد صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی آنحضرت ﷺ نے کچھ جواب نہ فرمایا مگر اشارے کے لیے شہادت کی انگلی کو اٹھایا کسی نے جانا کہ بعد ایک برس کے کوئی سمجھا بعد ہزار برس کے اور کتنوں نے کہا کہ حال اس کا وہی معبود برحق جانتا ہے اور کوئی نہیں پس اتنے میں حضرت ﷺ نے جان مبارک اپنی بحق تسلیم کی اور تمام حاضرین نے کہا انا لله وانا الیہ راجعون اس دم یارو اصحاب اور اہل بیت وغیرہ کے ماتم و غم سے جو کچھ حالت تھی کیا ممکن ہے کہ شہد اس کا بیان ہو سکے۔

اور کئی روز تک صحابہ پر عالم بے ہوشی رہا بہر صورت اسی حال میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کہنے پر حضرت علیؓ نے غسل دیا اور جنازہ رسول مقبول کا تیارا ہوا ملک الموت کے آدمیوں نے آنحضرت ﷺ کی نماز جنازہ ادا کی اور زمین و آسمانوں کے تمام فرشتوں نے بھی پڑھی پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں دفن کیا۔

مسعود مفتی کے قلم سے
کے قلم سے

علوی

مجموعہ وظائف

جلد شائع ہو رہا ہے

اس میں قرآنی آیات اور دعائیں شامل ہیں
جو اس سے پہلے کسی مجموعے میں نہیں

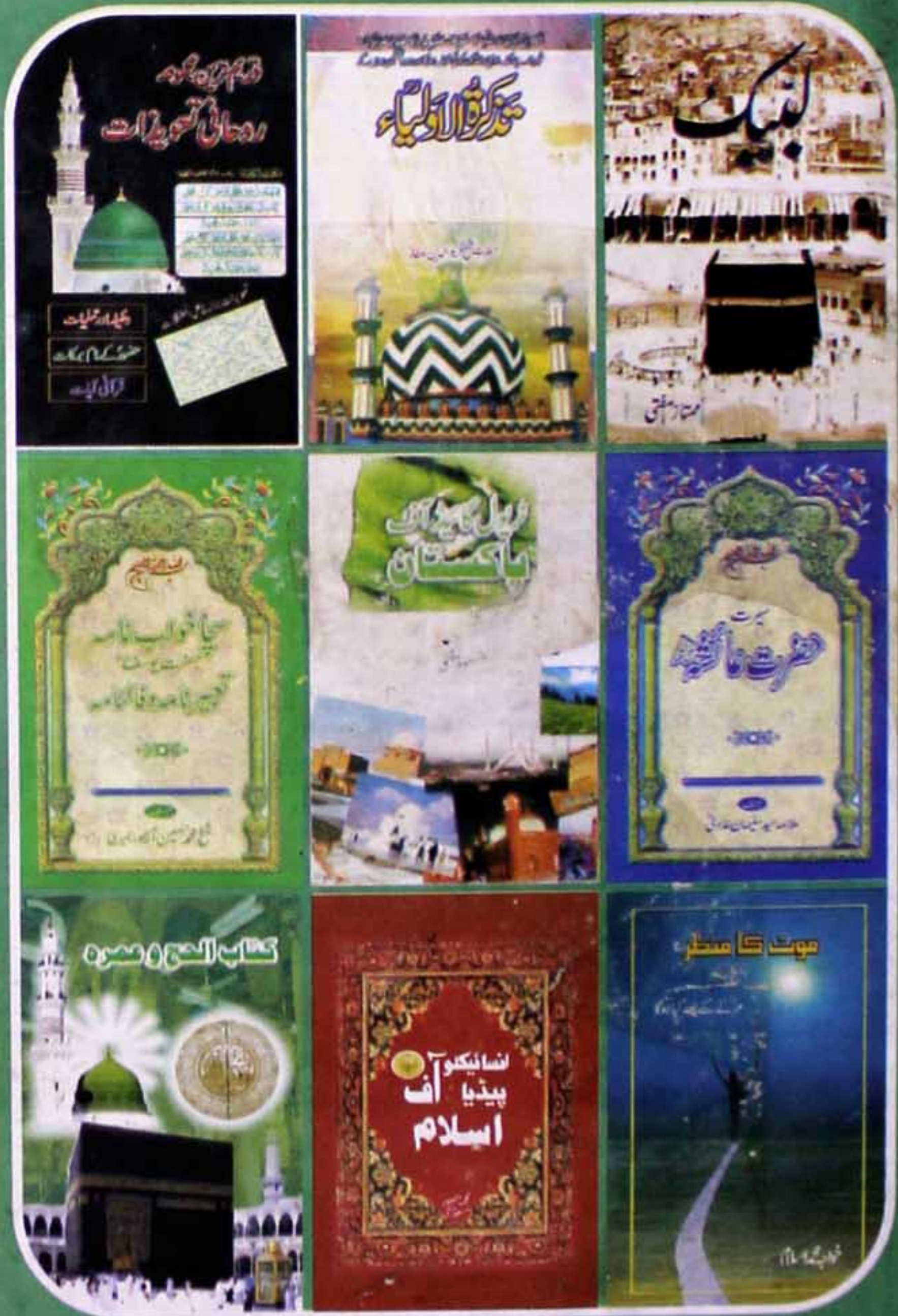
قیمت:- 150/-

120/-
سیونٹھ سرکاری پبلی کیشنز

غزنی سٹریٹ، الحمد مارکیٹ، 40- اردو بازار، لاہور

موبائل: 0300-4125230

ادارے کی دیگر کتب




SEVENTH SKY PUBLICATION
 Alhamd Market, Ghazni Street.
 40-Urdu Bazar, Lahore:
 Ph: 042-7223584 - 03004125230

M. NAEEM HUSSAIN
 0300_4125230